

قاموس الفقہ

جلد اول

اُردو زبان میں مرتب ہونے والی فقہ اسلامی کی پہلی انسائیکلو پیڈیا، جس میں فقہی اصطلاحات، حروفِ عربی کی ترتیب سے فقہی احکام، حُجُب ضرورت احکام شریعت کی مصالح اور معاینہ میں اسلام کے شبہات کے زور پر روشنی ڈالی گئی ہے، اور مذہبِ اربعہ کو ان کے اصل مانعہ سے نقل کیا گیا ہے۔ نیز جدید مسائل اور اصولی مباحث پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ ہر بات مستند خوالہ کے ساتھ ذیل و تراسلو کے ساتھ بیان

تالیف

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

زمزم پبلشرز

قاموس الفقہ

جلد اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"ان الله يامر بالعدل والاحسان وابتداء ذي القربى ونهى عن الفحشاء والمنكر والبغى، يعظكم لعلكم تذكرون (المائدہ ۱۰)
 یہی اللہ تعالیٰ حال، احسان اور قربت داروں کو حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے، بے حیائی کی باتوں، برائیوں اور ظلم و سرکشی سے منع فرماتا ہے، اللہ تمہیں اس لئے نصیحت فرماتے ہیں کہ تم نصیحت کو قبول کرو"

رسول ﷺ نے فرمایا :

"من سرور الله به سرور ما يفقهه في الدين - (بصیری و مسلم، عن مساب)
 اللہ تعالیٰ جس کے حق میں بہتری چاہے میں اس کو دین کا حلقہ عطا فرماتے ہیں"

قاموس الفقه

جلد اول

اُردو زبان میں مشرب ہونے والی فقہ اسلامی کی پہلی انسائیکلو پیڈیا، جس میں فقہی اصطلاحات، حروف فقہی کی ترتیب سے فقہی احکام و مسائل ضرورت احکام شریعت کی تفسیر اور دعا ہیں اسلام کے شبہات کے کدر پر روشنی ڈال گئی ہے، اہل فہم و ادب کے لئے ایک نیا ذخیرہ ہے۔
سے لفظ کیا گیا ہے۔ نیز جدید مسائل اور اصولی بحث پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ ہر بات مستند علماء کے ساتھ ساتھ ان کی تفسیر و تشریح ہے۔

تالیف

مولانا خالید سیف اللہ رحمانی

ناشر
زمزم پبلشرز
نزد مقدمات مسجد انوار کراچی

قانون حقوق نسواں

”قانون نسواں“ کے جملہ حقوق اشاعت و طباعت پاکستان میں مولانا محمد رفیع بن عبدالحمید نقوی کے پاس حاصل ہیں۔ پاکستان میں کوئی شخص یا ادارہ اس کی طباعت کا مجاز نہیں بصورت دیگر دستخط کرنا کو قانونی چارہ جوئی کا مکمل اختیار ہے۔

از
مولانا محمد رفیع بن عبدالحمید نقوی

اس کتاب کا کوئی مصدقہ و تصدیق شدہ نسخہ کی اجازت کے بغیر کسی بھی ذریعے شمول ذوالکالی رقیانی، بیگانہ یا کسی اور ذریعے سے نقل نہیں کیا جاسکتا۔
(دستخط مولانا محمد رفیع بن عبدالحمید نقوی)

ملنے کی جگہ

- محکمہ تعلیم و تربیت، اسلام آباد
- قریبی کتب خانہ، قریب آرام آباد، لاہور
- عدالت، صوبہ پنجاب، لاہور
- محکمہ تعلیم و تربیت، اسلام آباد
- کتب خانہ، صوبہ پنجاب، لاہور
- کتب خانہ، صوبہ پنجاب، لاہور
- لاہور، پاکستان
- لاہور، پاکستان

کتاب کا نام: قانون نسواں

میں اشاعت: ۲۰۰۵ء

تہذیب: ۱

کچھ: ۱

موضوع: ۱

مطابق: ۱

نشر: (دستخط مولانا محمد رفیع بن عبدالحمید نقوی)

شعار: تہذیب و تمدن، سکھ، اور ہمارے گھر

فون: 021-2780374

فکس: 021-2725573

ایمیل: zamzam01@cyber.net.pk

ویب سائٹ: http://www.zamzampub.com

Book Area Available in:
* United Kingdom
AL-FABOOG INTERNATIONAL
84, Asfordby Street Leicester
LE5-3QG
* United States of America
ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121 Highway Road, Boston MA 02118
* South Africa
Mawadhaq, Kramat, 1040000
PO Box 1700
Auckland 1140 South Africa
E-mail: zamzam01@cyber.net.pk



”یہ بات مناسب سمجھی گئی کہ کتاب کی ہر جگہ میں اس جگہ کی فهرست دیئے گئے ہر لمحہ راجہ
پانچویں جہدوں کی فهرست کو بھی جلد میں بھی شریف اثبات کو دی جائے، تاکہ مسائل کو
آہستہ سے لے کر تمام جہدیں تک نہیں پڑے، بلکہ ایک ہی جگہ کتاب میں شامل احکام
و مسائل کی نشاندہی ہو جائے، چنانچہ سندھ و صوفیہ سے یہ پوری فهرست شامل کتاب ہے۔“

فہرست مضامین

[illegible]

۳۷۵	لفظی معنی اور تفسیر	۳۸۱	برائن اہل ہدایہ	۳۷۰	فقہی و سنی تطبیق
۳۷۵	کائنات اور خدا کا فرق	۳۸۲	وعدہ اور ہدایہ	۳۷۰	طہارت کے احکام
۳۹۹	اصول اور فروع کا فرق	۳۸۲	انفیر	۳۷۱	سے سنا کی طرف توجہ
۳۹۹	افہام و سنی و سنی	۳۸۲	محکم و غیر محکم	۳۷۱	دفعہ اولیٰ و ثانیہ
۳۹۹	توہید و شریعت کا فرق	۳۸۲	تحریر و تفسیر	۳۷۲	قدیم و جدید
۳۹۹	قرآن میں لفظی قواعد	۳۸۱	اہل حق و باطل	۳۷۲	فقہی و فاضلہ
۳۹۹	حدیث میں فقہی قواعد	۳۸۲	الہدیہ	۳۷۳	تحریر و تفسیر
۳۹۹	آج کے مسائل فقہی قواعد	۳۸۳	فتح القدیر	۳۷۳	تفسیر و تفسیر
۳۹۸	امام ابو یوسف اور دوسرے	۳۸۳	مکتبہ الزمخمری	۳۷۳	۱۰ فرقہ و تفسیر
۳۹۸	فقہی و تفسیر و تفسیر	۳۸۳	قانون ہندیہ	۳۷۳	۱۱ فرقہ و تفسیر
۳۹۹	قرآن و تفسیر و تفسیر	۳۸۳	نور الہدیہ	۳۷۳	۱۲ فرقہ و تفسیر
۳۰۰	توہید و تفسیر و تفسیر	۳۸۳	اللہ و تفسیر	۳۷۳	۱۳ فرقہ و تفسیر
۳۰۰	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	نور الہدیہ	۳۷۳	۱۴ فرقہ و تفسیر
۳۰۰	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	امام ابی بن ابراہیم	۳۷۳	۱۵ فرقہ و تفسیر
۳۰۱	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۱۶ فرقہ و تفسیر
۳۰۱	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	اور اس کے معنی	۳۷۳	۱۷ فرقہ و تفسیر
۳۰۲	عصر حاضر کی تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۱۸ فرقہ و تفسیر
۳۰۲	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۱۹ فرقہ و تفسیر
۳۰۲	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	امام ابو یوسف	۳۷۳	۲۰ فرقہ و تفسیر
۳۰۲	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۲۱ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۲۲ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۲۳ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۲۴ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۲۵ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۲۶ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۲۷ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۲۸ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۲۹ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۳۰ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۳۱ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۳۲ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۳۳ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۳۴ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۳۵ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۳۶ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۳۷ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۳۸ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۳۹ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۴۰ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۴۱ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۴۲ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۴۳ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۴۴ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۴۵ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۴۶ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۴۷ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۴۸ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۴۹ فرقہ و تفسیر
۳۰۳	تفسیر و تفسیر	۳۸۳	تفسیر و تفسیر	۳۷۳	۵۰ فرقہ و تفسیر

۲۷۷	○ حضور و سلام	۲۳	اللہ تعالیٰ
۲۷۸	○ حضور و سلام پر کیا ہیں	۲۴	نہا پر ایمان انسانی معرفت کا حصہ ہے
۲۷۹	○ حضور و سلام سے متعلق مسائل	۲۵	○ کیا اسلام کا خدا صرف نصیحتاں اور اچھا چاہتا ہے؟
۲۸۰	○ امم ہمارے آنے پر حضور و سلام	۲۶	اللہ تعالیٰ کی صفات غیب
۲۸۱	○ اگر ایک شخص میں ایمان اور آراء ۷۷	۲۷	صفات درست
۲۸۲	○ اگر کچھ امور سے آپ کی ذات مراد ہو؟	۲۸	صفات غیب اور اسی پر تحقیق کی ضرورت
۲۸۳	○ اگر سمجھا جائے کہ وہ دیکھ چکا ہے؟	۲۹	○ اللہ تعالیٰ کی عقلیں؟
۲۸۴	○ اگر کچھ امور میں امم ہمارے؟	۳۰	○ اللہ تعالیٰ کی عقلیں؟
۲۸۵	○ اللہ و رسول کے مواصلات	۳۱	○ کیا ایمان والی عقلیں ہیں؟
۲۸۶	○ آپ پر روایتیں غریبہ و نادرہ	۳۲	○ اللہ تعالیٰ کے لئے نیک خواہش اور نیکوں
۲۸۷	○ اللہ تعالیٰ سے متعلق متفرق مسائل	۳۳	○ اللہ تعالیٰ کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم
۲۸۸	○ احادیث کے درمیان آپ کا ذکر کیا جائے؟	۳۴	○ اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کے نام
۲۸۹	○ اگر تمہاری؟	۳۵	○ اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کے نام
۲۹۰	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے	۳۶	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۲۹۱	○ آپ کے طہارہ اور مردانہ طہارہ	۳۷	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۲۹۲	○ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی	۳۸	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۲۹۳	تہنیت (ہمارا دعا نامہ)	۳۹	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۲۹۴	آیت	۴۰	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۲۹۵	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۴۱	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۲۹۶	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۴۲	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۲۹۷	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۴۳	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۲۹۸	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۴۴	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۲۹۹	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۴۵	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۰۰	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۴۶	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۰۱	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۴۷	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۰۲	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۴۸	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۰۳	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۴۹	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۰۴	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۵۰	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۰۵	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۵۱	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۰۶	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۵۲	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۰۷	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۵۳	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۰۸	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۵۴	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۰۹	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۵۵	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۱۰	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۵۶	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۱۱	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۵۷	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۱۲	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۵۸	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۱۳	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۵۹	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۱۴	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۶۰	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۱۵	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۶۱	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۱۶	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۶۲	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۱۷	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۶۳	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۱۸	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۶۴	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۱۹	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۶۵	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۲۰	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۶۶	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۲۱	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۶۷	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۲۲	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۶۸	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۲۳	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۶۹	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۲۴	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۷۰	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۲۵	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۷۱	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۲۶	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۷۲	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۲۷	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۷۳	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۲۸	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۷۴	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۲۹	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۷۵	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۳۰	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۷۶	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۳۱	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۷۷	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۳۲	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۷۸	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۳۳	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۷۹	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۳۴	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۸۰	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۳۵	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۸۱	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۳۶	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۸۲	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۳۷	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۸۳	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۳۸	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۸۴	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۳۹	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۸۵	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۴۰	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۸۶	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۴۱	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۸۷	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۴۲	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۸۸	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۴۳	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۸۹	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۴۴	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۹۰	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۴۵	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۹۱	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۴۶	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۹۲	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۴۷	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۹۳	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۴۸	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۹۴	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۴۹	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۹۵	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۵۰	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۹۶	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۵۱	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۹۷	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۵۲	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۹۸	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۵۳	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۹۹	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے
۳۵۴	○ اللہ تعالیٰ کی آیت	۱۰۰	○ اللہ تعالیٰ کے نام میں اور دوسرے

۳۰۶	آبر (میرزا)	۶۵۶	و حق پرست
۳۰۷	ایمان (نادر شاہ)	۶۵۷	و بیگانہ
۳۰۸	و اکبر کا مہینہ	۶۵۸	و ایک اداست کے لئے صبر
۳۰۹	ایمان	۶۵۹	و خیر کے بارے میں بات
۳۱۰	و امریکا کی	۶۶۰	و خدا و تقدیر میں
۳۱۱	ایمان	۶۶۱	و انسانیت
۳۱۲	و امریکا کی	۶۶۲	و ایک دوست
۳۱۳	ایمان	۶۶۳	ایمان
۳۱۴	و امریکا کی	۶۶۴	و ایک نئی
۳۱۵	و امریکا کی	۶۶۵	و امریکا کی
۳۱۶	و امریکا کی	۶۶۶	و امریکا کی
۳۱۷	و امریکا کی	۶۶۷	و امریکا کی
۳۱۸	و امریکا کی	۶۶۸	و امریکا کی
۳۱۹	و امریکا کی	۶۶۹	و امریکا کی
۳۲۰	و امریکا کی	۶۷۰	و امریکا کی
۳۲۱	و امریکا کی	۶۷۱	و امریکا کی
۳۲۲	و امریکا کی	۶۷۲	و امریکا کی
۳۲۳	و امریکا کی	۶۷۳	و امریکا کی
۳۲۴	و امریکا کی	۶۷۴	و امریکا کی
۳۲۵	و امریکا کی	۶۷۵	و امریکا کی
۳۲۶	و امریکا کی	۶۷۶	و امریکا کی
۳۲۷	و امریکا کی	۶۷۷	و امریکا کی
۳۲۸	و امریکا کی	۶۷۸	و امریکا کی
۳۲۹	و امریکا کی	۶۷۹	و امریکا کی
۳۳۰	و امریکا کی	۶۸۰	و امریکا کی
۳۳۱	و امریکا کی	۶۸۱	و امریکا کی
۳۳۲	و امریکا کی	۶۸۲	و امریکا کی
۳۳۳	و امریکا کی	۶۸۳	و امریکا کی
۳۳۴	و امریکا کی	۶۸۴	و امریکا کی
۳۳۵	و امریکا کی	۶۸۵	و امریکا کی
۳۳۶	و امریکا کی	۶۸۶	و امریکا کی
۳۳۷	و امریکا کی	۶۸۷	و امریکا کی
۳۳۸	و امریکا کی	۶۸۸	و امریکا کی
۳۳۹	و امریکا کی	۶۸۹	و امریکا کی
۳۴۰	و امریکا کی	۶۹۰	و امریکا کی
۳۴۱	و امریکا کی	۶۹۱	و امریکا کی
۳۴۲	و امریکا کی	۶۹۲	و امریکا کی
۳۴۳	و امریکا کی	۶۹۳	و امریکا کی
۳۴۴	و امریکا کی	۶۹۴	و امریکا کی
۳۴۵	و امریکا کی	۶۹۵	و امریکا کی
۳۴۶	و امریکا کی	۶۹۶	و امریکا کی
۳۴۷	و امریکا کی	۶۹۷	و امریکا کی
۳۴۸	و امریکا کی	۶۹۸	و امریکا کی
۳۴۹	و امریکا کی	۶۹۹	و امریکا کی
۳۵۰	و امریکا کی	۷۰۰	و امریکا کی

۵۲۷	ایمان بظہر	۵۲۷	○ اصل کی روئیں
۵۲۷	ایمان بظہر	۵۲۷	○ (معاذ اللہ کرنا)
۵۲۷	ایمان بظہر	۵۲۷	○ زانی کی جلد ملے
۵۲۷	○ استیغاثی قصیر	۵۲۷	○ (توسلہ بخدی ایک اہم اصطلاح)
۵۲۷	○ سہو ایمان	۵۲۷	○ لہوئی سنی
۵۲۷	○ ایمان مہرود و ورش	۵۲۷	○ اصطلاحی قرطب
۵۲۷	○ ایمانی اور افغانی سائنس پر ایمان کی کمی	۵۲۷	○ ایمان کی جیت
۵۲۷	○ (توسلہ)	۵۲۷	○ ایمان کی ملے کی ہے؟
۵۲۷	○ سنی اور غیر	۵۲۷	○ کیا ہر ایمانی حکم کا انکار کرے؟
۵۲۷	○ جمل کی توحیح کے ذرائع	۵۲۷	○ کیا کوئی ایمان سے سحر ہے؟
۵۲۷	○ (توسلہ)	۵۲۷	○ اگر بعض مجتہدین ہندو ملے؟
۵۲۷	○ مہرودوں کی اہمیت	۵۲۷	○ کیا صحابہ کا ایمان ہی ستر ہے؟
۵۲۷	○ آخرت کی علامہ	۵۲۷	○ حد صحابہ میں ایمان کا انکار
۵۲۷	○ آخرت کی علامہ	۵۲۷	○ ایمان کا اور اہل بدینہ کا انکار
۵۲۷	○ کاموں کی مقدار	۵۲۷	○ اہل تشیع اور اہل بیت کا ایمان
۵۲۷	○ حسن سلوک	۵۲۷	○ کیا ان کو یہ لکھنا ایمان ہے؟
۵۲۷	○ مباح میں حرکت	۵۲۷	○ کیا ایمان کے لئے کوئی لہوہ تھیں ہے؟
۵۲۷	○ حقوق کا قصہ	۵۲۷	○ کیا مجتہدین کے لئے یہ کہہ کا گوارا ہے؟
۵۲۷	○ خصائص کی ذمہ داری	۵۲۷	○ اختلاف کے بعد ایمان
۵۲۷	○ (توسلہ مہرود)	۵۲۷	○ ایک رائے پر اتفاق کے بعد مخالف رائے پر اتفاق
۵۲۷	○ مہرودوں کی ذمہ داریاں	۵۲۷	○ ایمان سکونی
۵۲۷	○ ایمان کا دشمن	۵۲۷	○ ایمان سکونی کے ستر ہونے کے لئے شریک
۵۲۷	○ عمر فاروق کے درمیان سکون	۵۲۷	○ کیا پہلوں کے ستر ہونے کے لئے ایمان کا
۵۲۷	○ بچہ حروری	۵۲۷	○ ایمان ایمان کی خلاف ورزی ہے؟
	○ ○ ○ ○	۵۲۷	○ کیا ایمان کا تعلق صرف ایمان سے ہے یا دل سے بھی؟
		۵۲۷	○ نقل کے اعتبار سے ایمان کی تھیں

جلد دوم

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۱	بی خواب کی وجہ سے	۳۷	۱۰۰ (آنکھوں پر پٹی)
۲۲	۱۰۱ (آنکھوں پر پٹی)	۳۷	چھتے کی ہی کیفیت کا علم
۲۳	قریب	۳۷	نارسیاں دھاوا
۲۴	۱۰۲ (حقائق زندگی)	۳۷	۱۰۳ اگر تیرا رہا؟
۲۵	۱۰۳ (کترہ ہوا پر پھیلنا)	۳۷	۱۰۴ (آنکھوں پر پٹی)
۲۶	۱۰۴ (سراغ میں آنا، اسے اختیار)	۳۷	۱۰۵ (جی میں اٹھ کر نہیں بیٹھے)
۲۷	۱۰۵ (اور لڑنا تو فریاد)	۳۷	۱۰۶ (مغرب کے اوصاف)
۲۸	۱۰۶ (حج)	۳۸	۱۰۷ (غریب الموت ہونا)
۲۹	حک کی مدت	۳۸	غریب الموت فطرت کو کس طرح لگا جائے؟
۳۰	۱۰۷ (اور ان کی غرضوں کے لئے ہے؟)	۳۸	تکلیفیں
۳۱	۱۰۸ (اور ان کے احکام)	۳۸	۱۰۹ (مستحب اہمال و احکام)
۳۲	۱۰۹ (کفریہ)	۳۸	۱۱۰ (کلمات کفر، کفر کی کیفیت میں)
۳۳	نارسیاں کفریہ، فطرت کا قسم	۳۸	۱۱۱ (موت کے بعد کے فوری احوال)
۳۴	کفریہ کی پہچان اور جاننے کا طریقہ	۳۹	۱۱۲ (دیکھو)
۳۵	۱۱۰ (علاقہ)	۳۹	۱۱۳ (احکام سے مراد)
۳۶	۱۱۱ (علاقے کی مخالفت)	۳۹	۱۱۴ (کے جڑوں میں دھکا کی مخالفت ہے؟)
۳۷	۱۱۲ (علاقے کی وجہ سے پائے)	۳۹	۱۱۵ (دھکا کی مدت)
۳۸	۱۱۳ (احکام)	۳۹	۱۱۶ (قانونی چارہ دہی)
۳۹	نہی و اصطلاحی معنی	۴۰	۱۱۷ (غریبی و شہادت کی فراہمی)
۴۰	۱۱۴ (احکام کے آداب)	۴۰	۱۱۸ (دیکھو)
۴۱	۱۱۵ (احکام کی موقوفات)	۴۰	نہی و اصطلاحی معنی
۴۲	۱۱۶ (احکام)	۴۰	۱۱۹ (ملاقات اور غ)
۴۳	نہی و اصطلاحی معنی		

و حصہ دارانِ سود بھی

و کھنڈے کے کام

۱۱۰ سود کے علاوہ کسی دوسری نقد

۱۱۱ **احسان**

۱۱۲ کسی واسطہ پر مبنی

۱۱۳ و احسانِ رحم

۱۱۴ **احیاءِ موات** (میں کوئی فوت ہو جائے)

۱۱۵ فورا وراثت کا حق

۱۱۶ **اُخ** (عربی)

۱۱۷ و بڑی بھائی

۱۱۸ و سنی بھائی

۱۱۹ و نقد و طرہ

۱۲۰ و ادا شدہ کا کام

۱۲۱ و فوتِ محترم

۱۲۲ **اُخار** (خرابا)

۱۲۳ خیر، ایک کارکن

۱۲۴ و مجھے خبر ہے مگر معاف فرمائی ہو جائے

۱۲۵ و خوبرا، بڑی علی گئے شہر ہے

۱۲۶ و بہت مال دار نام

۱۲۷ و خبردار، اس کا فرق

۱۲۸ و نقد، اس کو موت کی اطلاع

۱۲۹ و ثبوتِ نسب کا ایسا سند

۱۳۰ و غریب، مالک کے گوشت کا لحم

۱۳۱ و سمجھنے کی اصطلاح میں

۱۳۲ **اُغشیہ** (پوشاب، پاکیزہ)

۱۳۳ طبعی لحاظ سے، وقتِ نماز

۱۳۴ **اقتصاد** (اقتصادِ ممالک)

۱۳۵ اقتصاد کی ممانعت

۱۳۶ و تعمیرِ مطلق اور اس کا اثر

۱۳۷ و جانوروں کا اقتصاد

۱۳۸ و کسی بھائی کا عرقِ نسیم

۱۳۹ و قوتِ قولیہ کا نہیں، نکال دینا

۱۴۰ و صدمتِ جس کا علاج نہ ہو

۱۴۱ و ایک شخص کا اور اس کا بچہ

۱۴۲ و اس بھائی کا صحیح حق

۱۴۳ و طبی خود بھی مفید نہیں

۱۴۴ و اطلاعِ زبردست

۱۴۵ **اقتصاد** (نواز میں اقتصاد)

۱۴۶ و اقتصاد سے مراد

۱۴۷ و دیگر بھی

۱۴۸ **اقتسام** (اقتسام)

۱۴۹ بیک وقت سے کام

۱۵۰ **اقتلاف**

۱۵۱ و اللہ نے بہت عطا کیا

۱۵۲ و انسانی اختلاف

۱۵۳ و ارباب کے سبب

۱۵۴ **اقتیار** (پہنچ کر)

۱۵۵ اصولی قیاس میں

۱۵۶ و انسانی مصلحت میں

۱۵۷ و نقد، مطلق طریق کے لئے

۱۵۸ **اثری** (اثر)

۱۵۹ کہنے کے احکام

۱۶۰ نماز، ان کا، اللہ تعالیٰ کا تقدیر و قدرت، اگر آپ اللہ سے

۶۳	○ اُڑا	۵۸	○ اُظہار (آپ بڑھنا)
۶۳	○ اُڑے سانی	۵۸	○ لیر لیر خوی خوی
۶۳	○ اُڑی	۵۸	○ آجست پڑھنے کا
۶۳	○ اُڑان	۵۸	○ جانور پر اسم اللہ اور کائنات و طاق
۶۳	○ اُڑان کی ابتدا	۵۸	○ آٹھن پتہ کے
۶۵	○ اصول و فروع میں انوش کا اضافہ	۵۸	○ اُڑام (مصلحتی ایک اصطلاح)
۱۵	○ رکعتوں میں کی جا سکتی اور اثر انگیزی	۵۹	○ اُڑا رکال
۶۵	○ رکعتوں میں کی تہور	۵۹	○ اُڑا جاسر
۶۶	○ اُڑان کے جواب	۵۹	○ اُڑا شیعہ پختہ
۶۶	○ بعض تجویزی غلطیاں	۵۹	○ اُڑا کلمہ
۶۶	○ رکعتوں میں تہہ بیوتا خیر	۵۹	○ اُڑام (سارن)
۶۶	○ مستثنیٰ طریقہ	۵۹	○ اُڑام سے مراد
۶۷	○ اُڑان کین نمازوں میں ہے؟	۶۰	○ سارن رکعتوں کی قسم
۶۷	○ اُڑان شعاہ میں ہے	۶۰	○ اُڑا مخصوص کاسارن
۶۷	○ فعلی از وقت اُڑان	۶۰	○ آپ کا پندہ و سارن
۶۷	○ جن کی اُڑان کر رہے	۶۰	○ اُڑپ
۶۸	○ جب از سر نو اُڑان دیا جائے گی	۶۰	○ لغوی اصطلاحی معنی
۶۸	○ مؤذن کے کلمہ صاف	۶۱	○ ادب کا ثبات
۶۸	○ اُڑان کا حجاب	۶۱	○ ادب کا حکم
۶۹	○ قبر پر اُڑان	۶۱	○ ادب کا دوسرا اوجہ معلوم
۷۰	○ اُڑان میں مگر لے چمکا	۶۱	○ شعر و فن
۷۰	○ اُڑن	۶۲	○ طریقات ہنوی
۷۰	○ اجازت ہمارے اقلہ	۶۲	○ ادب کا فن
۷۱	○ احقر نے اُن کا طریقہ	۶۲	○ اُڑنیم (دراخت نمودار)
۷۱	○ اصطلاح کی صورتیں	۶۳	○ رفاقت کی وجہ سے چلنے کی پائی کا مسئلہ
۷۲	○ پردہ کی رفاقت	۶۳	○ اُڑ
			○ اُڑ کے معانی

۸۱	۷۲	۱۔ حمار، بچے کھڑے ہیں اسباب ہے
۸۲	۷۳	۲۔ موش، سارے... کیا کام
	۷۴	۳۔ نیپوں کا گھر
۸۳	۷۵	۴۔ کان کی چوڑیا، سی ڈھریق
۸۴	۷۶	اولیٰ (۱۔ کان)
۸۵	۷۷	۵۔ کان کا دھڑا، اڑسی
۸۶	۷۸	۶۔ کان تو تھکان پانچنے کی
۸۷	۷۹	ارمٹا
۸۸	۸۰	۷۔ موش، صلیبی مٹی
۸۹	۸۱	۸۔ موش، لہو کا گھر
۹۰	۸۲	ارمٹا
۹۱	۸۳	۹۔ موش، صلیبی مٹی
۹۲	۸۴	۱۰۔ موش، لہو کا گھر
۹۳	۸۵	ارمٹا
۹۴	۸۶	۱۱۔ موش، صلیبی مٹی
۹۵	۸۷	۱۲۔ موش، لہو کا گھر
۹۶	۸۸	ارمٹا
۹۷	۸۹	۱۳۔ موش، صلیبی مٹی
۹۸	۹۰	۱۴۔ موش، لہو کا گھر
۹۹	۹۱	ارمٹا
۱۰۰	۹۲	۱۵۔ موش، صلیبی مٹی
۱۰۱	۹۳	۱۶۔ موش، لہو کا گھر
۱۰۲	۹۴	ارمٹا
۱۰۳	۹۵	۱۷۔ موش، صلیبی مٹی
۱۰۴	۹۶	۱۸۔ موش، لہو کا گھر
۱۰۵	۹۷	ارمٹا
۱۰۶	۹۸	۱۹۔ موش، صلیبی مٹی
۱۰۷	۹۹	۲۰۔ موش، لہو کا گھر
۱۰۸	۱۰۰	ارمٹا
۱۰۹	۱۰۱	۲۱۔ موش، صلیبی مٹی
۱۱۰	۱۰۲	۲۲۔ موش، لہو کا گھر

۱۰۳	د: محکاب کی صورت	۱۰۸	مناور میں آکر سوزی ہو گئے؟
۱۰۴	د: مکہ صورت	۱۰۹	استعارہ (کسی کی کوشت کی جانب دیکھا)
۱۰۵	د: جری صورت	۱۱۰	اتھوئی حالت میں
۱۰۶	د: تیری صورت	۱۱۱	استعارہ
۱۰۷	د: بچی صورت	۱۱۲	د: ہوسر لٹکی اصعار میں
۱۰۸	د: بچی کی صورت	۱۱۳	استعارہ (مست کرنا)
۱۰۹	د: یہ اصحاب بہت تباہ	۱۱۴	لٹکی اصعار میں
۱۱۰	د: بہت دھن کی آواز	۱۱۵	لہو میں سے منتقلی نام مستند
۱۱۱	د: محکاب جی	۱۱۶	استعارہ
۱۱۲	د: بچہ فطرتی تو ہے	۱۱۷	پڑاؤ کی ایک بڑی فطرت
۱۱۳	استعارہ	۱۱۸	استعارہ کے استعارے
۱۱۴	د: روضہ جی	۱۱۹	نہا شہر آپ پر بھی ہے؟
۱۱۵	استعارہ (دوسرا لٹکی لے، سحران)	۱۲۰	محبوبہ عادیہ کتہ نور
۱۱۶	د: روضہ کی صورت	۱۲۱	نہا استعارہ سے پہلے
۱۱۷	د: سحر کی شہر	۱۲۲	نہا کہ لے گئے آج آپ
۱۱۸	د: سحر کی شہر	۱۲۳	کون ہوگا، کتہ نور؟
۱۱۹	استعارہ (نہا شہر)	۱۲۴	نہا کہ نہ پڑی ہوئے؟
۱۲۰	استعارہ	۱۲۵	نہا استعارہ وافرانی لہو
۱۲۱	د: شہر	۱۲۶	نہا استعارہ کی رشت اور رشتی
۱۲۲	د: کھوت ڈیہ	۱۲۷	استعارہ میں لہو
۱۲۳	د: کھات ڈیہ بھی پڑھتے؟	۱۲۸	نہا وور کی کا عریق
۱۲۴	د: چلو پڑی سنائی	۱۲۹	چلو پڑی کا عریق
۱۲۵	د: کھات ڈیہ بھی پڑھتے؟	۱۳۰	استعارہ کی لہو
۱۲۶	د: کھات ڈیہ	۱۳۱	اصحاب
۱۲۷	استعارہ	۱۳۲	عقبات حق
۱۲۸	د: کھات ڈیہ	۱۳۳	د: عریق

۱۶۰	○ راج میں امن و نفع کی حکمت	۱۵۱	○ پیشانی
۱۶۰	○ پیشانی (۱۶۰)	۱۵۱	○ لہو و اصطلاحی معنی
۱۶۰	○ سڑے کا مسنون طریقہ	۱۵۱	○ قیاس و فقہاء میں
۱۶۱	○ چاندی و چھوڑ	۱۵۱	○ اسم (وقت و صحت سے مراد)
۱۶۱	○ سوڈا پائش و فوسے	۱۵۱	○ ہیر و درجہ و عذات
۱۶۱	○ تھوہ و تھوہ و تھوہ	۱۵۱	○ ہیر سے گونا گونا گونا
۱۶۱	○ لیت کرنا و پڑھا	۱۵۲	○ اصول و ریز
۱۶۱	○ اشراب (حدیث کی ایک خاص اصطلاح)	۱۵۲	○ اصول و شرع
۱۶۱	○ فی مقنن کا اشراب	۱۵۲	○ احکام شریعہ کے مستقل اور ضمنی مسائل
۱۶۲	○ سبھی کا اشراب	۱۵۲	○ اسما و نذر
۱۶۲	○ منہ کا اشراب	۱۵۲	○ اصطلاحی تعریف
۱۶۲	○ ایک دلی پے مشعل	۱۵۲	○ انصاف (قربانی)
۱۶۳	○ حدیث مختلف کا حکم	۱۵۲	○ اسلام سے پہلے
۱۶۳	○ ظہر (گرمی کو)	۱۵۳	○ فی قربانی کا حکم
۱۶۳	○ گرمیوں کا ظہر	۱۵۳	○ ہر ایک نام و اسم کی یادگار
۱۶۳	○ اخری (اصول و فقہ کی ایک اصطلاح)	۱۵۳	○ فی حکم
۱۶۳	○ قرآن مجید سے مطلق کا حکم	۱۵۳	○ و در مضمون
۱۶۳	○ اگر ایک حکم مطلق ہو اور دوسری جگہ مستثنیٰ	۱۵۳	○ و ام و نور و ان کی مرید
۱۶۳	○ اطلاق و در مطلق	۱۵۳	○ فی جمیع قربانی میں مانع ہیں
۱۶۳	○ اخری (ایک طرح کی خوشبو)	۱۵۳	○ فی جمیع قربانی میں مانع نہیں ہیں
۱۶۳	○ خاند	۱۵۳	○ فی ایام و اوقات
۱۶۳	○ قد و عمارت و کار و خرق	۱۵۳	○ فی شرکت کے ساتھ قربانی
۱۶۳	○ خاند	۱۵۳	○ فی گوشت و درجہ کے معارف
۱۶۳	○ حکم میں خاندان	۱۵۳	○ فی قربانی کی قیمت
۱۶۳	○ معصیت میں خاندان	۱۵۳	○ فی خاندان و احکام
۱۶۳	○ خاندان کے لفظ و درجات	۱۶۰	○ اضطرب (بچ کا ایک نام و نذر)
۱۶۳	○ غیر مضبوط خاندان	۱۶۰	○ اضطرار کی کیفیت

۱۷۴	نکڑے جانور و گھریلو	۱۷۴	غیر معمولی درکار
۱۷۵	احصار (نکل جانے والا)	۱۷۵	د تاج و تاجاں کی تھوڑی سی
۱۷۶	فرحان کا تقدیر پر اس کا دل بے	۱۷۶	ایکے کا دوسرے کی قسم و مصیبت جو
۱۷۷	و تقدیر ویت میں کس نے حالات کی رعایت کی؟	۱۷۸	معدوم ہو کر مصیبت نے کے استغاثہ
۱۷۸	و اناجی سے کام ہونے کے سبب کی	۱۷۹	مصیبت کی سب سے بڑی
۱۷۹	و تین دن کا مسکے	۱۸۰	اعراق (تھوڑا سا)
۱۸۰	انگلی (انگلی)	۱۸۱	صور و گھریلو جانور
۱۸۱	و نہ ہونے کی قسم کا	۱۸۲	اعتراف (توبہ کی بات)
۱۸۲	و تاج و تاجور کے کام	۱۸۳	اعتراف کی تاج و تاجور
۱۸۳	انکار (شب نہیں دینا)	۱۸۴	ملازم کی اصطلاح میں
۱۸۴	و حدیث سے شب فوج کا	۱۸۵	انکاف
۱۸۵	انطلاق	۱۸۶	عربی و اصطلاح میں
۱۸۶	انطلاق سے مراد	۱۸۷	انکاف و انکاف
۱۸۷	و تاجور کے تاجور میں تاجور کا	۱۸۸	و انکاف کی قسم
۱۸۸	انقلاب (تبدیلی)	۱۸۹	و انکاف و انکاف
۱۸۹	ماہیت کی تبدیلی پر اس کا	۱۹۰	و انکاف و انکاف
۱۹۰	انبار (بے ہوش ہونا)	۱۹۱	و انکاف و انکاف
۱۹۱	و خصوصاً تاجور کے تاجور	۱۹۲	و انکاف و انکاف
۱۹۲	و تاجور کی حالت میں حوالہ دے کر	۱۹۳	و انکاف و انکاف
۱۹۳	و تاجور کے تاجور ہے	۱۹۴	و انکاف و انکاف
۱۹۴	و تاجور و انکاف میں ہے	۱۹۵	و انکاف و انکاف
۱۹۵	انبار (توبہ سے مراد)	۱۹۶	و انکاف و انکاف
۱۹۶	و تاجور کے تاجور	۱۹۷	و انکاف و انکاف
۱۹۷	انکار	۱۹۸	و انکاف و انکاف
۱۹۸	انکار	۱۹۹	و انکاف و انکاف
۱۹۹	توبہ کی	۲۰۰	نکڑے کا

۱۸۱	اصطلاحی تعریف	۱۸۱	در استعجاب اللہ اور اس کی زمام
۱۸۲	در اتقوا	۱۸۲	جس اطاعت کی بناء پر دوزخ کا ترس ہے
۱۸۲	پہلا فرق	۱۸۲	اقبال
۱۸۲	دوسرا فرق	۱۸۲	اللہ کی مامولاتی میں
۱۸۳	تیسرا فرق	۱۸۳	در اقبال کی شرحیں
۱۸۳	چوتھا فرق	۱۸۳	در اقبال کی دلیلیں
۱۸۳	پانچواں فرق	۱۸۳	اقسامت
۱۸۳	در قیامت	۱۸۳	اقامت کی ابتدا
۱۸۳	در آئین کے مے سے مہرہ تھیں	۱۸۳	در اقامت کی گزارش ہے؟
۱۸۳	در منصب اقبالی اہمیت اور کارائش کی نزاکت	۱۸۳	در جو اجماع اقامت میں کر رہا ہیں
۱۸۵	در حلی عہد بنوں میں	۱۸۵	در اقامت کے لغوی حاکم
۱۸۵	در محمد صاحب میں	۱۸۵	در اقامت کا زیادہ استحقاق
۱۸۸	در ہا میں اور تین پانچوں کے بعد میں	۱۸۵	در متنی کب کفر سے ہیں؟
۱۸۸	در مہدویں	۱۸۸	القرار
۱۸۸	در سحر اور شکر کا لہو	۱۸۸	تعریف
۱۸۸	در استخراج	۱۸۸	در قرار تب مستحق ہوگا؟
۱۸۸	در استخراج	۱۸۸	در قرار کا اعتبار
۱۸۹	در تعریف کوئی	۱۸۸	در قرار سے اشیاء
۱۸۹	در فنی شرک و کلام	۱۸۸	در مرفوعہ صحت میں اقرار
۱۹۰	اب توئی یا فرضی مکتا ہے	۱۸۹	در قرابت کا قرار
۱۹۰	اب توئی یا فرضی کدہ ہے	۱۸۹	در طلاق کا قرار
۱۹۰	نکاحیہ اور مسائل پر حوا	۱۸۹	اقبال (جاگیر)
۱۹۰	در نصیر افقہ و کتابیں	۱۸۹	اللہ سے مراد
۱۹۰	انفشار (ایک سو بیس جاری)	۱۸۹	در خدا تعالیٰ
۱۹۰	الظہار کی بناء پر نکاح	۱۸۹	المراد کلام
۱۹۰	انہی	۱۸۹	در خدا تعالیٰ
۱۹۰	در مظاہر میں جلالت	۱۸۹	در خدا تعالیٰ

۲۱۵	۱۔ ہالی مانت کی اہلی	۲۱۷	۱۔ شاہ عبدالعزیز صاحب کا فتویٰ
۲۱۵	۲۔ مضاربت میں مانت کا حکم	۲۱۷	۲۔ ہر دو ذی منہ میں مانت کی وجہ
۲۱۵	۳۔ تحرکت میں مانت کا حکم	۲۱۷	۳۔ لاسرئی و پست اور مضاربت
۲۱۵	۴۔ دو مکمل پابندیت میں	۲۱۸	ایمان و ایمانیت
۲۱۶	۵۔ ہالی مانت کا حکم	۲۱۸	۱۔ غولی اصطلاحی معنی
۲۱۶	۶۔ کریمہ کا حکم	۲۱۸	۲۔ منصب ایمانیت کی بحت
۲۱۶	۷۔ کارکنہ و الکیا ہوا ہوت	۲۱۸	۳۔ دو لوگ ایمانیت میں ہیں
۲۱۶	۸۔ عورت کا حکم	۲۱۹	۴۔ بعض اہم فقہی اختلافات
۲۱۶	امر	۲۱۹	۵۔ جہنمی امر و نہی کا حکم
۲۱۷	۱۔ قولی امر و نہی	۲۱۹	۶۔ عورت کی ایمانیت
۲۱۷	۲۔ امر کے معنی	۲۱۹	۷۔ شرارت میں ایمانیت کی اہمیت
۲۱۷	۳۔ استعمالی امر و نہی	۲۱۹	۸۔ تہجد کی گے، عید و عید
۲۱۸	۴۔ امر کا معنی فقہی	۲۱۹	۹۔ ایمانیت کا یہ، دستور
۲۱۸	۵۔ کیا امر کرنا کا حکم ہے؟	۲۲۱	۱۰۔ لیسہ پکارا، امر و نہی کے ذریعہ ایمانیت
۲۱۸	۶۔ کیا امر و نہی کا حکم ہے؟	۲۲۱	۱۱۔ عقاب، حکم و امر کی اہمیت
۲۱۶	۷۔ کیا امر و نہی کا حکم ہے؟	۲۲۲	ایمان
۲۱۶	امر و نہی	۲۲۲	۱۔ ایمان کی اصطلاح
۲۱۶	۱۔ امر و نہی کا حکم	۲۲۳	۲۔ ایمان و نہی کے اہمیت
۲۱۶	۲۔ امر و نہی کا حکم	۲۲۳	۳۔ ایمان و نہی کے اہمیت
۲۱۶	۳۔ امر و نہی کا حکم	۲۲۳	۴۔ ایمان و نہی کا حکم
۲۱۶	ایمانیت	۲۲۳	۵۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۱۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۶۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۲۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۷۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۳۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۸۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۴۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۹۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۵۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۱۰۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۶۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۱۱۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۷۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۱۲۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۸۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۱۳۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۹۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۱۴۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۱۰۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۱۵۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۱۱۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۱۶۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۱۲۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۱۷۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۱۳۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۱۸۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۱۴۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۱۹۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۱۵۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۲۰۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۱۶۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۲۱۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۱۷۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۲۲۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۱۸۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۲۳۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۱۹۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۲۴۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۲۰۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۲۵۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۲۱۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۲۶۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۲۲۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۲۷۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۲۳۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۲۸۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۲۴۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۲۹۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۲۵۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۳۰۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۲۶۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۳۱۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۲۷۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۳۲۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۲۸۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۳۳۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۲۹۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۳۴۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۳۰۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۳۵۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۳۱۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۳۶۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۳۲۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۳۷۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۳۳۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۳۸۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۳۴۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۳۹۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۳۵۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۴۰۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۳۶۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۴۱۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۳۷۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۴۲۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۳۸۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۴۳۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۳۹۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۴۴۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۴۰۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۴۵۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۴۱۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۴۶۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۴۲۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۴۷۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۴۳۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۴۸۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۴۴۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۴۹۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۴۵۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۵۰۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۴۶۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۵۱۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۴۷۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۵۲۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۴۸۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۵۳۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۴۹۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۵۴۔ ایمانیت کی اہمیت
۲۱۶	۵۰۔ ایمانیت کی اہمیت	۲۲۳	۵۵۔ ایمانیت کی اہمیت

۲۵۵	اہل کتاب	۲۳۸	روایات
۲۵۵	اہل کتاب سے مراد	۲۳۸	ابولہاس سے مراد
۲۵۵	○ عصمہ حاضر کے اہل کتاب	۲۳۸	ابولہاس کی اجازت
۲۵۵	○ نکلان کی اجازت	۲۳۸	علاء رسول ابولہاس کی اجازت میں فرق
۲۵۵	موجودہ روایات کتابی صورتوں سے نکال	۲۳۹	اہل بیت (کچا پڑا)
۲۵۶	○ اہل کتاب کا ذکر	۲۳۹	○ عجمی کی اور عربی
۲۵۶	○ اہل کتاب کو سلام	۲۳۹	○ حج
۲۵۶	○ قادیانوں کا حکم	۲۳۹	○ رباقت
۲۵۸	اہل بیوت	۲۳۹	اہل بیت
۲۵۸	اہل بیوت سے مراد	۲۳۹	اہل بیت
۲۵۸	○ اقتداء میں آنا بہت	۲۵۰	اہل بیت کی فضیلت
۲۵۹	اہل بیت	۲۵۰	اہل بیت
۲۵۹	اہل بیت	۲۵۰	اہل بیت کی فضیلت
۲۵۹	اہل بیت سے مراد	۲۵۰	○ مساجد میں
۲۵۹	○ عمارتوں میں	۲۵۰	○ مساجد میں
۲۵۹	ایمان (ایمان سے)	۲۵۱	○ فوجی قوائیں
۲۶۰	○ ایمان کی عمر	۲۵۱	○ مال قوائیں
۲۶۰	ایمان شریعتی	۲۵۱	○ سوار قوائیں
۲۶۰	عمرانی لکھنؤ	۲۵۱	○ مذہبی آزادی
۲۶۰	ایمان شریعتی	۲۵۲	○ اجماع کاہوں کی تحریر
۲۶۰	ایمان میں شریعت	۲۵۲	○ مال کا سبب کا قتل
۲۶۱	ایمان شریعتی	۲۵۲	○ قتل کا سبب کا قتل
۲۶۱	ایمان شریعتی میں عمر شریعتی	۲۵۲	○ زہر
۲۶۱	ایمان شریعتی میں زہر	۲۵۳	○ نکاح مساجد
۲۶۱	ایمان شریعتی	۲۵۳	○ عہدہ کا قصاص اور عت
۲۶۱	○ قربانی کے دن	۲۵۳	○ اہل بیت کے حقوق یا عت

۲۸۳	مکتبہ کوئٹہ سے تعلقہ صدر پر کون کنوار جانے	۱۷۸	ہزل (مختصر سالانہ وارڈن)
۲۸۳	ہائیں (عورت کی ایک خاص صورت)	۱۷۸	ہڈی (ہڈی پر ہڈی)
۲۸۳	۱. غلائی ہائیں مٹری	۱۷۸	۲. ہڈی کا ہڈی
۲۸۳	ہائیں ہونے کی سات صورتیں	۱۷۸	ہائیں (ہڈی کی ایک خاص صورت)
۲۸۳	۲. غلائی ہائیں کمری	۱۷۸	۳. ہڈی کا ہڈی اور ایٹ
۲۸۳	۳. غلائی ہائیں کا کھر	۱۷۸	ہائیں
۲۸۵	ہڈی (صفا)	۱۷۹	۴. ہائیں اور ہڈی فرقی
۲۸۵	طوطی کی شکایت پر کھانا	۱۷۹	۵. ہڈی مرید پر کھانا
۲۸۵	ہڈی (شہر و دیہ)	۱۷۹	ہڈی
۲۸۶	ہڈی	۱۸۰	فرق: ہڈی کے اندر اور بیگانہ
۲۸۶	۱. ہڈی سے طائر	۱۸۰	ہڈی
۲۸۶	ہڈی	۱۸۰	تقریباً سب
۲۸۶	تقریباً سب سے طائر	۱۸۰	۲. ہڈیوں سے کب بجک کی جسنے
۲۸۶	ہڈی (بف کے نیچے ہڈی)	۱۸۰	۳. ہڈی میں زہر دینے
۲۸۶	۱. ہڈی اور ہڈی میں شیب	۱۸۰	۴. ہڈیوں کے تعریفات
۲۸۷	ہڈی	۱۸۰	۵. ہڈیوں کے خصوصیات
۲۸۷	تقریباً سب سے ہڈی	۱۸۰	ہڈی (کھولنے والی)
۲۸۷	۲. ہڈی کے ہڈی پر چھوڑے ہوئے ہڈی	۱۸۰	تقریباً سب سے ہڈی اور ہڈی کے ہڈی
۲۸۸	ہڈی (صفا)	۱۸۰	۳. ہڈی کا کھر
۲۸۸	۱. ہڈی کا کھانی	۱۸۱	۴. ہڈی کی ایماز
۲۸۸	۲. ہڈی پر ہڈیوں کے ہڈی میں فقہ کی ہڈی	۱۸۱	۵. ہڈی کے ہڈی اور ہڈی کی ہڈی
۲۸۹	۳. ہڈی پر ہڈی کا ہڈی اور ہڈی	۱۸۱	۶. ہڈی کی ہڈی
۲۸۹	۴. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۷. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۵. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۸. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۶. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۹. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۷. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۱۰. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۸. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۱۱. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۹. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۱۲. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۱۰. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۱۳. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۱۱. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۱۴. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۱۲. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۱۵. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۱۳. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۱۶. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۱۴. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۱۷. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۱۵. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۱۸. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۱۶. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۱۹. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۱۷. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۲۰. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۱۸. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۲۱. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۱۹. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۲۲. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۲۰. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۲۳. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۲۱. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۲۴. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۲۲. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۲۵. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۲۳. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۲۶. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۲۴. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۲۷. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۲۵. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۲۸. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۲۶. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۲۹. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۲۷. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۳۰. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۲۸. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۳۱. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۲۹. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۳۲. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۳۰. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۳۳. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۳۱. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۳۴. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۳۲. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۳۵. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۳۳. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۳۶. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۳۴. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۳۷. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۳۵. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۳۸. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۳۶. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۳۹. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۳۷. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۴۰. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۳۸. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۴۱. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۳۹. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۴۲. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۴۰. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۴۳. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۴۱. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۴۴. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۴۲. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۴۵. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۴۳. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۴۶. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۴۴. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۴۷. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۴۵. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۴۸. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۴۶. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۴۹. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۴۷. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۵۰. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۴۸. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۵۱. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۴۹. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۵۲. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۵۰. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۵۳. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۵۱. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۵۴. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۵۲. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۵۵. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۵۳. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۵۶. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۵۴. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۵۷. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۵۵. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۵۸. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۵۶. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۵۹. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۵۷. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۶۰. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۵۸. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۶۱. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۵۹. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۶۲. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۶۰. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۶۳. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۶۱. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۶۴. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۶۲. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۶۵. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۶۳. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۶۶. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۶۴. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۶۷. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۶۵. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۶۸. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۶۶. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۶۹. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۶۷. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۷۰. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۶۸. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۷۱. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۶۹. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۷۲. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۷۰. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۷۳. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۷۱. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۷۴. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۷۲. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۷۵. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۷۳. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۷۶. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۷۴. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۷۷. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۷۵. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۷۸. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۷۶. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۷۹. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۷۷. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۸۰. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۷۸. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۸۱. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۷۹. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۸۲. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۸۰. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۸۳. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۸۱. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۸۴. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۸۲. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۸۵. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۸۳. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۸۶. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۸۴. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۸۷. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۸۵. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۸۸. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۸۶. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۸۹. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۸۷. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۹۰. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۸۸. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۹۱. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۸۹. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۹۲. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۹۰. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۹۳. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۹۱. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۹۴. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۹۲. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۹۵. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۹۳. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۹۶. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۹۴. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۹۷. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۹۵. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۹۸. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۹۶. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۹۹. ہڈی کا کھر
۲۸۹	۹۷. ہڈی کا کھر	۱۸۱	۱۰۰. ہڈی کا کھر

۳۳۶	جہاد (بند اول)	۳۳۷	در علامات بلوغ
۳۳۶	جہاد سے کیا مراد	۳۳۷	در جہاد کی عمر
۳۳۷	جہاد (فقہی)	۳۳۷	جہاد
۳۳۷	ان کی اہمیت	۳۳۷	در میان کفر و ایمان جہاد
۳۳۷	جوہر (فلسفہ)	۳۳۸	در معذرت الکر کے دوران سخت بند ہو جانے
۳۳۷	جوہر کے فقہی احکام	۳۳۸	در ضیف قوی کی اہمیت نہیں کر سکتا
۳۳۷	جوہر غور سمجھنا	۳۳۸	در عمارت کی کچھ باتیں
۳۳۷	جوہر سے یہ مراد؟	۳۳۹	در عمارت کا کام
۳۳۷	جوہر کا جہنم	۳۳۹	در عمارت کا نصب
۳۳۷	جول (پیشاب)	۳۳۹	در عمارت رکھنے کے کام
۳۳۷	پیشاب کے فقہی احکام	۳۳۹	جنت (فقہی)
۳۳۸	پیشاب کے کچھ باتیں؟	۳۳۹	اسلام سے پہلے جنت کے ساتھ سوچ
۳۳۸	پیشاب سے بچنے کی حکمت	۳۳۹	در حالت پروری
۳۳۸	پیشاب اور جہنم کے پیشاب کا حکم ایک ہے	۳۳۹	در کفر
۳۳۸	جہاد (ایک کراہت)	۳۳۹	در کفر
۳۳۸	اس فرقہ کے عقائد	۳۳۹	در جہاد میں فرقہ کی وجہ
۳۳۹	جہاد (پہلے)	۳۳۹	در جہاد
۳۳۹	جہاد کی تعریف	۳۳۹	در عمارت میں کچھ کام
۳۳۹	در عمارت و کام میں جہاد	۳۳۹	در عمارت میں کچھ کام
۳۳۹	در جہاد کے ساتھ جہاد	۳۳۹	جہاد (دوسرا فقہی)
۳۳۹	جہاد (شب خون)	۳۳۹	در کفر میں کچھ باتیں و احکام
۳۳۹	جہاد (ایک سالہ کفر)	۳۳۹	جہاد (ایک سالہ کفر)
۳۳۹	جہاد کی تعریف	۳۳۹	در کفر میں کچھ باتیں و احکام
۳۳۹	در جہاد کے ذرائع	۳۳۹	جہاد (عقوبت)
۳۳۹	در جہاد میں جہاد	۳۳۹	در کفر میں کچھ باتیں و احکام
۳۳۹	در جہاد کے کچھ باتیں	۳۳۹	در کفر میں کچھ باتیں و احکام

- ۴۲۳ ن حرام کرنا اللہ ہی کا حق ہے
- ۴۲۴ تحکیم (دادی: صوب میں ضمیر)
- ۴۲۴ تحقیق (تجوید: ایک اصطلاح)
- ۴۲۵ تحقیق: بنا (اصول: نوکر: ایک اصطلاح)
- ۴۲۵ تحکیم (دہلی)
- ۴۲۶ جالی کے اصول
- ۴۲۶ تخلیلا
- ۴۲۶ ن طلاق: نصف میں تحلیل
- ۴۲۶ ن طلاق: کیفیت سے تعلق
- ۴۲۷ ن نماز میں سلام پھیرنے کا حکم
- ۴۲۸ ن حلال کرنا اللہ ہی کا حق ہے
- ۴۲۸ تکلیف (احکامات)
- ۴۲۸ حکم کب کھانا جائے؟
- ۴۲۸ کن امور میں حکم کا اعتبار نہیں؟
- ۴۲۹ تفسیر
- ۴۲۹ تفسیر: کا طریقہ: دلائل کا ثبوت
- ۴۲۹ تحریک: اسباب
- ۴۲۹ بچنے کے بعد
- ۴۲۹ خطبہ پڑھنے کے دوران
- ۴۳۰ قریہ: الواسو
- ۴۳۰ حکاراج (مرستہ کو ایک اصطلاح)
- ۴۳۰ تحریک: بنا (اصول: نوکر: ایک اصطلاح)
- ۴۳۱ تفسیر
- ۴۳۱ ن تفسیر: بار بار استکشاف
- ۴۳۱ ن تفسیر: اور مفسر کے درمیان فرق

- ۴۲۵ احکام میں نتائج
- ۴۲۵ نکتہ (برائی لفظ)
- ۴۲۵ جالی کے آداب
- ۴۲۶ نکتہ
- ۴۲۶ نکتہ: اس میں حکم کی عکاسی
- ۴۲۷ ن خواص کے لئے اہتمام
- ۴۲۷ تجارت
- ۴۲۷ تجارت کے آداب
- ۴۲۷ تجارت میں بھڑائی
- ۴۲۸ صوب پڑی
- ۴۲۸ تحلیل (جانور یا درمنا: الو)
- ۴۲۸ سوئی کا منہ کس سے تعلق
- ۴۲۸ قربانی کے جانور کا وزن
- ۴۲۸ نکتہ (کنہ کو حمل دینا)
- ۴۲۸ نکتہ: روحانی دے
- ۴۲۹ تفسیر
- ۴۲۹ اُمر: حالت: تمام میں صحت: صحت
- ۴۲۹ نکتہ
- ۴۳۰ آقاؤ: زمین کی یادگاری
- ۴۳۰ نہجی
- ۴۳۰ اشتغال: قدر میں تفریق
- ۴۳۱ کیا اشتغال: قدر: بدلہ: کیا ہے؟
- ۴۳۱ ن: پاب: دینا: کب: جس: اور: کب: دل: کا: شک: کا
- ۴۳۱ ن: نماز: کی: ہر: رکعت: میں: شب
- ۴۳۲ ن: نکتہ: میں: اشتغال
- ۴۳۲ تفسیر (علامہ: زکریا)
- ۴۳۲ تفسیر
- ۴۳۲ ن: نکتہ: میں: تفسیر: اور: اس: کے: الفاظ

۵۳۹	(خواب گاہ پر طبعاً ہر روز)	۵۳۶	(فرغ کی ایک اصطلاح)
۵۳۹	(اکل مانا)	۵۳۷	(توقیف)
۵۳۹	(طریقہ سرفی آیت پر فرطت کرنا)	۵۳۷	توقیف کے لفظ سے تاریخ کا انقار
۵۳۷	(توبہ)	۵۳۷	(تج کی ایک عام قسم)
۵۳۷	نور شہد کی تعلیمات	۵۳۷	تصحیح کا طریقہ
۵۳۷	توبہ کا وقت	۵۳۷	کون سا حق افضل ہے؟
۵۳۷	تعداد رکعت	۵۳۷	(تعداد)
۵۳۷	قرآن کی مقدار	۵۳۷	مجموع سازی کی صورت
۵۳۸	(راہیں صبر کا استعمال)	۵۳۸	(تعلیم)
۵۳۸	مختلف امور میں راہیں صبر سے کام لانا	۵۳۸	نہج میں خصوصی انعام
۵۳۸	(تیم)	۵۳۸	(نہج: جہاد و جہاد)
۵۳۹	نہج و فریاد و شہد	۵۳۹	توقیف کا لفظ
۵۳۹	○ نہج و فریاد سے تیم و نہج؟	۵۳۹	نہج و فریاد و نہج
۵۳۹	○ تیم کی شہد	۵۳۹	نہج و فریاد و نہج سے نہج کی شہد
۵۴۰	○ نہج و فریاد تیم	۵۳۹	(توقیف کا لفظ)
۵۴۰	○ تیم و فریاد کا نہج بدل ہے	۵۳۹	(نہج)
۵۴۰	نہج میں تیم	۵۳۹	نہج و فریاد کا نہج
۵۴۰	دیگر فقہاء کی راہیں	۵۳۹	(نہج)
	○ ○ ○ ○	۵۳۹	(نہج و فریاد کا نہج)
		۵۳۹	(نہج و فریاد کا نہج)
		۵۳۹	(نہج و فریاد کا نہج)
		۵۳۹	حوالہ کا ایک مسئلہ
		۵۳۹	(توقیف)
		۵۳۹	آرہ موت کو موت قبلہ میں لانا
		۵۳۹	(نہج)
		۵۳۹	نہج و فریاد میں تیم کا طریقہ

۶۲	راہبر ت	۴۳	چاقو (آفت زدگی)
۶۳	سید ال (مظہر)	۴۴	لڑکا یک مسہ
۶۳	آواب گ	۴۴	چائز (زمین خراکی کی اصطلاح)
۶۳	بغداد (کس جانور کا جسم تو ہر دور)	۴۵	چائے (نہیں چمکاؤ)
۶۳	چغندر (زنگ نہ دور)	۴۵	اگر زنگی است
۶۳	اچھے جانور کی قربانی	۴۵	چب (مستند سسکا کا کھانا)
۶۳	چدہ (دوبی تالی)	۴۵	مفتوحہ علی کے ہونے کی وجہ سے تفریق
۶۳	چراغ بیت کے احکام	۴۵	چور (معاذ ہو جائے)
۶۳	چندام (زادہ)	۴۶	چراغ سے پہچنے کے نقصان کا علم
۶۵	چندام کی وجہ سے ٹٹکان	۴۶	ختم (کی کی عدلی)
۶۵	چندام سے شرعی احکام	۴۶	چراغ سے عدلی کی مختلف صورتیں
۶۶	چندام کی رو سے شرعی تعلیق	۴۶	چمن (بچہ)
۶۶	چندام (نہیں)	۴۶	چراغ کا علم
۶۷	چراغ کی عمر	۴۶	چنبہ (دوبانی)
۶۷	چراغ (تربیتی)	۴۶	چوبندہ دار چیم میں چینی کا علم
۶۷	چراغ (تربیتی)	۴۶	چیمبرا (بچی)
۶۷	چراغ کی صحت	۴۶	چراغ کی مشروبات
۶۸	چراغ (محدث کی ایک صحت)	۴۶	چراغ کی برکت اور نواز ہونے کی قرین
۶۸	چراغ کی برکت کے رجحان	۴۶	چراغ کے تھے بعد پر مشرور کی ہے؟
۶۹	چراغ کی برکت کا اعتبار ہے؟	۴۶	چراغ اور بچی پرست
۶۹	چراغ کی برکت پر چرچہ افسانہ دانوں	۴۶	چراغ کی تعلیم
۶۹	چراغ	۴۶	چراغ کی برکت اور بچی پرست کی فرق
۶۹	چراغ کا تصور	۴۶	چراغ (کیسہ مہاکازم)
۶۹	چراغ کا تصور	۴۶	چراغ کے لئے ہیئت
۶۹	چراغ کی برکت کے لئے صحت	۴۶	چراغ (نہیں)
۶۹	چراغ کی برکت کے لئے صحت	۴۶	چراغ (نہیں)

۱۲۰	جنس	۱۱۷	○ نقلِ نر کی حیثیت
۱۲۲	○ اسٹامینورس کے کاغذ پر	۱۱۸	○ جماعت میں نکلے ہوئے کی ترتیب
۱۲۳	○ اجڑی میں ثبوت	۱۱۸	○ جماعت شروع ہونے کے بعد صحت
۱۲۵	○ جنوں سے خارج	۱	○ جماعت کا یہ کام
۱۲۵	○ جنوں کے ساتھ نماز	۱۲۰	○ ثبوت میں کی حیثیت
۱۲۶	○ جنوں کے چند خاص مقام	۱۲۰	○ نماز کے بعد جو وقت میں شرکت
۱۲۶	جنابت	۱۲۱	مہر
۱۲۷	○ انزال کا اہم سے غسل کا ادب	۱۲۱	○ اوپر مہر
۱۲۸	○ نہایت کی وجہ سے غسل کا ادب	۱۲۲	○ اعتد
۱۲۸	○ نہایت خوب کی صورت میں غسل کا ادب	۱۲۲	○ جمود کی اثریت
۱۲۹	○ اختیار کا مشورہ	۱۲۲	○ رجم ہونے کی خفیت
۱۲۹	○ جنابت سے متعلق حکام	۱۲۳	○ وقت
۱۳۱	○ نماز	۱۲۳	○ دوسری نر میں
۱۳۲	○ طواف	۱۲۳	○ الزام
۱۳۰	○ مسیحا قرآن	۱۲۳	○ جماعت
۱۳۰	○ عادت	۱۲۳	○ الزام تسلیم کی شرط
۱۳۰	○ مہر میں داخل ہونا	۱۲۵	○ الزامات میں نماز بعد کا مسئلہ
۱۳۰	○ نماز کے بعد وضو	۱۲۶	○ مہر سے مراد
۱۳۱	جنابزہ	۱۲۷	○ جمود کی الزامی
۱۳۱	○ مرض	۱۲۸	○ جمود کے ان غسل
۱۳۲	○ جنابزہ نکلنے کے وقت	۱۲۹	○ جمود کے ان نر
۱۳۳	○ نر و جنابزہ	۱۳۰	○ متبوعیت کی مغزی
۱۳۴	○ عطا ثبات نر و جنابزہ	۱۳۱	○ ایک شریک ایک سے زیادہ ہر
۱۳۵	○ نماز جنابزہ کے ارکان	۱۳۰	○ راجہ سے پہلے اور بعدی بخش
۱۳۵	○ نماز جنابزہ کا طریقہ	۱۳۱	○ جمود سے متعلق دوسری نر کی مسائل
۱۳۶	جہت	۱۳۲	○ رجم ہونے کی چند خصوصیت
۱۳۶	○ الزام میں جہت		

۲۶۷	اسلامی تفریق	۱۵۲	○ کیا منہ حرم ہے؟
۲۶۹	○ حق کی تقسیم	۱۵۳	پہلے (درشم)
۲۶۹	○ صاحب حق کے اہل ارے کی نصیبیں	۱۵۴	○ زمین کی کتنی قسم اور عرواں کے لئے جائز ہے؟
۲۶۹	○ قابل استغاثہ عداوت و طوائف و حقوق	۱۵۴	○ دوسرے فقہاء کی رائیں
۲۷۰	○ کیا حق شد وراثت جاویں ہوتی ہے؟	۱۵۴	○ لہاس کے علاوہ منہ و شہم
۲۷۱	○ دینی اور غیر دینی حقوق	۱۵۵	قریم (توسیع کی مطلقہ)
۲۷۱	○ حقوقی فرقہ و فرقہ غیر فرقہ	۱۵۵	○ احادیث و انتظامیہ
۲۷۲	○ حق شخصی اور حق عمومی	۱۵۶	○ دوسرے فقہاء کا مسلک
۲۷۲	○ حق عمومی اور حق شخصی کے احکام و مسائل	۱۵۶	حکم
۲۷۳	○ حق عمومی کے عمومی احکام	۱۵۶	○ حق و تقاضا اور احتساب
۲۷۳	○ حق عمومی اور حق: نظام میں فرق	۱۵۷	○ حق و تقاضا و نظام اور احتساب
۲۷۵	○ حقوق و احقاق کے عمومی احکام	۱۵۷	○ امر یا نہی
۲۷۶	○ حقوق و احقاق	۱۵۸	○ نئی میں ملکر
۲۷۶	○ حق و حرم	۱۵۹	○ جہان و مہر میں گواہی کے لئے دینی ضرورتیں
۲۷۷	○ حق و حرم	۱۵۹	حکم (پہلی)
۲۷۷	○ حق و حرم	۱۶۰	○ علم حاصل کے ذریعے مطلق احکام
۲۷۸	○ حق و حرم	۱۶۱	○ اگر حکم کا جواب؟
۲۷۸	○ حق و حرم	۱۶۲	○ حق و حرم و حرم
۲۷۹	○ حق و حرم	۱۶۳	حکامات (پہلی)
۲۷۹	○ حق و حرم کی فریب و فراغت کی مروجہ صورتیں	۱۶۳	○ پردہ و حرم کے حدود
۲۷۹	○ حق و حرم کی فریب و فراغت کی مروجہ صورتیں	۱۶۴	○ حق و پردہ و حرم کے لئے شرطیں
۲۸۳	○ حق و حرم کی فریب و فراغت کی مروجہ صورتیں	۱۶۵	○ حق و پردہ و حرم کی مدت
۲۸۳	○ حق و حرم کی فریب و فراغت کی مروجہ صورتیں	۱۶۶	○ پردہ و حرم کی جگہ کی جائز؟
۲۸۴	○ حق و حرم کی فریب و فراغت کی مروجہ صورتیں	۱۶۶	○ پردہ و حرم کی احکام
۲۸۴	○ حق و حرم کی فریب و فراغت کی مروجہ صورتیں	۱۶۷	حق
۲۸۴	○ حق و حرم کی فریب و فراغت کی مروجہ صورتیں	۱۶۷	○ حق و حرم کی احکام

۳۰۸	۱) جہانگاہِ سحر	۲۱۹	۱) جنت کے لئے ارادہ ضروری نہیں
۳۰۹	۲) اسلام کا اعتدال و توازن	۲۱۹	۲) نعل یا ترک کو بیرونی اور کتاب
۳۱۰	۳) کچھ باتیں نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۱۹	۳) نکلے
۳۱۰	۴) حیث	۲۱۹	۴) کتہ روکپا دیا جائے؟
۳۱۰	۵) لغوی اصطلاحی معنی	۲۲۰	۵) رشتہ دار، مدعا الہی کے ذریعہ
۳۱۰	۶) حلیہ کثرت	۲۲۰	۶) حوالہ
۳۱۲	۷) انبیا پر کاروائی	۲۲۰	۷) حوالہ کی کثرت
۳۱۳	۸) احکام کا مہر	۲۲۰	۸) احکام اور حکم
۳۱۳	۹) میں تمہاری تعلیمات پر کب نظر آ	۲۲۰	۹) ضروری احکام
۳۱۳	۱۰) حوالہ	۲۲۱	۱۰) ایسا کب نہ ہو چکا ہے؟
۳۱۵	۱۱) کتب - انسانی تعلیمات کا تقاضا	۲۲۲	۱۱) کب حشر و فتن سے مدبر بن گئے؟
۳۱۵	۱۲) جو لوگوں کے ساتھ مسکن ہو	۲۲۲	۱۲) جو راج کرنے سے حلقہ مضطرب
۳۱۶	۱۳) جو رہا کا نظام	۲۲۲	۱۳) کسی مال، جائیداد یا جانے کا؟
۳۱۷	۱۴) کامیابی میں اسباب	۲۲۲	۱۴) حیات
۳۱۷	۱۵) رعایا اور خواہش پانچ	۲۲۲	۱۵) حیات سے متعلق احکام
۳۱۸	۱۶) بہانوں کی خرید و فروخت	۲۲۳	۱۶) حیات میں حیات کا آغاز
۳۱۹	۱۷) دو تھکے فتنے جانور کا اقتدار	۲۲۳	۱۷) حقیق
۳۱۹	۱۸) ان چاروں کی طبع و تربیت - قربانی	۲۲۳	۱۸) کتہ سے مراد
۳۲۱	۱۹) خاتم (مکمل)	۲۲۳	۱۹) حقیقی کی مدت
۳۲۱	۲۰) خاتمہ حیات	۲۲۳	۲۰) حقیقی حیات کے مشترک احکام
۳۲۱	۲۱) خاتمہ حیات کی آمد	۲۲۳	۲۱) نماز اور روزہ
۳۲۲	۲۲) خاتمہ حیات کا حقیقی پہلو	۲۲۳	۲۲) مسجد میں وقفہ اور اس سے مراد
۳۲۲	۲۳) خاتمہ حیات کا حقیقی پہلو	۲۲۳	۲۳) خطبہ
۳۲۲	۲۴) خاتمہ حیات کا حقیقی پہلو	۲۲۳	۲۴) (۱) اس وقت کہ
۳۲۲	۲۵) خاتمہ حیات کا حقیقی پہلو	۲۲۳	۲۵) قرآن مجید اور احکام

۲۲۰	کھان	۲۲۲	مجید کھانہ کھا جائے؟
۲۲۰	فتنہ میں مصلحت اور اہمیت	۲۲۳	بزرگ خوشی پر اسم الہی کا نقش ہو اور بیت نکلا جائے؟
۲۲۰	انجیلہ کرنا اور فتنہ	۲۲۳	غلام
۲۲۱	○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتنہ	۲۲۴	○ ذرا فتنے سے غصہ نہ
۲۲۱	○ فتنہ کا طریقہ اور	۲۲۴	غلام کے ساتھ حسن سلوک
۲۲۲	○ فتنہ کا حکم	۲۲۴	غلام
۲۲۲	○ غور و فکر کا فتنہ	۲۲۴	غلام یا مصلحتی سنی
۲۲۶	○ اور غور و فکر	۲۲۴	○ غلام کی قسمیں
۲۲۳	○ غیر فتنوں کے احکام	۲۲۵	○ غلام کا حکم
۲۲۴	غیر فتنوں کا رد	۲۲۶	خاطر
۲۲۴	خراب (آپ ذرا ہی گھس)	۲۲۶	تصدد و امداد کے خوف اور بات اور خاطر سے مراد
۲۲۴	غوی و مصلحتی معنی	۲۲۶	نواب و مصلحتی کسی دوسرے کا ارادہ معتبر ہے؟
۲۲۴	خراب کی بناء	۲۲۶	قابل (دعا اور قول)
۲۲۴	کیا قرعہ غیر سسر کے ساتھ حکم ہے؟	۲۲۶	فتنہ پر لٹ کے احکام
۲۲۴	○ خرابی نہیں	۲۲۷	خبر
۲۲۴	○ خرابی کی دو قسمیں	۲۲۷	خبر کا معتبر ہونا
۲۲۴	خبر کا مظاہرہ	۲۲۷	○ مصلحت
۲۲۴	خراب و خلیفہ	۲۲۸	○ کیا بات
۲۲۵	○ خراب کا معنی	۲۲۸	مستورہ مال و فتنے کی خبر
۲۲۵	خدا	۲۲۹	○ ایب شہادت مرداری ہے
۲۲۵	خدا کی سنی	۲۲۹	○ غیر اور شہادت میں فرق
۲۲۵	کسی پر نگری چینی کے ممانعت	۲۲۹	خیر (دینی)
۲۲۵	خرم (انکار و ناجہن)	۲۲۹	رسول فتنہ میں مصلحتی علم کا ردی قابل قرار
۲۲۵	انکار سے ملکی	۲۳۰	دینی کا حیثیت نہ ذوق حرام
۲۲۶	○ انکار کو مصلحتی اشارہ و تحسین	۲۳۰	جنس؟ مستورہ و خیر
۲۳۶	خرقا (جس چادر کے کان میں موٹا رخ ہو)	۲۳۰	آپ خیر میں کوئی حد

۳۳۳	فقد سے بھلے مٹا کا صوف اور جاز	۳۳۶	ایسے جانور کی آرتھ
۳۳۴	تکلف بھابہ قریبی خطا کا اثر	۳۳۷	۷ (تیسرے میں پکڑا)
۳۳۵	۵۱ اندر میں	۳۳۷	مردان کے لئے مٹی جالا
۳۳۶	۵۲ درو میں	۳۳۷	صوف (قلم)
۳۳۷	۵۳ زکاۃ میں	۳۳۷	انہی مٹی
۳۳۸	۵۴ دریا میں	۳۳۷	صوف اور صوف
۳۳۹	۵۵ آسمان میں	۳۳۷	نواز صوف کی قیمت
۳۴۰	۵۶ دولت میں	۳۳۸	۸ (تیسرے میں)
۳۴۱	۵۷ قیمت میں	۳۳۸	شور سے مرد
۳۴۲	۵۸ حقوق بلوں میں	۳۳۸	لازمی شور کا ختم
۳۴۳	۵۹ (تکلف)	۳۳۸	۹ (آند)
۳۴۴	۶۰ امر بالمعروف ایک امر اور	۳۳۸	نعمی سے مرد
۳۴۵	۶۱ خطبہ کی صداقت	۳۳۸	نعمی کے کام
۳۴۶	۶۲ (تکلف)	۳۳۸	۱۰ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۴۷	۶۳ (تکلف)	۳۳۹	۱۱ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۴۸	۶۴ (تکلف)	۳۳۹	۱۲ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۴۹	۶۵ (تکلف)	۳۳۹	۱۳ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۵۰	۶۶ (تکلف)	۳۳۹	۱۴ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۵۱	۶۷ (تکلف)	۳۳۹	۱۵ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۵۲	۶۸ (تکلف)	۳۳۹	۱۶ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۵۳	۶۹ (تکلف)	۳۳۹	۱۷ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۵۴	۷۰ (تکلف)	۳۳۹	۱۸ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۵۵	۷۱ (تکلف)	۳۳۹	۱۹ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۵۶	۷۲ (تکلف)	۳۳۹	۲۰ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۵۷	۷۳ (تکلف)	۳۳۹	۲۱ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۵۸	۷۴ (تکلف)	۳۳۹	۲۲ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۵۹	۷۵ (تکلف)	۳۳۹	۲۳ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۶۰	۷۶ (تکلف)	۳۳۹	۲۴ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۶۱	۷۷ (تکلف)	۳۳۹	۲۵ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۶۲	۷۸ (تکلف)	۳۳۹	۲۶ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۶۳	۷۹ (تکلف)	۳۳۹	۲۷ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۶۴	۸۰ (تکلف)	۳۳۹	۲۸ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۶۵	۸۱ (تکلف)	۳۳۹	۲۹ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۶۶	۸۲ (تکلف)	۳۳۹	۳۰ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۶۷	۸۳ (تکلف)	۳۳۹	۳۱ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۶۸	۸۴ (تکلف)	۳۳۹	۳۲ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۶۹	۸۵ (تکلف)	۳۳۹	۳۳ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۷۰	۸۶ (تکلف)	۳۳۹	۳۴ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۷۱	۸۷ (تکلف)	۳۳۹	۳۵ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۷۲	۸۸ (تکلف)	۳۳۹	۳۶ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۷۳	۸۹ (تکلف)	۳۳۹	۳۷ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۷۴	۹۰ (تکلف)	۳۳۹	۳۸ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۷۵	۹۱ (تکلف)	۳۳۹	۳۹ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۷۶	۹۲ (تکلف)	۳۳۹	۴۰ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۷۷	۹۳ (تکلف)	۳۳۹	۴۱ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۷۸	۹۴ (تکلف)	۳۳۹	۴۲ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۷۹	۹۵ (تکلف)	۳۳۹	۴۳ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۸۰	۹۶ (تکلف)	۳۳۹	۴۴ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۸۱	۹۷ (تکلف)	۳۳۹	۴۵ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۸۲	۹۸ (تکلف)	۳۳۹	۴۶ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۸۳	۹۹ (تکلف)	۳۳۹	۴۷ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۸۴	۱۰۰ (تکلف)	۳۳۹	۴۸ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۸۵	۱۰۱ (تکلف)	۳۳۹	۴۹ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۸۶	۱۰۲ (تکلف)	۳۳۹	۵۰ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۸۷	۱۰۳ (تکلف)	۳۳۹	۵۱ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۸۸	۱۰۴ (تکلف)	۳۳۹	۵۲ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۸۹	۱۰۵ (تکلف)	۳۳۹	۵۳ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۹۰	۱۰۶ (تکلف)	۳۳۹	۵۴ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۹۱	۱۰۷ (تکلف)	۳۳۹	۵۵ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۹۲	۱۰۸ (تکلف)	۳۳۹	۵۶ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۹۳	۱۰۹ (تکلف)	۳۳۹	۵۷ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۹۴	۱۱۰ (تکلف)	۳۳۹	۵۸ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۹۵	۱۱۱ (تکلف)	۳۳۹	۵۹ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۹۶	۱۱۲ (تکلف)	۳۳۹	۶۰ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۹۷	۱۱۳ (تکلف)	۳۳۹	۶۱ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۹۸	۱۱۴ (تکلف)	۳۳۹	۶۲ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۳۹۹	۱۱۵ (تکلف)	۳۳۹	۶۳ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۰۰	۱۱۶ (تکلف)	۳۳۹	۶۴ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۰۱	۱۱۷ (تکلف)	۳۳۹	۶۵ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۰۲	۱۱۸ (تکلف)	۳۳۹	۶۶ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۰۳	۱۱۹ (تکلف)	۳۳۹	۶۷ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۰۴	۱۲۰ (تکلف)	۳۳۹	۶۸ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۰۵	۱۲۱ (تکلف)	۳۳۹	۶۹ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۰۶	۱۲۲ (تکلف)	۳۳۹	۷۰ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۰۷	۱۲۳ (تکلف)	۳۳۹	۷۱ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۰۸	۱۲۴ (تکلف)	۳۳۹	۷۲ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۰۹	۱۲۵ (تکلف)	۳۳۹	۷۳ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۱۰	۱۲۶ (تکلف)	۳۳۹	۷۴ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۱۱	۱۲۷ (تکلف)	۳۳۹	۷۵ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۱۲	۱۲۸ (تکلف)	۳۳۹	۷۶ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۱۳	۱۲۹ (تکلف)	۳۳۹	۷۷ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۱۴	۱۳۰ (تکلف)	۳۳۹	۷۸ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۱۵	۱۳۱ (تکلف)	۳۳۹	۷۹ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۱۶	۱۳۲ (تکلف)	۳۳۹	۸۰ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۱۷	۱۳۳ (تکلف)	۳۳۹	۸۱ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۱۸	۱۳۴ (تکلف)	۳۳۹	۸۲ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۱۹	۱۳۵ (تکلف)	۳۳۹	۸۳ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۲۰	۱۳۶ (تکلف)	۳۳۹	۸۴ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۲۱	۱۳۷ (تکلف)	۳۳۹	۸۵ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۲۲	۱۳۸ (تکلف)	۳۳۹	۸۶ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۲۳	۱۳۹ (تکلف)	۳۳۹	۸۷ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۲۴	۱۴۰ (تکلف)	۳۳۹	۸۸ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۲۵	۱۴۱ (تکلف)	۳۳۹	۸۹ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۲۶	۱۴۲ (تکلف)	۳۳۹	۹۰ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۲۷	۱۴۳ (تکلف)	۳۳۹	۹۱ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۲۸	۱۴۴ (تکلف)	۳۳۹	۹۲ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۲۹	۱۴۵ (تکلف)	۳۳۹	۹۳ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۳۰	۱۴۶ (تکلف)	۳۳۹	۹۴ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۳۱	۱۴۷ (تکلف)	۳۳۹	۹۵ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۳۲	۱۴۸ (تکلف)	۳۳۹	۹۶ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۳۳	۱۴۹ (تکلف)	۳۳۹	۹۷ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۳۴	۱۵۰ (تکلف)	۳۳۹	۹۸ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۳۵	۱۵۱ (تکلف)	۳۳۹	۹۹ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)
۴۳۶	۱۵۲ (تکلف)	۳۳۹	۱۰۰ (نعمی شور سے تقریبی کتنی)

۳۶۰	نیل (سر)	۳۵۲	مطمان نصیب
۳۶۰	نصیر اللہ کا سر گرداں فرما	۳۵۲	و: کوف ۱۰۰۰ ستنہ دہی
۳۶۰	و: خراب کمر کسٹا	۳۵۲	نار کوف کی نصیبی مشیت
۳۶۰	شراب کب سرگ نہا بنے؟	۳۵۲	نارز استقامت نصیب اور فقہاء کے خلاف نفیر
۳۶۱	شراب سے سرگ بننے والے سے ساری دنیا کا عزم	۳۵۳	و: مطلب شوخ
۳۶۱	غالی	۳۵۳	و: خطبہ نکاح
۳۶۱	کھانسی کے بعد غالی کرنا	۳۵۳	و: فقر قرآن مجید
۳۶۱	خلع	۳۵۳	جلب (پیام نکاح)
۳۶۱	لقون اور مسلمان مقل	۳۵۴	پیام پر دیا دینے کی ممانعت
۳۶۲	و: ثبات	۳۵۴	عدت کے دوران پیغام
۳۶۲	و: شریعت کی نصیبیں	۳۵۴	و: غلو یہ کو کیسے کی جائز
۳۶۳	و: خطبہ تہنہ القوا	۳۵۵	و: لڑکی کا پیام دینے والے کو دیکھنا
۳۶۳	و: بدل ملنے کی مقدار	۳۵۵	تخلو یہ کو کیسے کیا ہوا اور آداب
۳۶۴	و: بدل ملنے	۳۵۵	بیرخصوی طریقہ پر دیکھنا
۳۶۴	بچہ کے حق پرورش کے اہل ملین	۳۵۶	نکاح سے پہلے نکاح
۳۶۴	حق تکلیف کے اہل ملین	۳۵۶	نکسے صمدیہ سے نکاح؟
۳۶۴	و: احکام اور نکاح	۳۵۶	نکسے (موز)
۳۶۴	ظاہر ہے یا خفیہ؟	۳۵۶	موزوں میں نکاح کا ثبوت
۳۶۵	لفظ طلع اور حقوق: تہہ ہر دست	۳۵۶	و: کس قسم کے موزے ہوں؟
۳۶۵	تفویض و حکام	۳۵۶	فہم اور نکاح کے موزے
۳۶۵	طلع میں قاضی اور عہدے اختیار	۳۵۶	موزوں میں بہت بچان نہ ہو
۳۶۶	فقہاء کے بعد طلع	۳۵۸	و: مہر کا مہر
۳۶۶	و: احکام کے اہل	۳۵۸	حنیفہ کے مسلک کی تفصیل
۳۶۶	و: احکام مالک کے دلائل	۳۵۹	و: نکاح کی مدت
۳۶۶	و: احادیث	۳۵۹	عدت کب سے شروع ہوتی؟
۳۶۶	و: آداب و عبادت	۳۵۹	و: مسیح کے افضل اور مذہب و دوری احکام
۳۶۸	طلوت (سب جوانی و جمال)	۳۶۰	و: احکام و عوام میں موزے
۳۶۸	طلوت و حکم و عبادت		

۳۵۶	د طلوع صبح	۳۰۶	نخل و انگور
۳۵۷	د بدستور بادشاہ کے نظم میں ہے	۳۰۷	د کرم
۳۵۸	د بدستور بادشاہ کے حکم میں ہے	۳۰۸	د مختار شمس
۳۵۹	د مجرم کے باقاعدہ ثانی	۳۰۹	د در / در / در / در
۳۶۰	خلوق (مخلوقی مع)	۳۱۰	مفسر و تفسیر
۳۶۱	مردوں کے لئے دغیرتی عملی مرافقہ	۳۱۱	نخل
۳۶۲	نخل و درخت کرم	۳۱۲	د کرم
۳۶۳	طیل (نیل / نیل / نیل)	۳۱۳	نیل و درخت کرم
۳۶۴	تھوڑے تھوڑے	۳۱۴	مجرم کے دقت و سخت
۳۶۵	حصہ (مخلوقی مع)	۳۱۵	نخل و درخت کرم
۳۶۶	نیل و درخت کرم	۳۱۶	نخل (نیل / نیل / نیل)
۳۶۷	نیل و درخت کرم	۳۱۷	نیل و درخت کرم
۳۶۸	نیل و درخت کرم	۳۱۸	نیل و درخت کرم
۳۶۹	نیل و درخت کرم	۳۱۹	نیل و درخت کرم
۳۷۰	نیل و درخت کرم	۳۲۰	نیل و درخت کرم
۳۷۱	نیل و درخت کرم	۳۲۱	نیل و درخت کرم
۳۷۲	نیل و درخت کرم	۳۲۲	نیل و درخت کرم
۳۷۳	نیل و درخت کرم	۳۲۳	نیل و درخت کرم
۳۷۴	نیل و درخت کرم	۳۲۴	نیل و درخت کرم
۳۷۵	نیل و درخت کرم	۳۲۵	نیل و درخت کرم
۳۷۶	نیل و درخت کرم	۳۲۶	نیل و درخت کرم
۳۷۷	نیل و درخت کرم	۳۲۷	نیل و درخت کرم
۳۷۸	نیل و درخت کرم	۳۲۸	نیل و درخت کرم
۳۷۹	نیل و درخت کرم	۳۲۹	نیل و درخت کرم
۳۸۰	نیل و درخت کرم	۳۳۰	نیل و درخت کرم
۳۸۱	نیل و درخت کرم	۳۳۱	نیل و درخت کرم
۳۸۲	نیل و درخت کرم	۳۳۲	نیل و درخت کرم
۳۸۳	نیل و درخت کرم	۳۳۳	نیل و درخت کرم

۳۹۵	اسلام کی تعریف	۳۸۳	۱۔ کئی معانات میں خیر شرط ہے؟
۳۹۵	۱۔ ارادہ اسلام اور دارالغروب	۳۸۳	۲۔ اخیر ترمیمیں! اس سے احکام
۳۹۵	امام ابوحنیفہ کی رائے	۳۸۴	۳۔ شہرہ و قریہ
۳۹۵	علاء الدین کا خط عمر	۳۸۵	۴۔ مشرق و مغرب کی احکام
۳۹۵	راجہ قلی	۳۸۵	۵۔ مسلمان کا مومن دیکھنا
۳۹۶	امام ابوحنیفہ کی رائے رائے ہے	۳۸۶	۶۔ بچاؤ کی قریہ طرہ دست
۳۹۶	۱۔ دارالاحمد یا دارالعماد سے مراد	۳۸۶	۷۔ تہمت میں مہربان کی مہربانیت
۳۹۶	تحریر اور عرب میں فرق	۳۸۷	۸۔ عیب سے مراد
۳۹۷	۱۔ مسجد نبوی کے حکم سے مہربانیت	۳۸۷	۹۔ خیال و عیب کے لئے شرطیں
۳۹۸	۱۔ دارالامین	۳۸۸	۱۰۔ خیال و عیب کے حق کا متعلق اس طرح کیا جائے؟
۳۹۸	دارالامین میں تہمتیں	۳۸۸	۱۱۔ دست
۳۹۹	۱۔ مسجد اور دارالاحمد سے مہربانیت	۳۸۹	۱۲۔ جن صورتوں میں عیب دار مہربانیت و مہربانیت کا مہربانیت
۳۹۹	دارالاحمد سے مہربانیت	۳۸۹	۱۳۔ خیال و عیب کا حکم
۳۹۹	دارالاحمد کے احکام	۳۸۹	۱۴۔ خیال و عیب
۴۰۰	تہمت کی کوئی پراپیٹ ہے؟	۳۹۰	۱۵۔ خیال و عیب
۴۰۱	دارالاحمد سے مراد	۳۹۰	۱۶۔ خیال و عیب
۴۰۲	دارالاحمد کے احکام کے سلسلے میں زیادتی اصول	۳۹۰	۱۷۔ خیال و عیب اور تہمتیں
۴۰۳	۱۔ دارالامین کے احکام	۳۹۰	تہمت
۴۰۳	۱۔ مسجد اور دارالاحمد سے مہربانیت	۳۹۰	تہمت (تہمت)
۴۰۳	دارالاحمد اور دارالاحمد	۳۹۱	تہمت سے کی پرورش
۴۰۳	تہمت	۳۹۱	۱۔ تہمت اور
۴۰۳	تہمت	۳۹۱	۲۔ تہمت و تہمت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۲	۳۔ تہمت کی زکوٰۃ
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۴۔ تہمت سے مہربانیت کا حکم
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۵۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۶۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۷۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۸۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۹۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۱۰۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۱۱۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۱۲۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۱۳۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۱۴۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۱۵۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۱۶۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۱۷۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۱۸۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۱۹۔ تہمت سے مہربانیت
۴۰۳	تہمت سے مہربانیت	۳۹۳	۲۰۔ تہمت سے مہربانیت

۳۹۰	فی مردوں سے خصوصی ادکار	۳۵۲	ذرائع کا قبضہ کرنے کا ہونا
۳۹۰	جہاد	۳۵۳	گردن کی طرف سے ذرائع
۳۹۱	جہیز	۳۵۳	گردن ایک ہوجائے
۳۹۰	علاقہ	۳۵۳	جہاز کب تک جانا چاہئے؟
۳۹۰	حدود میں تقاضا	۳۵۳	فی ذرائع کیا جائے والا چالو کر کیا ہو؟
۳۹۱	نکاح کی باہر سے مردوں کی عورتیں	۳۵۳	ذہن سے متعلق شرطیں
۳۹۱	آئینہ بڑوں کی ٹولی میں عورت بھی ہو؟	۳۵۳	جہاز - جہاز
۳۹۱	نہی	۳۵۳	ذرائع شہر کے لئے شرطیں
۳۹۱	نہی معنی	۳۵۳	پیداوار شہر کا ایک ذریعہ
۳۹۱	نہی اصطلاح	۳۵۵	شرکین اور مردین کا ذریعہ
۳۹۱	ذرائع سے مخصوص ہونا	۳۵۵	اصل کتاب سے مراد
۳۹۲	زہد - انسانی شخصیت کے لئے	۳۵۵	اصل کتاب کا ذریعہ کب مکمل ہے؟
۳۹۲	پیداوار کے ساتھ ہونا	۳۵۵	شروع کا نقطہ نظر
۳۹۲	زہد کب ختم ہوتا ہے؟	۳۵۵	مالیاتی ذریعہ
۳۹۲	نہی کا نقطہ نظر	۳۵۵	مستحق کے لئے ہونا ہے
۳۹۲	نہی کی وجہ	۳۵۶	جہاز کا ذریعہ طیارہ ہے
۳۹۲	زہد (سورہ)	۳۵۶	ذرائع ضروری احکام
۳۹۲	مردوں اور عورتوں کے لئے سورہ کا مشہل	۳۵۶	اہم اللہ پرانے کا ہونا
۳۹۲	سورہ کی اہمیت	۳۵۶	اہم اللہ کوئی پرانے؟
۳۹۲	ذرائع ان کو سونا پہناتا	۳۵۶	اہم حرام چور کوئی کیا جائے؟
۳۹۲	سونا کا ہونا	۳۵۶	ذرائع سے پہلے برقی صدمہ
۳۹۲	سورہ کے قلم اور ذریعہ ہونا کے لئے	۳۵۶	ذرائع ذریعہ
۳۹۲	سورہ قرآن پر طاری ہونا	۳۵۶	ذرائع
۳۹۲	سورہ پر سونے کا پانی	۳۵۶	ماہ کثیر سے مراد
۳۹۲	سورہ	۳۵۶	ذرائع کی تعداد
۳۹۲	سورہ	۳۵۶	نہی کے اصول
۳۹۲	سورہ	۳۹۰	سورہ (مردوں)
۳۹۲	جہیز میں بھی اہل کی ضمانت	۳۹۰	مردوں کے لئے اہل کی ضمانت

۶۵۰	مگر وہ شریکہ جنگ یا شریکہ رانی ہے؟	۶۵۰	مگر وہ معمولی کا فرق نہیں
۶۵۱	!	۶۵۱	راتیں سے استغاثہ
۶۵۲	خدیجہ	۶۵۲	اسماہیل دیوبندی کا اندازہ ہے کہ یہ افراتفت
۶۵۳	اصطلاح شرع میں	۶۵۳	امریکی جی جیٹس بر؟
۶۵۴	نہ سوئی قیمت	۶۵۴	رضیت
۶۵۵	جماع	۶۵۴	لقوی معنی
۶۵۶	آیت	۶۵۴	اصطلاحی ترمیم
۶۵۷	حادیث	۶۵۴	نہ علاقہ برائے
۶۵۸	مکاپہ کی وضاحت	۶۵۴	ملاقا مطلق
۶۵۹	سورہ کی غصہ	۶۵۵	نہ رجعت کا ثبوت
۶۶۰	جنس سے مراد	۶۵۵	نہ رجعت کا طریقہ
۶۶۱	نہ سے مراد	۶۵۵	بہم طریقہ
۶۶۲	نہ پافا طین	۶۵۵	نہ لعل سے از سجدہ رجعت
۶۶۳	ربانیہ	۶۵۵	نہ از سجدہ لفظی کی تفسیر
۶۶۴	محبوب کا نقطہ نظر	۶۵۵	نہ رجعت صحیح ہونے کی شرطیں
۶۶۵	جنس اور قدرتی طاقت کی مراد؟	۶۵۵	نہ رجعت کی بابت اختلاف
۶۶۶	حادیث کا نقطہ نظر	۶۵۵	نہ رجعت کرنے کے بعض اختلاف
۶۶۷	شواہد کا مسکہ	۶۵۵	رجعت
۶۶۸	بالذیہ کا مسکہ	۶۵۵	رجعت پر اقرار
۶۶۹	بالذیہ کی دلیل	۶۵۶	نہ جس قسم کے ذہنی پردہ پر پایا جائے
۶۷۰	راجہ قول	۶۵۶	نہ رجعت کرنے کا طریقہ
۶۷۱	تہجدی سورہ	۶۵۶	وہ اناسام میں ہی رہ کر جنتی ہو
۶۷۲	نہ الحارب میں سورہ	۶۵۶	رجعت
۶۷۳	روپیہ اور پوسک آئیں میں خرید و فروخت	۶۵۷	نہ اطلاق کے اعتبار سے چار قسمیں
۶۷۴	آلیہ طہ اور آل کا جواب	۶۵۷	انہی وجہ

۳۹۳	وفیق پر عہد اسلام کی ضمانت ہو	۳۹۱	دستِ رحمت کے بعد روضہ چلانا
۳۹۴	مکمل کاروائی کا ریفیڈ	۳۹۱	اگر شوہر روضہ چلے؟
۳۹۴	دادا لکھنوی میں ریفیڈ و متعین ہو	۳۹۱	○ رضاعت سے ذرا مرنے والے رہتے
۳۹۴	○ سعادوں میں جس کا سسر	۳۹۱	حسرتِ رضاوت سے بچتی رہتے
۳۹۳	رقبت	۳۹۱	رحمت کا ایک بڑی دلی قاعدہ
۳۹۳	رقبتی سنی	۳۹۱	○ رضاعت کا ثبوت
۳۹۳	اصطلاح سنی	۳۹۱	آقرار اور وہاں سے ثبوت کا فرق
۳۹۳	رکن اور شرط کا فرق	۳۹۱	رقبت
۳۹۳	رکن بھائی	۳۹۱	○ رقت سے مراد
۳۹۴	رکن سے فی کا اشتہام	۳۹۱	رقبت (گمراہی)
۳۹۴	بوسہ بخانا درست نہیں	۳۹۱	گمراہی کا سبب
۳۹۴	اشتہام کا طریقہ	۳۹۱	سبب کا طریقہ
۳۹۴	رکن بھائی اور حجرِ سود کے درمیان حوا	۳۹۱	رقبتی
۳۹۴	رقبت	۳۹۱	تحریف
۳۹۳	رقبتی سنی	۳۹۱	رقبتی حکم
۳۹۴	اصطلاحی سنی	۳۹۰	رقبت
۳۹۴	○ رکوع کا طریقہ	۳۹۰	رقبتی حرمت
۳۹۵	رکوع میں ٹھہرتے	۳۹۰	مولانا کا رقص (حصہ دوم)
۳۹۵	تذکرہ اور اس سے مراد	۳۹۰	معنوی حال چار نہیں
۳۹۵	○ رکوع میں تعویذ	۳۹۰	رقص کرنے والے کی گوشتی
۳۹۵	نقشہ کا انکشاف دئے	۳۹۰	رقبتی
۳۹۶	○ رکوع کی تیجیت اور اس کی مقدار	۳۹۰	رقبتی سنی
۳۹۶	ام تمیز پر دے	۳۹۰	ہمارا پیکر کا حکم
۳۹۶	رکوع کی ضمانت میں تلاوت قرآن	۳۹۲	رکوع
۳۹۶	○ تفریقِ احکام	۳۹۱	راک سے مراد
۳۹۶	بیخبر کہ رکوع	۳۹۲	○ ریفیڈ کا حکم
۳۹۶	فرائض کے لئے رکوع کا طریقہ	۳۹۱	دارالاسلام کی غیر ملکی رافضی کا ریفیڈ

۵۱۲	۱) عجب و تجر کا سینہ	۴۹۶	کڑواہشت کا کھر
۵۱۳	۲) فریقین کی طرف سے شرط	۴۹۷	کون کس کا جوتے تھے
۵۱۴	۳) مال دین۔ جہ متعلق شرط	۴۹۷	کوسے سے لٹھے کوئے کیا کہے؟
۵۱۴	۴) دوسرے کا نہ دیکھ کر گنا	۴۹۷	کڑواہ (کڑواہ)
۵۱۴	۵) دین و مومنوں سے تحفظ و تحریص	۴۹۷	پتہ کھینچ کر رکھ
۵۱۴	۶) دین کا بل جان قن سے لے کر	۴۹۷	رکھ سے تم
۵۱۴	۷) دین سے حق ہو کر نہ ملے	۴۹۷	کڑواہ
۵۱۴	۸) دین کا بھروسہ، نرم ہو گا؟	۴۹۷	مغربت اور اجماع غلطی کی یادگار
۵۱۴	۹) بقدر سب دوست ہے؟	۴۹۸	۱۰) دم و اوقات
۵۱۴	۱۱) ناپا تابعد	۴۹۸	۱۱) دن روز و رات کی دلی
۵۱۴	۱۲) قیصر سے محکم کسم مال مریہون	۴۹۸	۱۲) دوسرے روز و رات کی دلی
۵۱۴	۱۳) دین کے حکام	۴۹۸	۱۳) دین و رات کی دلی
۵۱۴	۱۴) مال مریہون سے حق کا حصول	۴۹۸	۱۴) حق کی کو وقت
۵۱۵	۱۵) غفلت کی امداد کی	۴۹۹	۱۵) دین کا مسنون طریقہ
۵۱۵	۱۶) بار دین سے نکلے	۵۰۰	۱۶) دین کا ضروری اور بھلا کام
۵۱۵	۱۷) اجازت سے حق کوئے کا مسئلہ	۵۰۰	۱۷) کھڑکی سے کھینچ کر ضروری ہے
۵۱۶	۱۸) مال مریہون میں تصرف	۵۰۰	۱۸) کھڑکیاں اگلی اگلی دلی جائیں
۵۱۶	۱۹) کھڑکیاں دین طاعت ہو جائے؟	۵۰۰	۱۹) کھڑکی کا دین طاعت
۵۱۶	۲۰) مال مریہون میں اضافہ ہو جائے	۵۰۰	۲۰) کھڑکی کا دین طاعت کی اجازت
۵۱۶	۲۱) دین کا ضروری اور اگلی اگلی	۵۰۰	۲۱) دین طاعت
۵۱۶	۲۲) دین اور مریہون سے درمیان اختلاف	۵۰۱	۲۲) دین طاعت کی اجازت؟
۵۱۶	۲۳) کڑواہ (کڑواہ)	۵۰۱	کڑواہ
۵۱۶	۲۴) کھڑکی کا ضروری اور اگلی اگلی	۵۰۱	کھڑکی کا ضروری
۵۱۶	۲۵) کھڑکی کا ضروری اور اگلی اگلی	۵۰۱	کھڑکی کا ضروری
۵۱۶	۲۶) کھڑکی کا ضروری اور اگلی اگلی	۵۰۱	کھڑکی کا ضروری
۵۱۶	۲۷) کھڑکی کا ضروری اور اگلی اگلی	۵۰۱	کھڑکی کا ضروری
۵۱۶	۲۸) کھڑکی کا ضروری اور اگلی اگلی	۵۰۱	کھڑکی کا ضروری
۵۱۶	۲۹) کھڑکی کا ضروری اور اگلی اگلی	۵۰۱	کھڑکی کا ضروری
۵۱۶	۳۰) کھڑکی کا ضروری اور اگلی اگلی	۵۰۱	کھڑکی کا ضروری

جلد چہارم

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
۵۷	حضرت سولانا سید محمد رابع حسنی مدظلہ	۵۸	زکوٰۃ (کوا)
۶۳	زکوٰۃ جملہ سے زائد ہو	۵۹	عائہ و خواتین سے
۶۳	حاجت و طلب سے مراد	۵۹	کوئے کا میری
۶۳	مصلحتی اشیاء کا حکم	۵۹	کو پانی میں گر کر مر جائے
۶۴	زکوٰۃ کی	۵۹	زکوٰۃ
۶۵	زکوٰۃ سال کا گذرنا	۵۹	اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت
۶۳	درمیان مالی مقدار انصاف سے کم ہو جائے	۵۹	اسلام سے پہلے
۶۵	نہ زمین کی منہا کی	۵۹	زکوٰۃ کب فرض ہوئی؟
۶۵	عشر میں دین ماطع زکوٰۃ نہیں	۶۰	نہ شرائط زکوٰۃ
۶۵	اگر سال گذرنے کے بعد زمین ہو؟	۶۰	و زکوٰۃ داکرنے والے سے متعلق شرائط
۶۵	حقوق اللہ سے متعلق زمین	۶۰	مسلمان ہونا
۶۵	پہلی کا میر	۶۰	بالغ ہونا
۶۵	مصلحتی اور ذوقی آفرینے	۶۰	عاقل ہونا
۶۶	نہ دوسرے فقہاء کی رائے	۶۰	پاک کا حکم
۶۶	نہ سوال زکوٰۃ اور انصاف زکوٰۃ	۶۱	نہ مال سے متعلق شرطیں
۶۶	سودہ کی اشیاء	۶۱	نہ عمل کیلئے
۶۶	مالان تجارت	۶۱	اعتدال کی جہ کی چیز کا حکم
۶۶	سودہ کی	۶۱	لکھنے ہارٹ کی ہوئی رقم
۶۶	زکوٰۃ کی ہار	۶۱	زکوٰۃ کی زکوٰۃ
۶۶	نہ سوئے کو روپائی کا صواب	۶۱	جس فرض کی اہلی موضوع نہ
۶۶	مقدار انصاف کے بارے میں علماء ہند کا اختلاف رائے	۶۲	زکوٰۃ کی اہلی
۶۶	جدید طور پر	۶۲	زکوٰۃ کی اہلی
۶۶	نہ سوئے کو روپائی کا جائز نام لیا جائے	۶۲	زکوٰۃ کی اہلی

۷۲	بیموہر دین کا حکم	۶۸	(۱) غائب پر اخلاف
۷۲	(۲) گھوڑے	۶۸	(۲) سونے چاندی میں ملاوٹ
۷۲	(۳) جالوریں کی زکوٰۃ میں شراکت کا اثر	۶۹	اگر سونا چاندی مخلو ہو
۷۳	اشتر کی دو سوہر نس	۶۹	(۳) زینجرات
۷۵	(۴) تنہائی کی زکوٰۃ	۶۹	زکوٰۃ کی مقدار
۷۵	مچلی اور جیسے کی زکوٰۃ	۶۹	(۴) نولوں پر زکوٰۃ
۷۵	(۵) معدنیات کی زکوٰۃ	۷۰	سودا میں سے پانچ نمکی؟
۷۶	موجودہ احوالات میں معدنیات کی نوعی ملکیت ہوں یا نہیں؟	۷۰	(۵) سامان تجارت میں زکوٰۃ اور امانی کا نصب
۷۶	(۶) سمندری معدنیات	۷۱	(۶) سامان کب سامان تجارت ہوگا؟
۷۶	(۷) دھینچے	۷۱	تجارت کے کاروبار سے یا اور اراہہ بدل گیا
۷۷	(۸) غنم	۷۱	مویشی کی تجارت کرے تو شرع زکوٰۃ
۷۷	بابا خسرو اور ناما قلموں پر بھی	۷۱	(۷) زکوٰۃ ہمسرت سامان یا قیمت؟
۷۷	ہیدہ راہی سے حنظل	۷۱	(۸) سودا گرز
۷۷	زین کا مکہ ہوتا ضروری نہیں	۷۱	(۹) شیراز، غلہ زار، ابل، مفادیت میں زکوٰۃ
۷۷	(۹) معدولہ زکوٰۃ	۷۲	(۱۰) جانوروں میں زکوٰۃ
۷۸	ایک ہی آدمی میں دو انگلی زکوٰۃ	۷۲	زکوٰۃ واجب ہونے کی شرط
۷۸	(۱۰) خمر و مساکین	۷۲	چوہ و گرائی چھا گاؤں سے حاصل ہو جائے
۷۸	فتحیہ مسکن لالہ	۷۲	آئین قریب جالور کا کھس نصب
۷۹	(۱۱) فقر و صیاق کا معیار	۷۲	ادویہ کی جگہ
۷۹	کس کے لئے زکوٰۃ چاہئے نہیں؟	۷۲	مطوطہ بانوہو
۷۹	جو شخص کمانے کی صلاحیت رکھتا ہو	۷۲	جو روٹھکے جس سے اختلاف ہے پیو
۷۹	(۱۲) یکم و ہم ضروری مسکن	۷۳	(۱۱) ابل کا نصب اور مقدار
۷۹	بیموہر دین کی ضروریات کے لئے کافی ہو	۷۳	(۱۲) گائے
۷۹	پیداوار سے صرف ضرورت ہی چاہی ہو	۷۳	بیموہر کا حکم
۷۹	دوسرے کے ذریعہ سے الا نصب دین ہو	۷۳	(۱۳) گھڑی

۸۴	لی نکلا اللہ سے مراد	۸۰	یہ کی کامر مؤمل بانی ہو
۸۵	روزی کا سول میں زکوٰۃ	۸۰	ظاہری میں فقیر سمجھئے
۸۵	فہم سفر میں	۸۰	زکوٰۃ دینے وقت سختی ہو ضروری ہے
۸۵	اگر ستر کے بعد تکبیر قرائت ہے؟	۸۰	مال زکوٰۃ خرچ کرنا
۸۵	وطن میں ہو لیکن مال تکبیر سنا کی نہ ہو	۸۰	تاریخ یحییٰ کا حکم
۸۵	نہ ہونے پر مسادات اور زکوٰۃ	۸۰	بانی لڑکوں کا حکم
۸۵	ہونا حکم سے مراد	۸۰	ظہر کے لئے زکوٰۃ
۸۶	○ صدقات مال اور صدقات واجہ	۸۰	تغیر عالم زکوٰۃ
۸۶	موجودہ حالات میں	۸۰	○ مالین
۸۶	○ نسبی یا زہد و التماس	۸۰	○ مال مالین
۸۶	○ جن مستحقین زکوٰۃ داری مستحب ہے	۸۱	○ زکوٰۃ کے حساب فقہاء کا مراحضہ
۸۷	زکوٰۃ ضرورت مند	۸۱	○ مشرق کا کام
۸۷	قرايت دار	۸۱	اگر مال صاحب نصاب ہو
۸۷	اللہ شہر	۸۱	○ لیکن اجرت کی مقدار
۸۷	دینی ادارے	۸۲	جہاں کام تجارت کا حکم ہو
۸۷	○ زکوٰۃ کی کتنی مقدار دی جائے؟	۸۲	○ سوکھنے والوں
۸۷	ضرورت پوری ہو جائے	۸۲	سوکھنے والوں سے مراد
۸۷	مقدور نصاب زکوٰۃ دینا	۸۲	خیر کا نقد فکر
۸۸	○ تم تک ضروری ہے	۸۳	مالک کا نقد فکر
۸۸	○ چارہ تملیک اور فی زمانہ کی اجیت	۸۳	شارول اللہ صاحب کا نقد فکر
۸۱	○ زکوٰۃ ۲۲ اجزاء کا نظام	۸۳	○ نظام کی آزادی
۸۹	○ اسوالم کا ہر اور اسوالم طبع	۸۳	○ عارین
۸۹	اگر اسوالم طبع میں شخص کی ضرورت نہ پڑے؟	۸۳	احناف کا نقد فکر
۹۰	کسی طلاق کے لوگ زکوٰۃ ادا نہ کریں	۸۳	شوافع کا نقد فکر
۹۰	○ امیر کب زکوٰۃ ادا کرے؟	۸۳	○ فی تکمل اللہ

۱۸	د بھڑکھڑ کا انتخاب	۹۱	کیا غلطی و گمانت بھی شروع ہے؟
۱۹	ذاتی آداب کا حاصل	۹۱	د مسلمانانہ بندھن لئے رازِ عمل
۲۰	زکزل	۹۲	د زکوٰۃ کی ادائیگی
۲۱	زکزل کے موقوفے سے غلط فہمی	۹۲	فوری اور اعلیٰ پر اور اعلیٰ
۲۲	جو عورت حیات نہیں	۹۲	د میں زکوٰۃ صبح ہو جائے یا گھر یا جائے
۲۳	زکریا الطاری (ترمذی میں ملے گی)	۹۲	آپ بڑا مال صدقہ کر دے
۲۴	سودا گریوں کا حکم پر	۹۳	تو جو حد تک حد تک ہو جائے؟
۲۵	نماز میں ہوا کا گھر	۹۳	د فاکتہ سبب کی وجہ سے
۲۶	اور ہم غنی و غریب، مگر کمال اصول	۹۳	د مگر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی
۲۷	اور ہر جو ہر ہر اصول	۹۳	تجربہ نہیں
۲۸	د عرابہ میں غفلت	۹۳	آئی زکوٰۃ کی حد تک کی زکوٰۃ اور کمال ہے؟
۲۹	د وقت میں غفلت	۹۵	د نیست
۳۰	د اللہ عز و جل کی تہذیب	۹۵	تہذیب کر کے وقت، زکوٰۃ مستحق کے پاس پہنچا دے
۳۱	عربوں کا تصنیف	۹۵	د کہ ہمیں یہ صاف کر دے
۳۲	اور ہر جو ہر ہر اصول	۹۵	میں ہی زکوٰۃ کے نام سے زکوٰۃ
۳۳	زحرم	۹۵	د اصل مال و قیمت کے زکوٰۃ پر زکوٰۃ؟
۳۴	زحرم، زکوٰۃ کی حد تک	۹۵	د کہ حد تک کی قیمت قیمت ہوگی؟
۳۵	زحرم سے غلط	۹۶	د زکوٰۃ کی حد تک
۳۶	زحرم سے ہر چیز	۹۶	کلام اور ہر ہر ہر طرف غلطی
۳۷	زحرم سے آداب	۹۶	د آداب زکوٰۃ
۳۸	پہلے کے بعد کی حد تک	۹۶	د میں زکوٰۃ
۳۹	تہذیب اور ہر ہر ہر ہر	۹۶	د زکوٰۃ کی حد تک
۴۰	زحرم سے غلط	۹۶	د میں زکوٰۃ کی حد تک
۴۱	د زحرم کی حد تک	۹۶	د میں زکوٰۃ کی حد تک
۴۲	زنا	۹۸	د میں زکوٰۃ کی حد تک
۴۳	طہارت و عصمت کا حکم اتمام	۹۸	د میں زکوٰۃ کی حد تک

۱۰۳	زنا کی حرمت و منکاحات	۱۱۱	بھرتی انصاف سے مراد
۱۰۴	○ فقہی تعریف	۱۱۱	ضرب غیر برہن سے مراد
۱۰۵	جو صورتیں زنا میں داخل نہیں	۱۱۱	○ کن امور پر تادیب کی جائے؟
۱۰۵	○ بعض صورتوں کی بابت فقہاء کا اختلاف	۱۱۲	○ طلاق کا حق
۱۰۶	○ ثبوت زنا کے ذرائع	۱۱۲	○ میراث کا حق
۱۰۶	اقرار سے ثبوت اور اس کی شرطیں	۱۱۲	○ بیوی کے اعتدائی واجبات
۱۰۶	شہادت و گواہی سے ثبوت	۱۱۲	زوجہ (بیوی)
۱۰۶	تادم سے مراد	۱۱۲	○ بیوی کے حقوق
۱۰۷	زکوٰۃ (بخش)	۱۱۳	ت
۱۰۷	بخشنا یا بخشنا نہیں	۱۱۳	○ حق میراث
۱۰۷	بخش کا معنی	۱۱۳	زکوٰۃ
۱۰۷	زکوٰۃ (ہدین)	۱۱۳	زکوٰۃ میں زکوٰۃ
۱۰۷	زکوٰۃ کی تعریف	۱۱۵	ساقی
۱۰۷	زکوٰۃ اور منافق	۱۱۵	لقوی و اصطلاحی معنی
۱۰۷	زکوٰۃ کی قبول نہیں	۱۱۵	عالم زکوٰۃ کے اوصاف
۱۰۷	زکوٰۃ کے مال کا حکم	۱۱۵	عالم کے ساتھ حسن سلوک
۱۰۷	زکار	۱۱۵	زکوٰۃ دار کرنے والوں کو دعاء
۱۰۷	○ زکار پہننا شدیدی گناہ	۱۱۵	ساقیہ
۱۰۸	زکوٰۃ (شوہر)	۱۱۵	لقوی و اصطلاحی معنی
۱۰۸	شوہر کے حقوق	۱۱۵	ساقیہ سے مراد
۱۰۸	اطاعت و فرمان برداری	۱۱۵	اس رسم شریکات کا بانی
۱۰۹	○ گھر کی گھرائی و حفاظت	۱۱۶	سہاق
۱۰۹	○ بلا اجازت باہر نہ جانا	۱۱۶	سستی اور سستی
۱۱۰	○ تادیب کا حق اور اس کے حدود	۱۱۶	مساقیہ کی اجازت
۱۱۰	سر زلف - آخری مرحلہ	۱۱۶	جن چیزوں میں مساقیہ جائز اور مستحب ہے

۱۲۸	درود کا مجموعہ	۱۱۶	○ کھیل میں انعام کی شرط
۱۲۹	سزہ	۱۱۷	جائزہ ہونے کے لئے فکلی شرط
۱۲۹	نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت	۱۱۷	شرط بکھری
۱۳۰	سزہ سے مراد	۱۱۷	دوسری شرط
۱۳۰	سزہ دیکھنے کا حکم	۱۱۷	تیسرے قسم کی غیر شرطی اہل کیا جائے
۱۳۱	○ نمازی اور سزہ کے درمیان فصل	۱۱۷	انعام ہی اور کی طرف سے ہو
۱۳۱	○ کیا حج میں سزہ ہو سکتی ہیں؟	۱۱۷	تیسری شرط
۱۳۱	سزہ کی لمبائی	۱۱۷	○ انعام کی شرط سے امتحان کا بہت ٹکس ہو
۱۳۲	سزہ کی چوڑائی	۱۱۸	○ سب سے کم ہو کھیل
۱۳۲	سزہ کے لئے کھینچنے	۱۱۸	○ غلطی سے اس میں شرط
۱۳۲	کھانک کی شکل	۱۱۸	سبب
۱۳۲	اہم کا سزہ متکدی کے لئے کافی ہے	۱۱۸	غریبی
۱۳۲	کیا آدمی سزہ میں مبتلا ہے؟	۱۱۸	سبب و سبب باطل
۱۳۳	○ نمازی کے کچھ آگے سے گزرا جائے؟	۱۱۸	اللہ اور رسول کی شان میں کستائی
۱۳۳	پھرتی مسجد کا حکم	۱۱۸	سبب
۱۳۳	مرد اور مسجد کچھ کا حکم	۱۱۸	غریبی
۱۳۳	سبب و سبب اور کس سے مراد	۱۱۸	اصطلاحی تعریف
۱۳۳	○ متفرق شدہ کی اور نام مسائل	۱۱۸	○ ہر صورت میں
۱۳۳	کپڑے کا سزہ	۱۱۸	سبب کا
۱۳۳	اگر نمازی کی جگہ اونچی ہو	۱۱۸	سبب کھل
۱۳۳	نمازی کے آگے سے گزرنے کی پھر صورتیں	۱۱۸	سبب بہ سبب ملت
۱۳۳	گھڑنے والے کو روکنا	۱۱۸	سبب متاثر بہ ملت
۱۳۳	روکے کے لئے طریقے	۱۱۸	○ دوسرے علماء اصول کی رائے
۱۳۳	نہ کھانے والے سے مل دینا	۱۱۸	○ ایک فقہی تاہد
۱۳۳	تجدید	۱۱۸	سبب (درود)
۱۳۳	غریبی اور اصطلاحی معنی	۱۱۸	درود سے مراد
۱۳۳		۱۱۸	درود کا وقت

۱۴۱	سید فوریہ	۱۴۸	محمد اسلامی کی پہلی جہش
۱۴۱	لغت اور اصطلاح میں	۱۴۸	نہد کے احکام
۱۴۱	○ چار درجات	۱۴۸	قیدی سے ملاقات
۱۴۱	○ احکام	۱۴۸	جمہور جماعت اور چنانہ و ج
۱۴۱	سداوہ کے معبر ہونے پر دلالت	۱۴۸	اگر قیدی بیمار ہو؟
۱۴۱	○ خطبہ کے یہاں	۱۴۸	قیدی کو مار پیٹ
۱۴۲	سید (وری)	۱۴۸	بحرہ کو کس جہش میں لایا جائے؟
۱۴۲	مرد کو غسل دینے میں چری کے پتے کا استعمال	۱۴۸	ساق
۱۴۲	سید	۱۴۸	باگنی غلطہ زراہ ہے
۱۴۳	سداوہ سے مراد	۱۴۹	سحر (جادو)
۱۴۳	غنا میں بدل کا حکم	۱۴۹	نہی معنی
۱۴۳	غنا سے اہر	۱۴۹	اصطلاحی تحریف
۱۴۳	سحر (آہستہ)	۱۴۹	نہر ایک حقیقت ہے
۱۴۳	سحر کی حد اور اس سلسلہ میں مشائخ کا اختلاف	۱۴۹	سفر کا خطہ منظر
۱۴۳	سحر (چربی)	۱۴۹	سحر اور کراستہ کا فرق
۱۴۳	سحر کا مال - مقام شریعت میں سے ایک	۱۴۹	نہر آن سے کراستہ
۱۴۳	○ لغوی تحریف	۱۴۹	منصور کا معنی کراشر
۱۴۳	تلف تحریفات کا غدار	۱۴۹	حضرت عائشہؓ پر سحر
۱۴۳	○ سحر کی حوا	۱۴۹	○ بدو گر کی ہوا
۱۴۳	اسلام سے پیچھے چلنے کی کھڑا	۱۴۹	اگر سحر کی موت ہو جائے؟
۱۴۳	باد ہار چوری کرنے والے کی ہوا	۱۴۹	بادو گر کی قوت
۱۴۳	باد کا نئے کی حد	۱۴۹	سحری
۱۴۳	○ سحر کی تفسیر کا طریقہ	۱۴۹	سحری مستحب ہے
۱۴۳	اگر بحرم بنادو؟	۱۴۹	مستحب وقت
۱۴۳	کمرے کی تکلیف کا طریقہ	۱۴۹	سحری میں کیا لگائے؟

۱۶۱	جمہور کا استدلال	۱۵۶	مذہب میں دیانت میں کھینچ
۱۶۱	بدلت مشقت خلیفہ کے یہاں نیک اچالت ہے	۱۵۶	سفر کے لئے بھی محرم شرم ہے
۱۶۲	شواج کے نزدیک حق نے لئے شرمیں	۱۵۶	د سفر کے آداب
۱۶۲	○ مسافت سفر	۱۵۶	کمرے تم عین رختہ
۱۶۲	معتد میں جنین کے رائے	۱۵۷	ایر مقرر کر لے
۱۶۲	مذہب کا خلا نظر	۱۵۷	رضعت کرنے کی دوا
۱۶۳	ایر مقرر کا خلا نظر	۱۵۷	سفر کا ہر وقت
۱۶۳	جمہور کا استدلال	۱۵۷	سفر پر لگے ہوئے ذرا
۱۶۳	اگر ایک مقام کے لئے دورا تے ہوں	۱۵۸	بہت ہی زیادتی میں داخل ہو
۱۶۳	د: میں اصلی اقامت	۱۵۸	بہت دور ان سفر میں اتارے
۱۶۳	وطن اصلی سے مراد	۱۵۸	والہی پر مسجد میں نماز دکان
۱۶۳	سمرال کا تم	۱۵۸	مگر میں داخل ہونے کی دعا
۱۶۳	وطن اقامت	۱۵۸	انہی ہونے والوں کا استقبال
۱۶۳	وطن اصلی آپ کس ہوتا ہے؟	۱۵۸	د: سفر سے متعلق نصیحتیں
۱۶۳	وطن اقامت کب باطن ہو کر ہے؟	۱۵۹	د: نماز میں قصر
۱۶۴	فتنہ کے قوال	۱۵۹	ایر مقرر کا خلا نظر
۱۶۵	○ شرفی ضروری اور اہم کام	۱۵۹	قصر واجب ہونے کی باتیں
۱۶۵	کب قصر شروع کرے؟	۱۶۰	○ سفر میں دوا
۱۶۵	طوبی امت تک جائیت ناست	۱۶۰	اگر میں ہونے کے بعد شروع کرے؟
۱۶۵	نیت اقامت کب سحر ہوگی؟	۱۶۰	دوا: کھانا پھر ہے
۱۶۵	پروچھن سفر میں جان ہو	۱۶۰	اگر سفر بہت دور ہو؟
۱۶۵	سفر میں پھولی ہوئی لڑائی کی فضا	۱۶۰	مذہب کی رائے
۱۶۵	آخر وقت کا اعتبار ہے	۱۶۱	○ حج میں احتیاطیں
۱۶۵	سفر طہی قہ او کرے	۱۶۱	جمہور کا مسلک
۱۶۶	اگر عظیم مسافر کی اقتدا کرے؟	۱۶۱	خلیفہ کا خلا نظر

۱۷۹	شبیہ	۱۷۵	○ طرک کے احکام و آثار
۱۷۹	اسلامی سنی	۱۷۶	سنگ (پھلی)
۱۷۹	○ شبہات سے حدود و مسائل اور ہفتی ہیں	۱۷۶	نچی کا خون
۱۸۰	○ شبہ کی قسمیں	۱۷۶	سور
۱۸۰	شبہ فی محل	۱۷۶	سور سے مراد
۱۸۰	شبہ فی فصل	۱۷۶	○ سور کے چار قسمیں
۱۸۰	شبہ و عقد	۱۷۶	○ کسا اور پاک کرنے والا
۱۸۱	○ قصاص و قصاص میں شبہ	۱۷۶	○ پاک
۱۸۱	شجر (درخت کا ایک صورت)	۱۷۷	○ کڑوا
۸۱	شجر (درخت)	۱۷۷	ملکوک
۱۸۱	درخت کے سایہ میں قضاء حاجت	۱۷۷	ملکوک پانی کا حکم
۱۸۱	درخت کو کرایہ پر لینا	۱۷۷	○ دوسرے فقہاء کا مائیم
۱۸۱	سرکاری زمین میں درخت لگانا	۱۷۷	○ چھوٹا ہمسائل
۱۷۷	درخت کے نئے حرم	۱۷۷	خیر عرس کا جہیز
۱۸۱	حرم کے درختوں کا حکم	۱۷۸	○ حاجت خوراقت و رزق کا جہیز
۱۸۱	شخصیت	۱۷۸	○ بیعت حکم
۱۸۲	طبی شخصیت	۱۷۹	شراب (سوچہ)
۱۸۲	○ موت کے بعد شخصیت سے متعلق حقوق کا ثبوت	۱۷۹	○ سوچہ بڑا آبی جانیں
۱۸۲	○ شخصیت ائمہ دین	۱۷۹	○ ترانے کی حقارت
۱۸۲	○ شخصیت اقبالی کے لئے فقہی اصل	۱۷۹	○ سوچہ ہڑانے کے بارے میں فقہاء کے اقوال
۱۸۲	شراب (خمر)	۱۷۹	○ سوچہ کے دونوں نکارے
۱۸۲	شراب	۱۷۹	○ کس طرح ترانے؟
۱۸۲	○ شراب اور اسلام کی سنی	۱۷۹	شاپین (ایک پتھر)
۱۸۲	○ شراب اور شہد کا فرق	۱۷۹	○ شاپین کا کھانا
۱۸۲	○ پانی کی چار صورتیں	۱۷۹	○ شاپین سے نکار

۲۱	شہید	۲۰۶	۱۔ اداۃ شہادت کی شرطیں
۲۲	۲۔ شہید	۲۰۶	۲۔ گنہگاروں کی گواہی مسترد نہیں؟
۲۳	شہادت کی ضرورت	۲۰۶	۳۔ بیعت کی گواہی
۲۴	۳۔ شہید پر اہتمام	۲۰۶	۴۔ گواہی قبول نہ ہونے کے مندرجہ اصول
۲۵	۴۔ اصولی تعریف	۲۰۷	۵۔ جن کی شہادت
۲۶	۵۔ غیر مکلف کی اور سات باپ کی شہادت	۲۰۷	۶۔ شہادت سے حلقہ شرعی
۲۷	۶۔ شہاد پر غلام آزاد	۲۰۷	۷۔ بعض شہادوں کے مخصوص احکام
۲۸	شہید (سیدہ بانی)	۲۰۷	۸۔ حقوق اللہ سے حلقہ گواہی
۲۹	سیدہ بانی کا کہنے کا حکم	۲۰۷	۹۔ حد و قصاص
۳۰	شہادت	۲۰۷	۱۰۔ شہادت مجلس قضاء میں
۳۱	۱۔ شہادت سے مراد	۲۰۷	۱۱۔ تعاصبات شہادت
۳۲	۲۔ اس کے جوہر و فائدہ کی عبارت	۲۰۸	۱۲۔ شہادت کے لئے
۳۳	سالی	۲۰۸	۱۳۔ اور سے حد و قصاص
۳۴	۱۔ سالی	۲۰۸	۱۴۔ خارج حلقہ شرعی و غیرہ اور مالی معاملات میں
۳۵	۲۔ صالحین کے مسئلہ میں ختم ہمارے مفسرین کے اقوال	۲۰۸	۱۵۔ اگر قاضی کو کوئی وقت تحقیق طلب ہو؟
۳۶	۳۔ اختلافی مسئلہ	۲۰۸	۱۶۔ جن امور سے اگر تہمیدی گواہ ہو سکتی ہیں
۳۷	۴۔ جس کا مال کتاب میں ہو یا ملکوت ہر	۲۰۸	۱۷۔ شہادت پر شہادت
۳۸	سالی	۲۰۹	۱۸۔ کن صورتوں میں شہادت واجب ہے اور کن صورتوں میں نہیں؟
۳۹	۱۔ سالی کی مقدار	۲۰۹	۱۹۔ دو گواہی اور شہادت میں مطابقت
۴۰	سبب	۲۰۹	۲۰۔ شہادت میں اختلاف
۴۱	۱۔ سبب کے خلاف مراحل کے لئے عربی زبان کی تعبیرات	۲۱۰	۲۱۔ الفاظ کا فرق
۴۲	۲۔ انہیں سے حلقہ شرعی و احکام	۲۱۰	۲۲۔ قول در فصل کا فرق
۴۳	۳۔ بچوں کا ایمان	۲۱۰	۲۳۔ شہادت کا حکم
۴۴	۴۔ بچے اور عبادات	۲۱۰	۲۴۔ گواہی سے بڑا جرم
۴۵	۵۔ شرع و فرائض	۲۱۱	۲۵۔ گواہ کا سرحد و مقام اور جہونی گواہی

۲۱۸	بچے کی کامیابی تک کر دیں	۲۱۷	صدقہ الغر اور قرہائی
۲۱۸	بچوں کی سرپرستی	۲۱۷	بیوی اور قارب کا تختہ
۲۱۸	صحبت کی وجہ سے مرستہ مضرت	۲۱۷	عہادت کا ثواب
۲۱۸	بچوں سے ناچاز کا ارتکاب کرنا جائز	۲۱۷	مفسد عہادت عمل
۲۱۸	بچوں پر جنازہ کی دعا	۲۱۷	مطالعہ احرام غسل
۲۱۹	سکالی	۲۱۷	نماز میں ہتھکڑی
۲۱۹	نہرو سی	۲۱۷	امامت
۲۱۹	سکالی کسے کہتے ہیں؟	۲۱۷	بچے سے آیت حمد ہٹے
۲۱۹	محمد نجاشی کا حکم	۲۱۷	بغض و ضرر پیش آئے
۲۱۹	○ صحابیت کا ثبوت	۲۱۷	انسان دینے کا حکم
۲۱۹	قرآن کے ذریعہ	۲۱۷	حدود و قصاص
۲۱۹	شہرت کے ذریعہ	۲۱۷	دارالت اور شہادت و قضاء
۲۱۹	معروف مولیٰ کی اطلاع	۲۱۷	بچہ کا متولی اور ولی بننا
۲۱۹	ہاں و مستحق نفس کا دعوئی	۲۱۷	بلا ضرر و قرآن مجید جھوٹا
۲۱۹	۱۰۰ احکام کے بعد دعوئی صحابیت	۲۱۷	حدت کے احکام
۲۲۰	○ تمام صحابہ عادل ہیں	۲۱۷	روایت دیگر
۲۲۰	○ صحابہ کرام صاحب	۲۱۸	بچہ کا طلاق
۲۲۰	○ روایت کے اعتبار سے درجہ	۲۱۸	کنا چھیدنا
۲۲۰	ملکوں پر حد بیٹ	۲۱۸	غیر حرم کے ساتھ بچوں کا سفر
۲۲۰	○ نقد کے اعتبار سے درجات	۲۱۸	بچہ کی اٹھانک
۲۲۰	(۱) صحابہ کے بارے میں اعتبار	۲۱۸	معاذات میں رکالت
۲۲۰	صحابہ کے ساتھ مستحق کرنے والے کا حکم	۲۱۸	بچوں کا جبر
۲۲۲	صدقہ	۲۱۸	غیر حرم عورتوں کو بکنا
۲۲۲	صدقہ کا لغوی معنی	۲۱۸	تالانہ کی طلاق اور حرم
۲۲۲	اصطلاحی معنی	۲۱۸	کسی معاملہ کو توہر کرنا

۲۱۷	۱۲۶	در صدقات و زکوٰۃ	۲۱۷	۱۲۶	در صلح کی شروعات
۲۱۷	۱۲۷	در صدقات و زکوٰۃ	۲۱۷	۱۲۷	در ارکان
۲۱۷	۱۲۸	جس نے اپنے صدقہ بیک جا دیا نہیں	۲۱۷	۱۲۸	در صلح کی شرطیں
۲۱۷	۱۲۹	صدقہ کے اسباب	۲۱۷	۱۲۹	در اہل صلح سے حصص نہیں
۲۱۷	۱۳۰	مضرب (میں کا نہیں سے بناوا)	۲۱۷	۱۳۰	در اہل صلح سے حصص نہیں
۲۱۷	۱۳۱	لغوی معنی	۲۱۷	۱۳۱	در اہل صلح سے حصص نہیں
۲۱۷	۱۳۲	مطلوبہ تخریج	۲۱۷	۱۳۲	در اہل صلح سے حصص نہیں
۲۱۷	۱۳۳	در درست ہونے کی شرطیں	۲۱۷	۱۳۳	در اہل صلح سے حصص نہیں
۲۱۷	۱۳۴	در مجلس میں تفرقہ	۲۱۷	۱۳۴	در صلح کے اثرات و نتائج
۲۱۷	۱۳۵	در عقد و حسن براہی	۲۱۷	۱۳۵	در صلح کے احکام
۲۱۷	۱۳۶	در خیبر و ثمانیہ و یمن و ہند	۲۱۷	۱۳۶	در جن صدوق میں صلح باہر آ جاتی ہے
۲۱۷	۱۳۷	در اہل حق و باطل سے صلح کی شرطیں	۲۱۷	۱۳۷	در صلح میں واپس
۲۱۷	۱۳۸	در اس کی کارکنی اور روزہ و خدی سے نہ	۲۱۷	۱۳۸	مطلوبہ
۲۱۷	۱۳۹	تحریر کا ہونے کا ہونا سے ہونا	۲۱۷	۱۳۹	لغوی معنی
۲۱۷	۱۴۰	ایک لکھ کی تحریر اور دوسرے لکھ کی تحریر کے بعد	۲۱۷	۱۴۰	مبتدئہ
۲۱۷	۱۴۱	بعضوں کے ذریعہ تحریر کی تکلیف	۲۱۷	۱۴۱	وہو میں نہ کی میت
۲۱۷	۱۴۲	مطلوبہ (پت کی قے)	۲۱۷	۱۴۲	در نماز و حج و کتب و احوال
۲۱۷	۱۴۳	یا افعول و نہ ہونے کا؟	۲۱۷	۱۴۳	در وفات نماز
۲۱۷	۱۴۴	مطلوبہ (تحریر و احوال)	۲۱۷	۱۴۴	در باوجود احوال
۲۱۷	۱۴۵	تحریر و مطلوبہ کا علم	۲۱۷	۱۴۵	در حجر
۲۱۷	۱۴۶	مطلوبہ (لکھ سے نالی ہونا)	۲۱۷	۱۴۶	در صلح سے ہونا
۲۱۷	۱۴۷	صدقات کے اہل و عیال سے شرط ہے	۲۱۷	۱۴۷	در ظہر
۲۱۷	۱۴۸	مطلوبہ	۲۱۷	۱۴۸	در صلح کی شرطیں
۲۱۷	۱۴۹	لغوی معنی	۲۱۷	۱۴۹	در صلح کی شرطیں
۲۱۷	۱۵۰	در صلح کی شرطیں	۲۱۷	۱۵۰	در صلح کی شرطیں

۲۳۲	(۱) مکتوباتِ قراءت	۲۳۶	مختصر سے مراد
۲۳۲	شہزاد قراءتیں	۲۳۶	(۲) علماء
۲۳۲	دوسری رکعت میں زیادہ طویل قراءت	۲۳۶	(۳) مستحب اوقات
۲۳۲	مکلف ترتیب قراءت	۲۳۶	(۴) فجر
۲۳۲	(۵) امام کے پیچھے قراءت	۲۳۷	(۶) ظہر
۲۳۳	حضرت ابو موسیٰ شہری رحمہ اللہ کی روایت	۲۳۸	(۷) عصر
۲۳۳	حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ کی روایت	۲۳۸	(۸) مغرب
۲۳۳	حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ کی ایک اور روایت	۲۳۸	(۹) عشاء
۲۳۳	حضرت جابر رحمہ اللہ کی روایت	۲۳۹	(۱۰) تہجد اور ناکت
۲۳۳	صحابہ کے اقوال و اقوال	۲۳۹	نہیں اوقات کراہ
۲۳۵	اگر اللہ کا مسئلہ	۲۳۹	نفل کے لئے اگر دو اوقات
۲۳۶	(۱۱) جہاد	۲۳۹	(۱۲) رکان نماز
۲۳۶	جن نمازوں میں جہاد قراءت ہے	۲۴۰	(۱۳) نجوم
۲۳۶	جن صورتوں میں سر کی قراءت ہے	۲۴۰	نفل نماز میں جو نہ پڑھنے کا حکم
۲۳۶	منکر کا حکم	۲۴۰	(۱۴) قراءت
۲۳۶	(۱۵) فقہاء فقہاء	۲۴۰	قراءت سے مراد
۲۳۶	قرآن مجید کے قول کی حقیقت	۲۴۱	(۱۶) مقدار فرض
۲۳۷	(۱۷) اجابت نماز	۲۴۱	تین چوبلی آیتوں سے مراد
۲۳۷	اجابت کا حکم	۲۴۱	قرآن کی طویل تر آیتیں
۲۳۸	(۱۸) نماز کی سنتیں	۲۴۱	ایک ہی آیت پر اکتفا کرنا
۲۳۸	نماز کی سنتوں کا حکم	۲۴۱	(۱۹) مقدار واجب
۲۳۸	(۲۰) رفع یدین	۲۴۲	(۲۱) مسنون قراءت
۲۳۸	باتھو کمال تک اٹھایا جائے؟	۲۴۲	طوال منقطع اور عساہ و فقہاء سے مراد
۲۳۸	انگوٹھوں کی کینٹ	۲۴۲	آیات کی مقدار
۲۳۸	رفع یدین کی کینٹ ہے؟	۲۴۲	کب ظہر ظہر کر اور کب نہ روزی کے ساتھ پڑھے؟

۲۶۲	مردوں کے ذکوع کا طریقہ	۲۳۵	رشتہ پرین کی بعض صورتیں منسوب ہیں
۲۶۲	بکدہ کا طریقہ	۲۳۶	۱۔ ہاتھ کہاں باندھا جائے؟
۲۶۲	قعدہ کا طریقہ	۲۳۶	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت
۲۶۳	مردانہ صحت کی نماز میں فرق اور مرد جو کہ یہ بھی مشن علیہ	۲۳۶	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت
۲۶۳	۲۔ اعتدال سے صلوات	۲۳۶	۳۔ بچہ اور شیخی
۲۶۲	۳۔ نماز میں کلام	۲۳۷	۴۔ زمین
۲۶۳	کلام سے مرد	۲۳۷	کون کونسا آئینہ لکے؟
۲۶۵	پہلو سے جواب کی آیت کا ترجمہ	۲۳۷	آہستہ بکھارانی ہے
۲۶۵	چھبک کا جواب	۲۳۷	پانچو شیخی
۲۶۵	۵۔ کہنی کے بالوں وغیرہ	۲۳۷	زکوٰۃ سے آنے والے کیا کہے؟
۲۶۵	۶۔ کاکر کا حکم	۲۳۷	اندال کے ساتھ تحریر
۲۶۵	نماز میں دعا	۲۳۷	تکبیر انگلی
۲۶۵	۷۔ اسلام	۲۳۷	توسر
۲۶۵	۸۔ زبان سے سلام	۲۳۷	تشمہ میں اشارہ
۲۶۵	۹۔ ہاتھ کے اشارے سے سلام	۲۳۷	نرا کس کی تحریر، چچا کی بکوت میں مرد کا حق
۲۶۶	۱۰۔ نماز میں تہجد پڑھنا	۲۳۷	درد اور غریب
۲۶۶	۱۱۔ نماز میں قرآن پڑھ کر عزائم	۲۳۷	روزہ کے بعد دعا
۲۶۶	۱۲۔ کھلی کھیر سے مرد	۲۳۷	سلام کا مستون طریقہ
۲۶۶	۱۳۔ نماز میں چٹا	۲۳۷	۱۔ آداب مستحبات
۲۶۶	۱۴۔ خلف مرد تہی اور ان کا حکم	۲۳۷	۲۔ نماز کی مجموعی کیفیت
۲۶۶	۱۵۔ کھلی نماز سے مرد	۲۳۷	۳۔ نقد اختلاف احکام میں
۲۶۸	۱۶۔ نماز میں کھانا پینا	۲۳۷	۴۔ بعض یقینات میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فرق
۲۶۸	۱۷۔ کچھ اور منکرات	۲۳۷	۵۔ ہاتھ دھونے میں
۲۶۸	۱۸۔ پاک طبع پر عہدہ	۲۳۷	۶۔ ہاتھ کہاں باندھیں؟
۲۶۸	۱۹۔ پہنچری	۲۳۷	۷۔ کیسے باندھیں؟

۴۷۸	قہر سے انحراف	۴۷۸	(۱) نمازِ چاشت
۴۷۹	صلوہ کا ذکر اور اس کا نہ ہونا	۴۷۹	(۲) نمازِ سفر
۴۸۰	نہ: فجر میں سورج نکلنے کے	۴۸۰	(۳) علقہ دارانہ
۴۸۱	اس پر مقتول کی حیثیت	۴۸۱	(۴) علقہ دارانہ
۴۸۲	مرد و عورت کا برابر میں نماز ہونا	۴۸۲	(۵) نمازِ شراق
۴۸۳	(۱) نماز کی کراہت	۴۸۳	محمد بن ابی موسیٰ کا اشکاف
۴۸۴	نہر و نہایت نماز سے مراد	۴۸۴	نمازِ قہر
۴۸۵	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۸۵	(۱) علقہ دارانہ
۴۸۶	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۸۶	علقہ دارانہ کی ایک اور اقسام
۴۸۷	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۸۷	نہر و نہایت نماز کا حکم
۴۸۸	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۸۸	نہر و نہایت نماز کا حکم
۴۸۹	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۸۹	نہر و نہایت نماز کا حکم
۴۹۰	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۹۰	نہر و نہایت نماز کا حکم
۴۹۱	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۹۱	نہر و نہایت نماز کا حکم
۴۹۲	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۹۲	نہر و نہایت نماز کا حکم
۴۹۳	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۹۳	نہر و نہایت نماز کا حکم
۴۹۴	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۹۴	نہر و نہایت نماز کا حکم
۴۹۵	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۹۵	نہر و نہایت نماز کا حکم
۴۹۶	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۹۶	نہر و نہایت نماز کا حکم
۴۹۷	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۹۷	نہر و نہایت نماز کا حکم
۴۹۸	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۹۸	نہر و نہایت نماز کا حکم
۴۹۹	نہر و نہایت نماز کا حکم	۴۹۹	نہر و نہایت نماز کا حکم
۵۰۰	نہر و نہایت نماز کا حکم	۵۰۰	نہر و نہایت نماز کا حکم

۲۸۰	در صہم - نسبت و اصطلاحات میں	۲۸۰	در جن صورتوں میں رازہ نہیں لگتا
۲۸۱	در رازہ کی نصیحتیں	۲۸۱	انتکاشن کا حکم
۲۸۱	در طب معین و غیر معین	۲۸۲	معدود کا سیدہ کی حیثیت
۲۸۱	در ادب معین و غیر معین	۲۸۲	در رازہ کی عمر و امث
۲۸۱	در رازہ سے متعلق شرع و احکام	۲۸۲	در سحر - ضروری و احکام
۲۸۲	در نیت	۲۸۳	وقت کے بارے میں غلط فہمی
۲۸۲	کن روزوں میں نصف نہ رکھنے کی گنجائش ہے؟	۲۸۳	در افطار - آب و حکام
۲۸۲	جن میں رات ہی کی نیت ضروری ہے	۲۸۳	در افطار کے سنہ مستحبات
۲۸۳	در بعض افطاس سے پاب ہوئے	۲۸۴	افطاری و احکام
۲۸۳	روزہ دار جو بہت	۲۸۴	در روزہ کے آداب
۲۸۳	در روزہ رمضان کی فریضت اور اس کی شرطیں	۲۸۴	در ادب روزہ ہے
۲۸۳	در اچھی کب واجب ہے؟	۲۸۴	کفارات کے روزے
۲۸۳	در ستر کی وجہ سے روزہ توڑنے کی اجازت	۲۸۵	نفل رازہ شروع کرنے کے بعد
۲۸۳	روزہ کو کھینچنا ہے	۲۸۵	نذر کا روزہ
۲۸۳	در حج و عمرہ کا حکم	۲۸۵	در ادب روزوں کی نیت کا وقت
۲۸۳	روزہ پانے والی حالت کا حکم	۲۸۵	در مسنون روزہ
۲۸۳	در طہارت کی حکمت	۲۸۵	ایم و شہرہ
۲۸۳	روزہ رکھنے ہوئے کفر سے باز رہنا نہیں چاہئے	۲۸۵	در مستحب روزے
۲۸۳	در نیت شدہ روزوں کی نیت	۲۸۵	ایم و نذر
۲۸۳	در نیت کی وجہ سے نیت واجب نہیں	۲۸۵	شوال کے پورا روزے
۲۸۳	در نیت کی مقدار	۲۸۵	در جمعرات کے روزے
۲۸۳	در کفار کب واجب ہوتا ہے؟	۲۸۵	در ماہ کی تین دن
۲۸۳	کھینچنے والے اور جلی پینے کا حکم	۲۸۵	در صہم و ادب
۲۸۳	کسی چیز کو صدمہ صدمہ یا جس سے درد نہیں لگتا	۲۸۵	در مشرعوں کی الجھار و اشعیان و روزے
۲۸۳	در نماز	۲۸۵	در جن دنوں اذان لگانا جائز نہیں ہے
۲۸۳	در جن صورتوں میں صرف قصاص واجب ہوتا ہے	۲۸۵	در جن دنوں خود قتل نہیں ہے

۳۰۹	اگر سرزنش کا اعتدال سے گزر جائے؟	۳۰۹	۱۔ ضروریہ
۳۰۹	۲۔ اول بار شدت گروں کی سرزنش	۳۱۰	۲۔ ضروریہ
۳۰۹	اگر سرزنش میں جاگرتا آج نہ جائے؟	۳۱۰	۳۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ (تقصان)	۳۱۱	۴۔ ضروریہ
۳۰۹	۵۔ ضروریہ	۳۱۱	۵۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۶۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۷۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۸۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۹۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۱۰۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۱۱۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۱۲۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۱۳۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۱۴۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۱۵۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۱۶۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۱۷۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۱۸۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۱۹۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۲۰۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۲۱۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۲۲۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۲۳۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۲۴۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۲۵۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۲۶۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۲۷۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۲۸۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۲۹۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۳۰۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۳۱۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۳۲۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۳۳۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۳۴۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۳۵۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۳۶۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۳۷۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۳۸۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۳۹۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۴۰۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۴۱۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۴۲۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۴۳۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۴۴۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۴۵۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۴۶۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۴۷۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۴۸۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۴۹۔ ضروریہ
۳۰۹	ضروریہ	۳۱۱	۵۰۔ ضروریہ

۳۴۱	○ جن اشیاء کا حلال ہے	۳۷	لکھن جہاد جسٹس
۳۴۲	الحال	۳۷	فہمے (چوٹی، جزا)
۳۴۳	مناہج	۳۷	موتوں کے لئے چوٹی اور جزا کا حکم
۳۴۴	زنا کا	۳۷	مردوں کے لئے
۳۴۵	تواضع	۳۷	○ کیا غسل بخیر چوٹی اور جزا کو ملتا ضروری ہے؟
۳۴۶	أوصاف	۳۸	ضمیر
۳۴۷	○ حلال کا حکم	۳۸	ظاہر سے مراد
۳۴۸	○ حلال سے متعلق فقہی قواعد	۳۸	○ ظاہر میں مذکور واجب نہیں
۳۴۹	ضمیمہ (مہمان)	۳۸	ضمیمہ (مہمان)
۳۵۰	○ مہمان پر بازی کی اہمیت	۳۸	تغویٰ معنی
۳۵۱	○ قرآن میں مہمان پر بازی کے آداب	۳۸	اصطلاحی تعریف
۳۵۲	حدیث میں آدابِ میزبانی	۳۸	○ قرآن میں واجب مہمان کی طرف اشارہ
۳۵۳	مہمان	۳۹	○ حدیث میں واجب مہمان کی اہمیت
۳۵۴	○ مہمان کی اہمیت	۳۹	○ مہمان واجب کرنے کے اسباب
۳۵۵	کیا مہمان پر بازی کرنا جائز ہے؟	۳۹	مباشرت، تہنیت سے مراد
۳۵۶	○ مہمان کا نقل و حرکت	۳۹	○ مہمان واجب کرنے کی شرطیں
۳۵۷	○ مہمان اور مہمانان سے متعلق آداب	۳۹	تکلیف کر دینا مال ہو
۳۵۸	ایک دوسرے کو کھانا کھانا	۳۹	مالک کے حق میں قابلِ قیمت ہو
۳۵۹	چاہا کہ صرف دعوت پر ہی ہیں	۳۹	تواضع کے فیصلہ سے پہلے درجہ ہوا
۳۶۰	معاذ (فرمانِ راجی)	۳۹	تکلیف کشہ و مہمان واجب کرنے کا اثر ہو
۳۶۱	معمیت پر طاعت	۳۹	مہمان مالک کو نہ مفید ہو
۳۶۲	معاذ (تکلیف)	۳۹	○ مہمان واجب کرنے کی اجازت
۳۶۳	طاعت کی ابتداء	۳۹	معاذ کی وجہ سے طاعت
۳۶۴	طاعت کی ابتدا	۳۹	تہنیت
۳۶۵	○ پتہ کی کاغذی ہوا	۳۹	الفاظ

۳۳۲	طلاق (پر)	۳۲۸	۵۔ طلاق زود شہر میں؟
۳۳۳	طلاق	۳۲۹	۶۔ طلاق زود شہر سے باہر جانے
۳۳۳	تقریبی طلاق	۳۲۹	۷۔ طلاق و طلاق
۳۳۳	طلاق اور طلاق کے فرق	۳۲۹	۸۔ طلاق کی حوصلہ افزائی
۳۳۳	۱۰۔ طلاق میں	۳۳۰	۹۔ طلاق کی اہمیت
۳۳۳	۱۱۔ ایک ہی شخص پر طلاق	۳۳۰	۱۰۔ طلاق کی حوصلہ افزائی
۳۳۵	۱۲۔ طلاق کی ضرورت	۳۳۰	۱۱۔ طلاق، خلاف قول نہیں
۳۳۵	۱۳۔ طلاق — ایک دفعہ ضرورت	۳۳۱	۱۲۔ اہمیت طلاق
۳۳۶	۱۴۔ طلاق کے اعتبار سے طلاق کا حکم	۳۳۱	۱۳۔ طلاق سے مراد
۳۳۶	۱۵۔ طلاق سے پہلے کے مراحل	۳۳۱	۱۴۔ طلاق کا عاقل نقصان ہوتا ہے
۳۳۷	۱۶۔ کن لوگوں کی طلاق واقع ہوتی ہے؟	۳۳۱	۱۵۔ طلاق ہوا بعد طلاق کرے
۳۳۷	۱۷۔ طلاق کی طلاق	۳۳۱	۱۶۔ طلاق طلاق میں کتنا ہے کام لے
۳۳۷	۱۸۔ طلاق کی طلاق	۳۳۲	۱۷۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۱۹۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۱۸۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۲۰۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۱۹۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۲۱۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۲۰۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۲۲۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۲۱۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۲۳۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۲۲۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۲۴۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۲۳۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۲۵۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۲۴۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۲۶۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۲۵۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۲۷۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۲۶۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۲۸۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۲۷۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۲۹۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۲۸۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۳۰۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۲۹۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۳۱۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۳۰۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۳۲۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۳۱۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۳۳۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۳۲۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۳۴۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۳۳۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۳۵۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۳۴۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۳۶۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۳۵۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۳۷۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۳۶۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۳۸۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۳۷۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۳۹۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۳۸۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۴۰۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۳۹۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۴۱۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۴۰۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۴۲۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۴۱۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۴۳۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۴۲۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۴۴۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۴۳۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۴۵۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۴۴۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۴۶۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۴۵۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۴۷۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۴۶۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۴۸۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۴۷۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۴۹۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۴۸۔ طلاق طلاق سے آپریشن
۳۳۷	۵۰۔ طلاق طلاق سے مراد	۳۳۲	۴۹۔ طلاق طلاق سے آپریشن

۳۳۳	○ طلاق بائن	۳۳۱	مہرت کے بعض اعضاء کی طرف طلاق کی نسبت
۳۳۳	کئی صورتوں میں طلاق بائن واجب ہوتی ہے؟	۳۳۱	○ طلاق طلاق
۳۳۵	○ طلاق منقطعہ	۳۳۱	صرف دل سے طلاق کا خیال ہیں اور؟
۳۳۵	ایک بھیس کی تین طلاقیں	۳۳۱	مہرت کا لفظ
۳۳۵	آیت قرآنی	۳۳۱	طلاق کا لفظ منقطعہ
۳۳۵	احادیث نبوی ﷺ	۳۳۱	مہرت الفاظ کا حکم
۳۳۵	آثار صحابہ	۳۳۱	الفاظ کنایہ سے طلاق
۳۳۵	بعض بائیس کے اقوال	۳۳۲	○ کنایہ کی تین صورتیں
۳۳۵	خاصہ قیاس	۳۳۲	طلاق کی تین حالتیں
۳۳۸	تفہیم کی کئی مسائل عرب کا فیصلہ	۳۳۲	کنایہ بدرجہ مہرت
۳۳۸	○ طریقہ طلاق	۳۳۲	فارغ غلطی اور "جو اسہ دیا" کا حکم
۳۳۹	○ طلاق حسن	۳۳۲	خود نکاحیہ سے طلاق کا حکم
۳۳۹	○ طلاق مسن	۳۳۳	○ اراقہ و الفاظ طلاق کی تین
۳۳۹	○ طلاق بولی	۳۳۳	○ تحریر سے طلاق
۳۳۹	○ طلاق بائن، بولی یا کئی؟	۳۳۳	کتابت مستحبہ
۳۳۹	○ متفرق ضروری مسائل	۳۳۳	کتابت غیر مستحبہ
۳۵۰	طلاق میں مسئلہ	۳۳۳	کتابت مہر و مہر
۳۵۰	طلاق کے بعد انکاح	۳۳۳	○ اشارہ سے طلاق
۳۵۱	مہرت گزرنے کے بعد طلاق	۳۳۳	طلاق کا مہینہ
۳۵۱	مہرت کے دوران طلاق	۳۳۳	طلاق بخیر
۳۵۰	طلاق مہرت کی مدت میں لفظ مہرت سے طلاق	۳۳۳	طلاق شرط
۳۵۰	طلاق بائن کی مدت میں لفظ مہرت سے طلاق	۳۳۳	طلاق بقرآن
۳۵۰	طلاق بائن کی مدت میں لفظ نکاح سے طلاق	۳۳۳	○ طلاق بائن
۳۵۰	○ خرافات		

۳۵۹	یک ہی مجلس میں متعدد ارکات نماز کیسے؟	۳۵۶	تخلف جنس میں کیا حکم
۳۵۹	تخلف مجلسوں میں کیا ہے؟	۳۵۶	موجودہ حالات میں طہارہ ثانی کی روایت
۳۵۹	روزوں میں غسل	۳۵۶	نہار
۳۵۹	مسکین کو کھانے کی زمین صومعہ	۳۵۶	ذاتِ پالی کی ایک بے جا دم
۳۶۰	نہار کھانا کھانے کے درمیان محبت کرے؟	۳۵۶	نہار کی حقیقت
۳۶۰	نہار کھانے کے بعد کھانا سے پہلے محبت کرے؟	۳۵۶	○ نہار خیر نماز
۳۶۰	پہلی مجلس کا حکم عرصہ سے روکے	۳۵۷	○ شوہر سے حلقِ شریفین
۳۶۰	اگر شوہر ملو کھانا وادان کرے؟	۳۵۷	○ نہار سے حلقِ شریفین
۳۶۱	نہار	۳۵۷	اگر محبت سے مرد سے نہار کرے؟
۳۶۱	نہار کی قسم	۳۵۷	مطلقہ رہے سے نہار
۳۶۱	اصطلاحی تخریص	۳۵۸	○ جس امر سے عقیدہ دلی جائے
۳۶۱	نہار	۳۵۸	مرد سے تشریف
۳۶۱	نہار کا مقدار اس سلسلہ میں اہل بیت کے اقوال	۳۵۸	○ تعمیر و حفاظ
۳۶۱	اصطلاحی تخریص	۳۵۸	مصرعہ الفاظ
۳۶۱	○ شریعت	۳۵۸	کتاب الفاء
۳۶۲	○ نہار	۳۵۸	مصرعہ و کتاب الفاء کا حکم
۳۶۲	○ شریفین	۳۵۸	تخریص و شریعت
۳۶۲	عاریت دہندہ کے لئے شرط	۳۵۸	○ تخلف انواع انسان کا حکم
۳۶۲	عاریت پر لینے والے کے لئے شرط	۳۵۸	غیر مشروط نماز
۳۶۲	اشتہاد عاریت	۳۵۸	مشروط نماز
۳۶۲	○ حکم	۳۵۹	داکی نماز
۳۶۲	عاریت کی رو سے کس حد تک لطف اٹھا سکتا ہے؟	۳۵۹	بھلا وقت کے لئے نماز
۳۶۳	مطلق عاریت کا حکم	۳۵۹	○ کھانا
۳۶۳	مشروط عاریت کا حکم	۳۵۹	اگر ایک سے زیادہ عاریتوں سے نماز کیا ہو؟

۳۶۷	بیچے اور پاگل عاقلہ میں شامل نہیں	۳۶۳	○ ہاربت - غیر لازم مطالبہ
۳۶۷	○ کس سہرت میں عاقلہ پر دیت واجب ہوگی؟	۳۶۳	○ اگر سامان عاریہ میں ضائع ہو جائے؟
۳۶۷	عام	۳۶۳	○ اگر ضائع ہونے پر خاص ہونے کی شرط لگا دی ہو؟
۳۶۷	تھری ٹی ٹی	۳۶۴	عائشہ
۳۶۷	اصطلاحی تخریفات	۳۶۴	ادب تحریر
۳۶۸	○ عام کا قلم	۳۶۴	فاخر کے اوصاف
۳۶۸	○ خصیصہ کے ذرائع	۳۶۵	○ حصول کی وصولی کے احکام
۳۶۸	دلیل حلی	۳۶۵	○ اسوئل ظاہرہ سے مراد
۳۶۸	خود قرآن کے ذریعہ	۳۶۵	غیر مسلم تہار کے لئے قلم
۳۶۸	○ حد کے ذریعہ سنت کی تخصیص	۳۶۵	غیر ملکی؟ جو دن کا قلم
۳۶۸	○ حد کے ذریعہ قرآن کی تخصیص	۳۶۵	○ اگر جلد خراب ہو جانے والا مال چوکی سے گزرے؟
۳۶۸	○ حد کے ذریعہ تخصیص	۳۶۵	ن شہزاد (دس غم)
۳۶۹	○ صحابہ کے اقوال و افعال سے تخصیص	۳۶۵	عاشورہ سے مراد
۳۶۹	حائے (سوغے زیر ناف)	۳۶۵	عاشورہ - ایک کثیر الاستعمال لفظی
۳۶۹	○ سوغے زیر ناف کے بارے میں احکام و آداب	۳۶۵	○ اہل ایمان کی پر فرامی کی روایت
۳۷۰	حائے (آفت)	۳۶۶	○ سرسنگنے کی روایت
۳۷۰	○ اگر مال زکوٰۃ ضائع ہو جائے؟	۳۶۶	عقل
۳۷۰	○ خرچہ کئے ہوئے سامان پر آفت	۳۶۶	○ عقل سے مراد
۳۷۰	مید	۳۶۶	○ فکر و دیت میں شریک کرنے کی حکمت
۳۷۰	جنت	۳۶۷	○ عاقلہ پر واجب ہونے والی مقدار
۳۷۰	غنت (کمر حلی)	۳۶۷	○ عاقلہ کون ہیں؟
۳۷۰	مستور اور بکون کا فرق	۳۶۷	○ الہد یونان
۳۷۱	○ اہل بیت کے اعتبار سے مستور کا ادب	۳۶۷	○ الہد یونان
۳۷۱	سیرہ (ربیب کی قرآنی)	۳۶۷	غیر مسلموں کے حق میں
۳۷۱	○ ریب کی قرآنی کا قلم		

۴۴	مستحق آداب	۴۱۰	○ کربان خیز کرے
۴۵	○ حدود و مقامات سے بلا اعرام گذرنا	۴۱۰	○ خیزنا گوشت
۴۵	○ (ہر ایک خاص طریقہ)	۴۱	○ خنزرق احکام
۴۵	بالکل باسلام	۴۱۱	○ خلعت
۴۵	فقہاء اسلام کے فقہانہ مکر	۴۱۱	حنوی مثنیٰ
۴۵	○ عمل	۴۱۱	اصلاحی طریقہ
۴۵	عمل کی حقیقت	۴۱۱	علیحدہ نکتہ کا فرق
۴۵	عمل صالح	۴۱۲	○ غم
۴۶	نماز میں عمل خیر	۴۱۲	عکاسی اصطلاح میں
۴۶	عمل خیر سے حراہ	۴۱۲	اصطلاح شرع میں
۴۶	عمل کے سلسلہ میں بعض لغوی قواعد	۴۱۲	احکام شرعی میں غم کی اہمیت
۴۶	زیادہ پر مشقت کام افضل ہے	۴۱۲	○ غمناک
۴۶	دوسروں کے لئے فایده مند زیادہ باعث ثواب ہے	۴۱۲	غم کے خصل میں اس کا بیوی
۴۷	○ غمی (اکھاہوہ)	۴۱۲	○ غمناک چہرہ
۴۷	○ غیب	۴۱۳	○ غمزدہ
۴۷	شراب پانے والے سے گھر کی فراہمت	۴۱۳	غوی یا اصطلاحی مثنیٰ
۴۷	○ غرر	۴۱۳	غروہی یا غریبیت
۴۷	میدان میں	۴۱۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غم
۴۷	○ غرقہ	۴۱۳	○ غرقہ کا غم
۴۷	بقوت مستحق عورتوں کا شرعی قسم	۴۱۳	○ اوقات
۴۷	دعا کا اظہار اور موجودہ حالات میں اس کی اہمیت	۴۱۳	○ ایک سال میں غم کی عمر
۴۷	○ غنیمت	۴۱۳	○ بنیام میں غم نہ کرنا ہے
۴۸	○ غنیمت (۱۰۰)	۴۱۳	○ دکان دار اجلاس
۴۸	○ غنیمت (۱۰۰)	۴۱۳	○ غمزدہ کی حکام
۴۸	○ غنیمت (۱۰۰)		

۴۲۳	○ شرارتیں کا میوہ کاواجا	۴۱۸	عبادت
۴۲۴	○ میوہ کاواجا سے۔ نہ بھیر	۴۱۸	اسلام میں عبادت کی ہیئت
۴۲۴	ظہن	۴۱۸	عبادت کا فقہی قسم
۴۲۴	○ ظہن اور دین میں فرق	۴۱۸	عبادت کا ستون خرید
۴۲۵	بھینہ	۴۱۹	بچاں اور غیر منسوبی کی عبادت
۴۲۵	بھینہ کا دھڑ	۴۱۹	عبادت کے بعض آداب
۴۲۵	○ بھینہ سے مراد اور اس کی ممانعت	۴۱۹	عیب
۴۲۵	○ عیب کی ایک اور اصطلاح	۴۱۹	عیب کی تعریف
۴۲۵	عالم مدینہ کے یہاں عیب کی دو اور تعریفیں	۴۱۹	عیب نہ محض اور عیب لیر
۴۲۶	عالم مدینہ کی رائے	۴۱۹	غیرین
۴۲۶	○ عیب کا قسم	۴۱۹	لغوی معنی کا لفظ
۴۲۶	اختلاف فیما بین اختلاف تعبیر کی بنا پر	۴۲۰	○ غیرین کا ثبوت
۴۲۶	آج کل کے بعض نام نہاد غیر ساری ادارے	۴۲۰	○ بنام بدعت
۴۲۷	غائبی	۴۲۰	اگرچہ ترک اطمینان سے ہو؟
۴۲۷	غوطہ میں لٹے والے مسلمان کی بدعت	۴۲۰	اگر کسی غوطہ میں نہ نہاؤ چھوٹ جائے؟
۴۲۷	جانکھڑ ٹہر کا گاہڑے	۴۲۱	○ اور نکل نماز کی جگہ
۴۲۷	شہر سے محروم ہونے کے بعد جانکھڑ ہے	۴۲۱	○ ہر عید کی سنتیں
۴۲۷	جانکھڑ	۴۲۱	○ عیدین کے عبادات
۴۲۷	عالمین	۴۲۱	○ میوہ کاواجا سے پہلے کھاؤ
۴۲۷	عالمین سے مراد ابراہیم اور جبریل	۴۲۲	○ میوہ کاواجا کی حد و حد
۴۲۷	عالمین سے مراد۔ متروکی	۴۲۲	○ طریقہ تہیز
۴۲۸	شوغ کا لفظ منکر	۴۲۲	○ بھیرت زادہ کے حمام
۴۲۸	کھادات اور بیت کے قرض کی ادائیگی کے لئے ذکوۃ	۴۲۲	○ بھیر کی تعداد میں قہار کا اختلاف
۴۲۸	غایت	۴۲۲	○ عیدین سے پہلے نکل
۴۲۸	غایت سے مراد		

۴۳۶	○ ترکیب اثر انداز ہوتے ہے؟	۴۳۸	نماز اور نماز اور نماز کے لئے عمر کی اطلاع
۴۳۷	غزوہ	۴۳۸	نماز کا مضمون مخالف
۴۳۸	غزوہ سے مراد	۴۳۹	○ کیا نماز علیا کے حکم میں داخل ہوتا ہے؟
۴۳۹	زمر جس، پہنچنے کی حالت کی رویت	۴۳۹	نہج
۴۴۰	بہترین فرقہ	۴۳۹	نہج سے مراد
۴۴۱	غریب (زاد یا بوجھ)	۴۴۰	نہج کا معنی
۴۴۲	نہج کا اثر	۴۴۰	نہج کا معنی
۴۴۳	فصل دینے کا طریقہ	۴۴۰	نہج کا معنی
۴۴۴	نہج دور ایک ماٹھا، جب کہ ہر ماٹھے کو ہر ماٹھے کا	۴۴۱	نہج
۴۴۵	ماٹھے اور شائع کی رائے	۴۴۱	نہج سے مراد
۴۴۶	نہج کی رائے	۴۴۱	نہج کے لئے ممانعت
۴۴۷	نہج (نہج)	۴۴۱	نہج (نہج)
۴۴۸	نہج سے مراد	۴۴۲	نہج کا حکم
۴۴۹	نہج اور فصل کے لئے فصل کا حکم	۴۴۲	نہج کا حکم
۴۵۰	نہج کے لئے فصل کا حکم	۴۴۲	نہج کا حکم
۴۵۱	نہج اور فصل کا حکم	۴۴۲	نہج
۴۵۲	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۵۳	نہج	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۵۴	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۵۵	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۵۶	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۵۷	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۵۸	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۵۹	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۶۰	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۶۱	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۶۲	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۶۳	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۶۴	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۶۵	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۶۶	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۶۷	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۶۸	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۶۹	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۷۰	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۷۱	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۷۲	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۷۳	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۷۴	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۷۵	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۷۶	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۷۷	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۷۸	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۷۹	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۸۰	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۸۱	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۸۲	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۸۳	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۸۴	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۸۵	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۸۶	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۸۷	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۸۸	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۸۹	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۹۰	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۹۱	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۹۲	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۹۳	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۹۴	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۹۵	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۹۶	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۹۷	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۹۸	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۴۹۹	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے
۵۰۰	نہج کی رائے	۴۴۲	نہج کی رائے

۳۵۲	کئی درکن سے سنن و مستحبات کا ثبوت ہوتا ہے؟	۳۶۸	طرائق کے وجود و ثبوت کا اثبات و حیرات
۳۵۲	نزع	۳۶۸	نزع (خروج)
۳۵۲	نزع	۳۶۸	لغوی اور اصطلاحی معنی
۳۵۲	جن چیزوں میں بالافاق سبب مہمات ہے	۳۶۸	حکایت و حکمت کی پہلی پرستی و طریقہ
۳۵۲	وہ خوب میں فرق	۳۶۸	تراویح قرآن میں اقرار ہے کا حکم
۳۵۲	فساد - و فاسد	۳۶۸	اگر غیر فضلی، کم کو اقررت
۳۵۲	فاسد سے مراد	۳۶۸	مفسدین کے آداب
۳۵۲	مہلکات میں فاسد باطل کا فرق نہیں	۳۶۸	فتی (ایک قسمی عیب)
۳۵۲	مہلکات میں فاسد باطل کا فرق	۳۶۸	فتی سے مراد
۳۵۲	فتی - و فاسق	۳۶۸	فتی کا بناء پر حق و باطل
۳۵۲	لغوی و اصطلاحی معنی	۳۶۸	فتی
۳۵۲	○ حاد و وہ حق سے مراد	۳۶۸	فدیہ - و فداء
۳۵۲	فاسق و عادل کے سلسلے میں فقہاء کے اقوال	۳۶۸	لغوی، اصطلاحی معنی
۳۵۲	اس کا ذکر اور احسان و زمانہ پر ہے	۳۶۸	○ روزے کا فدیہ
۳۵۲	○ فاسق کا معنی	۳۶۸	○ غیر رمضان کے روزوں کا فدیہ
۳۵۲	○ فاسق کو	۳۶۸	○ فدیہ کی مقدار
۳۵۲	روایت حدیث اور فقہ	۳۶۸	○ مال اور روزہ چلانے والی کے لئے فدیہ کا حکم
۳۵۵	فعل (استعمال کے بعد چاہا)	۳۶۸	فرأى
۳۵۵	فرائین کے سچے ہوتے ہوئے و بی و ضمیمہ و غفل	۳۶۸	فرائین سے مراد
۳۵۵	فعلولی	۳۶۸	فرائین کے چار درجات
۳۵۵	فعلولی سے مراد	۳۶۸	فرض
۳۵۵	فعلولی کے ذریعہ نکاح	۳۶۸	لفظ اور اصطلاح میں
۳۵۵	فعلولی کے ذریعہ خیر و برکت	۳۶۸	کئی درکن سے فرض کا ثبوت ہوتا ہے؟
۳۵۶	فہم (شراب کی ایک خاص قسم)	۳۶۸	کئی درکن سے واجب کا ثبوت ہوتا ہے؟
۳۵۶	فہم سے مراد	۳۶۸	

۳۸۱	(۱) حد قذف کس ملک میں جاری ہوگی؟	۳۷۶	قدرت — تکلیف شرعی کی بنیاد
۳۸۱	(۲) دینی قذف کا نثر	۳۷۶	(۱) قدرت مطلقہ
۳۸۲	(۳) حد قذف کی مقدار	۳۷۷	(۲) قدرت مجزیہ
۳۸۲	(۴) حد قذف کو تہہ علی	۳۷۷	قدوسیہ
۳۸۲	قدرت ثابت کرنے کا طریقہ	۳۷۷	قدوس پر ہے، دوسے میں اہل سنت و جماعت کی رائے
۳۸۲	(۵) جب حد قذف راقطہ ہو جاتی ہے	۳۷۷	جریمہ کا نقطہ نظر
۳۸۳	قراءۃ	۳۷۷	تدویر کا نقطہ نظر
۳۸۳	قراءت	۳۷۷	تدویر کا محور رب ۱۱۸
۳۸۳	پڑھنے کا احادیث کی تکلیف پر ہوگا؟	۳۷۸	تدویر کا نثر
۳۸۳	ہندو الہی اور فطری کا قول	۳۷۸	تدویر
۳۸۳	امام احمد اور بشر بن علی کا قول	۳۷۸	محمکام میں
۳۸۳	نہ کر فی اور ابو یوسف کا قول	۳۷۸	اصطلاح قدرت
۳۸۳	قرآن	۳۷۸	(۱) قویٰ کو اپنی حالت پر مجبور دیا جائے
۳۸۳	(۱) اصطلاح قرآنیہ	۳۷۹	(۲) ضرر میں قدامت مستثنیٰ
۳۸۳	(۲) وجہ تفسیر	۳۷۹	شیخ محمد زکریا کا تفسیر
۳۸۳	(۳) (۱) ایک خاص صورت	۳۷۹	قوی (تہمت ترقی)
۳۸۳	قوی	۳۷۹	قوی (اصطلاحی معنی)
۳۸۳	قوی، اصطلاحی معنی	۳۷۹	(۱) تہمت ترقی کا معنی
۳۸۳	(۲) قوی کے کاموں میں شمار	۳۸۰	(۲) اسلامی عزت و آبرو کی اہمیت
۳۸۵	(۳) حنیف کا نقطہ نظر	۳۸۰	(۳) دوسروں میں
۳۸۵	تعلیق کی ایک صورت	۳۸۰	(۴) جس پر حد شرعی جاری ہوئی ہے
۳۸۵	قز (بندر)	۳۸۱	(۵) اصحاب سے مراد
۳۸۵	بندر کا نثر	۳۸۱	(۶) تہمت لگانے والے سے متعلق شرعیں
۳۸۵	مالک کی طرف سے تہمت	۳۸۱	(۷) زمانہ کی صورت تہمت
۳۸۶	بندر کا جواب		

۴۹۰	مالک اور شافعہ کی رائے	۴۸۶	○ خرید و فروخت
۴۹۰	حاکم کی رائے	۴۸۶	فرض
۴۹۱	○ مقررہ اضافہ کے ساتھ دائرے	۴۸۶	فرضی عمل
۴۹۱	○ دائرہ فرض کی کھد	۴۸۶	فرض کے اصطلاح میں
۴۹۱	حد کا نقطہ نظر	۴۸۶	○ ثبوت
۴۹۱	شافعی کی رائے	۴۸۷	○ فرض اپنے کاسم
۴۹۲	مالک کی رائے	۴۸۷	○ فرض - صدقہ سے بھی افضل
۴۹۲	حاکم کا نقطہ نظر	۴۸۷	بہر فرض و عداوت میں
۴۹۲	امام ابو حنیفہ کی رائے	۴۸۷	○ فرض لینے کا حکم
۴۹۲	○ فرض کی از چنگی کب واجب ہوگی؟	۴۸۸	○ فرض دینے اور فرضی بشرق و بیات
۴۹۲	از چنگی کا نقطہ نظر	۴۸۸	○ دوکان فرض
۴۹۲	مالک کی رائے	۴۸۸	○ فرض دینے کی اہلیت
۴۹۳	○ دینے میں فرض	۴۸۹	○ اصل فرض دل
۴۹۳	احتجاج	۴۸۹	مکمل چیزوں میں
۴۹۳	کفیل	۴۸۹	تنبیہ و دل میں فرض جائز نہیں
۴۹۳	رہن	۴۸۹	مالک اور حاکم کا نقطہ نظر
۴۹۳	○ فرض پر لگانے کا حکم	۴۸۹	شافعی کا نقطہ نظر
۴۹۳	○ فرض پر باواسطہ قطع	۴۸۹	سنت کا فرض
۴۹۳	○ سہرہ میں کاٹنا	۴۸۹	○ معاوضہ فرض جو کرے یا لازماً؟
۴۹۳	○ شترق ضروری سہاکی	۴۹۰	فرض لینے والے کے حق میں
۴۹۳	کاٹنا کا فرض کے طور پر ہیں وہی	۴۹۰	فرض دینے والے کے حق میں
۴۹۳	گوشت کا لینا دینا	۴۹۰	○ ادا فرض کی سمورت
۴۹۳	فرض میں تبدل سے پہلے تصرف	۴۹۰	قیمت کے بعد یہ فرض کی واپسی
۴۹۳	مکمل فرض مال کو طاعت پر لینا		

۳۹۹	قسمت کا مقصد	۳۹۲	قرض پر قبضہ کے لئے دیکھنا
۳۹۹	قسمت کا طریقہ	۳۹۵	قرض کیلئے ساتھ شرط لگانا
۳۹۹	از غلامی کا قضا نظر	۳۹۳	قرض طلاق
۳۹۹	قسمت (نور)	۳۹۲	کاغذ سے اسٹیم
۳۹۹	نورانی معنی	۳۹۵	قرض
۳۹۹	اصطلاحی معنی	۳۹۵	قرض کے بارے میں حق کا اثبات
۵۰۰	تقسیم کا ثبوت	۳۹۵	وہ ادارے کے لئے قرضہ
۵۰۰	○ کون تقسیم کرے؟	۳۹۵	قرض کے بارے میں صحیح تفسیر
۵۰۰	○ کیا قاضی خود سمیت بھی طلب کرے؟	۳۹۵	قرضوں میں ہمارے کے آواز کے لئے قرضہ
۵۰۰	(۱) طلبہ کی تہذیب کے لئے قرضہ ضروری ہے؟	۳۹۵	○ بوقت سفر کے لئے قرضہ لانا
۵۰۰	تقسیم ہونے کی تہذیب	۳۹۶	قرض (ایک اسلامی روای)
۵۰۰	○ تقسیم کا طریقہ	۳۹۶	قرض
۵۰۰	۱۔ اور اس کے لئے قرضہ اور ان کی زبان کی معنویت	۳۹۶	○ قرض سے مراد
۵۰۲	○ جب قرضہ ہوتا ہے	۳۹۶	○ قرضہ کا قضا نظر
۵۰۲	۲۔ اگر کوئی دوسرے طریق کا بتا دے	۳۹۶	○ قرضہ کے لئے وصیت
۵۰۲	متردد قرض میں اختلاف ہو جائے	۳۹۶	قرض
۵۰۲	تقسیم ہونے والی میں اور یہ دیکھ کر آئے	۳۹۶	○ قرضہ میں قرضہ سے دلچسپی
۵۰۲	۳۔ اگر قرضہ کے جوہریت پر ان کا کام ہو؟	۳۹۶	ہنر اور ان کی تعلیم کی شایستگی
۵۰۲	○ مہل (۱) اور ان کی معافی	۳۹۸	ہنر کا قضا نظر
۵۰۲	۲۔ قرضہ کا ثبوت	۳۹۸	قرض (ایک مال کے بارے میں غور و خیر)
۵۰۲	۳۔ اگر ان میں سے ایک کی موت ہو جائے؟	۳۹۸	قرض کی ضمانت
۵۰۲	۴۔ ان میں سے مہل؟	۳۹۸	قسمت
۵۰۲	قسم	۳۹۸	نورانی معنی
۵۰۲	قسم	۳۹۸	اصطلاحی معنی

صفحہ	قضايا	صفحہ	قضايا
۵۱۱	فقہی مسئلہ	۵۰۳	فقہی مسئلہ
۵۱۱	اصطلاحی تشریح	۵۰۳	اصطلاحی تشریح
۵۱۲	اہرام حنوی	۵۰۴	○ موت
۵۱۲	اہرام حنفی	۵۰۴	○ قولہ فی حدیث کی تفسیر
۵۱۲	○ کلام فقہاء کا قیام واجب ہے	۵۰۵	○ قصاص واجب ہونے کی شرطیں
۵۱۲	○ کار قضا کی کیفیت	۵۰۵	○ قاتل سے تعلق
۵۱۳	○ قضا کے چار ارکان	۵۰۶	○ آراء کی عدالت میں نقل کا استحباب
۵۱۳	○ قاضی مقرر کرنے کا حق	۵۰۶	○ مقتول سے متعلق
۵۱۳	○ قاضی کا رد و قبول	۵۰۶	○ اگر مرد مرتد کا قاتل ہو؟
۵۱۳	○ قاضی کے اوصاف	۵۰۷	○ غیر مسلم کا قاتل
۵۱۳	○ حکم شریعہ سے جہنمی کا معیار	۵۰۷	○ حنیفہ و زور سے قہما کا لفظ فقہ
۵۱۳	○ ناسخ کا معنی قضا پر تقرر	۵۰۷	○ حنیفہ کے ارکان
۵۱۳	○ خواتین کا عہدہ قضا و تقرر	۵۰۷	○ کلام کا قاتل
۵۱۵	○ قاضی کے آداب	۵۰۸	○ ایک شخص کے قتل میں حدود لوگ شریعہ ہوں
۵۱۵	○ قاضی کو قضا	۵۰۸	○ بواسطہ قاتل
۵۱۵	○ قاضی کی نشست گاہ	۵۰۹	○ مصائب قصاص کا حق کس کو ہے؟
۵۱۵	○ مسجد میں قضا	۵۰۹	○ حق قصاص کون وصول کرے؟
۵۱۶	○ اہمیت مقدمہ کے آداب	۵۱۰	○ اسام سے پہلے نظام کے طریقے
۵۱۶	○ فریقین کے ساتھ سلوک	۵۱۰	○ مرتدہ قصاص میں حنیفہ کا لفظ نکھر
۵۱۶	○ لباس و پوشاک	۵۱۰	○ شریعہ و اللہ کی رائے
۵۱۶	○ حلال اور حرام	۵۱۰	○ زوجہ و قصاص کا قصاص
۵۱۶	○ موت	۵۱۱	○ قصاص کب ساقط ہو جاتا ہے؟
۵۱۷	○ حج	۵۱۱	○ قصاص

۵۳۸	○ خلافِ قیاس اگلے کا مطلب	۵۲۹	تہجہ
۵۳۸	○ شرائط	۵۲۹	ہنسنے کے تین درجہ تہ
۵۳۸	○ عینیں طبع سے حلق	۵۲۹	نور میں تہ
۵۳۸	○ عمر سے متعلق	۵۲۹	نور میں تہ
۵۳۹	○ عینیں سے حلق	۵۲۹	نور میں تہ
۵۴۰	○ علت سے متعلق اثر میں	۵۲۹	متن کا تہ و نظر
۵۴۰	○ مسابک بنت	۵۴۰	امام یوسفیہ کی طرف شہزادی بہت درست تہ
۵۴۰	○ انصاف	۵۴۱	خیر کا متبادل
۵۴۱	○ علت مراد کا ذکر ہو	۵۴۱	جہد کا متبادل
۵۴۱	○ علت کی طرف اشارہ اور اس کی صورتیں	۵۴۱	تہی
۵۴۱	○ اجماع	۵۴۱	○ کیا تہی ناقص و مضبوط ہے؟
۵۴۱	○ اجتہاد و استنباط	۵۴۱	○ روزہ کی حالت میں تہی
۵۴۲	○ استنباط و صحت کے مراحل	۵۴۱	تہا
۵۴۲	○ تحریر کا طاق	۵۴۱	تہا کی ضرورت
۵۴۲	○ تصحیح کا طاق	۵۴۱	تہا اور اجتہاد
۵۴۲	○ تحقیق کا طاق	۵۴۱	تہا کی کہہ رہے ہیں لفظ تہی
۵۴۳	○ وصف نام سب کی یاد دہانی	۵۴۱	○ تہی کی تہی
۵۴۳	○ وصف مزاج	۵۴۲	○ تہی کا مزاج میں
۵۴۳	○ وصف طاق	۵۴۲	○ تہا کی کہہ رہے ہیں
۵۴۳	○ تہا سب غریب	۵۴۳	○ تہا کی تہی
۵۴۳	○ وصف مزاج	۵۴۳	○ تہا کی تہی سے تہا کی تہی
۵۴۳	○ تہیہ روزی سے مراد	۵۴۳	○ تہیہ روزی سے مراد
۵۴۳	○ طرہ و تہی	۵۴۳	○ تہا کی تہی
۵۴۳	○ طرہ	۵۴۳	○ تہا کی تہی کا فرق

۵۶۱	تعلیمی سائنس	۵۶۱	○ مطلق کائنات
۵۶۱	تعلیمی و روحانی	۵۶۲	○ مفید کائنات
۵۶۲	سیت کوکمار بانو دھنا	۵۶۲	○ مشروط کائنات
۵۶۲	مردوں کو تھیں سے نہ لانا پڑے	۵۶۲	○ مستقل کی طرف منسوب کائنات
۵۶۶	عزیم کا تفسیر	۵۶۳	○ تکمیل سے متعلق شرط
۵۶۶	کلا	۵۶۳	○ ایمن۔ یہ متعلق فرطیں
۵۶۶	گھڑے۔ مہربان کام	۵۶۳	○ منقول لے سے متعلق شرط
۵۶۶	گھڑے۔ گھڑے سے بچ	۵۶۳	○ منقول پر سے متعلق شرطیں
۵۶۶	کلب (۱۲)	۵۶۳	○ کائنات کے احکام
۵۶۶	تعلیمی سائنس	۵۶۳	○ پہلا قدم
۵۶۷	○ کنوں کی پرورش	۵۶۳	○ دوسرا قدم
۵۶۷	○ کئے کا جہاز	۵۶۳	○ کائنات کی شروعات کی؟
۵۶۷	○ کیا کائنات ممکن ہے؟	۵۶۳	○ تکمیل کی شکلوں میں سے جو کس سے؟
۵۶۸	○ کنوں کی خرید و فروخت	۵۶۳	○ کیا جج کے لئے جرم کس سے؟
۵۶۸	○ مقیم ہونے سے جو بعض خطہ نہیں	۵۶۳	○ کتب
۵۶۸	○ کتابیہ	۵۶۳	○ تجویز و تفسیر قرآن کتابیہ
۵۶۸	○ تعریف اور تحکم	۵۶۳	○ کتب ضرورت
۵۶۹	○ کتب	۵۶۳	○ کتب صحت
۵۶۹	○ آج کے کتب کے خلاف	۵۶۳	○ کتب پر پانے کا طریقہ
۵۶۹	○ کتب سے مراد	۵۶۳	○ غرضیں کا کتب
۵۶۹	○ حضرات سے یہ کا اختلاف	۵۶۳	○ کتب کا کتاب
۵۶۹	○ کتب (۲)	۵۶۳	○ مکتبی کام
۵۶۹	○ دوسری آوازوں میں جدوت گاؤں کے ساتھ میں بھر سوا	۵۶۳	○ کتب میں مداخل
۵۶۹	○ جدوت قائم کی طرف سے غیر سلوک عبارت گاؤں کے لئے مزاج	۵۶۳	○ کتب کے کام

۵۷۸	○ آئین کی تعداد	۵۷۰	علامہ فاضل کا بصیرت افروز بیان
۵۷۸	○ ستر پٹائی کی برعایت	۵۷۱	ابن ہمام کا نظارہ نظر
۵۷۸	○ بار یک مورہ جست لباس	۵۷۲	زیر
۵۷۹	○ رہنمائی پگڑے	۵۷۳	لاٹھی سے سرو
۵۷۹	○ پگڑے پہننے کے آداب	۵۷۴	لاٹھی فوٹ شدہ رشتہ کی طرح ادا کرے؟
۵۷۹	○ انیس طرف سے آقاؐ	۵۷۴	کیا اولیام کے ساتھ جبر و کفر ہے
۵۷۹	○ نیا کپڑا پہننے کی دعا	۵۷۴	کیا اسلام لائی کرنا تب ناممکن ہے؟
۵۷۹	○ بائیس طرف سے کپڑا درنا	۵۷۴	لباس
۵۷۹	پیشانی (۵۷۷)	۵۷۴	تھوڑی سی
۵۷۹	○ دودھ کا گرم گوشت کے مطابق	۵۷۴	انسان میں لباس کا فطر کی لائق
۵۷۹	○ اگر حلال جانور کی پر روئی حرام جانور کے ۵۷۷ سے ہے؟	۵۷۴	بدنقل - عکس قدرت
۵۸۰	○ نائی دودھ کی خرید و فروخت	۵۷۳	○ فرقی لباس
۵۸۰	○ جانور کے قتل میں ۵۷۷ دودھ کی فروخت	۵۷۳	○ مستحب
۵۸۰	○ سیرا کی بیچ	۵۷۳	○ سہار و جائز
۵۸۰	نہین (بکلی اعتد)	۵۷۳	○ مکروہ
۵۸۰	○ اعتد کو پاک کرنے کا طریقہ	۵۷۳	○ لباس شہرت
۵۸۱	○ اگر اعتد فرشی کی صورت میں ہو	۵۷۳	○ مرد و عورت کے لباس میں کمی
۵۸۱	گندہ (بکلی قبر)	۵۷۵	○ غیر مسلموں سے تحفہ
۵۸۱	گوشت (گوشت)	۵۷۵	○ مولا آقاؑ فرشی کی عہد شکنی و وضاحت
۵۸۱	○ کون جانوروں کا گوشت پاک اور کون کا ناپاک ہے؟	۵۷۶	○ مکروہ رنگ
۵۸۱	○ جانور کی گوشت کے بدلہ خرید و فروخت	۵۷۶	○ سرخ پگڑے
۵۸۱	○ گوشت ادا رہا؟	۵۷۷	○ سر سے رنگ
۵۸۲	○ لائق جانوروں کا گوشت ایک دوسرے کے بدلہ	۵۷۷	○ گندہ سے بیچ
		۵۷۸	○ خورشید کے نیچے

۵۸۷	لُحِب (محبت)	۵۸۲	لُحْن
۵۸۷	ن کھیل کے بارے میں بنیادی اصول	۵۸۲	لغوی معنی
۵۸۷	سزائیں	۵۸۲	ملا، قراءت کی اصطلاح تیس
۵۸۷	ظفر و قوت کا کھیل	۵۸۲	علامہ حوالی اور علامہ ثانی کی توضیحات
۵۸۹	دوسروں کے لئے اچھا اور مانتا ہو	۵۸۲	لُحِب (رازمی)
۵۸۸	مردان و زنانہ کھیل کا فرق	۵۸۲	لغوی معنی
۵۸۹	جوش ہو	۵۸۲	رازمی رکھنے کا تم
۵۸۹	جس کی رہنمائی	۵۸۳	دارِ زمینی کی مقدار
۵۸۹	ن جن کھیل کا اعادہ جس ذکر ہے	۵۸۳	ن زمینی سے متعلق کروات
۵۸۹	ن دور	۵۸۳	ن بہت کے دوسرا کلمہ سے اور بچے کے دل
۵۸۸	ن محض	۵۸۳	لسان (زبان)
۵۸۹	ن شیر کی	۵۸۳	لُحَاب
۵۸۹	ن گھوڑوں	۵۸۳	لُحَاب کا حکم
۵۸۹	ن تیر غازی	۵۸۳	لُحَان
۵۸۹	لُغَت	۵۸۳	لغوی معنی
۵۸۱	غولی معنی	۵۸۳	اصطلاحی تعریف
۵۸۱	اصطلاح شرماسی	۵۸۴	ن غرضان کا جس منظر
۵۸۱	ن فعال پر لغت چھٹی گئی ہو، گنا، کیر ہے	۵۸۵	لُحَان کی حکمت
۵۹۰	ن لغت کے حکم	۵۸۵	ن لُحَان کی شرائط
۵۹۰	عین لغت پر لغت	۵۸۵	ن لُحَان کا طریقہ
۵۹۰	ن موصوف پر لغوی لغت	۵۸۶	ن لُحَان کے جو
۵۹۰	کافر پر لغت کی تین صورتیں	۵۸۶	ن بچے کے نسب کا انداز
۵۹۰	دوسری لغت کا لغت پر لغت	۵۸۷	ن چار مسائل میں فقہاء کا اختلاف
		۵۸۷	ن لُحَان سے الفاظ

۵۹	استوار (حدیث کی ایک اصطلاح)	۵۶	محمد بن زکریا میں مہلبہ کا واقعہ
۵۹	مشتال	۵۶	گیامہ لہلہ کا کلمہ اب بھی ہوتی ہے؟
۵۹	ہدیہ اوزان میں مشتال کا وزن	۵۶	مجبوب (مطلقہ پائندہ)
۵۹	مشلہ	۵۷	مخ (فروست کی جانے والی چیز)
۶۰	اسلام میں مشلہ کی ممانعت	۵۷	○ اگر ایک طرف سے مخن ہو اور دوسری طرف سے سامان؟
۶۰	ہنگ میں محرم انسانی کی رعایت	۵۷	○ اگر ایک طرف سے مخنی فنی ہو اور دوسری طرف سے فنی؟
۶۰	ہانوروں کے ساتھ بدسلوکی کی ممانعت	۵۷	○ اگر دونوں طرف سے ایک ہی طرح کی چیز ہو؟
۶۰	قداس صرف تلواریں سے	۵۷	مزارک
۶۰	مشی	۵۷	حجرہ کہ سے مراد
۶۰	مشلی اور فنی کا فرق	۵۷	کیا مزارک کے لئے زبان سے کہا ضروری ہے؟
۶۱	○ فنی کب مشلی کے حکم میں ہو جاتی ہے؟	۵۷	مخیرا
۶۱	○ مشلی اشیاء کے احکام	۵۷	مشتاہبہ (اصول فقہ کی ایک اصطلاح)
۶۲	مجاز (اصول فقہ کی ایک اصطلاح)	۵۷	تعریف
۶۲	لغوی معنی	۵۸	معنی کے اعتبار سے مشتہبہ
۶۲	اصطلاحی معنی	۵۸	کیفیت کے اعتبار سے مشتہبہ
۶۲	مجاز اور معنی حقیقی کے درمیان امتلا سبت	۵۸	مشتہبہ کا حکم
۶۲	○ مجاز کا حکم	۵۸	اہل علم کے بیار میں اصطلاح میں تراس
۶۲	بیک وقت حقیقی و مجازی معنی	۵۸	محد (مستفرد و خدشات)
۶۲	معلوم مجاز	۵۸	کائف مستفردوں کے لئے حد کے احکام
۶۲	مجبوب	۵۸	○ حد کی مقدار
۶۲	لغوی و اصطلاحی معنی	۵۸	○ زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم
۶۳	مجبوب کا دفع کلام	۵۹	حد - ایک صن سلوک
۶۳	مجری (پانی کے بہاؤ کی جگہ)	۵۹	مستقیم (شریعت کی گاہ میں قائل بقیت)
۶۳	دوسرے کی زمین سے پانی لے جانے کا مسئلہ		

۶۷	خراب	۶۳	گلکس (ایک قسمی اسمعار)
۶۷	خراب اسطش ہو	۶۳	جس کی تہی سے جس کی تہی
۶۷	خراب کے امور کو کھڑو	۶۳	کاہل تہی سے جس کی تہی
۶۷	خراب سے ہٹ کر دہریہ مت	۶۳	عروض آریہ سے گی گلکس کی تہی
۶۷	کھسب	۶۳	مجل (اسم فاعل ایک اصطلاح)
۶۷	جوش کاو کی کھسب میں آؤں	۶۳	خوبی اصطلاحی سلی
۶۷	داؤ کی کھسب کو مت	۶۳	نعم
۶۷	مفلور (مصور)	۶۳	مجلون (ہاگل)
۶۷	مکلم (اسم فاعل ایک اصطلاح)	۶۳	مجلون
۶۷	تشریف	۶۳	نہیں کاہل اور ذہیل
۶۸	اگر ختم ہوا میں قضا ہو؟	۶۳	نہیں کے اور نہ کھانے
۶۸	کلمہ کی ایک اور تشریف	۶۳	نہیں کوئی کھانے کے طبع ہوئے کی طبع ہوئے؟
۶۸	مبارک	۶۳	نہیں سے کھانے کا بار نہیں
۶۸	نہیں اور جہیز	۶۳	مجلول
۶۸	نہیں کا کلمہ اصطلاحی	۶۳	نہیں مجلول الملب
۶۸	مبارک (نہیں کی ایک صورت)	۶۳	نہیں مجلول مفلور مجلول
۶۸	مبارک (نہیں کی ایک صورت)	۶۳	نہیں مجلول کی اصطلاح میں
۶۸	مبارک اور ان میں	۶۳	نہیں مجلول کی تہی نہیں
۶۸	مبارک (نہیں کی ایک صورت)	۶۳	مجلول (نہیں کی ایک اصطلاح)
۶۸	مبارک	۶۳	نہیں کے جہیز نہیں
۶۸	نہیں سے غفلت ہو	۶۳	نہیں تہی ام نالی
۶۸	نہیں کا سب سے اشراف ہے	۶۳	نقشہ (تہی پر مرکب نہیں)
۶۸	نہیں کا غفلت ہو	۶۳	تہی پر مرکب کی تہی
۶۸	نہیں کے بارے	۶۳	نہیں تہی کی تہی

۸۰	انگریزی میں خط و نشان کیا ہے؟	۸۰	انگریزی کی علامت
۸۱	گرمیوں کا کوئی اور سفر کیا ہے؟	۸۱	انگریزی کی علامت
۸۲	انگریزی کی علامت	۸۲	انگریزی کی علامت
۸۳	انگریزی کی علامت	۸۳	انگریزی کی علامت
۸۴	انگریزی کی علامت	۸۴	انگریزی کی علامت
۸۵	انگریزی کی علامت	۸۵	انگریزی کی علامت
۸۶	انگریزی کی علامت	۸۶	انگریزی کی علامت
۸۷	انگریزی کی علامت	۸۷	انگریزی کی علامت
۸۸	انگریزی کی علامت	۸۸	انگریزی کی علامت
۸۹	انگریزی کی علامت	۸۹	انگریزی کی علامت
۹۰	انگریزی کی علامت	۹۰	انگریزی کی علامت
۹۱	انگریزی کی علامت	۹۱	انگریزی کی علامت
۹۲	انگریزی کی علامت	۹۲	انگریزی کی علامت
۹۳	انگریزی کی علامت	۹۳	انگریزی کی علامت
۹۴	انگریزی کی علامت	۹۴	انگریزی کی علامت
۹۵	انگریزی کی علامت	۹۵	انگریزی کی علامت
۹۶	انگریزی کی علامت	۹۶	انگریزی کی علامت
۹۷	انگریزی کی علامت	۹۷	انگریزی کی علامت
۹۸	انگریزی کی علامت	۹۸	انگریزی کی علامت
۹۹	انگریزی کی علامت	۹۹	انگریزی کی علامت
۱۰۰	انگریزی کی علامت	۱۰۰	انگریزی کی علامت

۱۲	○ قہر میں حال ہے یا استوں ہوں	۹۷	○ امام کے تھوڑے، بھگت کے بھوکا ہے؟
۹۳	○ اُڑوا رہا ہے سے مسجد قہر کی؟	۹۷	○ امام کے طالب بھرنے کے بھوکا ہے؟
۹۴	○ قہر میں غیر مسلمہ بچوں کا نشان	۹۸	○ مسجد کھڑی، مٹی کی اجڑا
۹۳	○ بندوں کا تھوڑا	۹۸	○ چاروں طرف جس میں مسیوق غفلت کے غم میں ہے
۹۳	○ غصہ کی زمین پر مسجد قہر	۹۸	○ اُڑا، مسیوق کو نہ بھاتا ہے؟
۹۳	○ قبرستان میں مسجد قہر اتنا سچ	۹۹	
۹۳	○ مسجد کا تھوڑا تھوڑا	۹۹	
۱۳	○ آرائش میں نہ	۹۹	
۱۴	○ نہ دعا دعا کی رعایت	۹۹	○ ساجد خدا کا اللہ چاہے؟
۱۴	○ دعا دانی پر غصہ نہ	۹۹	○ قہر میں کئی اہمیت
۱۴	○ مسجد کو کئی کے نام سے مہم نہ	۹۹	○ مسجد قہر
۱۵	○ مسجد میں داخل ہونے کے آداب	۹۹	○ آداب قہر میں
۱۵	○ مسجد کے آداب	۹۹	○ مسجد کی قہر
۱۵	○ مسجد مسجد	۹۹	○ مسجد شریک بے ہے؟
۱۵	○ مسجد میں وضو، استنجا وغیرہ	۹۹	○ امام ابو حنیفہ کی رائے
۱۵	○ مسجد کی اہم اور غیرہ سے کئی پہنچنا	۹۹	○ طریقہ کاغذ نظر
۱۵	○ مسجد میں تھوڑا	۹۹	○ تفریق کا راز
۱۵	○ عبادت چلاؤت میں مسجد میں غل ہوتا	۹۹	○ مسجد ہونے کے لئے عمارت ضروری نہیں
۱۶	○ بد دعا دانی کی مسجد کھڑا	۹۹	○ حق اللہ کی سے نہان مسجد
۱۶	○ کوڑی آواز جس کے زخم سے ہوتی ہو	۹۹	○ قہر کے وقت کی چلیا خول میں مسجد کی اہمیت نہ تھی
۱۶	○ مسجد کی بچنے کے بعد	۹۹	○ بعد میں مسجد سے استنجا کی نیت معتبر نہیں
۱۶	○ بے شعور بچوں کی مسجد کھڑا	۹۹	○ ساجد کی کھی ہوئی جگہ پر کان وغیرہ کی قہر
۱۶	○ مسجد میں شرع و فروعیت، شعر کوئی اور منظر	۹۹	○ کتب ازہریت لکھ، مسجد کے قہر میں لکھا

۱۰۰	مشترک (اسول فقہ کی ایک اصطلاح)	۹۶	○ مسجد میں سونا
۱۰۰	تعریف	۹۷	مسجد میں اخراجِ ریح
۱۰۱	کیا مشترک الفاظ کا وجود ہے؟	۹۷	○ کسی مسلمان کو مسجد سے روکنا درست نہیں!
۱۰۱	ہر ایک وقت ایک سے زیادہ معنی مراد لیا جاتا	۹۷	مسجد میں جھکی جھکے
۱۰۱	○ عجم	۹۷	مساجد میں تعلیم
۱۰۱	مشترک سے مؤول	۹۸	تعلیم کے لئے مسجد کی اشیاء کا استعمال
۱۰۱	مشترک اور عمل میں فرق	۹۸	مساجد میں چراغاں
۱۰۱	مشترک میں تاویل کی مثال	۹۸	○ مشرقِ اکام
۱۰۲	مشکل (اسول فقہ کی ایک اصطلاح)	۹۸	مقدمت کا فیصلہ
۱۰۲	تعریف و مثال	۹۸	سزاؤں کا اجراء
۱۰۲	عجم	۹۸	غیر مسلموں کا داخلہ
۱۰۲	مصارفہ (الفاظِ لہجہ)	۹۹	دری و تہ کبیر
۱۰۲	مصارفہ اور منصب میں فرق	۹۹	ذکرِ براء و از بلیہ
۱۰۲	ایسے مال میں زکوٰۃ کا عجم	۹۹	بیک یا گنا
۱۰۲	مصافحہ	۹۹	دینی اغراض کے لئے امانت کی اپیل
۱۰۲	لفظی معنی	۹۹	گھر کی مسجد
۱۰۲	مصافحہ کی انشائیات	۹۹	انقض مسجد
۱۰۳	مصافحہ مستحب ہے	۱۰۰	مسح
۱۰۳	○ بعض نمازوں کے بعد مصافحہ	۱۰۰	مسکین
۱۰۳	خامی قاری کا عجم کشا بیان	۱۰۰	مسئل (پانی کی لاسی کی جگہ)
۱۰۳	○ مصافحہ کا مستحسن طریقہ	۱۰۰	سرکاری نالی سے پانی کا اخراج
۱۰۳	○ دو باتوں سے مصافحہ کی دلیلیں	۱۰۰	دوسرے کی زمین سے پانی کا گزرتا
۱۰۳	امام بخاریؒ کی کاغذ و نظر	۱۰۰	مشاع (مشترک چیز)
۱۰۳		۱۰۰	مشاع سے مراد

۱۰۳	مصلحت مرسلہ کے لئے شرطیں	۱۰۵	یہ کے نقطہ سے غلط فہمی
۱۰۳	○ مصلحت اور سند صد شریعت میں ہم آنکی	۱۰۵	ایک ہاتھ سے بھی جائز
۱۰۳	○ امور و قہد کی تہوں	۱۰۵	مرا: تا شوق کی رائے
۱۰۳	○ اربعہ تہوں و حلقہ شریعت مقصود ہو	۱۰۵	عہدہ کشمیری کی رائے
۱۰۳	○ امام غزالی کی تحفیات	۱۰۵	مصلحت مرسلہ
۱۰۳	○ علامہ عیث	۱۰۵	○ مصلحت سے مراد
۱۰۵	تہہ مصلحت اور خصوصیت سے قاضی ہو	۱۰۶	○ شریعت میں مصلحت کی رعایت
۱۰۵	○ لفظہ کے لئے مقرر	۱۰۶	○ غالب مصلحت اور ترجیح
۱۰۶	مصر (شہر)	۱۰۶	○ شریعت کے مقاصد
۱۰۶	○ مصر سے مراد	۱۰۶	○ شہر شریعت کے مابین
۱۰۶	مصراتہ	۱۰۶	○ ضروریات
۱۰۶	○ مصراتہ کے قواعد میں	۱۰۶	○ مباحیات
۱۰۶	○ دعوہ کے لئے مقررہ کے لئے ہوا (دراستہ)	۱۰۶	○ تحفیات
۱۰۶	○ مذہب کا نقطہ نظر	۱۰۶	مصلحت مرسلہ
۱۰۶	مضاربت (ایک ہاتھ سے)	۱۰۶	○ مصلحت مبالغہ
۱۰۶	○ جب ہر طرف راہ ہمارا ہے	۱۰۶	مصلحت مستترہ
۱۰۶	مضاربت	۱۰۶	○ مصلحت مستترہ
۱۰۶	○ اصول و مصلحت میں	۱۰۶	مستتر ہونے کی دلیل
۱۰۶	ثبوت	۱۰۶	ماہی نقطہ نظر
۱۰۶	○ مقدار بیت کی خدمت	۱۰	احرف
۱۰۶	ارکان	۱۱	سربلہ
۱۰۶	درست ہونے کی شرطیں	۱۲	شرائع
۱۰۶	○ مائدین وکیل بنانے کے نکل ہوں	۱۲	○ مصلحت مرسلہ کے مستتر ہونے پر اتفاق

۱۴۲	○ سرمایہ کی کاپی	۱۱۱	○ ماس معال کرکسی ہو
۱۴۲	○ مضاربیت کا سود ہوجائے	۱۱۲	○ اصل سرمایہ معلوم ہوجائیں جو
۱۴۳	○ مضاربیت کا سود ہونے کی صورت میں؟	۱۱۳	○ سرمایہ نقد ہونے کی صورت میں
۱۴۴	○ مضاربیت قائم ہونے کی صورت میں	۱۱۴	○ سرمایہ مضارب کے حوالہ کر دے
۱۴۵	مضارب (مہنگی جیڑی ہوتا ہے)	۱۱۵	○ علیحدگی دونوں کی شرکت ہو
۱۴۶	○ جس میں سرمایہ کی مالکیت ہو اور اس کا حکم	۱۱۶	○ علیحدگی کا تناسب ہونے کو فیصلہ مضارب
۱۴۷	مضارب (مالی کرہ)	۱۱۷	○ شرکا کا
۱۴۸	مطل (مال غنل)	۱۱۸	○ حکم
۱۴۹	○ مال غنل کی کماؤ	۱۱۹	○ امین، مکار، نیک، مکار، شریک
۱۵۰	مطلوب (مطلوبہ کی ایک اصطلاح)	۱۲۰	○ اگر سود ہوجائے
۱۵۱	○ تحریف	۱۲۱	○ مضارب سرمایہ کار کی خلاف ورزی کرے
۱۵۲	○ اگر مضارب اپنی مطلق ہو؟	۱۲۲	○ اگر اصل سرمایہ میں کسی نقصان ہو جائے
۱۵۳	○ اگر مضارب ہو؟	۱۲۳	○ مضاربیت کی دو قسمیں
۱۵۴	○ اگر ایک مضارب اور دوسری مضارب ہو؟	۱۲۴	○ مضاربیت مطلقہ میں مضارب کے تصرفات
۱۵۵	○ سبب اور اثر مضاربیت	۱۲۵	○ مضارب کی اور سے مضاربیت کرے
۱۵۶	○ سبب اور اثر مضاربیت	۱۲۶	○ جو تصرفات یا معاملہ چاہے مضارب
۱۵۷	○ حکم مختلف ہو سبب ایک ہو	۱۲۷	○ جو تصرفات معاملہ کے باوجود مضارب
۱۵۸	○ حکم ایک ہو سبب مختلف	۱۲۸	○ منفعہ مضاربیت
۱۵۹	مضاربیت	۱۲۹	○ جسکی قید ہے
۱۶۰	○ سود کا ثبوت	۱۳۰	○ اقلیم، دائرہ، اور کی زمین
۱۶۱	○ قیادہ کا حکم	۱۳۱	○ مال کی زمین
۱۶۲	○ قیادہ کا حکم	۱۳۲	○ دست کی قید ہے
۱۶۳	○ غیر غرض سے معاوضہ	۱۳۳	○ شرائط و قیود کے سلسلہ میں غیادہ کی اصول
۱۶۴	○ سود کی ایک قسم جو جائز ضرورت	۱۳۴	○ مضارب کے حق

۱۳۱	مستور	۱۳۵	مستور (مستورین)
۱۳۱	○ مستور سے مراد	۱۳۵	○ مسافار کی ضرورتیں
۱۳۱	○ مستور کے مال کا قسم	۱۳۵	مصابہ
۱۳۱	○ مستور کے مال سے مستحقین کا انحصار	۱۳۵	○ مٹی سالوں کے لئے عرصہ اور بارگاہِ فرطت کو
۱۳۱	○ مستور کے مال میں میراث	۱۳۵	معدن (کان)
۱۳۲	○ مٹی مدت کے بعد اوقات کا قسم لے گا؟	۱۳۵	○ زکوٰۃ کا مسئلہ
۱۳۲	○ مستور کی بی بی کا نکاح	۱۳۵	○ مالک کا مسئلہ
۱۳۲	○ فقہاء کی تفصیلات	۱۳۶	○ شایع کی رائے
۱۳۲	○ اگر مستور نے مال نہ پہنچا تو؟	۱۳۶	○ حلیہ کا مسئلہ
۱۳۳	مطلوب (دعا طلبہ)	۱۳۶	○ کان کن مزدور کی موت ہو جائے
۱۳۳	مطلوبہ (جب کوئی علاقہ سوچ دیا گیا ہو)	۱۳۶	معدوم
۱۳۳	مطلوبہ (اصول فقہ کی ایک اصطلاح)	۱۳۶	○ معدوم سے مراد
۱۳۳	○ مطلق	۱۳۶	○ معدوم کی تکفیر
۱۳۳	○ معلوم ہوائی	۱۳۶	معروف
۱۳۵	○ معلوم ہوائی	۱۳۶	○ لغوی اصطلاحی معنی
۱۳۶	○ معلوم ہوائی کے مستحق ہونے کی شرطیں	۱۳۶	○ شریعت کی اساسات میں سب کی سب معروف ہیں
۱۳۶	ممنوع (دین کا بدلہ مل)	۱۳۶	مقصود (راستی کا مقصد، احرام)
۱۳۶	ممانعت (امان سے امان کی فروخت)	۱۳۶	○ حریم کی جان و مال کا قسم
۱۳۶	ممنوع (اصول فقہ کی ایک اصطلاح)	۱۳۶	مقاوضہ (شرع کی ایک قسم)
۱۳۶	مکاتب (غلام کی ایک قسم)	۱۳۶	مفسر (اصول فقہ کی ایک اصطلاح)
۱۳۶	مکروہ	۱۳۶	○ تخریج
۱۳۶	مس	۱۳۶	○ منکر کا قسم
۱۳۶	○ سب سے افضل جگہ		

۱۳۸	○ سر کی کمر سے کم اور لاندہ سے زیادہ مقدار	۳۳	پاک ہے یا ناپاک ہے؟
۱۳۹	○ مختلف حالتوں میں سر کے ادا کا	۱۳۵	مواہات (تلاذیعین)
۱۳۹	سر متھین ہوا اور وضو ہو گئی	۱۳۵	مواہات
۱۳۹	سر متھین ہوا اور وضو نہ ہو	۱۳۵	موت
۱۳۹	سر متھین نہ ہوا اور وضو ہو گئی ہو	۱۳۵	○ موت کی قنات
۱۳۹	سر متھین ہو اور وضو کی قربت نہ آئے	۱۳۵	موشح
۳۹	موشح اخذ نہ کی	۱۳۵	موقوف (تقدیر سے کی ایک اصطلاح)
۵۰	ابن خواتین کے لئے حد منسوب ہے	۱۳۵	مکولہ القلوب
۵۰	○ ادا قنات میں شرط مہر کی مقدار	۱۳۶	سولی
۵۰	○ مہر شری	۱۳۶	سولی الموالیات
۵۰	مہر شری - ۷۰ مرہ	۱۳۶	مہاباۃ (ہدائی اور استغفار)
۵۰	مہر شری کے بارے میں اختلاف ہو جائے؟	۱۳۶	مہر
۱۵	○ مہر طلق اور مہر جلی	۱۳۶	مہر کی کیفیت
۱۵۱	کیا عورت تیار اٹھ کر اپنے لغو کو نکال سکتی ہے؟	۱۳۶	○ مہر اور ناکارہ کا وجوب
۱۵	اگر عورت مہر میں اختلاف ہو جائے؟	۱۳۶	مہر کے نام
۱۵	نکاح نامہ کی صورت میں مہر کا نسخہ	۱۳۶	انتہی تریف
۱۵۱	شہر کی بنا پر بی بی کی صورت میں مہر کا عہد	۱۳۶	۷۰ عہد مہر کا ثبوت
۱۵۱	میت	۱۳۶	اگر ناک میں مہر نہ ہوئے کی شرط ہو؟
۱۵۱	مرنے کے بعد کیا کیا مئے؟	۱۳۶	اگر زمین کی میں مہر ادا ہو گیا؟
۱۵۲	بہرہ جملہ اور اقلیٰ تحقیق و رؤیت کی احکام	۱۳۶	○ کوئی بی بی یا مہر کی کئی چیز؟
۱۵۲	مرد کے پاس قرآن شریف کی تلاوت	۱۳۸	تعمیر قرآن اور مہر
۱۵۳	لاش کی صفائی	۱۳۸	معمومہ متھین ہونا ضروری ہے
۱۵۳	بل اجازت دہر سے کی زمین میں نہ لینی	۱۳۸	اگر مرد کا ہاتھ نہ ہو

۱۵۵	نہ سوئے میراث	۱۵۴	صحیح (مراد)
۱۵۶	حق	۱۵۴	امیت اور میت
۱۵۶	اختلاف دین	۱۵۴	نہ پائی نہ پائی کے احکام
۱۵۶	اختلاف دار	۱۵۴	پانی کا جانور
۱۵۶	نہائی	۱۵۴	فحش کچا نہ جس میں خون نہ ہو
۱۵۶	زمرہوں میں میراث کے تقاضا	۱۵۴	بیکٹی کا چاندراں میں خون ہو
۱۵۶	خو خجی میں میراث کے تقاضا	۱۵۴	بیکٹ نہ کی دھیرا کا نعم
۱۵۷	خو خجی کی چار قسمیں	۱۵۴	رواۃ اور ہجر
۱۵۷	زوک الفروقت	۱۵۴	زمرہ کی خرید و فروخت
۱۵۷	محب	۱۵۴	میراث
۱۵۷	دوری میراث	۱۵۴	قانون میراث میں اہل ذمہ کو عدل و اعتدال
۱۵۷	زور و شہد احوال	۱۵۴	زمرہ کے متعلق چار حقوق
۱۵۸	شہر	۱۵۴	تجزیہ اقصیٰ کا نظام
۱۵۸	نہائی	۱۵۵	زین کی دھجی
۱۵۸	نہائی	۱۵۵	امیت کی حقیقت
۱۵۸	نہائی	۱۵۵	زین کی تغیر
۱۵۸	نہائی	۱۵۵	زور و شہد ترتیب
۱۵۸	زور و شہد	۱۵۵	مصابہ فراموشی
۱۵۸	نہائی	۱۵۵	نہائی میراث و شہاد
۱۵۸	پوتی	۱۵۵	نہ صہات نہ ہوں؟
۱۵۸	نہ شریک بھائی	۱۵۵	نہائی اور غرضی بھی نہ ہوں؟
۱۵۸	نہائی	۱۵۵	نہائی اور غرضی بھی نہ ہوں؟
۱۵۸	نہ شریک بہن	۱۵۵	نہائی اور غرضی بھی نہ ہوں؟
۱۵۸	نہ شریک بہن	۱۵۵	نہائی اور غرضی بھی نہ ہوں؟

۶۴	اکثری کی امن میں جاؤ۔ اس کی تاریخ ہے؟	۱۵۹	اسٹریٹجی
۶۵	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۶۰	اسٹریٹجی
۶۶	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۶۱	اسٹریٹجی
۶۷	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۶۲	اسٹریٹجی
۶۸	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۶۳	اسٹریٹجی
۶۹	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۶۴	اسٹریٹجی
۷۰	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۶۵	اسٹریٹجی
۷۱	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۶۶	اسٹریٹجی
۷۲	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۶۷	اسٹریٹجی
۷۳	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۶۸	اسٹریٹجی
۷۴	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۶۹	اسٹریٹجی
۷۵	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۷۰	اسٹریٹجی
۷۶	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۷۱	اسٹریٹجی
۷۷	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۷۲	اسٹریٹجی
۷۸	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۷۳	اسٹریٹجی
۷۹	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۷۴	اسٹریٹجی
۸۰	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۷۵	اسٹریٹجی
۸۱	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۷۶	اسٹریٹجی
۸۲	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۷۷	اسٹریٹجی
۸۳	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۷۸	اسٹریٹجی
۸۴	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۷۹	اسٹریٹجی
۸۵	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۸۰	اسٹریٹجی
۸۶	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۸۱	اسٹریٹجی
۸۷	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۸۲	اسٹریٹجی
۸۸	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۸۳	اسٹریٹجی
۸۹	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۸۴	اسٹریٹجی
۹۰	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۸۵	اسٹریٹجی
۹۱	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۸۶	اسٹریٹجی
۹۲	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۸۷	اسٹریٹجی
۹۳	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۸۸	اسٹریٹجی
۹۴	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۸۹	اسٹریٹجی
۹۵	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۹۰	اسٹریٹجی
۹۶	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۹۱	اسٹریٹجی
۹۷	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۹۲	اسٹریٹجی
۹۸	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۹۳	اسٹریٹجی
۹۹	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۹۴	اسٹریٹجی
۱۰۰	اکثری کی تاریخ کیا ہے؟	۱۹۵	اسٹریٹجی

۱۷۹	انہاء اور ہیراٹ	۱۷۲	نہاست مرتبہ و غیر مرتبہ
۱۶۹	○ انہاء کے بارے میں مذکورہ نہیں	۱۷۳	○ مرتبہ نہاست کا ذکر کرنے کا طریقہ
۱۶۹	غینہ	۱۷۳	○ غیر مرتبہ نہاست سے اپنی کا طریقہ
۱۶۹	غری و اصلہ جی معنی	۱۷۳	○ نکلنے والے غیر ہواک کرنے کا طریقہ
۱۶۹	○ غینہ کی حالت و عورت	۱۷۳	○ نہاست علیحدہ و خفیہ
۱۷۰	غشش اور بھیر کی شراب	۱۷۳	○ نہاست علیحدہ کا حکم
۱۷۰	غزلی نام جو کسے قتل پر	۱۷۳	○ درم کا وزن اور سادات
۱۷۰	جہ گہوں وغیرہ کی شراب	۱۷۳	○ نہاست خفیہ کا حکم
۱۷۰	○ بعض برغوں کے استعمال کی کرنت پھر اجازت	۱۷۳	○ جہ اور سالہ شام کا فرق
۱۷۰	○ غزہ حمرے و غور	۱۷۳	○ غلغہ نہاستیں
۱۷۱	امام ابوحنیفہ کا رجسٹرا	۱۷۳	○ انسان کے فضلات
۱۷۱	سراج	۱۷۳	○ حرام جانور و ان کا نفیہ
۱۷۱	تین (سری ہوئی تین)	۱۷۳	○ حل جانوروں کا نفیہ
۱۷۱	سری ہوئی تین کھانے کا حکم	۱۷۳	○ پکے دھن کی ریت
۱۷۱	نار (نار)	۱۷۳	○ مردار
۱۷۱	نوش کے موثر پر پھسکا شیر لٹا دینا	۱۷۳	○ سوز
۱۷۱	منہ کا کھنکھار	۱۷۳	○ آبی
۱۷۱	دوسرے فقہاء کی رائے	۱۷۵	○ کھانا اور معدوں کا مجموعہ
۱۷۳	○ کھانے کے سوجیے	۱۷۵	○ شراب
۱۷۳	○ متفرق حکام	۱۷۵	○ نہاست کا دھون
۱۷۳	○ لٹانے کے سہائے تقسیم	۱۷۵	○ مستقل پانی
۱۷۳	نہیست (ہوا کی)	۱۷۵	○ نہاست دور کرنے کے ذرائع
۱۷۳	نہاست جتنی ہوگی	۱۷۵	○ نہاست بھی زائل کرنے والی اشیاء

۱۸۸	○ شیخ کا نبوت	۱۸۱	○ نذرانے کا حکم
۱۸۹	○ شیخ جاننے کے لوازمات	۱۸۱	○ نذر کا اثر
۱۸۹	○ شیخ کی ضرورت	۱۸۲	○ اگر نذر پوری کر لیا تو ہے؟
۱۸۹	○ صحابی کی اطلاع	۱۸۲	○ ”نذر پڑھو“ کا حکم
۱۸۹	○ شیخ کے علم سے	۱۸۲	○ نذر کی شرط سے حلق ہوا؟
۱۸۹	○ اجماع امت	۱۸۲	○ نذر پوری کرنا کب واجب ہے؟
۱۸۹	○ معظرات اسلام آباد کی کمی اور کمی	۱۸۲	○ اگر نذر حلق ہوا؟
۱۹۰	○ قرآن کی موجودہ تہ سے شیخ کا فیصلہ	۱۸۲	○ کسی نہ کسی حکم سے حلق ہوا؟
۱۹۰	○ شیخ سے حلق شرائط	۱۸۲	○ وقت سے حلق ہوا؟
۱۹۰	○ جن خصوصیات میں شیخ کا احتیاج نہیں	۱۸۲	○ اگر نذر پڑھا تو واجب ہے یا بے اثر؟
۱۹۱	○ شیخ کی چار ضروریات	۱۸۳	○ حکم کے اعتبار سے نذر کی چار ضروریات
۱۹۱	○ قرآن کا شیخ قرآن سے	۱۸۳	○ طاعت کی نذر
۱۹۱	○ حدیث کا شیخ حدیث سے	۱۸۳	○ معصیت کی نذر
۱۹۱	○ آیات سے امامیہ کا شیخ	۱۸۳	○ کفر کی نذر
۱۹۱	○ امامیہ کے آیات کا شیخ	۱۸۳	○ مباحات کی نذر
۱۹۲	○ طاعت و حکم کے اعتبار سے شیخ کی ضرورت	۱۸۳	○ نذر (معمول)
۱۹۲	○ طاعت و حکم دونوں منسوخ	۱۸۳	○ عورتوں پر اسلام کے احکامات
۱۹۲	○ طاعت باقی، حکم منسوخ	۱۸۴	○ مردوں اور عورتوں کے مہمان کی حکام کی شرعی ہے؟
۱۹۲	○ حکم باقی، طاعت منسوخ	۱۸۶	○ شیخ
۱۹۲	○ کیا شرط و قید کا اضافہ بھی شیخ ہے؟	۱۸۶	○ لغوی اصطلاحی فرق
۱۹۳	○ قرآن مجید میں شیخ کی تعداد	۱۸۷	○ قصص اور قید بھی شیخ ہے
۱۹۳	○ احکام میں شیخ کا اثر	۱۸۷	○ شیخ اور قصص میں فرق
۱۹۴	○ شیخ سرحدی	۱۸۷	○ طہر پڑھنا کا فرق

۲۰۰	○ نقشہ شہر مل جل جی	۲۰۱	○ نقاس کی مدت
۲۰۶	○ خوراک	۲۰۵	خیر اور حاکم کا خط انظر
۲۰۷	کپا کھا یا کپا ہوا؟	۲۰۱	الکیر و شوافع کی رائے
۲۰۲	خوراک کی مقدار	۲۰۶	کم سے کم مدت نفی
۲۰۶	○ رلین - نوعیت اور مقدار	۲۰۶	ماقدہ بن راشد کا تاریخ
۲۰۶	مالہ نامہ ماہانہ و مویہ	۲۰۲	جن سور میں جعفر و نقاس کے احکام میں فرق ہے؟
۲۰۶	کھانے سے متعلق دوسری ضروریات	۲۰۲	نفاق
۲۰۷	○ پریشاک	۲۰۳	منا فی اورہ و نوری
۲۰۷	لباس میں عرف کی وجہ سے	۲۰۳	نقد
۲۰۷	سار میں کمر سے کم درجہ سے	۲۰۳	تقویٰ مبنی
۲۰۷	موتی پڑے	۲۰۳	رجسری کی کنوئین
۲۰۷	جزا پہلے امور سے	۲۰۳	اصول کی تعریف
۲۰۷	○ آرائشی اشیاء	۲۰۳	○ خور و پائنتہ
۲۰۷	○ ہنر اور فن	۲۰۳	○ تربت داری کی وجہ سے نقد کا وجہ
۲۰۷	مہر سے اور لاف	۲۰۳	○ نقد - جس سے ضرورت پوری ہو جائے
۲۰۷	شامی کی اصولی وضاحت	۲۰۴	○ بی کی کا نقد
۲۰۸	○ رہائش	۲۰۳	وجہ نقد کی وجہ
۲۰۸	کرنا بد عادت کا مکان	۲۰۳	نقد کا معنی کج ہے
۲۰۸	مکان کا معیار	۲۰۵	○ جب بی کی نقد کی مقدار میں ہو گیا!
۲۰۹	غیر مشترک مکان	۲۰۵	مریض کا نقد
۲۰۹	مشترک مکان کی مختلف صورتیں اور ان کا حکم	۲۰۵	زہرے کا نقد
۲۰۹	مساجد میں کپڑوں	۲۰۵	○ ہنر کا نقد
۲۰۹	پوری کسے شہر داروں کا قیام	۲۰۵	ہنر سے مراد
۲۰۹	بیوی کی واندینہ سے طلاق	۲۰۵	نہرست پیشو خاندان کا حکم

۲۱۴	بیم کا عقد	۲۰۹	فروارت کے لئے وامہ لین کی اجازت
۲۱۴	○ عقد شہادہ میں کوثر بیچے یا اولاد کو؟	۲۰۹	○ خادم کا انتظام
۲۱۵	○ والدین کا عقد	۲۰۹	○ ذمہ کا عقد
۲۱۵	والدین کا عقد کب واجب ہے؟	۲۰۹	سہات بخش مشینوں کا نظم
۲۱۶	فقد پر قرض کا معاوضہ	۲۰۹	○ بچان روگرمیٹ کا کام
۲۱۶	اگر والدین میں سے ایک ہی کی کفالت کر سکتا ہو؟	۲۱۰	○ گنہگار سے ہونے والوں کا عقد
۲۱۶	○ باپ کا کٹاج	۲۱۰	وادیب ہونے کی صورتیں
۲۱۷	○ سوختیاں کا عقد	۲۱۰	منجی کا عقد نظر
۲۱۷	○ خادم کا حکم	۲۱۰	جھوٹا عقد نظر
۲۱۷	○ داد و دیہہ اور فیہر کا عقد	۲۱۰	○ اگر عقلی عقد اور دیہہ اور عقد کی مقدار متساوی رہی؟
۲۱۷	○ تمام احوال - عقد کی امداد	۲۱۰	○ عقد کب ساقط ہو جاتا ہے؟
۲۱۷	○ دوسرے شدہ داروں کا عقد	۲۱۱	○ اگر قرض از دستہ چلی عقد معاف کر دے؟
۲۱۷	○ عقد واجب ہونے کی مقدار	۲۱۱	○ عقد میں کس کا مسواک مستحب ہے؟
۲۱۶	○ حرقی تمام احکام	۲۱۱	○ اولاد کا عقد
۲۱۹	خوشی و مل (پیر) سے مراد	۲۱۱	باپ و والدہ اور بچے کا بائاج
۲۱۹	رشتہ داروں کا عقد کب واجب ہے؟	۲۱۲	باپ و والدہ اور بچے کا بائاج
۲۱۷	گنہگار سے ہونے والوں کے عقد پر چھٹی کے فیصلہ کا اثر	۲۱۲	باپ و والدہ اور بچے کا بائاج
۲۱۷	فقد کے لئے عاید تھیں کے سمانہ کی فروخت	۲۱۲	باپ و والدہ اور بچے کا بائاج و منہار
۲۱۷	○ غلام کا عقد	۲۱۲	باپ و والدہ اور بچے کا بائاج و منہار
۲۱۷	○ جائیداد کا عقد	۲۱۲	○ اگر کفالت کی کوئی صورت نہ ہو
۲۱۸	○ عبادات کے حقوق	۲۱۳	○ اولاد کی اولاد کا عقد
۲۱۸		۲۱۳	○ بچہ کو روکھ جانے کی امداد داری
۲۱۸	فقیر و امیر کی حق	۲۱۳	کب موت پر درود پڑھا جائے واجب ہے؟
۲۱۹	○ فقیر و امیر کے لئے ہر روز	۲۱۳	ہاں درود کی اجازت طلب کرے
۲۱۹	○ کیا فقیر و امیر کے لئے ہر روز	۲۱۳	○ بچے کا کٹاج

۲۲۳	جب تکاح کرنا سخت ہے	۲۱۸	مہر کا لفظ فقہ
۲۲۴	جب تکاح ضروری ہو گیا ہے	۲۱۹	حج کے مسئلہ میں اتفاق ہے!
۲۲۵	○ حدود اربعہ کا مسئلہ	۲۱۹	فقہ
۲۲۵	○ احکامات قبول	۲۱۹	فقہی اصطلاحی معنی
۲۲۵	○ احکامات قبول سے متعلق شرطیں	۲۱۹	○ کرنی متعین ہوتی ہے اور کب نہیں؟
۲۲۵	○ عطا و فرائض کے بارے میں نکاح	۲۱۹	راقم اعتراف کی رائے
۲۲۵	○ احکامات قبول کے غلط	۲۲۰	فقہ
۲۲۶	○ احکامات قبول کا مینہ	۲۲۰	باقی در معنی فقہ
۲۲۷	○ فرائض اور بائیکاٹ کے احکامات قبول	۲۲۰	معمولی فقہ اور غیر معمولی فقہ
۲۲۷	○ زمان سے احکامات قبول ضروری ہے	۲۲۰	معمولی اور غیر معمولی کا معیار
۲۲۷	○ احکامات قبول شرط نہ ہو	۲۲۰	○ معنی فقہ کا احکام پر اثر
۲۲۷	○ نکاح کی اجازت میں نکاحی اور شوہر و عہدہ کا فرق	۲۲۰	فقہ (نکاح کی تہ اشرب)
۲۲۷	○ ام زنت کب ہی جائے؟	۲۲۰	نکاح کی تہ اشرب کا حکم
۲۲۸	○ گواہی دہی ہیں	۲۲۱	نکاح
۲۲۸	○ گواہان کے اہانت	۲۲۱	فقہی معنی
۲۲۹	○ سوانح نکاح	۲۲۱	○ فقہی اصطلاح میں
۲۲۹	○ سہرائی بخت سے حرام شے	۲۲۱	○ نکاح کے ہرے میں اسلامی تصور
۲۲۹	○ زنا سے حرمت حدیث	۲۲۱	○ اسلام سے پہلے عربوں میں نکاح کے طریقے
۲۳۱	○ عارضی حرمت کے سبب	۲۲۲	○ نکاح کی زوجہ
۲۳۱	○ حرم محرموں کو نکاح میں منع کرنا	۲۲۲	○ نکاح کے حاکم
۲۳۱	○ شرک اور اس سے نکاح	۲۲۳	○ مختلف حالات میں نکاح
۲۳۱	○ حکم تہ اہل رے نکاح کی تہ اشرب	۲۲۳	جب تکاح کرنا فرض یا واجب ہے
۲۳۱	○ نکاح	۲۲۳	

۲۳۵	انکاب و قول بذریعہ نیک	۲۳۱	نگار کا فائدہ
۲۳۶	نصرتی کا کیا حکام کا	۲۳۳	○ نگار باطل اور اس کا حکم
۲۳۶	○ نگار کا سنوٹن لڑنے	۲۳۳	○ نگار گنگے کا حکام
۲۳۶	نظر بکھڑا کرنا	۲۳۳	○ نگار کو ثابت کرنے کے طریقے
۲۳۶	انکار کا حکم	۲۳۴	○ نگار میں حسرت کے کچھ اور اسباب
۲۳۶	مبہرہ میں	۲۳۳	دوسرے کی نگار
۲۳۶	دین اور وقت	۲۳۴	جو حالت میں ہے
۲۳۶	ظہر	۲۳۴	جس کے پہلے سے چار چار یا ان کو جو دہائی
۲۳۶	○ عائدین میں مضمون اور صف	۲۳۴	نگار کے بعد
۲۳۶	○ نگار میں لین دین	۲۳۴	○ ان کے لئے بار بار کے نگار
۲۳۷	○ نکات تہذیب اور عادات	۲۳۴	○ (۱) ان کی حالت میں نگار
۲۳۷	نکاح کا اعتبار سے نگار کی تین قسمیں	۲۳۴	○ زنا سے ملنا
۲۳۷	نگار کا معاہدہ اور اس کا حکم	۲۳۴	○ حد حرام ہے
۲۳۸	نگار باطل اور اس کا حکم	۲۳۴	○ نگار کو وقت
۲۳۸	نگار گنگے کا حکام	۲۳۴	○ (۱) نگار میں شرطیں
۲۳۸	نگار کو ثابت کرنے کے طریقے	۲۳۴	جو شرطیں حقوق نگار کی منویہ ہیں
۲۳۸	نکاح (نکاح کے بارے میں)	۲۳۴	جو شرطیں احکام نگار سے متصادم ہیں
۲۳۸	○ نکاح میں فیصد کی کیا	۲۳۴	جو شرطیں مطالب ہیں نہ مستوع
۲۳۸	کن معاملات میں نکاح مستحرم ہے اور کن میں مستحب	۲۳۴	بالکلیہ لاغیر
۲۳۸	○ جن امور میں قسم نہیں لی جاسکتی	۲۳۴	تاکہ ایک خط
۲۳۸	○ شواہد اور بالکلیہ کا مسئلہ	۲۳۵	موجودہ حالات کا ذکر
۲۳۸	○ قسم پیش کرنے کا طریقہ	۲۳۵	○ نگار کی اہلیت
۲۳۸	نکاحی علی کے سامنے انکار کا حکم	۲۳۵	نگار کا طبع اور ذہن بالغ لڑکوں

۲۳۹	○ تینا امونی اختلاف	۲۳۱	ناموشی انکار کے حکم میں
۲۴۰	○ فی تحریم کے لئے ہے یا کرہت کے لئے ؟	۲۳۱	بدعتوں میں دوزخ لگانا کسے لئے سوزاں مہربانی کا
۲۴۰	○ تعلیق کا اختلاف نہ امونی کا	۲۳۶	غلامی (چہ وہ کامل یا اعضا نہ)
۲۴۷	○ فی میں دوام کے معنی	۲۳۱	بندہ اور مملوک
۲۴۷	○ طہارہ فی کافر	۲۳۱	اگر عورتوں کو ازلی سوچھا کر گئے
۲۴۸	○ فی طہارہ کا حکم	۲۳۱	اگر جسم میں کوئی عقیقہ وہاں نہ ہو جائے
۲۴۸	○ وصف غیر لازم آجہ سے قطع کا حکم	۲۳۱	نوح (مرد و عورت)
۲۴۸	○ وصف لازم کی وجہ سے قطع کا حکم	۲۳۱	○ نوحا ہا نہ مسموم ترش
۲۴۹	○ حسی انحال سے حرمانت کی صورت میں	۲۳۲	نوح کے لئے اجر کون
۲۴۹	○ شرعی اٹھانا سے کما نعت	۲۳۲	نوم (نیز)
۲۴۹	○ امام نرسی کی وضاحت	۲۳۲	نعلانی سے نوزوم کا فرق
۲۵۰	نیابت	۲۳۲	○ نیابت کی وجہ سے حکم ہو
۲۵۰	○ معاملات میں نیابت	۲۳۲	○ نیابت میں ذوال اہل مستحق نہیں
۲۵۰	○ عبادت میں نیابت	۲۳۲	○ جن حکام میں صواب ہو ان میں یہ رکے حکم میں ہے؟
۲۵۰	○ نجات دل کا مسئلہ	۲۳۳	نہب (نوت)
۲۵۱	نیت	۲۳۳	کب ترابہ اور کب جائز؟
۲۵۱	○ نوری معنی	۲۳۳	○ نیت والے کی سزا
۲۵۱	○ مسئلہ فی تحریم	۲۳۳	نہج
۲۵۱	○ منیبات سے نیت کا تعلق	۲۳۳	نہی
۲۵۱	○ نیت کا مقصور	۲۳۳	○ نوری معنی
۲۵۱	○ امر و نہی کی تفسیر	۲۳۳	○ مسئلہ فی تعریف
۲۵۱	○ اگر وقت میں وسعت نہ ہو؟	۲۳۳	○ نیک کی تعمیرات
۲۵۲	○ اگر وقت میں وسعت ہو	۲۳۳	○ سیدہ فی کے معانی

۲۵۶	ادب اور فرق میں فرق	۲۵۲	جس میں نیت کا عنصر
۲۵۶	ادب	۲۵۲	ایک ہی چیز میں تیسری چیز نہیں
۲۵۶	نہی معنی	۲۵۲	اختلاف متصور سے اختلاف جس
۲۵۶	گورنے و گورنے کی ممانعت	۲۵۲	○ نیت میں خطا
۲۵۶	چاند کو گورنے کی	۲۵۳	○ نہی کی منفی کا متعین کرنا
۲۵۶	دور	۲۵۳	○ ایک فعل میں دو ہر دوروں کی نیت
۲۵۶	نہی معنی	۲۵۳	○ نیت کا وقت
۲۵۶	دور: حرکت کی وجہ	۲۵۳	فعل سے فعلی اتصال
۲۵۷	○ غرض اور واجب ہے یا مستحسن؟	۲۵۳	نسی اتصال
۲۵۷	اہم اور مفید کے تین فرق	۲۵۳	○ فعل نیت فعل سے مراد
۲۵۷	واجب ہونے کی وجہ	۲۵۳	دور کی نیت
۲۵۷	دور سے فقہاء کا نظریہ	۲۵۳	نیت کی نیت
۲۵۷	صرف تعبیر کا اختلاف ہے	۲۵۳	زکوٰۃ و صدقہ کی نیت
۲۵۸	○ دور کی نکات	۲۵۴	○ زکوٰۃ سے نیت کا لحاظ
۲۵۸	ادب کا نظریہ	۲۵۴	کاہن اور دل کے اور اور فرق
۲۵۸	دور سے فقہاء کا نظریہ اور نکات	۲۵۴	حقیقہ کا مانع
۲۵۸	○ لغت و نزاع طریقہ	۲۵۴	از لغت کا نظریہ
۲۵۸	دور میں کن سرروں کا پرمعصنون ہے؟	۲۵۴	○ نیت درست ہونے کی شرطیں
۲۵۹	فقہ اہل: جب ہے	۲۵۵	نیت اور مقصد کے درمیان کوئی ممانعت نہیں ہوتی
۲۵۹	کیا ہر سال دعا و قربت ہے؟	۲۵۶	ادب
۲۵۹	جماعت کے سرگھوڑ	۲۵۶	نہی و اسطلاحی معنی
۲۵۹	○ زکاۃ و قربت	۲۵۶	ادب میں اہم اور ادب میں اہل
۲۶۰	دور کے سرگھوڑ اور	۲۵۶	ادب میں اور ادب میں

۲۷۱	شیر کے دل میں تہمت	۲۶۸	لڑائی میں دوسرے
۲۷۱	چیتا کی خدمت کے لئے اجیر	۲۶۸	دھڑ (دانت کو گھس کر ہڈا دیکھ کر)
۲۷۱	چیتا کو کھانے پر ایہ پرانا	۲۶۸	(دھڑکتے ہیں ہمارے کی ممانعت)
۲۷۱	سودہ لشکر اور دہلی	۲۶۸	دھم (گڑا)
۲۷۱	قلعہ و تربیت	۲۶۸	گوارے کی ممانعت
۲۷۱	خراب میں مکتوں	۲۶۸	دھان
۲۷۱	سفر روزگار و دوش کے اختراجات	۲۶۸	موسم و سال سے برا اور اس کی ممانعت
۲۷۱	وہی لاکھی اور کو بھی مقرر رہا	۲۶۸	دھن
۲۷۲	مال کب حوالہ کرے؟	۲۶۸	سطحی تہذیب
۲۷۲	○ چیم کے مال سے اجرت کرنی	۲۶۹	تہمت ملنے کے مقابلہ ہوگی یا دھن ہے؟
۲۷۲	وہی کیا لایا؟ سدا رہیں۔ یہ کبکہ وشی	۲۶۹	دھن
۲۷۲	دھیت	۲۶۹	دھن
۲۷۲	فہمی اصطلاحی معنی	۲۶۹	دھن
۲۷۲	دھیت و ہلا فرق	۲۶۹	اصطلاحات
۲۷۳	○ دھیت کے ہمارے ملکہ اسلامی حرا	۲۶۹	○ ایچ ب وکیل
۲۷۳	○ دھیت کی شریعت	۲۶۹	اسد، دلی توں کرے سے جہد کسی سے سیدھا
۲۷۳	○ عمر کے قہار سے دھیت کی چار تہیں	۲۷۰	○ ایک سے نہ راہیں کا تقرر
۲۷۳	○ دھیت کے کامان	۲۷۰	○ دھن کے لئے مطلوبہ اوصاف
۲۷۳	فصل کے ذریعہ قبولیت کا حکم	۲۷۰	○ دھن کی معزوری دھن کے لئے مہاروں کا تقرر
۲۷۳	○ ایچ ب وکیل کے لئے شہد	۲۷۰	عورت اور بچہ کو دھن کا
۲۷۳	○ دھیت کے حلقہ شریعت	۲۷۰	○ دھن کے شہوت
۲۷۳	○ دھن کے لئے دھیت کی جائے اس سے متعلق شریعتیں	۲۷۰	متنوع دھن کی خرید و فروخت کا حکم
۲۷۳	○ دھن کی دھیت کی جائے اس سے متعلق شریعتیں	۲۷۱	غیر مستحب ہمارا دھن کی فروخت

۲۸۱	○ نیت	۲۷۵	○ نیت نہائی سے زیادہ کی وصیت
۲۸۱	○ انصاف وضوء میں نہ نیت کا حکم	۲۷۶	○ وصیت کے نکلنے میں وصیت
۲۸۱	○ بچے پر بچہ وضوء	۲۷۶	○ وصیت کی وصیت
۲۸۲	○ وضوء کی سنتیں	۲۷۶	○ وصیت کا لازم نہیں
۲۸۲	○ شروع میں ہاتھ دھونا	۲۷۶	○ وصیت کے مطابق ملکیت
۲۸۲	○ شروع میں بسم اللہ کہنا	۲۷۷	○ وصیت سے رجوع
۲۸۲	○ بسم اللہ کے الفاظ	۲۷۷	وضوء
۲۸۲	○ مسواک	۲۷۷	○ اہل ملت کی اصطلاح میں
۲۸۲	○ مسواک کی تعداد اور طریقہ	۲۷۷	○ علماء اصول کی اصطلاح میں
۲۸۳	○ نکلے لارے تک مسواک پانی ڈالنے میں جواز	۲۷۷	وضوء
۲۸۳	○ ناک میں غلطی سے پانی یا مسواک؟	۲۷۷	○ غلات کا نیت کا اہل تمام
۲۸۳	○ غلطی کا طریقہ	۲۷۸	○ وضوء - نیت اور اصطلاح میں
۲۸۳	○ اظہار کا اہل تمام	۲۷۸	○ کیا وضوء میں نیت کی خصوصیت ہے؟
۲۸۳	○ اعضا اور وضوء میں نیت کا اہل تمام	۲۷۹	○ کیا وضوء میں نیت کی خصوصیت ہے؟
۲۸۳	○ ہر سے سر کا مسح	۲۷۹	○ وضوء کے احکام میں تدریج
۲۸۳	○ کالوں کا مسح	۲۷۹	○ وضوء کے برکان
۲۸۴	○ اعضا اور کل کر وضوء	۲۷۹	○ ہر سے سر کا مسح
۲۸۴	○ دائیں سے سر کا مسح	۲۷۹	○ وضوء کی تدریج
۲۸۴	○ سر کے مسح کی ابتداء	۲۷۹	○ اگر سر کے مسح میں ہاتھ نہ ہوں
۲۸۴	○ مسح کی سنتیں	۲۷۹	○ وضوء کی مسواک کی جڑوں تک پانی پہنچانا
۲۸۴	○ مسحات و آداب	۲۸۰	○ ہاتھ دھونا
۲۸۴	○ وضوء میں وضوء نہ کرنا سے عدلیہ کا حکم	۲۸۰	○ سر کا مسح
۲۸۵	○ نیت اور وضوء	۲۸۰	○ سر کے مسح کی مقدار کے فقہاء کا اختلاف

۲۸۸	بہن سنی	۲۸۵	بھوہ کے جھکنا نہ
۲۸۸	اٹھن اقامت کے سلسلہ میں اس کے اٹھنے کی راہ	۲۸۵	بہن ہاں ہن کرے ہو کر چنا
۲۸۹	اٹلی	۲۸۵	دراہوہ میں آکر بہنیں
۲۸۹	نقوی اصطلاحی معنی	۲۸۵	پانی میں سرائف
۲۸۹	اٹلی سے متعلق احکام	۲۸۶	سکھ میں بھوہ
۲۹۰	احکام مولیٰ سے متعلق انہی نجوم کی بعض وضاحتیں	۲۸۶	۱) بھوہ واجب ہونے کی شرطیں
۲۹۱	بڑی ۔ بڑی کی کرشمہ کی صورتیں	۲۸۶	۲) بھوہ درست ہونے کی شرطیں
۲۹۱	دری کی بڑی کا تھم	۲۸۶	۳) متفرق احکام
۲۹۱	دھڑ	۲۸۶	۴) بھوہ بھوہ پر غور
۲۹۱	اس میں بھوہ کی ہیئت	۲۸۶	۵) بھوہ کا تھم بھوہ کا تھم
۲۹۲	ایک بھوہ بھوہ جب یہ نکلیں؟	۲۸۷	۶) بھوہ میں بھوہ بھوہ کا تھم
۲۹۲	بھوہ اور بھوہ	۲۸۷	۷) بھوہ کی بھوہ واجب ہے۔ کب سنت واجب؟
۲۹۲	بھوہ کا بھوہ	۲۸۷	۸) بھوہ بھوہ کے لئے
۲۹۲	بھوہ (بھوہ کی ایک نام صورت)	۲۸۷	۹) بھوہ کے لئے بھوہ
۲۹۲	بھوہ کے لئے بھوہ	۲۸۷	۱۰) بھوہ میں بھوہ مستحب ہے
۲۹۲	بھوہ	۲۸۷	بھوہ (آیت فریہ سے آیت بھوہ کے لئے)
۲۹۲	اصطلاحی معنی	۲۸۸	بھوہ
۲۹۲	بھوہ بھوہ کی بھوہ	۲۸۸	بھوہ میں بھوہ
۲۹۲	بھوہ	۲۸۸	بھوہ صلی کا بھوہ
۲۹۲	بھوہ میں	۲۸۸	بھوہ صلی کا بھوہ
۲۹۲	بھوہ بھوہ کے بھوہ بھوہ کی تعریف	۲۸۸	بھوہ بھوہ سے بھوہ
۲۹۲	بھوہ بھوہ بھوہ	۲۸۸	بھوہ بھوہ علم
۲۹۲	بھوہ بھوہ بھوہ	۲۸۸	بھوہ بھوہ بھوہ؟

۲۹۷	۱) وقف کا مقصد ضروری ہے	۲۹۳	فقہاء اہلکیر کے رائے
۲۹۷	۲) کیا وقف کی جائیداد کا منقسم اور غیر مشروط ہونا ضروری ہے؟	۲۹۳	۲) وقف — اسلام کے انتہائی اہم مسائل میں
۲۹۷	۳) شرافت کا نظریہ	۲۹۳	۳) اسلام میں وقف کی نوعیت
۲۹۸	۴) اہلکیر کے رائے	۲۹۳	۴) صحابہ کے اندر وقف کا ذوق
۲۹۸	۵) وقف کی اہلیت	۲۹۳	۵) مصلحت وقف
۲۹۸	۶) روپے چھپے کا وقف	۲۹۵	۶) امام ابوحنیفہ کے نزدیک وقف جائیداد کا لازم
۲۹۹	۷) مساجد میں وقف کے قرآن	۲۹۵	۷) وقف کے لازم ہونے کی صورتیں
۲۹۸	۸) کن متعہ پر وقف درست ہے؟	۲۹۵	۸) مساجد میں وقف
۲۹۸	۹) معصیت کے کاموں پر وقف درست نہیں	۲۹۵	۹) وقف کا رکن
۲۹۸	۱۰) جائیداد پر وقف کی صورتیں	۲۹۵	۱۰) وقف کے لئے الفاظ
۲۹۸	۱۱) کیا مصروف وقف کا دائی ہونا ضروری ہے؟	۲۹۵	۱۱) کیا وقف کے لئے قول ضروری ہے؟
۲۹۸	۱۲) وقف کی تفسیر	۲۹۶	۱۲) وقف کے احکام
۲۹۸	۱۳) وقف کی شرط کے ساتھ شرائط	۲۹۶	۱۳) وقف جمع ہونے کی شرطیں
۲۹۹	۱۴) وقف کے لئے	۲۹۶	۱۴) وقف سے متعلق شرطیں
۲۹۹	۱۵) فی الغرر لازم کئے جانے کا مسئلہ	۲۹۶	۱۵) غیر مسلم کا وقف
۲۹۹	۱۶) متعدد وقف ہونا شرک کرنے والی شرط نہ ہو	۲۹۶	۱۶) عرض ادا میں پابندی سے زیادہ کا وقف
۲۹۹	۱۷) وقف مسجد کے ساتھ شرطیں	۲۹۶	۱۷) وقف کی ہول آنی سے متعلق شرطیں
۲۹۹	۱۸) وقف کی ملکیت کب ختم ہوگی؟	۲۹۶	۱۸) غیر مسلم پر شریعت کا وقف
۲۹۹	۱۹) مسجد و محلہ گاہ اور چٹان کا وقف	۲۹۶	۱۹) تنہا راز اور جانوروں کا وقف
۳۰۰	۲۰) مساجد اور دوسرے علاقوں کے درمیان فرق	۲۹۷	۲۰) شریعت کی غرض سے قابل قیمت مال ہو
۳۰۰	۲۱) وقف کرنے والے کی شرطوں کی سمجھ	۲۹۷	۲۱) وقف کرنے کے وقت کہیت
۳۰۰	۲۲) سات مساجد میں شریعت کا وقف کا اعتبار نہیں	۲۹۷	۲۲) جائیداد کی زمین کا وقف

۳۰۵	وقف کی جو مکمل ہو کر اپنے پردے	۳۰۱	جن شرطوں کی رعایت واجب ہے
۳۰۵	جو کچھ وقف حکم کر ایسا مقرر کرے؟	۳۰۱	غیر مسلم پر وقف
۳۰۵	وقف کی جو مکمل ہو کر اپنے قرض حاصل کرے	۳۰۱	اگر وقف کا معرّفہ ختم ہو جائے؟
۳۰۵	وقف کی جو مکمل ہو کر والدہ اور والد کو کرے اپنے پردے	۳۰۲	○ وقف کا استبدال
۳۰۵	وقف کی اور کسی کی بی بی کا حکم	۳۰۲	اگر وقف نے متولی کے لئے حق طوار کی شرط لگائی ہو؟
۳۰۵	وقف کی زمین نصیب کر لی جائے	۳۰۲	وقف کا قائل انکار ہو جائے
۳۰۶	وقف کی آمدنی سے کوئی جو مکمل حاصل کی جائے	۳۰۲	زیادہ نقل کے لئے وقف کا استبدال
۳۰۶	○ متولی کی اجرت	۳۰۲	استبدال وقف کی شرائط
۳۰۶	وقف مذکورہ اجرت متعین کرے	۳۰۲	دوسرے مکاتب فقہ کا فقہ متغیر
۳۰۶	کو گن کا اضافہ	۳۰۲	○ قبولیت کا حق
۳۰۶	انتظام وقف کے لئے لازم کا مقرر	۳۰۲	اپنے لئے حق قبولیت
۳۰۶	○ مصدر مع صیغہ کے اضافہ	۳۰۲	اور ان کے لئے حق قبولیت
۳۰۶	غیر آباد مسجد کی جو مکمل حکم	۳۰۲	بچے بعد مگر سے متولیان کا مقرر
۳۰۶	○ قبرستان کے اضافہ	۳۰۲	اگر وقف متولی مقرر نہ کرے؟
۳۰۸	اولاد پر وقف	۳۰۲	○ متولی ہونے کی شرائط
۳۰۸	وامد سے صیغہ سے	۳۰۳	○ متولی کن اوصاف کا حامل ہو؟
۳۰۸	تین پشت کی مساحت کرے	۳۰۳	حق قبولیت سے وقف کے خلاف کی اہمیت
۳۰۸	”تین“ کا کھانا استعمال کرے	۳۰۳	○ اگر متولی کا: اہل اہل ثابت ہو جائے؟
۳۰۸	تین کیوں پر وقف	۳۰۳	متولی کو حشر کر کے لے کر حق
۳۰۸	فصل پر وقف	۳۰۳	متولی استیفاء سے
۳۰۸	عقبہ کا لفظ	۳۰۵	متولی دماغی توازن کھو دے
۳۰۸	آلہ، چھری، اور مال بیت	۳۰۵	○ متولی کے فرائض، اختیارات

۳۲۰	○ ولایت ابراہیم کی آداب کو حاصل ہے؟	۳۱۵	جو حقوق و شعرت ایک سے متعلق ہیں
۳۲۰	○ ابراہیم کا لفظ نظر	۳۱۶	جو حقوق ترک سے متعلق ہیں
۳۲۰	○ خلیفہ کا مسکن	۳۱۶	○ جن صورتوں میں اگلیت منع ہو جاتی ہے
۳۲۱	○ غیر بطور	۳۱۶	○ اگلیت فقہ از غیبی
۳۲۱	○ ولایت کے نئے اہلیت	۳۱۶	○ ولایت کی ضرورت
۳۲۱	○ فتنہ کی ولایت	۳۱۶	○ کونسی کو جہنم سے جانے؟
۳۲۲	○ ولایت کی اہلیت کے لئے وارث ہونے سے مراد	۳۱۷	○ ولایت
۳۲۲	○ ولایت میں کون مقدم ہے؟	۳۱۷	○ ولایت
۳۲۲	○ اکثر قرعہ ولایت سے مراد؟	۳۱۷	○ تعالیٰ اور اصطلاحی معنی
۳۲۲	○ ولایت منقطع سے مراد؟	۳۱۷	○ ولایت و بیعت ہونے کے احکامات
۳۲۲	○ شریعت اور دوسرے فقہ کا لفظ نظر	۳۱۷	○ ولایت عامہ
۳۲۳	○ ولایت ختم ہونے کی صورتیں	۳۱۷	○ نفس پر ولایت
۳۲۳	○ ولایت میں ولایت	۳۱۷	○ ولایت ابراہیم
۳۲۳	○ مال پر ولایت مومن ہونے کی شرطیں	۳۱۸	○ ولایت ختم
۳۲۴	○ ولایت	۳۱۸	○ ولایت کی شرائط و شرائط کے بعد
۳۲۴	○ ولایت سے مراد	۳۱۸	○ ولایت و بیعت کے اصول
۳۲۴	○ ولایت کی صحت	۳۱۸	○ ولایت اور ولایت کی پر ولایت
۳۲۴	○ ولایت کا حکم	۳۱۸	○ خلیفہ کا لفظ نظر
۳۲۴	○ کس طرح کے کھانے سے بچنا چاہیے؟	۳۱۹	○ دوسرے فقہ کا لفظ نظر
۳۲۴	○ ولایت کی کیا حالت؟	۳۱۹	○ کہاں کہاں سے غلامان کر سکتی ہیں؟
۳۲۴	○ ولایت و بیعت کو ل کر	۳۱۹	○ ولایت کا لفظ نظر
۳۲۴	○ غیر مسلم کی ولایت کا حکم	۳۱۹	○ خلیفہ کا مسکن

۳۲۴	○ کتاب قبول سے متعلق شرط	۳۲۴	آخر وقت پر نہ مل سکا۔ اس شرط کا کتاب ہو
۳۲۵	○ یہ کرنے والے سے متعلق شرط	۳۲۴	وہ نہ تھے۔ ان کی تک
۳۲۵	تاریخ و جنون کا یہ	۳۲۵	(م)
۳۲۵	تاریخ کی طرف سے کی کا یہ	۳۲۵	وہ سے مراد
۳۲۵	○ یہ نہ کرنے والی سے متعلق شرطیں	۳۲۵	دہم، پچیس، تین، اور تین
۳۲۵	دو فی سو چودھ	۳۲۵	مضمر کے کا وہم
۳۲۶	شریت کا دوسرا مال ہو	۳۲۶	(ن) (آخری یہ نہ ضرورت)
۳۲۶	سارا نام نہ	۳۲۶	وہ سے مراد
۳۲۶	آخری پر ملکیت ہو	۳۲۶	وہ سے مراد
۳۲۶	تو فی تقسیم ہو	۳۲۶	(ہ)
۳۲۶	دو فی مشغول نہ	۳۲۶	صلواتی تریف
۳۲۶	○ یہ کہ کوئی فی پر تہذیب	۳۲۶	یہ وہی
۳۲۶	تہذیب کرنے کے لئے یہ کہنے والے کی اجازت	۳۲۶	یہ وہی اور وہی
۳۲۶	○ تہذیب کی اجازت	۳۲۶	یہ کا حکم
۳۲۶	مولد اور یہ تہذیب	۳۲۶	یہ کی طرف سے یہ
۳۲۶	یہ کہ کوئی فی پر تہذیب	۳۲۶	○ ان کا
۳۲۶	○ یہ کہ کوئی فی پر تہذیب	۳۲۶	یہ کہ قبول اور تہذیب مثبت
۳۲۶	○ یہ کہ کوئی فی پر تہذیب	۳۲۶	قبول کے وہ سے میں مشغول کا اختلاف
۳۲۶	یہ کہ کوئی فی پر تہذیب	۳۲۶	○ یہ کہ کوئی فی پر تہذیب
۳۲۶	یہ کہ کوئی فی پر تہذیب	۳۲۶	"تہذیب اس سے کہ وہ" کا حکم
۳۲۶	یہ کہ کوئی فی پر تہذیب	۳۲۶	صلوات کی تعمیر میں صرف کی اجازت
۳۲۶	یہ کہ کوئی فی پر تہذیب	۳۲۶	آخری و تہذیب کے لئے
۳۲۶	یہ کہ کوئی فی پر تہذیب	۳۲۶	○ تہذیب

۳۳۳	جن کے سے مستحب ہے	۳۳۰	میں شہا اشارہ
۳۳۴	جن کے سے حجرت نہ کرنا اولیٰ ہے	۳۳۰	طرفین میں سے ایک کی وفات
۳۳۴	چرکی (اہل و امیر مرنے والا شخص)	۳۳۰	عوض کی ادائیگی
۳۳۷	اگر پہلے در بدر میں مرنے والا معلوم ہو؟	۳۳۰	ملکیت ہوتی ہے
۳۳۸	اگر یہ معلوم نہ ہو؟	۳۳۰	زوجین اور عر ماز و کاہ
۳۳۸	چند	۳۳۰	ہب کی ہوئی فی ہاک ہو جائے
۳۳۷	لغوی تعریف	۳۳۰	○ عوض کے ساتھ ہب کی دھور تھی
۳۳۴	دوسری تعبیرات	۳۳۱	لکنا کو ہب
۳۳۴	کتاب و ملت سے قبر مسلوں سے بر تھوں کا ثبوت	۳۳۱	لکنا دھس سے کسی کو زیادہ دیا
۳۳۵	○ عوض پر اور بدلہ عوض ملے	۳۳۱	کیا یہ شہر نرسے اور لڑکی کو بنا ہرے؟
۳۳۵	بلای میں ملنے کی تکمیل	۳۳۱	مستحب (زرک کلام)
۳۳۵	غیر مسلوں سے عوض لینے کی تکمیل	۳۳۱	مسلمان سے زرک لکھ کر
۳۳۵	غیر مسلوں کو معاوضہ دینے کی تکمیل	۳۳۲	کیا سلام ترک کلام کے گناہ سے بچنے کے لئے کافی ہے؟
۳۳۵	○ صلح کا حکم	۳۳۲	خط کے ذریعہ سلام
۳۳۵	کیا صلح کے لئے حکومت کی اجازت ضروری ہے؟	۳۳۲	بالو صلح سلام پہنچانا
۳۳۵	○ کیا صلح لازمی معاہدہ ہے؟	۳۳۲	ہجرت
۳۳۵	○ صلح بے قسم ہوتی ہے؟	۳۳۲	لغوی و اصطلاحی معنی
۳۳۶	معاہدہ کی مدت	۳۳۲	ہجرت نبوی ﷺ
۳۳۶	چرکی (قرہائی کا بیان)	۳۳۲	اصلاحی تقویم کا خطہ آغاز
۳۳۶	لغوی معنی	۳۳۳	○ ہجرت کا حکم ہوتی ہے
۳۳۶	اصطلاحی معنی	۳۳۳	○ سورج و اور میں ہجرت کے حکام
۳۳۶	○ لکنا زبانی	۳۳۴	جن پر ہجرت واجب ہے؟
۳۳۶		۳۳۴	جن پر واجب نہیں

۳۳۸	○ دوا کا دستی ہوا امام کے لئے ہے یہ	۳۳۶	ظن قربانی کا گوشت
۳۳۹	○ کاخی اور قحط	۳۳۶	○ واجب قربانی
۳۳۹	○ ہمدیا اور کوٹھ	۳۳۶	تصح قربان کی قربانی
۳۳۹	○ فرض و ہمدیا کوٹھ	۳۳۶	بجائے اور نہ کر قربانی کا حکم
۳۳۹	○ غیر مسلوں کو چہ	۳۳۷	ہدی کی نذر مانے تو کسی جانور کی قربانی دے؟
۳۳۹	○ غیر مسلوں کا چہ	۳۳۷	قربانی کی جگہ
۳۴۰	○ اگر ہمیدہ بنے مالے کے پاس مال چرا رہا ہو؟	۳۳۷	قربانی کے احکامات
۳۴۰	○ (لی)	۳۳۷	○ ہدی کا جانور سامنے لے جائے
۳۴۰	○ لی کا میسر	۳۳۷	○ لی کے آداب
۳۴۰	○ اگر کسی نے ٹپاک چڑھائی ہو؟	۳۳۷	○ لی پر سوار ہونا
۳۴۱	○ اگر کوئی دھوپانی موجود نہ ہو؟	۳۳۷	○ لی کا کارو
۳۴۱	○ اگر انسان کے ماتھ و چاٹ لے	۳۳۷	○ قلا و لٹکانا
۳۴۱	○ کھانے کی چیز میں سے کھائے؟	۳۳۷	○ ہدی پہلے ہی ہلاک ہو جائے
۳۴۱	○ کراہت پر متحی کی دلیل	۳۳۷	○ بعض مسائل میں اشکاف مانے
۳۴۱	○ لی کے بخوس کا حکم	۳۳۷	○ جانور کو قربان کے لئے جانا
۳۴۱	○ پیوند و طہارت و قلم اور صاحب کا حکم	۳۳۷	○ قربانی کا جگہ میں اختلاف
۳۴۱	○ (بہت لمبہ)	۳۳۷	○ قربانی کا گوشت
۳۴۱	○ (بہت لمبہ)	۳۳۸	○ (بہت لمبہ)
۳۴۱	○ غوی واسطی غوی	۳۳۸	○ یہ صدقہ میں فرق
۳۴۱	○ جن امور میں مزارع بھی ارادے کے حکم میں ہے	۳۳۸	○ چہ چارغا
۳۴۲	○ نکاح و طلاق میں	۳۳۸	○ چہ قول کرے
۳۴۲	○ رجعت میں	۳۳۸	○ یہ کس کے آداب
۳۴۲	○ غلام آزاد کرے میں	۳۳۸	○ یہ ہدیہ نہیں کرنا

۳۴۹	○ ریڈ پوائنٹ وی کی خبر	۳۴۲	بال
۳۴۹	ہوام (کیڑے کڑے)	۳۴۲	بال سے ر
۳۴۹	کھانے کی حرمت	۳۴۲	○ پورا کچھ کا حکم
۳۵۰	خوبہ طراحت	۳۴۲	جن میٹوں کا چاند تھکا دیا ہے
۳۵۱	یا قوت	۳۴۳	جن میٹوں کا چاند تھکا دیا ہے
۳۵۱	○ گریہ قوت کی نذر مل جائے؟	۳۴۳	○ چاند کیسے کی نذر
۳۵۱	انگلی میں یا قوت کا گنبد	۳۴۳	○ چاند کیسے سے روزِ اربعہ وغیرہ کا قتل
۳۵۱	حیم	۳۴۳	ملک کی حساب اور عہدہ خیر کا اعتبار نہیں
۳۵۱	غوی اور صلاحاتی سنی	۳۴۳	○ رعایت بدن کا ثبوت
۳۵۱	اسلام میں تینوں کے ساتھ شفقت کی اہمیت	۳۴۳	○ مغرب کا کھانا
۳۵۲	یہ (یہ)	۳۴۴	○ آرمی صاف ہو
۳۵۲	○ باجمہ و کھنڈن پہنچنے کا زمانہ	۳۴۴	رمضان کے چاند میں بھڑکنا برا ہے
۳۵۲	یہ یوں (عامی قسم کا چاند)	۳۴۴	کاشمی یا زعفران کو روکتا ہوا کی امان مریہ واجب ہے
۳۵۲	○ جس جانور کا حکم	۳۴۴	اگر آسمان پر آدھو اور رمضان کے علاوہ کا پتہ ہو؟
۳۵۲	یہاں (خوش حالی)	۳۴۴	اگر رمضان چاند نظر نہ آئے؟
۳۵۲	○ یہ رستہ مراد اور اس کے علاوہ شیخ فہما کے اقوال	۳۴۵	دن میں نعمت آئے یا نہ
۳۵۲	یہاں	۳۴۵	○ انگریز کی رائے
۳۵۳	○ اہل شرق کی ریت	۳۴۵	○ شہر علی کا مسک
۳۵۳	○ یہ مصری کل بڑا	۳۴۶	حدیث کا کھانا
۳۵۳	یہاں	۳۴۶	○ یہ اختلاف صحاح صحیح ہے؟
۳۵۳	تعلیمی اصطلاح کی	۳۴۶	اختلاف مطالعہ کی حد
۳۵۳	○ حرم کی شراعت	۳۴۶	○ اندر انہماک میں رعایت بدن کا فیصلہ نہ کرے؟
۳۵۳	○ حرم کھانے کا حکم	۳۴۶	○ خورجی کا حکم

۳۵۱	○ قرآن مجید کی قسم	۳۵۳	بے قسم صحابہ ہے
۳۵۲	○ غیر اللہ کی قسم	۳۵۳	بے قسم کھانا مبارک ہے
۳۵۷	○ ... اور میں یہ کہتا ہوں گا	۳۵۳	بے قسم کرو ہے
۳۵۷	○ مجھ پر عقوبت کرنے کی قسمیں	۳۵۳	بے قسم وہ ہے
۳۵۷	قسم کھانے والے سے متعلق شرطیں	۳۵۳	○ قسم کی قسمیں
۳۵۷	قسم وعت پر قسم کھانی جائے وہ قسمیں	۳۵۳	بہینوں کی تعریف
۳۵۷	اگر قسم کے ساتھ انکار مانڈ کیے؟	۳۵۳	بہینوں کی قسم کا حکم: اور فقہاء کی آراء
۳۵۷	مطلق اور حقیقی قسمیں	۳۵۳	○ میں نے عقیدہ
۳۵۹	اگر عت سے حقیقی مطلق قسم کھائے؟	۳۵۳	تعریف اور حکم
۳۵۹	تعملاً وعت پر مطلق قسم	۳۵۵	بہرہ اور بھول کر قسم کھانا
۳۵۹	وقت کی قید کے ساتھ قسم	۳۵۵	بھول کر یا بے عروقی اور غیر دین قسم کو زور دے
۳۵۹	○ میں فوراً اور میں کا حکم	۳۵۵	○ لیکن انہو
۳۵۹	○ میں نے کیا ایک اور صورت	۳۵۵	تعریف
۳۵۹	طیارہ کھانے اور قرام کرینے جی میں ہے	۳۵۵	شائع کا خط حکم
۳۵۹	اگر میں کسی عبادت سے شروط ہوں؟	۳۵۵	میں انوکھا حکم
۳۵۹	ظن کے ساتھ طاعت کی شرط	۳۵۵	○ قسم کا بار کر
۳۵۹	میں نے اسی صورت سے متعلق شرطیں	۳۵۵	قسم زبان کا ظن ہے نہ کہ بار کا
۳۵۹	○ قسم کا کفارہ	۳۵۶	اللہ ذات کی قسم کھانا
۳۵۹	کفارہ کے روزے مسلسل رہنا ضروری ہے یا نہیں؟	۳۵۶	صفت سے قسم کھانا
۳۵۹	روزہ کے ذریعہ کفارہ کے لئے کس وقت کا احرام بستہ ہے؟	۳۵۶	ملکی قسم کی صفات
۳۶۰	حافظ ہونے سے پیسے کفارہ دینا کرے یا جو میں؟	۳۵۶	دوسری قسم کی صفات
۳۶۰	○ مسکینوں کو کھانا کھانا	۳۵۶	تیسری قسم کی صفات

- ۳۶۰ اداکاروں کے لئے حیلہ
- ۳۶۰ ○ سینوں کے لئے کپڑوں کا انتظام
- ۳۶۰ ایک سے زیادہ بھون میں کھانا کی پکانی
- ۳۶۱ ○ اگر کوئی چیز اچھے و برے حرام کرنے؟
- ۳۶۱ ○ قسم کھانے والے کی میت کا اہل بیت کا کھانا کھانے والے کی؟
- ۳۶۱ اگر قسم لینے والا مظلوم ہو؟
- ۳۶۱ اگر قسم کھانے والا مظلوم ہو؟
- ۳۶۱ اگر کوئی مظلوم نہ ہو؟
- ۳۶۱ مسخ کی قسم میں قسم کھانے والے کی تہمت ہی مستحکم ہے
- ۳۶۲ **؟**
- ۳۶۲ تھوڑی سی
- ۳۶۲ یحییٰ سے کہہ دیں مراد اس کا ہے اور کب مطلق وقت؟
- ۳۶۲ اگر یحییٰ سے پہلے یحییٰ آئے اور جس کی طرف غیر مراد؟
- ۳۶۲-۳۶۳ □ مراد حق و مصداق
- ۳۶۲-۳۶۳ □ اشارہ یہ ہے کہ حقیقہ مطابقت

○ ○ ○ ○

تعریضات

مستزکروں کتابوں سے بے نیاز کر دینے والی کتاب

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین .

اگرچہ یہ دور ماضی کی دہائی ہے، مگر اس وقت اسلام اور اہل اسلام کی اتنی مثالیں ملتی ہیں جو بے گناہ ہیں، جو اس ملک میں سکھوں کی قدر و قیمت سے انہیں نہیں ہے، تو اعلیٰ علم یا خصوصاً علماء کرام کی مذہب کے خلاف رد و رد پر جو تعلق ہے، مگر کیا یہ سب عامہ کرام، مذہب میں اور عوام اعلیٰ علم کی تعلیم و ترویج کا قہر ہے، ہمارا اس وجہ نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں، اس ملک میں جو نوجوانوں نظر آ رہی ہیں وہ سب اعلیٰ مدرس اور علماء کا صدق ہے، ماضی و ماضی علماء، عظام درس و تدریس کے ساتھ تصنیف و تالیف کی خدمت بھی انجام دے رہے ہیں، اور بہت سی، انھیں کا ایک فرد ایک شخص اور ادارہ کا کام کر جاتا ہے۔

اے وقت کا نیکو دل کے سامنے "تاج مبین اللہ" کی ایک جگہ ہے، اسے بڑا تر اور کچھ تر جرح ہے کہ بعض واقعہ نے تمام علمی کام تمہارے بنوایا، مستزکروں کتابیں اس کے سامنے ہیں، ان کتابوں سے اداس و مسائل نکال کر ان پر بحث و تحقیق کر رہا ہے، کتب فقہ میں جتنے افکار آئے ہیں، اس نے ان سب کو رد و تحقیق کے اعتبار سے قرار دیا ہے، اور اس کا خلاصہ متعلق جس قدر کتبیں آئی ہیں، ان کا ایک خاص ترتیب سے کتب کر رہا ہے، اور تمہارا جانے، ایک ایک کتب پر ایک متعلق کتاب لکھ دیتی ہے، اس میں ذرا اور محرم نہیں ہوگا، بحث و تحقیق کا زمانہ اور محققانہ سب کو اعلیٰ علم و کتب کو کتب پر لکھنے والی ہے، بہت سارے ملاحظہ پر حق کے کتب لکھے گئے ہیں، اور اسے دل پر بار بار ملتا ہے۔

انتظام سے اکثر اجداد کے مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے، ان کے دل کو کتب لکھے گئے ہیں، جو مخالف کے نزدیک دانہ قبول ہے، ان کو کتب علم پر کیا گیا ہے، اور بہت سلیقہ سے ان کی کتب کے خلاف کوئی جرح نہیں آئے، وہ بڑے بڑے دانشور اور اعلیٰ علمی سبک کا سامنے آئے، چاہے کوئی۔ یہ جو سب لکھے گئے، اور مخالف کو دوا دینے پر مجبور ہو کر ان کے دلی سے مخالف سمر کے لئے انہیں نصیر کی۔

بچے کو چھوٹی کتاب صحیفہ کی جتنی چاہئے، انہیں کو پڑھنا اور انھیں بچہ پر کتاب بہت ساری کتابوں کے ساتھ سے بے نیاز کر دے گی، مزید سے اس ایک کتاب کو پڑھنا، مستزکروں کتابوں سے بے نیاز ہو جانا کا اہم واقعہ

[illegible]

مولا نے یہ طریقہ اپنی مبارک دیکھیں، اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور آخرت میں بڑے "قاموس" کی تمام جلدیں چھپ کر اعلیٰ علم کے سامنے آئیں گی اور ان کے مطالعہ سے گلوں کی توانیاں وہ حد و حصر ت زور و جانی کے کہ قصصِ ہامد نے اس طرح کا کچھ لکھا تھا کام نہیں کر سکا انجام دیا اور اسے پہلے ہوئے اللہ کا فضل وقوع کرنے پر ایسے قایم رہا، کوئی شریک نہیں کہ "الموسودۃ الہمیہ" کے مرتبہ سے نوبت نہ پائیں بعد میں ایک کتاب چھاپ دی ہے مگر اول یہ کام خصوصاً کے، ترجمانی انجام پایا ہے دوسرے بیانیوں جو مرگام کا اس میں حصہ ہے اور ان شاء اللہ رحمتی نے اردو میں یہ کام اپنے انجام دیا ہے۔ چونکہ انجمن کا ہے واللہ تعالیٰ اس کو توفیق فرمائے دو لوگوں کے لئے نفع بخش بنائے۔ (مین)

محرمیت نشاء عظمیٰ

1474/10

(فارسہ ڈھریٹ احمد رضا نے تصنیف کی، فی الحدیث اور العلوم، ایم بی اے)

$\mu_{\text{Fe}} = 5.7 \text{ kJ/mol}$

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”مَنْ يَأْتِ بِحُكْمٍ فَلِلّٰهِ جُزْءٌ مِّمَّا كَسَبَ“ (جسے حکمت دی گئی اسے غیر عظیم عطا کیا گیا)۔ اس میں **حُكْمٌ** نے جو یا پہلی بات اس طرح بیان فرمائی ”مَنْ يَأْتِ بِحُكْمٍ“ جو اپنے لیے ”الْحُكْمُ“ (حکومت) لفظ سے لیا گیا ہے۔ اور اللہ ہی معبود ہے۔ اور اللہ ہی جس کی چاہے کمال دے گا۔ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ سے مترشح ہوتا ہے۔ اور اللہ ہی بخاری ہے۔ کہ اگر نہ یہ لفظ شریعت (مثلاً سال، ہفتی، اشہر طریقی) کی سرحد سے بہت چلتا ہے کہ ”حُكْمٌ“ ”حُكْمٌ“ کی مراد (قریب قریب) یہ ہے کہ جو آیت و حدیث میں بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق (وفاقاً و منطبقاً) وہی خوش الحسب ہے، جسے یہ غیر عظیم (حکمت و تدبیر) حاصل ہو جائے۔ (الفتاویٰ، زیلعی)

عام قارئین کے ذہنی سرسول چند سوچا کر دیکھو کہ ”خیر العظیم“ ہے یا ”حق“ کی آیت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائی ہوئی اس کا باب نام لڑنے کے اثر و طاقت یہ ہے: ”تَنْفَعُ عِبَادًا عَنِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ فِي الْأَصْلِ الْوَضْعِ“ لکن ما عرف الغفوة، من لعلم بالأحكام الشرعية للأعمال العكس۔“ (المستدرک، ۱۵۱)

مطلب یہ ہے کہ ”اللہ“ کے اعلیٰ معنی ”ہم“ اور ”تکھ“ کے ہیں۔ یہی وجہ میں خداوند تعالیٰ کے یہاں اس کا استعمال ”عاقلاً بالغاً“ اندرون کے اسلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دینے والے احکام شریعت کے لئے ہوتے ہیں۔ لگاتار چلتا ہے اس حدیث (سیر بردار) سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے ”فَمَنِ اتَّبَعَ“ کا نتیجہ اس حدیث سے دیکھا کہ ان کے اختلافات نہ رہتا ہے۔ ”مَعَهُدُ الْحَدِيثِ لَنْ مِّنْ لِّمَنْ يَنْفَعُ فِي الدِّينِ“ ہی يعلم فوعد الاسلام واصل حاصل جاسا المروغ، فقد حرم الخمر“ (منہ الباری، ۹۵) یعنی ”جو اسلام کے قواعد و متون سے ہے سیر بردار ہے وہ دنیا کی ہر چیز ہے۔“

”وہاں شریعت کی تحریر کیا ہی طور کی گئی ہے“ ”لَا يَذْكُرُ لَوْ لَوْ حُطَّ الشَّرْعُ“ ”سواء كان الحط بقدر الحكمة او مطبقاً على غير“ (الفتاویٰ، ۱۵۱)

ہر حکم یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے جو احکام برہادر راست قرآن میں دیے گئے ہوں یا مطبق، رسول اللہ ﷺ یا ان کے پیروں کی رہنمائی میں اللہ تعالیٰ کے ذریعہ لفظ کے معنی کے لئے ہوں وہ ”حکم“ ”حکم شریعت“ ہیں۔ اور چار چاند کے سر کی تعداد اور شرف ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ احکامات فقہی مامور ہوں کہ میں شریعت کی جو لے اور فقہی مسئلہ کو اپنے اندر نہیں چھوڑا دیا ہے جس سے (اشکریہ میں لفظ کے معنی کی طرح) مسئلہ کا جواب کاٹ کر دیا جاتا ہے، چنانچہ جو عمر و دراز سے علماء و امام اس میں ان میں بھی

گراں قدر نقوش قائم کرتے رہے ہیں، اس قسم کا بہت مفید کام الامام العلماء ابو القاسم بن عبد السید بن علی السطری (مولود ۵۳۸ھ متوفی ۶۱۲ھ) نے صدیوں پہلے "المغرب" نامی کتاب کی شکل میں پیش کیا، جس سے بہت فائدہ اٹھایا گیا، اسے ایک اہم مرجع کی حیثیت حاصل رہی، اور جب سے "علوم" کی شاخوں پر مستقل وضع کام کرنے کا دور شروع ہوا (یا یوں کہہ لیجئے کہ "انسانیت یونانی" کا زمانہ آیا) تو علماء نے اس طرز پر بھی بہت سے کام کئے جن میں اب تک کا سب سے زیادہ نمایاں اور مفید ترین کام گویت کی وزارت والا وقاف و اشوان الاسلامیہ کی طرف سے عربی میں شائع کردہ "الموسوعة الفقهية" کے نام سے ۳۰ جلدوں میں سامنے آچکا ہے، (اندازہ ہے کہ ابھی کئی جلدیں اور آئیں گی، خوش قسمتی سے اس کے اردو ترجمہ کا اہتمام ہو رہا ہے)۔

عربی بولوں کا اسلامی گويا "سرکاری" زبان ہے، اس میں اس طرح کے چھوٹے بڑے بہت سے مفید کام صدیوں سے منظر عام پر آ رہے ہیں، مگر اردو زبان، جو بلاشبہ (جیسا کہ مصرین کا کہنا ہے) عربی کے بعد سب سے زیادہ اسلامی لٹریچر اپنے جلو میں لے گئے ہوئے ہے — کچھ عرصہ پہلے تک اس طرح کے کسی مفید کام سے جی دست نظر آ رہی تھی، مگر خدا کا شکر ہے کہ فاضل گرامی محترم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی زید جہدیم (فاضل دیوبند) تقریباً بیس سال قبل اس راہ میں مبارک قدم اٹھانے پر آمادہ ہوئے اور بحمد اللہ وہ توفیق (تقریباً اول کے بعد) اس کا نقش ثانی نہایت بہتر شکل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی، موصوف کتب خانہ پر وسیع و عریض نظر رکھنے کے ساتھ بہت زور قلم بھی ہیں اور ان کا قلم نہ صرف رواں حسّہ و لہجہ ہے بلکہ شیریں بھی، (جس کے بہت سے نمونے سامنے آچکے ہیں) "فقه" جیسے خشک موضوع پر بھی آں محترم نے نہایت مفید جاذبِ قلب و توجہ تحریریں رقم فرمائیں، ان میں زیر نظر پیش قیمت علمی تحفہ "قاموس الفقہ" بھی ہے، جس کی پوری قدر و قیمت کا اندازہ تو مطالعہ کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے، مگر سرسری نظر ڈالنے پر بھی مرعوب کی وسعت نظر، وقت فہم اور محنت مطالعہ کا نقش جمیل اور بے قلمب پر عرم ہو جاتا ہے، بولوں تو کسی بھی انسانی کوشش کو فرو گزاشتوں اور نقائص سے بری قرار دینا ممکن نہیں؟ لیکن یہاں یہ بات بے غفل نہ ہوگی کہ اب زیادہ تر "فقه" دوسرے معنی میں ہی استعمال ہوتا ہے، یہی (شریعت یا بالفاظ دیگر "فقه" کا علم) دراصل وہ علم ہے جو انسان کو سعادت داریں سے ہٹکار کر تا اور زندگی کے تمام مراحل میں رہنمائی کا فریضہ انجام دیتا ہے، سنیوں سے اس کی اہمیت، بلکہ ضرورت واضح ہو جاتی ہے، ہذا بریں اس علم کی طرف علماء و ائمہین ہمیشہ پوری طرح متوجہ رہے، کہ عمریں کچھ اوپر دور صحابہ اور اس کے بعد ائمہ اربعہ نیز ان کے (بالواسطہ اور بلا واسطہ) تلامذہ نے جو کاربائے نمایاں، محنت شاقہ برداشت کر کے، جگہ اپنا سب کچھ قربان کر کے، انجام دیئے ان کی افادیت کا اعتراف نہ صرف اپنوں بلکہ بہت سے، الصاف پسند و اقتصد حال، فیروں نے بھی کیا، ان حضرات نے امت کو سہولت فراہم کرنے کی خاطر دن و رات ایک کر کے اسے درجہ کمال تک پہنچا دیا کہ یہ ان علوم میں شامل ہو گیا جو ابھی طرح پختہ، بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ ہو گئے، علامہ "ھیکلی" کے بقول یہ ان تین علوم میں ہے جن کے بارے میں "نسخ و احسنی" ۱۰

(خوب پختہ ہو گئے) کہا گیا ہے۔ (رد المحتار مع الدر ۳/۱)

انسانی مسائل خواہ انفرادی ہوں یا اجتماعی تھے ہی یا مادی، اخلاقی ہوں یا تہذیبی، سب کا حل اسلامی شریعت میں مکمل طور پر موجود

ہے، کیوں کہ شرع اسلامی کے اصولوں میں اس کا کوئی دگرگرائی ہے کہ ان کی روشنی میں ہر زمانہ، حتیٰ کہ آج کے سب سے ترقی یافتہ دور میں بھی، رہنا ہونے والے مسائل کا شافی حل پیش کیا جاسکے، بلکہ بحث پیش کیا جاتا رہے، جس پر پوری تادمِ شام ہے اختلاف، راشد کے حصول بعد (پنکی صدی ہجری میں) جب کہ اسلامی حکومتوں کا دائرہ جریر و المغرب سے لے کر ایشیاء کے دور دراز علاقوں تک پھرتا، دوسرے پہ تک وسیع ہو گیا تھا، (جہاں کے حالات اور معاملات جزیرۃ العرب سے بہت کچھ مختلف تھے) وہاں بھی اسلامی شریعت نے فقہاء کی اجتہادی مساعی کی بدولت پوری رہنمائی کی اور آج جب کہ تکنالوجی وغیرہ کے میدانوں میں دنیا نے بہت ترقی کر لی ہے، اسلامی شریعت رہنمائی کے عاجز نہیں ہوئی ہے، بلکہ اس کے حقیقی نمائندے (علماء راجحین و فقہاء کرام) ہر اہم رہنمائی کا قریضہ انجام دے رہے ہیں، جس پر دنیا کے مختلف ممالک میں قائم ہو۔ نہ والی کالیں لکھ، دارالافتاء اور مفتی حضرات کے تعاون سے شام بدل ہیں، اس سلسلہ میں حکیم الامت حضرت تھانوی کے زامد (انفس مدنی فکر) نمائے گئے اقدامات (محققانہ و فحوائی وغیرہ کی شکل میں) سنگ میل کا درجہ رکھتے ہیں۔

واقم العرفہ نے ضرور اہمیت بخشنا، حصہ دیکھا، پوری کتاب قبل مدت میں کسی مفسرین و معروف شخص کے لئے دیکھنا ممکن بھی نہیں، اس میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی، جسے قابلِ نقد و حذف کہا جاسکے، بلکہ مطالبہ پر دل سے اُٹھانے کی "انڈیکس" دے دو، کلمہ اور زیادہ "کتاب میں آخر یا آخر امم موصوفہ پر (حرف چنگی کی ترتیب سے) انتہا تک مدعا و تحصیل کے ساتھ مدلل بحثیں کی گئی ہیں، اور مزید ذکر کے کاہرہ و اہتمام بھی ملتا ہے۔ جو علماء و طلبہ کے لئے خاصے کی چیز ہے۔ ترتیب اتنی سہل کی کہ مشتری میں کسی مسئلہ کے متعلق تلاش کرنے سے اجازت میں آسانی کے ساتھ مطالبہ حاصل ہو سکتا ہے، یہ کہنا تو بظاہر صحیح نہ ہو کہ کہ مؤلف کی ہر رائے سے تمام علماء اور احقرین و اوراق کر لیں گے، مگر اس میں بالمشکک کی بڑی حد تک بصورت کی رائے کو ترجیح دی گئی ہے، اور مسائل جدیدہ و حاضرہ کے حل کی بھی بھرپور کوشش کی گئی ہے، خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ خدمت اس کی بارگاہ میں قبول اور غلٹ کے کچھ رد قبول ہو، نیز باری تعالیٰ کو پیچھے۔ (معاذ اللہ علیہ و آلہ و سلم)

بجا طور مؤلف تمام علماء و اخص و فحوائی سے اشتغال رکھنے والے افراد کی طرف سے فکر یہ کے مستحق ہیں کہ موصوف نے نہ صرف ان کی مشکلات کے حل کرنے کا راستہ کھول دیا، بلکہ سب کی طرف سے گویا فرض کیا بھی ادا کیا۔

(فیروز اللہ خان دار العلوم دہلی)

محمد برہان الدین سیفی

(استاذ مدینہ و نقیر دارالعلوم دہلی و اسلام آباد)

تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے!

مولانا خاں سیف اللہ رحمانی ایک ممتاز عالم دین ہیں، فقہ اسلامی پر چھامور ہے، خصوصیت کے ساتھ جدید فقہی مسائل کا حل فقہ اسلامی کی روشنی میں سولہ کا قلمی موضوع رہا ہے اور اس عنوان کے تحت متعدد کتابیں اور مقالے لکھے ہیں، جو ملطرحی لکھائیں کافی مقبول ہوئے ہیں۔

مولانا کی سوجھ بوجھ، تالیف "اسکول انشاد" اور دینی مسائل فقہ اسلامی کے اہم مسائل کو قلمی کے انداز پر مرتب کرنا میں سمجھتا ہوں کہ کئی کامیاب کوشش ہے، اسی سبب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فقہی مسائل کو پوری تفصیل اور پوری وضاحت کے ساتھ معجزہ حوالوں کے ذریعہ مکمل بیان کیا گیا ہے اور اندر اندر کے اقوال بھی ان کے پورے احترام کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں، نیز ان اقوال کے حوالہ جات بھی انھیں ہی معجزہ کتابوں سے دیئے گئے ہیں۔

میں نے جزوی طور پر کتاب گور کیا، اس میں کوئی غلط نہیں کہ مولانا موصوف نے تحقیق کا حق ادا کیا ہے اور ان کے مخصوص انداز تحریر نے اس کو پرکشش و دلچسپ بھی بنادیا ہے، مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب فقہ اسلامی سے دلچسپی رکھنے والے خصوصاً علماء و روحانہ کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہے، امید ہے کہ اس کتاب کے شائع ہونے سے فقہ اسلامی پر شائع ہونے والی کتابوں میں ایک اہم اور ضروری موضوع کا اضافہ ہوگا اور اس سے بہت لوگوں کو استفادہ کا موقع ملے گا، میری ارجاء ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو سترم کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جو ملطرحی بصیرت عطا فرمائی ہے، وہ تصنیف تکالیف کا اجر ملتزمہ رست کی طرف سے ان کو عطا ہے، اس میں حریضاً اضافی دعا اور مومنانہ تحفہ جلد ہے اور ان کی قیمتی کتابوں سے لوگوں کو زیادہ استفادہ و فائدہ پہنچے۔ (آمین)

سید نظام الدین

(امیر شریعت بہار، ڈیڑھ سہارا کھنڈ و جرن سکریٹری، اسلامیہ مسلم پرنٹنگ لاہور)

۱۴۲۸ھ



عظیم کارنامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، محمدہ ونصلی علی و آلہ الکرمہ .

حضرت مولانا غلام سیف اللہ رحمانی زید محمدیم ملک کے ممتاز عالم دین اور معروف اعلیٰ قلم ہیں، اعلیٰ طباطبائی مسلم پریس لاہور کے رکن و کین لوکل ہیڈ آفس ایکڑی کے، محکم عمومی ہیں، انسٹیٹیوٹ اسلامی حیدرآباد کے ڈسک و فٹم ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مولانا سے مصروف کو خلد زور کار عطا فرمایا ہے اور غریب و نیاز کی بہترین صلاحیتوں سے نوازا ہے، آپ کی متعدد عمرات لہ و تصنیفات مشرق عام ہر آجکل ہیں اور قول عام ہر آجکل ہیں، ان کو بلا وار و مصاب و انش نے ان کو کثرت و تہ سے دیکھا ہے۔

”قاموس اللہ“ مولانا نے محرم کی شاہکار تصنیف ہے جس میں فقہی احکام و مسائل کو صرف فقہی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے، کسی بھی لفظ سے تعلق احکام شرعی نہایت آسانی سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

میں مولانا سے محرم کو اعلیٰ عظیم کارنامے پر ہم قلم مبارکباد دیتا ہوں :

ایسا کار از آید و مرداں جیس کند

اللہ رب العزت اس خدمت جلیلہ کو قبول فرمائے اور عتد المسلمین کے لئے مفید بنائے۔ (آمین)

والسلام

اشرف سعودی

۱۴۲۳ھ/۸/۲۰

(امیر شریعت کراتیک و مجسم دارالعلوم سکس ارشاد بنگلور)

۱۴۲۴ھ/۱۲/۲۰



عظیم تالیف

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے — جن کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے فقہ پر کافی عبور عطا فرمایا ہے، مقدمہ و جدید فقہی مسائل پر جن کی گہری نظر ہے، دقت سے دقت مسائل کو وہ نہ صرف حل کر لے ہیں بلکہ حوالوں کے ساتھ اس کو قائل قبول بناتے ہیں، تا مختصر سے ملی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ”من یرد اللہ بہ عبداً یصلیہ فی الدین“ (اُمس کے لئے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ کرتا ہے جس کو اللہ کے اہل تمام پر ناز کرتا ہے) کے مصداق ہیں، — سے اللہ تعالیٰ نے خیر کا ارادہ فرمایا ہے اور ان کو فقہ اور علوم اسلامی میں یرطولی عطا فرمایا ہے، چنانچہ مولانا نے محترم کی کتاب میں نے علماء و مفتیوں اور علماء کے طبقے میں یکساں مقبولیت حاصل کی ہے۔

حضرت خالد سیف اللہ رحمہ اللہ کے نام کی برکت، ہمارے مولانا خالد سیف اللہ صاحب کو حاصل ہوئی ہے کہ وہ اگر میدان جہاد میں سیف اللہ (اللہ کی تلوار) تھے تو یہ ان کے خادم اور ہم نام میدان علوم و فہم میں سیف اللہ بنے ہوئے، ان لوگوں کے خیالات کے پتہ چلا رہے ہیں جو اپنی نادانی سے قرآن و حدیث کو چھوڑ کر مسائل فقہیہ اور موجودہ دور میں ان کے احکام کو، تو علیٰ غلظہ اور کج فہم لوگوں کے کڑائیوں کو تکلیف کا شکار کر رہے ہیں اور فقہ و اس دور کے مسائل کے حل اور جدید چیلنجز کا جواب دینے سے صاف بچتے ہیں، مولانا نے اپنی کتاب ”حجیم کتابوں (۱) جدید فقہی مسائل، (۲) اسلام اور جدید معاشی مسائل، (۳) اسلام اور جدید سائنسی مسائل، (۴) اسلام اور جدید میڈیکل مسائل، (۵) اسلامی عبادات و جدید مسائل اور عقائد پیش آنے والے مسائل کا اپنی تحریروں سے اہل جواب دے کے رجائیت کر دیا ہے کہ کتاب و سنت کی روشنی میں پروردگار میں پیش آنے والے مسائل حل کرنے پر اہل علم قادر ہیں۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے — جو صاحب تصانیف کثیر ہیں اور ذریعہ نظر کتاب ”قاسوس اللہ“ کے مؤلف ہیں — اس عظیم تالیف کی تقریباً کے لئے مجھ کو کسار سے فراہم کی، جو مولانا کی اپنی علمی اور فطری انکساری و تراضع کی دلیل ہے، میں کتاب کے بارے میں کچھ لکھنے کا اپنے کو اہل نہیں پاتا، کیوں کہ ہم نے فقہ پر بھی ہے، لیکن مولانا تو اس سند کے خواص ہیں اور ہر قسم کے قضائی کلمات سے بے نیاز، تا مولانا نے محترم کے ارشاد کی تعمیل میں یہ چند سطر لکھ دی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ مہموم کے نقص و برکات سے طبع کو نوازاو سے نوازاو مستغنی و مستغنی ہونے کا موقع عطا فرمائے۔

محمد حمید الدین عاقل

(امیر ملت اسلامیہ آذربائیجان و رئیس دینی و ادبیات اسلامیہ)

کے حوالے کر کے رخصت ہو جاتا ہے۔

اور اس طرح ایک جیتی جاگتی امت کو وحشیوں کے انداز میں مطلق انسان زندگی کے لئے گمراہی کے تاریک گڑبڑوں میں مکمل دبا جاتا، خدا نخواستہ اگر ایسا ہوتا تو اس امت کی خیریت جسے القرآن میں مخصوص کیا گیا ہر جہت سے مشکوک و مشتبہ ہوتی، قانون کی تدوین ایک منظم، مربوط، باقاعدہ امت کے لئے ہر حال میں ضروری تھی، قوموں نے بھی قانون کی ضرورت محسوس کی، ممالک نے بھی، وحشی قبائل نے بھی اولیٰ اوقیٰ صحراؤں میں رہنے والے چند پرندہ اور درندوں نے بھی، حیوانات پر جو تہمتی کتابیں آری ہیں، سرسری مطالعے کے بعد محسوس کریں گے کہ گوریا کی محدود زندگی بھی قانون سے بالاتر نہیں، یہ اور بات ہے کہ ناقص اور ادا دہرایا جامع اور عمل قانون شہد کی گھیاں ان کی لگی بندھی اور قانون میں جکڑی زندگی، اپنے اپنے دائرہ میں جہد مسلسل ایک ملکہ کی قانونی تحرائی جس سے انحراف کے لئے جنہیں بھی گمراہی کا پیغام ملے کر آتی ہے، پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ انہم الما کمین اور اس کارسول خاتم النعمین ﷺ باجمعی زندگی کے لئے آزاد چھوڑ دیتا۔

ابتداء اسلام میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے عرف و رواج کو بھی اپنایا اور وہاں کی روایات کو بھی، یہ وہ وقت ہے کہ ابھی اسلام کے قوانین کی ترتیب و تدوین کی راہیں ہموار نہیں ہوئی تھیں اور تو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد تک جن گوشوں میں واضح راہنمائی نہیں تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے زیادہ دوسری قوموں کے قانون پر عمل کرنے میں کوئی پچکا پھٹ محسوس نہ کرتے، چنانچہ ان کے دور میں گورنر نے پوچھا کہ غیر ملکی تجارت کے لئے آئے ہیں ان سے کیا وصول کیا جائے؟ امیر المومنین کا جواب یہ تھا کہ اسی حد تک وصول کیا جائے جو وہ ہم سے وصول کرتے ہیں، یہ اصول اسلامی قوانین میں "مما ملکت" کے نام سے مشہور ہوا، فتح مکہ کے بعد مدینہ منورہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش مکہ کی چیز و دستیوں اور زمینوں کے توڑ میں جو اہم قدم اٹھائے، ان میں مدینہ منورہ کی آزاد ملکیت کا قیام و درس نتائج کا حامل ہے، یہ عجیب بات ہے کہ مدینہ اس وقت مہاجرین جن کی تعداد کم تھی انصار جن کا عدد زیادہ تھا کچھ وہ محسوس نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا، یہود اور نصاریٰ قبیل تر، خود انصار کے دو ہاڑاؤں ایک دوسرے سے برسر پیکار اور جنگ سے بیدار شدہ نفرت و عداوت چند ماہ چند سالوں کی نہیں بلکہ ایک صدی سے زائد لیکن حیرت ہے اور یہاں آ کر قلم و مطالعہ بھی استعجاب میں ڈوب جاتا ہے کہ ان مختلف طبقات نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سربراہ کیسے تسلیم کر لیا۔

واقعاتی طور پر تجزیہ کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ بطائنی نقوش میں متعلق علیہ شخصیت تو صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہو سکتی تھی، لیکن اگر دور تک جائیے تو وہ فرست، معاملہ فہمی، مال کار پر گہری نظر، جوانمیا، بطیم، اسلام کا خصوصی سرمایہ اور برطابق اصول "حصد بقدر ویش" ہرگز نہ سمجھے کہ اس تعبیر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری جسم و دیش کو مراد لے رہا ہوں بلکہ مراتب بین الانبیاء کا تفاوت مرکز ذہن ہے، ان میزات کا خزانہ عام تو رسول اکرم ﷺ کی نبوت کبریٰ کے حصہ میں گئے والا تھا۔

اس لئے جزمًا کہہ سکتا ہوں کہ سربراہی کے انتخاب میں عام نظریں ان خصوصیات پر بھی جمی ہوئی تھیں، عجیب تر بات یہ ہے کہ

کہ اسی صیست جس کی معرفت میں عرب صدیوں سے بکرا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فقر تو ضرور کیا مگر جو کچھ ہوتی رہی وہ اسرار کے واقعی نظام میں بڑی کارآمد ثابت ہوئی، میر، مال، اب یہ ایک ایسے قانون کی تلاش اور سرخشا میں تھا جو اسے انسانی حق و انصاف، زندگی اور مذہب، معاشرہ کی تشکیل میں پڑا تو وہ نہایت اعلیٰ مرتبہ پر پہنچا کہ حیات طیبہ میں سب سے بڑی اور سب سے اعلیٰ قانون اور شخصیت تو آپ ﷺ کی تھی، مگر آپ کے شعاعیں کھینچ کر کے وہی اعلیٰ قدم قدم پر آپ کی راہنمائی میں سرگرمی میں آپ کی ولادت کے ساتھ ہی یہ آیت پڑھ لی کہ یا محمد! اے مظلوم اور اشدین، پہلے محبوب اور پسندیدہ کی، اچھے کی بلندیاں پر تاریخ قدم و دست کی برز اور کھڑکی کرنا، یہ وہ پیش سامان میں اجتماع و ہم کو رحمت دی جاتی اور مسکے کے، ادا کیا پر صاحب رہے کو پسند و تاس کا حق ادا ہو، پھر چھٹ کر جو بات قرار پڑی وہی مسامحہ کا قانون ہوتی۔

وقت نے، مٹی وہاں کی حد بندہ یوں کاٹ کر جب مستقل کی جانب قدم بڑھایا تو اہمیت کا تسخیر ہو کر جو وہاں رہا، ملک بھی سوچو رہے وہاں بھی، ہر شے بھی ایسی ہی، ایک ایسی ہی، اور خیال کی ترقی بھی، وغیرہ، قانون کی تدوین کی نگرانی کو شش سلسلے میں جس بھی دیکھیں اسے، غار سے گا کھانہ تدوین کی، یہ قدم ہم میں ابوسفید کی منفرد صلاحیتوں نے جو کج کاروں کی نیکس اور چمن بھٹی کے لئے جو دست کاری دکھائی اس کی انفرادیت کو مطلع نہیں کیا جاسکتا، مختلف جہات میں تقسیم صلاحیتوں کے حاملین کو یک شراکتی نظام کے تحت مل کر کاروائی سے اس کی قانون کی تدوین ملنا، دلیہ ابوسفید کا میل کا، نہ، یہ اس شوری میں کسی فرضی مسئلہ پر یک روزہ نہیں یکہ بعض اوقات ایک ایک وقت تک ٹھکڑو کا اور یہ۔ کج کارانی جی صاحبوں کے اختیار سے اعلام کے سنوں میں ہر جہت سے مستحکم ہو گئے، چاہئے اور توتے اور جب کوئی نہ کھرا تھوڑا تو یہی اسلام کا قانون بنایا جاتا ہے۔ نئے الے ہوئے ہیں کہ ابوسفید الاما نے ان کا کس قدر آزادی دی تھی کہ سامعین بحث و مباحثہ کی بندہ تھوڑی اور گرو سے بڑھ گئے، اس کو بھی جسم نیچے کی فرضی ازل نے سید ادا، ہو جو نہات و خطرات، اذکار و ذرات اور مائیکس اور جی فرست تو ممانہ، شہر و حق پھر پورا ملایا تھا، اس کے بغیر آج بھی فقہی ملک نمایاں ہیں۔

اسے بھی امت بولے کہ اس شراکتی نظام میں اس کی چپ بھی، جی، نہ بھی تھی کہ بعد کے اور اس اگر کسی فقہی کار کے میں دو جڑا، عدا ہو تو تحقیق و تفتیش کے تو مداخل سے کرنے کے بعد وہ بالی رجوع بھی کر لیتا، اب اسے فقہی کہہ لیجئے یا اسلامی قانونی جرح کرنے کا مقصد صرف کتاب ہے، باقی زندگی اسرار کے حراج کے مطابق ہے یا قوانین و اسلامی کی معرفت میں ایک یہ کچھ وہاں دشمن و دشمنی، کچھ یہ وہاں، یہ عقیدہ و عقیدہ کے ٹھکڑے، یہ چار، اہل فقہ کی، اور شیخ اسلام سے قریب ہیں، ہاں سر سے، اور پچھنے والی، کچھ وہاں۔

کبھی کبھی لکھنے والا اپنی، فی انجمنوں کو دل نہ تم بھی نہیں، یکہ ہر وقت کی سوز و گشادہ انکار کرنے پر مجبور ہوتا ہے، اگرچہ وقت اور ہی ہے جو خدا عظیم آباہی نے ملایا اور خوب کیا۔

ہے چشم زکب تک ہائے کی
یہ غری حرامی ہے آڑ جائے کی

لیکن راقم اسطور کے بھی اس اقتدار کو شعری میں سن سچتے :

رونا کہاں ہوا مجھے دل کھول کر نصیب

دو آنسوؤں میں لوح کا طوقان آگیا

اجتہاد کا دروازہ تو بہت پہلے بند ہو چکا اور امت کی موجودہ زبوں حالی اسی کی متقاضی تھی، لیکن غالب کچھلی تین صدیوں سے مفلک بھی مفلوک ہے، اب جو کچھ موجود ہے کبھی کبھی ذہانت اس میں پھول یوں کا اضافہ کر دیتی ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں، ضرورت اس کی تھی کہ فقہی اصطلاحات پر کچھ تمثیلات و مسائل کی تفصیل سے ایسا ذخیرہ تیار کر دیا جائے جو اسلامی قانون کی تکمیل کے عملی عنوانات کو رہنما بن کر اس میں دگر ہو، مسرت ہے کہ قاضی برادری کے رکن رکیں عزیزم محترم و محرم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے جن کی صلاحیتیں ہم ایسوں کے لئے قابل رشک اور امت مرحومہ کے لئے لائق فخر ہیں، چند ضخیم جلدات میں اس کا رتا سے کوئی انجام تک پہنچایا۔

خدا کرے کہ یہ سنی و کاوش یہ بھر کاوی و دماغ سوزی، یہ محنت و عرق ریزی امت کے لئے ہر طرح سودمند ثابت ہو، راقم اسطور سفر کے لئے پاؤں رکاب ہے، بھائی کے دورے یہ سطور ارتجالاً قلم بند ہو گئیں جو قیچ پوچی بھی ہیں اور قیچ میر زبھی، اس سے پہلے کہ قارئین محاسبہ کا کام انجام دیں لکھتے والا "حاسبوا قبل ان تحاسبوا" پر عمل کرتا ہوا قسور علم، قسور نظر، جگہ تصحیرات کے مجموعے کا اقبال کرتا ہے، مستفیدین سے حضور صلح کا خطاب، جگہ آرزو مند۔

و انا الاحقر الا و ا محمد انظر شاہ کشمیری

۱۳۲۳/۸/۲۵

(شیخ الحدیث دار العلوم وقف دیوبند)

۲۰۰۲/۱۱/۱



عظیم الشان کتاب

میں مقدمہ و تحریکات کے کام کو اس وقت تک ٹھہرا دیتا ہوں جب تک کہ جسے سے کوئی ضرر پڑتا ہے، میری قوریٰ میں جب تبدیلی کا تقاضہ نہ ہو، جاگیا میرے قلم سے نہیں نکلتیں اور جب کوئی مضمون یا کتاب کے لکھنے پر اہل ایمان کے کانٹے کا نمبر بن جائے میں کوئی اور ہی فراموشی چیز نہیں لکھ سکتا، اس لئے میرے شمارہ دونوں اور ایسے دونوں میں نہیں ہوتا، "قاسم اللہ" اگرچہ بہت اہم اور شاہکار کتاب ہے، لیکن اس کی تقریباً سب سے توفیق اور وہ کارنامہ بھی کہ دوسرے قلمی اہل علم پر غالب رہے، تاخیر کچھ زیادہ ہو گئی، یہ خیال بھی سدا رہا، اس کتاب میں طویل تصور و عالم کے قلم سے ہے جو فقہ اسلامی پر عبور رکھنے کے ساتھ ساتھ بہترین دانش ور اور اہل علم ہیں، ان کی قوریٰ اور مشاطگی کی بہت شعور کی کوششوں اور خون چکری کھینے کے بغیر وہی اخبارات نہیں اور آبدار ہوتی ہیں، ان کی قوریوں کے درمیان ایسے پہلے تھے جیسے براہ کرا یا محسوس ہو: "جہ نیم تحریر کجھو کجھو آگیا" "جیسے محروم میں ہوئے سے ہے بے جا" "مضمون فقہ پر اس اہم کتاب اور سادہ فائدہ دینے والے مضامین کی جیسے زبان شاکس اور ادیب کی تصنیف پر کچھ لکھنے سے بے جا دلی کا احساس ہوتا رہا، اس لئے علاوہ میں نوہ کوئی کچھ سوچ کر ہی اہم کتاب کے لئے تقریباً لکھنے کا سہی نہیں سمجھتا تھا، میں نے فقر کے معمولی مسائل اور نزاعیات تک میں اہل علم سے پوچھا ہوں لیکن کہنے والے نے ایک بلوغت الہامی لکھ کر دیا ہے، اور پہلی کہ یہ کتاب کی اجزاء پر محیط ہوگی اور صرف ایک جز پر مبنی، ناقص اور مکمل کتاب پر تقریباً لکھنے کا عمر آ رہا ہے اس لئے ناقص و ناقص اہل علم کے لئے قابل ذکر اور قابل اعتماد ہوگی، بلکہ اپنے شمس کوئی حرج نہیں، لیکن یہ بات اس قوریہ کے لئے اہل علم کی بارگاہ میں ایک مدد کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔

دین اسلام انتہائی اچھے کے مہذب کا آخری پیغام ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سترہویں صدی میں اسلام کی ادنیٰ ہوئی شریعت آخری شریعت ہے جو ہر زمانہ کے لئے شہداء ہیں، ہر شخص کے لئے دستور حیات ہے، ہر شعبہ زندگی کے لئے رہنما ہے، جو خیر و شر معروض و منکر ملال و حرام و حرج میں اور واضح ہے، علماء اور فقہاء نے قرآن و سنت سے اس کے احکام کو قوانین کے ماتخذ کو اور ان کے اصولوں کو مدن کر دیا ہے، ہزاروں کتابیں طویل اور مختصر کی بصیرت اور محنت کی آئینہ اور ہیں، ان کے کسی مذہب میں انکار و انہی کی دو قسمیں نہیں ملتی ہیں، جو دین اسلام میں ملے گی، اس بات کا ثبوت یہ کہ یہ دین مکمل ضابطہ حیات ہے اور جب تک اس دنیا کا نظام قائم رہے، نظام زندگی ہے، جس طرح کائنات کا نظامی اللہ پاک ہے اور اس میں کوئی خدا نہیں ای طرح سے تقریباً نظام بھی ایک ہے دراصل وہی اللہ کی بارگاہ میں مستتر ہے، ومن ینبع شیء الا سلام، دینا ملل یصلیٰ ص

عصر کے تمام تعلیم میں انسان کے خود ساختہ قوانین کو کلیدی حیثیت حاصل ہے، انہی قوانین وہ ہے جس نے لاکھوں سالوں سے انسانی حاصل کی ہو، انصاف کی بدولت میں آج و مہرہ رکھے جاتے ہیں، جنہیں ان قوانین میں درجہ حاصل ہوا، میں اللہ کی قانون گیر اللہ کا غیر اللہ کے بنائے ہوئے قوانین کے باہر میں عزت و محبت کے حامل اور شریعت اسلامی میں فضل و کرم رکھنے والے قانون اور نازل، اس دنیا کا

پورا نظام زندگی ایک انقلاب کا مختصر ہے وہ انقلاب جو معاشرہ کو بدل دے اٹھارہ نظریات پر مبنی پیدا کر دے، زمانہ ایک نڈر کا مختصر ہے، روزگار جس سے جلد بیاں پست ہو جائے اور پستیوں باندھوں سے بدل جائیں، نظام اقبال نے کہا تھا کہ اس دور کا کچھ وہ ہو گا جو اسلام کے قوانین کی برتری کو دنیا کے سامنے برسرِ کن کر دے یہ نڈر ہر دوش کا ہم ہو رہا ہے حید کا اتمام ابھی باقی ہے، اس رجحان حق اور اتمامِ حجت کے لئے مغربی قوانین اور اسلامی قوانین دونوں پر مبنی نظر ضروری ہے، اس صحابی مسلمان کے لئے اسلامی قوانین کی ان کتابوں سے بھی مدد ملے گی جو اردو زبان میں مرتب کی گئی ہیں، اردو کی ان کتابوں کا فائدہ ان لوگوں کو بھی پہنچے گا جو عربی زبان سے فائدہ نہیں اور وہ اسلامی نظام کا قانون اور فقہ اسلامی سے اردو کے ذریعہ واقف ہو جاتے ہیں۔

ہندوستانی علماء کا اردو زبان میں فقہ اسلامی کی خدمت کا طویل ریکارڈ موجود ہے، ہر دوش روزگار نے فطری نظام کی کیا پلٹ دی ہے، بروہا ست عربی زبان کے ذریعہ اسلامی علوم کی تحصیل ہر شخص کے ممکن نہیں، ضرورت اس بات کی تھی کہ ہندوستان اور پاکستان کے لئے اردو زبان کے ذریعہ اسلامی علوم کو کافی حصول مل جائے، تعمیر، ترمیم، نقد، تاریخ ہر موضوع پر ہر صنف کے علماء نے فیضیات کا مستند ذخیرہ تیار کر دیا ہے، ہندوستان میں جب مسلم حکومت ختم ہو چکی تھی اور اسلامی شریعت کا اقتدار باقی نہیں رہا تھا اس وقت کے نامساعد حالات میں انفرادی علمی کوششوں کی قدر و قیمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، غالباً سب سے پہلے قادیانی عالمگیری اور جاپہ کا اردو ترجمہ سامنے آیا جو میر تقی کا کیا ہوا تھا، شروع و ختم کا اردو ترجمہ مولوی وحید الرحمن لکھنوی نے کیا، اردو کا اردو ترجمہ مولوی خرم علی نے علیحدہ ادوار کی نام سے کیا، عقدہ الجہاد کا اردو ترجمہ مولانا محمد احسن صدیقی ناٹوٹی نے سنگ مرور ایف کے نام سے شائع کیا، قدوری کا اردو ترجمہ ضروری کے عنوان سے مولوی عبدالمصطفیٰ نے کیا، حدیث المصلیٰ کا اردو ترجمہ عبدالرحمن حسام الدین نے صلوٰۃ الرحمن کے نام سے کیا، آخر میں مشہور کتاب اللہ علی الملہ از اب الاربعہ کا ترجمہ عام عدو کے قلم سے منظر عام پر آیا، الغرض فقہ کی اہم کتابوں کے ترجمے کی کوششیں شروع ہوئیں، مذکورہ بالا غازی زبان کی مکتبی سرپرستی کے ختم ہونے پر ہندوستانی مسلمانوں کا مشہور فقہ کے لکچر سے باقی رہے، اردو زبان میں فقہ کے لکچر کا جائزہ لینے وقت مولانا قدوسی کی کتبچہ زیور کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں، اس کتاب کی حتمیت کا یہ علم ہے کہ اب بھی والدین اپنی بیٹیوں کو شادی میں حمیزہ کے طور پر قرآن مجید کے ساتھ ساتھ یہ کتاب بھی آیتے ہیں، مولانا مجیب اللہ قدوسی کی کتاب اسلامی فقہ بھی قابل ذکر ہے، اس طرح مولانا منہاج الدین جیلانی کی کتاب "اسلامی فقہ" مولانا خواجہ محمد صاحب غلامی کی کتاب "ہدیۃ اللہ" مولانا عبدالحکیم صاحب کی کتاب "علم الفقہ" اور جامعہ دہلی کی "فقہ السنۃ" بھی تذکرہ کے قابل ہے، اردو زبان میں قدوسی کے کئی تلامذہ و تلمذہ جمعہ سے منظر عام پر آئے ہیں، مولانا مودودی کی رسائل و مسائل اور اس سے ملتی جلتی دوسری کتابیں شائع ہو چکی ہیں، انچوں کے لکچر میں مولانا مفتی کائنات اللہ صاحب کی کتاب تعلیم الاسلام کی مقبول کتاب ہے، اس میں بھی فقہ کے ضروری مسائل آگئے ہیں، فقہ کی الگ الگ جزئیات اور عقائدات پر بھی ہے، شہر کتابیں اردو میں آگئی ہیں، جیسے اسلام کا قانون فی ہداری اور اسلامی عدالت اور کریہ کے مکانات کی شرعی حیثیت وغیرہ، عربی زبان میں کویت میں مرتب کردہ فقہ کی تعمیر اور چند جلدوں میں ناسا نیکیوینڈا کا اردو ترجمہ بھی جلد منظر عام پر آئے والا ہے، جو غالباً اسلامک لٹریچر (اٹلیا) کے ذریعہ جہانم شائع ہو گا، مسلم کام کی ترمیم اور ترجمہ دہلی میں حضرت مولانا قاضی محمد الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے دستِ راست "قاسم بلخ" کے تلامذہ مولانا محمد سیف اللہ جیلانی کی کوششیں شامل رہی ہیں۔

اُردو زبان کے ذریعہ فقہ اسلامی کی خدمت ہندوستان کی فقہی خدمات کا محض ایک گوشہ ہے، اگر عربی اور فارسی زبان کی کتابوں کو بھی شامل کیا جائے تو ہندوستان کا مقام فقہ اسلامی کی خدمت کے میدان میں سب سے زیادہ بلند نہیں تو بہت بلند ضرور ہے قیاد کی تاجدار خانیہ اور قادیانی عالمگیری اور فائدہ فیروز شاہی قادیانی و حاد یہ اور قادیانی ابراہیم شاہی جیسی مبسوط کتابیں تیار کی گئی ہیں، ہدایہ کی ۱۵/ شریحیں اور شرح وقایہ کی ۱۸/ شریحیں نکلی گئیں، اصول فقہ میں ملاحت اللہ بھاری کی مسلم الثبوت کا مرتبہ مسلم ہے، ابوالبرکات حافض الدین نسلی کی کتاب السناری کو شریحیں ہندوستان میں نکلی گئیں جن میں شیخ احمد امینوی (ملاحون) کی نور الانوار سب سے زیادہ مقبول اور مشہور ہوئی، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی کتاب عقد البندی فی احکام الاجتہاد و التقیید بھی فقہ کے دائرہ میں آتی ہے، یہاں استعصاء مقصود نہیں، مولانا عبدالحی حسنی کی کتاب مفتاح الاسلامیہ فی الہند اور نزہۃ النواظر میں ان کے علاوہ بھی بہت سے نام مل جائیں گے، یہاں صرف فقہ اسلامی سے متعلق چند نام ہیں جو گنائے گئے ہیں، در نہ قرآن وحدیث ومقولات وتاریخ اور سیرت وسوانح دیگر اسلامی علوم اور ان کے اصحاب کمال کا ذکر کیا جائے تو ہندوستان کا آسمان علم ہر طرف چمکی ہوئی لکشاں سے جھلک کرنا ہوا نظر آئے گا۔

ہندوستان میں جدید مسائل کے فقہی حل کی کوششوں میں فقہ اکیڈمی کے سالانہ جلسوں کا ذکر بھی ضروری ہے، جس میں پورے ملک سے اور بیرون ہند سے مشاہیر علماء یا اختلاف مسلک شریک ہوتے رہے ہیں اور نئے پیدا ہونے والے مسائل پر اپنا نقطہ نظر پیش کرتے رہے ہیں، پھر ان مقالات پر مشتمل مجلہ فقہ اسلامی کے ضخیم نمبروں کی اشاعت ہوتی رہی، اجتماعی اجتہاد کی یہ کوشش ہے جس کی نظیر اسلامی دنیا میں مشکل سے ملے گی، جس ملک میں اس کی نظیر ہے وہاں اس طرح کے کام کو حکومت کی سرپرستی حاصل ہے اور اس کے لئے بڑے بڑے بجٹ مختص ہوتے ہیں، ہندوستان کی مقبور اقلیت کے کے مظلوم الحال علماء جب اس طرح کی عظیم الشان علمی اور فقہی تحریکیں برپا کرتے ہیں جن کی قوت و تاثیر اور علمی وقار کا بیرون ہند کے علماء اعتراف کرتے ہیں، تو محسوس ہوتا ہے کہ اگرچہ کہ مسلمان کی حکومت و اقتدار کا ٹھکانا ہوا چار اچھل ہو گیا لیکن علم و دین اور فکر اسلامی کا شعلہ ابھی تک شعلہ مستحیل نہیں ثابت ہوا ہے، اس کی آب و تاب اس کی حرارت اور وضو و نشانی باقی ہے، بیسویں صدی کے اواخر میں فقہ اسلامی کے میدان میں یہ یا وقار کام بلاشبہ عہد ہمای کے اس انتہائی فقہی کام کی یاد دلاتا ہے جس کی امامت امام ابوحنیفہؒ کے ہاتھ میں تھی اور جسکے صلۃ فکر واجتہاد میں علم کے مختلف میدانوں کے ماہرین جمع تھے، قیاس واجتہاد میں امام ابو یوسفؒ امام زکریاؒ امام محمدؒ جیسے نابھہ روزگار علم حدیث میں عینی بن ذکر یا اور حفص بن غیاث اور حبان اور منہل جیسے عبقری اور عبد اللہ بن مسعودؓ چلکے کے پر پوتے تھے، بن معن جیسے عربی زبان و ادب اور بلاغت کے ماہر اور داؤد طائی اور فضیل بن عیاض جیسے متورع اور متقی جیسے لوگ جمع تھے، امام ابوحنیفہؒ کا زمانہ حیات یہ ہے کہ انھوں نے فقہ اسلامی کے کام کو کوثر اودی دائرہ سے نکال کر اجتماعی دائرہ میں داخل کر دیا تھا، فقہ اکیڈمی کا کام اسی اصل کی ایک نقل ہے، اسی نمونہ کی پیروی ہے اور اس لئے حسین و آفرین کے لائق ہے۔

دور آخر میں بھی جب سیاسی طاقت کی کلید ہاتھ سے نکل چکی تھی کتابوں کا یہ عظیم الشان ذخیرہ اور خدمات کا یہ شاندار ریکارڈ فیض رسائی ہے ہندوستان کے ان مخلص علماء حق کی جنھوں نے سلطنتوں کی خوفناک تحریس سے مستغنی ہو کر اور حب جاہ و زور سے بے نیاز ہو کر کتاب و سنت سے وابستگی اختیار کی اور عوام و خواص میں اس وابستگی کا صور ہو کر نکلا اور اپنے پیغام اسلام کو ہر گوشہ حق بخوشی تک۔

ہندوستان کے تعلیم یافتگان نے مدارس اسلامیہ اور ہندوستان کی بڑی بڑی علمی اور ادبی تحریکیں اسلامیہ کی کوششوں کا نتیجہ اور ان کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ حالات کی تبدیلی کی وجہ سے دھرم و دھن اور خدا و تعالٰیٰ کی کھوئی ہوئی ضرورت واقع ہو چکی ہے لیکن بنیادی طور پر اس کی وجہ سے کچھ ہے جو ہماری تاریخ میں شکر مایہ اور شہرہ دار کی طرح نظر آتا ہے۔ ان ہندوستانی مدارس اور ہندوستانی تحریکوں کا بغیر، ماساں چورے عالم پر ہر سامنے آتا ہے۔ لہذا اسلامیہ میں پیدا کی پیدا ہوئی اور ہر وی ہے اس کے ہاں پر و حوالہ دیا جائے جس کی بدولت کی فکر و فکر سے کوشش مثالی ہے۔ انیسویں صدی میں نوجوان اہل اللہ اور مقلد مع اللہ اور عبادت و اضافی کے نظام کو درست کرنے کی جو کوششیں جاری ہیں، ان میں سرور محمد الیائی کی تحریک تبلیغ بھی ایک مثال ہے۔ اسلامی نظریوں میں شریعت کے نفاذ کے لئے جو پہلوئے ہیں اور یہ ہیں اور اس کے لئے جو مصلحتیں پیدا ہوئی ہے، اس میں مولانا ابوالاعلیٰ سوری کی تحریک کی بازگشت بھی پائی جاتی ہے، یہ مصلحتیں پہلے ہاں عبادت، خدمت شہود نہیں، تہیں ہر ان کی تاریخ میں سہ ماہ اور فقہاء و مفتیوں کا غرض اور حوزہ اور دہلی ٹرل نہ ہوا اور خدا اکہمی کی جہ کی تحریک بھی جس کے ہاں حضرت قاضی سوزہ صاحب الاسلام صاحب قاضی تھے اس کے ہاں مغربیوں کی یہاں کے علماء کا علمی اور فنیکی دورانی اور سواتر ہے جو درجہ پیدائش ہے۔ "قاسم اللہ" کے مصنف ان کی سرخوردہ کتب فکر کے دیہ اور صاحب مہموت عام ہیں، "جدید فقہی مسائل" پر پہلے ان کی کتاب شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہے، ان کا ترجمہ اور علم کرنے کر لے ہے، وہ صرف صرف تہم کے دہی نہیں علم کے میدان نے شہسور بھی ہیں، المسجد الاعلیٰ ان کی فکر قابل اور سلیس کا زندہ دلا رہندہ فقہی مثالی ہے۔

صاحبزادہ قاسم اللہ کے اس دور میں فقہی، مصلحت و الفاظ کو حرف حق کی بنیاد پر اردو زبان میں مرتب کرنے کی ضرورت تھی تاکہ فقہی مسئلہ حل کرنے والے اسی سہولت کے ساتھ اپنی روحانی پائیں جس سہولت کے ساتھ وہ "کشمیری اور اردو بنگالی بیڑا سے مستفید ہونے چاہا، یہ ضرورت کے بغیر یہ فقیر "امانی کتاب" "قاسم اللہ" تحریک کا جو مدعی ہے مجھے اس کے سوا دوسرے جہ حرف دہا سے حرف نہ دیکھ سیکھنے کا موقع ملے ہے، "و" سے شروع ہونے والے الفاظ لکھے، بالکل شروع میں "ا" کے معنی ان سے جو جوت سے کی وہی سے کتاب کی قدر قیمت کا اندازہ ہو جائے گا، دیکھا کہ وہ کلام دیکھ کر دیا کہ ہے، ہزاروں صفحات کا مضمون ایک چارے آتب خانہ صاحبان اب اور دونوں اور اعتدال بھی سفر میں ہم کتاب، خدا و ترے ہماری کتاب محل ہو کر سامنے آئے۔

ایں ذمہ از من و از جہد جہاں سمت ہا

پروفیسر حسرت عثمانی ندوی

(صدر شعبہ عربی، سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، حیدرآباد)

احکام شرعیہ کا سمندر

نحمدہ والہدی علی رسولہ الکریم اما بعد :

حدیث کی مستند مشہور کتاب ہمدانی شریف میں فرمایا ہوئی ﷺ ہے: ”انما نعظم میسرین، ولیم لعلوا مصروین“ (بخاری ۸۹۰۱) نیز یہ بھی ارشاد ہے: ”میسروا ولا مصروا“ (بخاری ۸۹۰۲) ان فرمودات نبوی کا مقابلہ دینی امور میں سیر النبیل ہے اور یہی توحید پر کاربند ہوتے ہوئے علماء نے قدیم و جدید علوم اسلامیہ کی تسبیح و ترتیب کی جانب خاص طور سے توجہ مصطفیٰ کی اور ہر علم ان میں واردہ ان کی خصوصیتیں اصطلاحات اور حجاج بیان کلمات کی توضیح و تشریح کے لئے مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں بعض توحید ہیں، جو کسی خاص فن کی اصطلاحوں کی تعلیم پر مشتمل نہیں بلکہ قیام علوم اسلامیہ میں وارد شدہ اصطلاحات کو شامل ہیں، جب کہ دیگر بعض کسی خاص فن کے کلمات مصطلح کے بیان پر مشتمل ہیں۔

پہلے فقہ میں مشتمل اصطلاحات کلمات کی وضاحت کے لئے فقہاء اسلام نے بھی باقاعدہ کتابیں تالیف فرمائی ہیں جن میں عربی زبان میں علامہ طبریزی کی کتاب ”المعرب“ اور علامہ مکی کی ”طلبة المطلبۃ فی الاصطلاحات الفقہیہ“ کو نمایاں مقام حاصل ہے اور ان کے عرصہ سے زیادہ ہے، جب کہ بعضی الفاظ کے حال ہی میں بیروت سے طبع ہوئی ہے، ان کے علاوہ سعدی اور حبیب کی ”الفہموسر الفقہی“ اور ”لغة الفقہاء“ بھی قابل ذکر ہیں۔

مغربی زبان کے بعد سب سے زیادہ غور و تلاش اسلامیہ کی حامل اردو زبان کا دامن اس نوع کی تالیف و تصنیف سے خالی تھا، اس میں اس نوعیت کے کام کی شدت سے ضرورت تھی، اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت علامہ سید محمد امجد علی صاحب دامت برکاتہم (بانی، بہار العلوم العربیہ اسلامیہ دیار آباد، جرنل سکر فیزی و سلاطین لغت اکبری لکھنؤ) نے اپنے عقیدہ و فکر کی روشنی میں، بلاشبہ موسوف اس کا سرکار، نے تحقیقی اہل حق، اللہ تعالیٰ انھیں جزا ہے، خیر دے کہ ان تک محنت اور بے پناہ سعی کے بعد موسوف نے اس کام کو مکمل فرما دیا اور پانچ جلدوں میں مشتمل اس کتاب کو ”قائمول لغت“ کی صورت میں طالبان علم دین و لغت کی خدمت پیش کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

میں نے اس کتاب کے مسودہ کو نیز مجدد اول کو جو پہلے سے طبع شدہ ہے، اپنے دو پیچہ و مقامات سے دیکھا اور پڑھا، انشاء اللہ کتاب اہم ہو سکی ہے اور مصطلحات بھی وہ ہیں اور احکام شرعیہ کا مفہم سمندر ہے، جس کا اردو زبان کا فقہی انسائیکلو پیڈیا کہنا غلط نہ ہوگا۔

ماتحت میں ذکر کردہ کتابوں سے یہ کتاب باہر طور مختلف ہے کہ اس میں فقہی اصطلاحوں کے ساتھ ساتھ الفاظ بانی ترتیب پر علم دین و شریعت کی دیگر اصطلاحوں کو بھی معائنہ احکام، ایک چار دیا گیا ہے، ایک ممتاز خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر باب سے متعلق جدید مسائل

اور ان کے کام کو ٹھٹھا کھ گیا ہے۔

وہ جسے علمی و فنی خدمت میں مصروف کی شخصیت تھوڑے قیاس میں اسلاف فقہاء کی دنیا کی اس خدمت اور دیگر کتب تھیں جسے
جوانے سے لے کر میدان میں ان کی جوڑی ملیجے سے ہر کوئی واقف ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صاحبہ اور اللہ عزوجل اور اللہ تعالیٰ
کے جملہ انبیاء و ائمہ کا جزل و کسریٰ مقرر کیا جائے بھی اس کا کھٹا ثبوت ہے۔

سر اس کی ہر موصوفہ کو یہ نظر رکھتے ہیں، ان کے سوالیہ مسائل سے انھیں طریق واقف ہیں، ان کوئی سیاسی، سماجی، اقتصادی،
حاشائی امور میں سے کوئی آراء و مسائل کو حل کرنے میں موصوفہ کا انہماک کائنات پر مرکوز ہے۔

فہم فقہ میں اپنی طرف سے کئی کئی کتب کے طور پر کئی مضامین اور کلام آدھار میں اب تک امت کی خدمت میں پیش فرما کر امام حسین
میں کر چکے ہیں، جن میں کائنات ذکر کرتے ہیں یہ ہیں: ”جدید فنی مسائل، احادیث، احکام، مسائل کا نظام مشروطہ و فروعی و تفریق و تفریع“۔

انگریزی فہم فقہ کی داغ بیل پر موصوفہ کی خدمت میں قرآن مجید میں پیش کرتے ہوئے بارگاہ امیر دی میں ذرا ملاحظہ ہو کہ اللہ تعالیٰ
موصوفہ کی اس بارگاہ میں قدر و تصنیف و شرف و تالیف و تالیف کے معنی کی مناسبت سے یہ کتب فرمائے اور امت کو اس قیمت پر بارگاہ کو
ممتاز کی جگہ سے دیکھنے کی توفیق ارزائی کرے۔

یہ ذرا : من از بعد جہاں آسمان یا

کتبہ مفتی احمد دہلوی غفرلہ

۱۴/ جمادی الاول ۱۴۱۷ھ

(مستقیم چاند بطور فقرات و تہجیر و تکرار)

۱۴۱۷ھ



اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

اسلامک فقہ انگریزی لٹریچر کے جزل سکریری اور المعبد العالی الاسلامی حیدرآباد کے بانی و ناظم حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ کی تازہ ترین کتاب ”قاموس الفقہ“ سامنے ہے، اس کی ایک جلد پہلے شائع ہو چکی ہے، جس سے خواص و عوام بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں، حضرت مولانا کا علمی و فقہی مرتبہ بہت ہی بلند ہے، آپ ہندوستان کے بڑے علماء میں شمار ہوتے ہیں، بحث و تحقیق کی عجیب و غریب صلاحیت ہے، قدرت نے نئے مسائل کو کتاب و سنت، اجماع و قیاس و دیگر مصادر شرع کی روشنی میں حل کرنے کا عجیب ملک عطا فرمایا ہے، آپ نے مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا ہے اور ان کا حق ادا کر دیا ہے، خصوصاً فقہی موضوعات پر لکھی کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں اور کتنے مقالے مختلف رسالوں میں چھپ چکے ہیں، آپ کی کتابیں ”جیدہ فقہی مسائل“ ”پانچ جلدوں میں اور“ ”طال و زرام“ ”عوام و خواص کے درمیان مقبول ہیں اور بھی یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں۔

فقہی اصطلاحات اور الفاظ کی تشریح اور ان سے متعلق تمام مسائل کو مفصل و مدلل ذکر کرنے اور ہر مسئلہ میں ائمہ اربعہ کے اقوال کو ان کی اصل کتابوں کے حوالہ کے ساتھ بیان کرنے کا کام عربی زبان میں تو ہوا ہے، لیکن اردو زبان میں یہ کام نہیں ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مولانا کی یہ پہلی کاوش ہے جو بہت سی کامیاب ہے اور یہ کتاب ”قاموس الفقہ“ ”اردو زبان میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے، زبان بھی سادہ اور سلیس ہے جس سے عوام و خواص دونوں یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں، جو مسائل کتب فقہ کے مختلف ابواب میں منظر تھے جن کو تلاش کرنے میں کافی وقت درکار ہوتا اور پریشانیاں بھی ہوتیں، ان بکھرے ہوئے مسائل کو آپ نے معتبر حوالوں کے ساتھ یکجا کر دیا ہے، جس سے کافی سہولت ہو گئی ہے اور اس کے ذریعہ استفادہ آسان ہو گیا ہے، یہ کتاب تو ہر دارالافتاء، ہر لائبریری، ہر دینی ادارہ، ہر مسلم گھر میں بلکہ ہر صاحب علم اور ذی شعور کے پاس ہونی چاہئے۔

ذواء ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کی کاوش کو قبول فرما کر اس کی نافذیت کو عام فرمائے، آپ کے علم و عمر میں برکت عطا فرمائے اور آپ کی خدمات کو قبول فرمائے۔ (آمین)

محمد جنید عالم ندوی قاسمی

۳/ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

(صدر مفتی امارت شریعہ بہار، آئرسہ بھار کٹھ، پھولادی شریف، پٹنہ)

۱۱/تجربہ ۲۰۰۲ء

اُردو کے فقہی ذخیرہ میں رافتدراضافہ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا و مولانا محمد بن عبد الله و آله و صحبه اجمعين
 سہوی صدی بیسویں میں مولانا آغا محمد علی رافتدراضافہ نے انھیں کتب پبلوئس سے از سر نو مرتب کر کے ایک جو کوششیں ہوئی ہیں اور ان کی تلاش قدر و کم نہایت کے لئے ایک نفع بخش ہیں اور اسے علوم کی سرحد میں ترقی کی سہولت اختیار کا کام بھی تحفہ سہوی میں دیا جائے ہو ہے۔
 ان کے ساتھ ساتھ مزید کتب و تصانیف بھی لکھی اور پبلوئس کی ضرورت ہے اور اضافہ کے انھیں مفید کاموں میں سے کتب علوم کے موضوعات اور کاموں کی تلاش کا کام بھی ہے۔ مولانا محمد علی رافتدراضافہ پر بھی ترقی کی سہولت میں کافی کام کیا ہے اور ان کے سب سے اہم کام ذہن سے مشائخ سہوی نے دیا اور مولانا رافتدراضافہ "سہوی" کی سہولت میں لکھی اور پبلوئس کی سہولت میں لکھی ہے۔

افتدراضافہ اور ان کے کاموں میں بھی اسلامی علوم کی تفصیلات سے مراد ہے اور یہ کہ جانے تو ہے جانت ہوگا کہ ان کی زبان کے بعد اسلامیات کا سب سے بڑا اور گراں قدر ذخیرہ اور زبان میں ہے، موجود اور درج فقہی موضوعات پر لکھے والوں میں ایک نمایاں ترقی نام جناب مولانا خلد سیف اللہ رافتدراضافہ کی تصانیف (یعنی افتدراضافہ) کا ہے، انہوں نے انھیں رافتدراضافہ کی غائب ملاحظہ کرنے پر خود مولانا محمد علی رافتدراضافہ کی تصانیف پر تحریف و تالیف کا خاص جوش و خروش فرمایا ہے اور ان کی سہولت میں لکھی اور پبلوئس کی سہولت میں لکھی ہے اور ان کے کاموں میں لکھی اور پبلوئس کی سہولت میں لکھی ہے۔

ان کا ایک اہم بھی فقہی کام "قاموس الفقہ" کی ترقی کا ہے، جس میں مولانا نے اہم فقہی الفاظ و اصطلاحات کا انتخاب کر کے انھیں حوالہ دہی کے اعتبار سے مرتب کیا ہے اور ہر لفظ و اصطلاح کے بارے میں فقہی و شرعی نقطہ نظر سے زیادہ معلومات اختیار کر کے ساتھ ساتھ اسلوب میں مرتب کر دی ہیں، نیز ضروری تفصیل اور غیر معمولی اختصار سے چلتے ہوئے میانہ روی کا خریصہ اختیار کیا ہے "قاموس الفقہ" کی ایک جلد و چارک میں شائع ہو کر شائع ہوئی ہے جس سے قرآن مجید میں ہونے والی فقرات و جملوں نے اس کام کو بظرافت اختیار کیا ہے۔
 مولانا محمد علی رافتدراضافہ نے "قاموس الفقہ" کی ترقی اور جلد سے شرف کے لئے اپنے چہرے کا سرمایہ بخر دیا ہے اور ضروری اضافوں کے ساتھ اس کتاب کی کمال فیاضیت کا فیصلہ کیا، کتاب کی زبان و بیان کو مراد و اس کے ساتھ ساتھ مقصد و نوس کے لئے اس کا کام کیا ہے اور انشاء اللہ "قاموس الفقہ" کی شرافت سے ان کے فقہی ذخیرہ میں ایک اہم اور گراں قدر اضافہ ہوگا اور ان کے علاوہ عام اور دونوں ماہرین کو ان کی تلاش اور ان کی سہولت میں لکھی اور پبلوئس کی سہولت میں لکھی ہے اور ان کے کاموں میں لکھی اور پبلوئس کی سہولت میں لکھی ہے اور ان کے کاموں میں لکھی اور پبلوئس کی سہولت میں لکھی ہے۔

فیض احمد فیضی

(افتدراضافہ کی ترقی اور پبلوئس کی سہولت میں لکھی اور پبلوئس کی سہولت میں لکھی ہے)

۱۴۰۰ھ/۲۰۱۹ء



معتدل و متوازن اور تعصب سے پاک

آج کی علمی دنیا میں موسوعات (ENCYCLO PAEDIA) اور معاجم کا رواج عام ہے، یہ عمومی نوعیت کے بھی ہوتے ہیں اور متخصصین موضوعات پر بھی، ان کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی بھی موضوع پر وسیع اور ضخیم تصنیفات میں پھیلنا ہوا مواد اختصار کے ساتھ سامنے آجاتا ہے اور مختصر وقت میں ضروری معلومات مل جاتی ہیں اور ان سے متعلق مزید معلومات اور بنیادی مآخذ سے بھی واقفیت ہو جاتی ہے، اسلامی علوم میں قرآن و حدیث کے بعد فقہ کو اساسی اہمیت حاصل ہے، یہ زندگی کے مسائل میں اسلام کے موقف کو جاننے کا ایک بڑا ذریعہ ہے، فقہ اسلامی پر عربی زبان میں موسوعات موجود ہیں، خاص طور سے حال میں گویت سے چالیس سے زیادہ جلدوں میں شائع شدہ "الموسوعة الفقهية" کا بار اپنی نوعیت کی منفرد فنی دائرۃ المعارف ہے، اردو میں فقہ پر اس طرح کی کوئی ضخیم فہم نہیں، خوشی ہے کہ محترم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی حفظہ اللہ نے "قاموس الفقہ" کے ذریعہ اس کی کوپرا کر گرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

فقہ اسلامی، مولانا محترم کا خاص موضوع ہے، اس کا انھوں نے وسیع مطالعہ کیا ہے، وہ مختلف مسالک فقہ پر اچھی نظر رکھتے ہیں، ان کی متعدد فنی تصانیف سامنے آچکی ہیں، ایک فنیہ کا حالات زمانہ اور اس کے تقاضوں سے باخبر ہونا ضروری ہے، وہ موجودہ حالات اور اس کی وجہ گہوں سے واقف ہیں، انھیں حل کرنے کی بھی انھوں نے اپنی تصنیفات میں کوشش کی ہے، فنیہ معاملات و مسائل میں ان کی رائیں غور و فکر اور حاشا و تحقیق پر مبنی ہوتی ہیں، اس وقت "قاموس الفقہ" کی تیسری جلد پیش نظر ہے، اس میں جو مسائل زیر بحث آئے ہیں، ان میں پہلے ہر مسئلہ کی نوعیت واضح کی گئی ہے، اس کے بعد اس کے سلسلے میں ائمہ اربعہ اور بعض اوقات دیگر ائمہ کے مسالک اختصار کے ساتھ بیان ہوئے ہیں، ان کے دلائل کا بھی ضروری حوالہ دیا گیا ہے، جزئیات اور تفصیلات زیادہ تر فقہ حنفی کی بیان ہوئی ہیں، بعض اہم مسائل پر کئی قدر تفصیل سے بحث ہے اور اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ مختلف مسالک فقہ کو ان کے اصل مآخذ سے پیش کیا جائے، کہیں کہیں احکام شریعت کے مصطلح اور محکمات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کا قلم بڑا معتدل اور متوازن ہے، وہ باعموم فقہ حنفی کی ترمذانی اور اس کی حمایت کرتے ہیں، لیکن ساتھ ہی دوسرے مسالک فقہ کا بڑے احترام کے ساتھ ذکر کرتے اور ان کے دلائل کی روشنی میں بنا، اتفاق و اختلاف واضح کرتے ہیں، ان کی بحث تعصب اور جذباتیت سے پاک ہوتی ہے۔

یہ دیکھ کر مزہ خوشی ہوئی کہ مولانا کا انداز بیان بہت صاف اور واضح ہے، فقہ جیسے بظاہر خشک موضوع کو اس سلیقے سے پیش کیا ہے کہ اس کے سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی، دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو قبولیت سے نوازے اور دین کی حوزہ خدمت کی توفیق سے بہرہ ور فرمائے۔ (آمین)

جلال الدین انصاری

۲۵/۲۰۰۲ء

(امیر جماعت اسلامی ہندو ایئر سہ ماہی تحقیقات اسلامی، دہلی)

۱۳/رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ

بے نیاز کردینے والی انسائیکلو پیڈیا

دین اسلام اللہ رب العزت کا وہ پسندیدہ مذہب ہے، جسے ناقیامت باقی رہتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے "ہم کتاب قرآن مجید کی حفاظت کا فریضہ ادا فرمایا ہے، جو اس مذہب کی آسمانی کتاب ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے فیج ہے کیا حفاظت کی حیات مبارکہ کے ہر گوشہ کی بھی حفاظت فرمائی، جو اصل میں قرآن مجید کی تحریر کا توضیح میں اور آج ہمارے سامنے ہے۔ کتابوں میں موجود ہیں، مذہب اسلام جو اصل میں ایک موضوع اور طرز زندگی کا نام ہے، اس کا مدار کتاب و سنت پر ہے، کتاب و سنت میں بہت سے مسائل تو واضح طور پر بیان کر دیے گئے ہیں، جیسے توحید، رسالت، آخرت کی باتیں، احکام شریعت میں شراب کی حرمت، خرید و فروخت کی اجازت، عورات کا چھاننا، سود و خزی کی حرمت وغیرہ، مگر زندگی کے مختلف گوشوں سے متعلق ایسے اصول و قواعد کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے، جو حالات اور زندگی تہہ لیلوں کے ساتھ ساتھ انسانیت کے لئے منطقی راہوں میں، ختمہ کرام نہیں اللہ تعالیٰ نے دین کی کچھ کجی بہت بڑا حصہ حل کیا ہے، وہ ان خصوص اور اصول و قواعد کی روشنی میں مسائل کا استنباط کرتے ہیں، جسے "فقہ اسلامی" کے نام سے جانا جاتا ہے، مگر یہ دراصل اسلامی طرزیات کا دوسرا نام ہے۔

فقہ اسلامی یا احکام شریعت، اپنی علوم میں مہیا ہیں، جس کی خدمت تاریخ کی ذہین ترین ہستیوں نے کی ہے، انہی نے ہی کھلی ہے کہ کیا علم سب سے نامور ذہانت اس فن پر عروج کی گئی، وہ اتنی جگہ ہے کہ فنکارانہ ذہانت کا قیام بھی تھا، چنانچہ ہر دور ہر زمانہ کے علمی ہستیوں نے اس سے اپنا اثر استوار کر رکھا اور مختلف ادوار میں اس فن سے منتقل کیا جس وجود میں آئیں، اگر ایک طرف فقہی مسائل کی ترمیم و تدوین کا کام مل میں آیا تو دوسری طرف ان کے دلائل کو ذکر کرنے کی طرف توجہ دی گئی، جہاں مختلف موضوعات پر مستقل رسائل مرتب کئے گئے تو وہیں ایک اصول کے ذریعے بڑے بڑے فقہی کام سامنے آئے، غرضیکہ فقہ اسلامی کی تفہیم تخریج کا کوئی باب تہہ نہیں رہا۔ فقہ اسلامی کی خدمت کا ایک بڑا اختیار کیا گیا کہ فقہی اصطلاحات کے فہم میں ان سے متعلق مسائل کی توضیح و تخریج ذکر کی جائے، چنانچہ عربی زبان — جو علوم اسلامی کا خزینہ و گہوارہ ہے — میں اس فن پر مختلف ادوار میں بہت ہی کتابیں مرتب کی گئیں، انہیں "مجموع المسطملحات الفقہیہ، شرح الحدود و الاحکام، الصریحات، المعجم الفقہیہ" کے ناموں سے عربی کتابیں — جن کی ایک بڑی تعداد ہے — میں اسی فن کو انحصار کے ساتھ اختیار کیا گیا ہے، جب کہ مجموعہ تہذیب — جن میں کویت، عراق اور دیگر محالک عربیہ سے شائع ہونے والی موسوعات شامل ہیں — میں اس فن کو نہایت تفصیل اور انسائیکلو پیڈیا کی انداز اختیار کیا گیا ہے، ان تمام تصانیف میں جو بات قابل ذکر ہے وہ یہ کہ ان میں سے اکثر کتابیں ملامت باطل کی ہیں۔

مسلمانوں کے اسوہ کی طرف اشارہ کیا ہے، جو اس مسئلہ پر سوچنے کے لئے ایک بہت اہم نکتہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اور اس سے بہت سے
 بنیادی اصول اخذ کئے جا سکتے ہیں، شاید ایک عام فقہی کتاب میں مولا نے اس مسئلہ پر زیادہ تفصیل مناسب نہیں سمجھی۔

کئی اصولی مباحث مثلاً سزا دینے اور اس کے اصول، سبب کی تعریف، واقعات اور غیر ملکی زیر بحث آئے ہیں، عدالتی احکام میں
 سے دہریہ و اصولی اور شہادت کے احکام پر بھی کلام کیا ہے، خاص طور پر دہریہ اور مدعیانہ کی تعین پر جو کلام کیا گیا ہے، وہ نہایت مفید
 ہے، علم حاصل کئے ہیں کہ اسلامی عدالت میں مدعی اور مدعیانہ کی تعین ایک نہایت بنیادی اور بالذات مشکل مسئلہ ہوتا ہے۔

کتاب میں مسلک دہلی الٹھی کا رنگ صاف صاف چھلکا ہے، محدثوں میں علم فقہ کا اپنے بنیادی مآخذ (کتاب و سنت) سے قطع
 نہ ہوا اور نہ ہی اجتہاد تھا، دوسری نسل میں محدثی دیوار ساج ہوئے گی، شاہ ولی اللہ نے اس قطع کو مضبوط کرنے کی تحریک کی، جوعالی
 تک جاری ہے، فقہی مسائل پر حدیث و قرآن کے دلائل کی مستحضرانوں کے ساتھ جا بجا لکھ گئے، چوں کہ برصغیر میں مسلمانوں کی غالب
 ترین اکثریت احناف کی ہے، اس لئے مسلک احناف پر ہی کتاب کی بنیاد ہے، مگر اس طور پر کہ ہر مسلک کا فائدہ بیان کر دیا گیا ہے، ہاتھ دلی
 الٹھی لکھ کر اجتہادی شان بھی نظر آتی ہے، مثلاً جمع بین مصلحتین کے مسئلے میں صحیح روایات کی بنیاد پر جمہور کے رائے کی طرف میلان ظاہر کیا
 جا رہا ہے، دروغ یحییٰ اور قرأت خلف الامام کے مسائل میں شدت اختیار کرنے سے منع کیا جا رہا ہے، زکوٰۃ کے مصرف و مکلفہ القلوب کے
 جمع کو غیر مستعمل ماننے سے جو موجود زمانے میں اس کی امکانی تحقیق چھ اندہ الہیہ سے تقاضا کی جا رہی ہے، جو ہندوستانی مسلمانوں اور
 خاص طور پر ان کے قائدین کے لئے ایک غور طلب مسئلہ ہے، بدعات کے مسئلہ میں دلی الٹھی حسانیت کا نمونہ آپ کو نماز کے بعد اجتماعی
 ذبح کے اہتمام کے مسئلہ میں ملے گا، جہاں امام شافعی، حنفیہ، ملا مالور، ملا کشمیری اور حضرت مولانا محمد یوسف بخاری رحمہم اللہ کی پورے
 طے کی کر نماز کے بعد اجتماعی طور پر ذبح کا اہتمام کیا جانے کی توجہ بہت ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ یہ کتاب اردو زبان کے فقہی ذخیرہ میں ایک گراں قدر اضافہ ہے، اردو میں ہونے کی وجہ سے علماء و ماہرین
 اہل عرب و اہل اسلام اہل دینی بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں، اور اس کی لغوی ترمیم ان کے لئے استفادے میں آسانی بھی پیدا کرے گی،
 خاص طور پر ہندوستان کے جدید قانون اور منشی روایات کے طلبہ اس کو اپنے مطالعے میں رکھیں تو بہت چھانچا اور نیک کتاب کا گرجندہ و انگریزی
 ترجمہ بھی ہو، یہ مفید کام ہو جائے، اللہ تعالیٰ مؤلف کو جہاں بہت دیا محنت رکھے اور کتاب کا فائدہ عام کرے۔

سلطان الحسنی

۲۰ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ

(دارالعلوم ندوۃ العلماء، دہلی)

قاموس الفقہ

جو نعم مفتی محمد مصطفیٰ مدنی تھے

(شیخ الحدیث دارالعلوم ننگر سلاسلہ دہلی)

ہر آئندہ کو حق اس کا زمانے سے انتظار
جیسے کہ آج کل پر روضہ کتاب
نہایت ماحرز ہے۔ ہر بات صاف صاف
اسلوب دل نکلتی ہے، مضامین نئے نئے
ہیں پر آئینہ شہداء، ہر ماں باپ کا
خاندان جیسا کہ ہر ماں باپ کا عظیم تر
آئندہ کو جس میں مل گیا یہ گوشت و عجب

تو سنی فقہ - وقت کا ہے در شاہروز
منزل اپنے اُن میں یہ تصنیف مستطاب
دستِ حق کی آدھ نیک کی ہر طرف
ترکیبیں دستِ دست ہیں، نئے نئے
تازہ ہے اسی کتب سے در سلفہ کا باز
ازاد غرض ہیں چادر اس کی سر پر
پورہ سو بارہ سال قزاقی کا منتخب

نقل و کمال علم میں قزو و ادیب ہیں
ہر ماں کے ہیں ماں، زنی قوم و ذی شعور
"دارالافتاء" کی کے دارالافتاء ہیں
مکتب کی سرور ہیں، گلِ انوار ہیں
تقریر کے دھماکا ہیں، جہان کے شہسوار
رضوانِ قو کی کے ہیں ہر روز و ہم نفاق

یہ زمین عابدین کے خلفہ رشید ہیں
نقل خدا سے فقہ پہ کمال اُنہیں عجب
حیرت مغانِ ہند "سکین السلام" ہیں
عظمیٰ فقہ ربان ہیں، جانِ بہار ہیں
سرایہِ خطابت، سبحانِ با آقا
نورِ نعر مجاہد و دار، ہر میں عاق

تصنیف کے جلو میں مصنف بھی لازوال
آپ نبیاتِ ہن کے ہر چشمہ رواں رہے

"قاموس فقہ" آئندہ کماؤت ہے مشا
شرح سبیلِ علم معاشرہ فطال رہے

ہر روز مسکینوں کی زد و ہے یہ مسیح و شاہ
 تانہ سپاہ کا فیض ہو سارے جہاں کو عام

○ ○ ○ ○

قاموس الفقہ — ایک تعارف

”قاموس الفقہ“ محض ایک کتاب نہیں بلکہ علوم اسلامی کا ایک عظیم المیہ انسانیکو بیٹا ہے، ”قاموس“ کے مفہوم سے ذرا کج فہم طرف جاتا ہے کہ اس میں محض فقہ کی معطلات کا تعارف ہوگا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں فقہ کی معطلات کے علاوہ تفسیر، حدیث، اصول فقہ اور قواعد فقہ کے اصطلاحی الفاظ سے بھی اعتناء کیا گیا ہے، اور محض معطلات کے تعارف پر اکتفا نہیں کیا گیا ہے، بلکہ اس کے ذیلی مباحث اور مشكلات کا شرح و بسط سے پیش کیا گیا ہے۔

اس کی ترتیب میں جو طرح کے دائروں کا ذکر کیا گیا ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ اولاً ان الفاظ کا تعارف فقہی کی ترتیب سے رکھا گیا، تاکہ قارئین کو سہولت کی تلاش میں بھٹکتے ہو، پھر عام طور پر بحث کا آغاز اس کی لغوی اصطلاحی تشریف سے کیا گیا ہے اور اس میں فقہی حد و حدود کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے، تاکہ تشریف جامع اور مانع رہے اور جو طرح کے قسم سے محفوظ ہو، پھر نمود مؤلف کتاب کی یہ تحریر غافلہ ہو۔

دعویٰ کے معنی مدعیہ کے ہیں، علامہ باہرئی کا بیان ہے کہ انکی بات جس سے انسان اور سے پر چنانچہ واجب کرنا ہو، لغت میں ”دعویٰ“ ہے معنی لم یقلعاً عبارة عن قول بقصد یا الإنسان ابعاد حق علی غیرہ، ”دعویٰ“ کا اصطلاحی مفہوم بھی اس کے غوی معنی سے قریب تر ہے، ... باہرئی نے لکھا ہے کہ ایسے شخص کی مجلس میں کسی حق کا مطالبہ نہ پایا نہ ثبوت نہ پہنچنے کی صورت اور اپنا حق حاصل کر سکے، ”دعویٰ“ ہے، معنی مطالبہ حق لم یحصل من له الحق، علامہ عبد الباقی — اس کو کسی نہ زیادہ وضاحت کے ساتھ بعض فقہاء نے اس طرح کہا ہے: احتیاج مدعی المؤمن علی غیرہ حقه المحکم، ”وہ انسان کے دوسرے پر حق کی بابت دعویٰ کے سامنے اعلان دینا“ — مگر غالباً باہرئی کی تصویر دعویٰ کی حقیقت کے اظہار کے لئے زیادہ سوزوں ہے اور یہ دوسری تصویر دعویٰ کی حقیقت اور دواعی کے اظہار میں اس درجہ میں مفید نہیں، کیوں کہ دعویٰ محض اطلاع و خبر نہیں، بلکہ مطالبہ ہے اور دعویٰ کا تعلق خود مدعی کے حق سے ہوتا ہے، وہ کسی دوسرے انسان کے حق کی بابت اطلاع نہیں دیتا، دوسروں کے حقوق کی بابت اطلاع شہادت سے نہ کہ دعویٰ۔ (قاموس الفقہ ۲۰۲-۲۰۱)

اُن کی لڑائی منسوب اپنا کوئی منظر نہ تھا، تو اسے بھی ذکر کرنے کا اجر مہر کیا گیا، جیسے لفظ ”از حرم“ کہ جس نے ایک سنی
 ”باندھتے اور کھینچتے“ کے ہیں، تو چون کہ حرم کا پیشہ پھرنے کے بعد پانی پھینکے گا تو حضرت ابراہیمؑ نے سنی سے ٹھیکر پانی کا کہا؟
 بعد دیا، اس لئے ”از حرم“ کا نام حرم مڑ لکھا گیا ہے، اس سلسلے میں مختلف کتاب یوں رقم طراز ہیں :

حرابی زہد میں اس (رواز حرم) میں باندھنے کے معنی بھی آتے ہیں، جب قندت
 خداوندی سے یہ پیشہ پھرنے والا، پانی پھینکے گا تو حضرت ابراہیمؑ نے پادشہ خرف... سن...
 ٹھیکر پانی کے بھاؤ کا باندھنا، بعض دعوات کا خیال ہے کہ کسی مناسبت سے یہ لکھی از حرم
 کہلائے۔

مختلف کتاب نے موقع پر موقع اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ کسی بھی ٹھیکر پانی کی نعت اس صحت معروض کر رہی آجائے تاکہ
 ہر کسی کو اندازہ ہو سکے کہ شریعت کے احکام عقل سے کسی قدر براہ آچک ہیں، تاہم پھر صاحب کتاب نے اپنی غفلت و صحت پر روشنی
 ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :

اسما میں کوئی عبادت نہیں کہ جس میں تربیت اور تزکیہ نفوس کا کوئی پہلو موجود نہ ہو، اور کوئی شہ
 نہیں کہ ان میں سے ایک کچھ بھی ہے، حج کے ذریعہ مسلمانوں کی آہنی ہیں، ان کی اتالی، اجتماعی،
 نیل بیت اور احداث کا نسیم، ہر ماہ کے کھانے اور گھر سے اسی دور غریب و غنیمت، بدصورت،
 عام اور ہمال، جب وہ تار و تار مالی سے ہوتی اور دھورت مختلف طاقوں کے رہنے والے
 مختلف جہیزوں کے ہونے والے مختلف تہذیب و تمدن سے لانا لے کر اور مختلف مروجہ اقدار کے
 حامل اقدار کے مکمل پر ایک نئے ہوتے ہوئے کسی اور ہی غیر مادی دور میں حاضر ہیں، ان کے
 مسائل کی بلکہ نیت بھی قبول دینے سے اہتمام عبادت بھی ایک ہے، ایک ہی طرح کا عمل ہر ایک
 کو کرنا ہے، اور یہ زبان یک ہی کلمہ ہے، از حرم سے، اوقات کے میدان ہونے کا سمجھا،
 مردانگی پر نیاں ہوں، اصرار و بروئے اور میلان کی شہزاد اور سوسن کے کہ یہ تھوڑے اور کچھ
 عشق و محبت سے گزر چکا ہو، اسلاف، ہر جگہ اشک و آفریق کی سازگی، چار میں صدمہ چھتا،
 دراصل ایمان اور ایمانی اور تمام یہ قدم خدا کی رضا کی حسب میں مشغول ہیں، کوئی بات ہے کہ
 اس سے بڑھ کر مسادات اور برتری اور نعت اور ابراہیم کا بین الاقوامی عالم، اور یہ ہوگا؟

حج کا دورہ، قصور خداوندی، تقصیر اور اس سے عبرت نگیری اور نصیحت آموزی ہے،
 انی انقرآن، عویہ نے کہا

سر حفظہ شعار اللہ لا یفاد من غلو فی القلوب (المنہج ۱۰۰) یہ شعار لکھ کر اپنے

یادگار ہیں، جن سے خدا کی یاد آتا ہوتا ہے اور خدا کی محبت کی اُمت دلوں میں سلتی اور
 قریب کو خیاں کر دیتی ہے، ایک بندہ مومن جب حج کے لئے رخصت سفر ہوتا ہے اور مقصد
 دل کھولتا ہے، وہ قدم قدم پر وہ خدا کے وجود کا اس کی رحمتوں اور عطا ہونے کا وعدہ اپنی اور خدا
 سے محبت و رضا جوئی کا کھلی آنکھوں مناجاد کرتا ہے، وہ عیب خاں کعبہ کے سامنے سر رکھتا ہے تو
 یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے خدا کی جو کھٹ پر اس کی جبین خیم ہے، خلاف کعبہ تھا تھا ہے تو
 احساس کرتا ہے کہ کوئی اس کے منہ پر انھوں میں اللہ کا واسن رستہ اور واسن غور ہے، وہ
 عقائد اور مردہ کے درمیان گذرتے ہوئے حضرت بابروائی سے قرعہ کی اور امانت الی اللہ کو کرے
 ختم سر سے دیکھتا ہے اور زحیم کے آگے ہوئے بیٹھے میں خدا کی اس بے نیاز رستہ اور اپنے
 دوستوں کے ساتھ مناجاد کا مشاہدہ کرتا ہے، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی ابدی
 یادگار ہے، وہ عرقات اور حروف اللہ کے میدانوں میں اس طرح کھنڈی پڑی، وہ دھڑکی کی کیفیت
 میں سرست و سرشار رہتا ہے کہ کوئی خدا کے عشق اور اس کی طیب نے اس کو ہر طرح کی
 راحت اور سامان سکون سے بے نیاز اور اس کے دل کو بے سکون کر دیا ہے، اور شہرت پر گفتاری
 بھیجئے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اعتناست اور جات تھالی کو اپنی کامیابیوں کے
 سامنے دیکھتا ہے اور کسی کی قربان گاہ میں یادگار خداوندی میں ذہنی نیاز پیش کرتے ہوئے
 حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بے مثال فداکاری اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جب الھی
 اور حضرت ربانی کو گویا اپنے سامنے پڑتا ہے، خدا کے راستے میں اطاعت و فرماں برداری اور
 قربانی و فداکاری کی ان حرارت انگیز و رنجب صادق کے لئے شہر فخر تاریخی یادگاروں سے
 یاد کر رہی کی تعمیر انسانی ہڈیات و ضاواۃ اور جس کی بنیاد عشق و محبت اور کلب صدق پر ہے

کونانی یادگار ہوگی انکی شکار افتادہ اور آیات اللہ ہیں۔ (نقد و الحقد ۱۰۰-۱۱۰)

جو سائنس اہل علم کے درمیان مختلف پیر ہیں، ان پر تفصیل سے گفتگو کرتے ہوئے امر رہا اور دوسرے مجتہدین کے اقوال اور
 ان کے دلائل بھی پیش کیے گئے ہیں، اور اس کے لئے ہر مکتب کی متفقہ کتابوں سے استدلال کیا گیا ہے، نہ کہ نقل اقوال و دلائل میں کسی
 طرح کا غلط نہ ہو اور جو بھی بات چٹکی کی جائے وہ قوی اور ضعیف سے ظاہر ہو، نیز مصنف نے ایسے بہت سے مسائل میں دلائل پیش
 کرنے کے بعد ان پر مضائقہ تبصرہ اور الھی جائز پیش کیا ہے اور یہ صاحب کتاب کی دعوت تھی کہ جس مسئلہ میں تفسیر کے
 بجائے کسی دوسرے دلائل تفسیر کی بات تو تامل کی یا موجود حالات، کسی اور وجہ سے مضبوط معلوم ہوئی تو اسے راسخ قرار دیا ہے،
 پتا نہیں چلتا کہ ایک مسئلہ کی بات سے حسب کتاب رقم طراز ہیں

ضلع سے متعلق ایک اہم بحث یہ ہے کہ مکرز و جہن کے درمیان اختلاف بلا جائے، اور اس کے حل کے لئے قاضی عہد مقرر کرے تو عہد کے کیا اختیار ہوں گے؟ — اس سلسلہ میں فقہاء کی آراء مختلف ہیں، امام ابوحنیفہ کے یہاں اس کا اختیار مکمل طور پر مروی کے ہاتھ میں ہے، قاضی خود یہ قضی کی طرف سے عہد کرے ہوئے عہد پر خود مختار ہو گا، طلاق نہیں دے سکتا، اس کے برخلاف امام مالک کے نزدیک قاضی زوجین کے حد سے گزرے ہوئے یا ہی اختلاف کی صورت میں ایک دور کی مصالحت کیسے توئم کرے گا، جس میں باہتر ہے کہ ایک مرد کا رشتہ دار دوسرے عورت کا، اور اتفاق کی کوئی صورت نکل آئے تو دونوں میں مصالحت کر لیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو سکے اور دونوں کی رائے ہو کہ باہم تفریق اور عداوت کی کما دی جوئے تو وہ بھی کر سکتے ہیں، اس طرح کہ مرد کا رشتہ دار عہد طلاق دے اور عورت کا رشتہ دار عہد مبرا عاف کر دے، یا جو معاوضہ مناسب سمجھے مرد کے کو اس کی لونگی کا پابند کرے، اور دونوں میں تفریق نہ ہوئے — (توقف کتاب نے اس کے بعد دونوں فریق کے دلائل پیش کئے ہیں اور آخر میں اس طرح تبصرہ کیا "شاہد" — ان ہی وجوہ کی بنا پر واقعہ ہے کہ اس مسئلہ میں امام مالک کی رائے زیادہ قوی طور پر ہوتی ہے اور یہی اکثر فقہاء اور اعلیٰ ماسحاق، عینی، غنی، طاہر، ابی اسلم، ابی ایوب، مجاہد اور امام شافعی کی ہے اور صحابہ میں حضرت علی، حضرت عثمان اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا بھی مسلک نقل کیا گیا ہے، یہ چند سطور میں اس کے اہم نکات کی آراء کہ علماء کرام اور ارباب ائمہ موجودہ احادیث کے تناظر میں اس پر غور کریں۔ واللہ

المصنفان وعليه التمسك لا بد من العلم: ۱۸۳: ۲۰۰

تاہم ایسے مقامات کچھ زیادہ نہیں ہیں، مؤلف نے عام طور پر فقہ حنفی کے مسائل کو دلائل کی روشنی میں واضح قرار دیا ہے، اسی لئے دوسرے مسائل کے مقابلہ اختلاف کے دلائل کچھ زیادہ تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

فقہ حنفی پر عام اعتراض ایک یہ کیا جاتا ہے کہ اس میں عقلی دلائل اور قیاس سے زیادہ استناد کیا گیا ہے اور جہاں عقلی دلائل ہیں بھی تو ضعیف احادیث کی تکلیف ہے، اس لئے مؤلف کتاب نے دلائل پیش کرتے ہوئے پہلے آیات قرآنی اور بعد احادیث جو پیش کرے گا خوب اہتمام کیا ہے اور بعد میں عقلی دلائل بھی تحریر کئے ہیں، تاکہ لوگوں کی فہم پر وہ اور معتزین کو اندازہ ہو سکے کہ احادیث سے مسائل فقہ میں کس قدر قرب اور ہم آہنگ ہیں۔

یہ بات اہل علم سے عقلی نہیں کہ قریبی مسائل میں اجتہاد کرام کا اجماع خاصا اختلاف ہے، یہاں پر بعض مرتبہ ایک مسئلہ میں چاروں دہستان فقہاء، ایک ایک قول دیتے ہیں، اور کبھی ایک ہی دہستان فقہ کے متعین اور فقہاء آپس میں اختلاف ہوتا ہے، اس طرح ایک ہی

مسئلہ میں ایک مسئلہ کی بہت چند اقوال متحول ہوتے ہیں، ایسے مقامات پر مؤلف کتاب نے حرفی و بڑی سے کام لیتے ہوئے ہر مسئلہ کے قول راہ کو پیش کرنے کا اجتہاد کیا ہے۔

ماتنیں و کتابوں کی اصلاح و ترمیم کے لیے ضروری ہے کہ جن کا چند سال پہلے تصور بھی نہیں تھا، اس نے بعض مسائل کا علم فرما دیا، اور فقہ و کی کتابیں میں صراحت کے ساتھ نہیں ملتا، صاحب کتاب نے اپنے مسائل کے احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے، مگر قرآن و سنت اور مسلم اصول و قواعد و اقوال فقہاء کی روشنی میں ایک گونا گونا اجتہاد سے کام لیتے ہوئے اس کا حکم بھی بیان کیا ہے۔ یہ مؤلف کتاب کا ایک مقصد ہے کہ جس نے اس کتاب کی اہمیت و افادیت کو ادراک کر لیا ہے۔

اہل علم سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ شریعت مطہرہ کے بعض احکام پر مشفقین اعتراض کرتے ہیں، اور اس کے ذریعہ اسلام کو بدنام کرنے کی سازش کر رہے ہیں، جیسے بڑے بڑے علماء و فقیہ، بلکہ بعض مسائل پر تو مفسرین و مفسرین کو بھی اطمینان نہیں ہے، جیسے پوتا اپنے چچ کی موجودگی میں وادی میراث سے محروم ہوتے ہیں۔۔۔ اس طرح کے مسائل میں شبہات و اعتراضات کو مٹانے دیکھتے ہوئے مؤلف کی کوشش کی گئی ہے، اور ان شبہات کا مسکت، دلیل اور ثبوت جو اہل دین کو ہے۔

اس کتاب میں ایمانیات سے متعلق مسائل بھی زیر بحث آئے ہیں، جو عقائد ایمان و اسلام، اخرویت و غیرہ جیسے ایجاب و منہک ہیں، اس کے ساتھ ساتھ فرق، طلاق جیسے فروعی، مغلز، بیعت، نکاح، عتاق اور ان کا شرعی حکم بھی پیش کیا گیا ہے۔

اس طرح اس میں اصولی تفسیر، زراں کی سیادت بھی ہیں، اور حسب موقع بعض آیات قرآنی کی تفسیر بھی، اور جگہ جگہ ان احادیث پر بھی تفصیل دی گئی ہے جو کسی مسئلہ میں ضروری ملتی ہیں۔ نیز کتاب کا ایک مقصد یہ ہے کہ اصول و قواعد فقہ سے متعلق مشہور تر مکتبہ میں آگئی ہیں، چند غلط فہمیوں میں جہاں حکم و احکام و فروع کی بحث ہے، وہیں متعلقین اور مصلحتیوں کے لیے بھی تفصیل سے پیش کیا گیا ہے، بلکہ بعض ایسے بھی مباحث ہیں، جو بہت سے کتب اصول میں شامل نہیں ہیں، جیسے اصول افتاء، تقلید، اجتہاد وغیرہ۔

شریعت کا جو حکم کوئی خاص میں منظر اور کچھ تاریخی پہلو رکھتا ہو تو اسے خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے، مثال کے طور پر اذان کی حالت میں شریعت کے خاص میں منظر میں ہوئی ہے، اس میں منظر کیا ہے؟ اور وہ مصنف کے الفاظ میں ملاحظہ ہو :

اذان کی ابتداء کا اقد بھی دلچسپ ہے، جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں رہے، مسلمانوں کے لئے نماز باجماعت کا اہتمام نہ ہوا، اس لئے کہ اس وقت یہ بھی مگر مسلمانوں کو کہہ کے ساتھ جس شخص سے دو چار تھے، اور جیسی کچھاب حیت سوز کر تیں ان ال ایمان کے ساتھ روا رکھی جارہی تھیں، ان حالات میں یہ بات ممکن بھی نہیں تھی کہ بعد جب مکمل نفاذ میر آئی تو نماز باجماعت سے مسجد میں آوا کی جانے لگی۔

پھر ہرگز نہ لے کر ہو بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے منع فرمایا، اس نے سخت
پرہیز کرتا تھا۔ چنانچہ اگر ہم لوگ ایک ہی وقت میں کچھ نہیں ادا کرتے، اللہ میں پابندی رکھتی ہوئی
تھی، کچھ بعد کچھ سے لوگ بھی ہوتے اور نمازوں کو بھی پڑھتی، مگر انہوں نے پڑھنے کا ارادہ
واسطے ہوتا گیا اور مسئلہ فوراً کی تعداد بڑھتی تھی، اس کی اشعار میں محسوس کی جانے لگی، یہاں تک
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں اہل بیت سے مشاورت لی، اس پر آپ نے فرمایا
کہ سب کے ساتھ یہ طریقہ کے مطابق نہیں ہے آپ طاعت نے فرمایا کہ میں نے اس کو تو نہیں دیا ہے، اس نے
کہہ دیا کہ میں نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ ایک شخص کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا کہ اس کی اذان
پڑھنے کا حکم دیا، یہ سن کر اس نے فرمایا کہ میں نے یہ سب سنا ہے، یہ سب نے سلام کا
ایک امتیازی طریقہ قرار دیا تھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پڑھنے دیا اور
حضرت ابوالحسن و امام جعفر و زید نے بھی۔

پھر اس میں ایک تو حضرت علیؑ کو پانچ وقت پورے پڑھنا کہ وہ اپنے آپ پڑھتا تھا،
دوسرے پہلے نبیؐ کو اعلان کی تھی وہ پہلے آپ سے دعا کرتا تھا کہ اس کے لئے لوگوں کو اس
میں اعلان کی جائے، یہ بہت بعد ہو چکا تھا، اس غرض تھا کہ بہت طویل ہو جا رہا تھا، اس لئے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کا نام انہوں نے اس طرف سے دیا کہ یہاں تک کہ اس کا طریقہ تھا، وہ جو مسئلہ اس
کے لئے نہیں ازم کو کر سکتے تھے۔

اسی دوران حضرت عبد اللہ بن زید اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے آپ سے کہا کہ
انہوں نے اپنے آپ سے نماز کی اطلاع دینے کے لئے ان کو فرمایا کہ یہاں تک کہ میں
اس سے کہوں چاہتا ہوں، جواب مانگوں نہیں، اب انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت
عبد اللہ بن زید کو یہ حدیث سنید میں دیکھی ہے، اس کے بعد اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کو خواب نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کچھ خواب
قراردیا، اور حضرت برائہ رضی اللہ عنہ سے ان کو سن کر کہہ دیا، انہوں نے حضرت عمر رضی
اللہ عنہ سے یہ آواز سنی تو اس کی حالت سے روایت ہوئے خدمت قدس میں حاضر ہوئے کہ چار
سین پر تھکتی ہوئی تھی اور وہیں کیا کہ میں نے بھی ایسے ہی خواب دیکھے ہیں، اسی طرح
ذات کی ابتداء ہوئی۔ (تذکرہ صفحہ ۱۹۵)

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کتاب کا مقدمہ ابتدائی معلومات پر ہے، جو ۱۹۹۸ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں مذکور ہے

بیارہوں کے ملاج کے لئے اسی پر انحصار کرتا ہے، لیکن غور کرو کہ انسان کس طرح شہم کے ایک تکرر سے لے کر کائنات کی تعمیر سے تعمیر ترقی و ترقی کی محتاج ہے، لیکن کائنات کے اس وسیع کلام کو نہیں انسان کی حادثہ نہیں۔

اس محتاج انسان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اسی قدر کا وہ مطلق ذات کا وجود ضروری ہے جس کے ایک اشارہ پر کائنات متحرک رہتی، جس کے حکم سے مہر و ماہان و مہینوں کے لئے پتہ آنکھوں کا جلا نور پاؤں کو تھکا تا ہے، جن سے اس کا کوئی نفع و نقصان حلقہ نہیں۔ یہ ذات نہ خلق کائنات کی ہے، جس کے خزانہ قدرت میں ہر چیز انوار اور پے پنا ہے، لیکن حق مطلق کا وہ مطلق کے سامنے اچھلے پھلے "نور" ہے، انسان کوئی دلیل سے ناگوری کا انکھ نہ کرتے تو سوال و طب پر کم سے کم ہاں میں، برافرا محسوس کرتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ یہ حواس علی اس کا سب سے زیادہ محبوب ہے، "پس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہس حسا اکرم علی اللہ من العباد" (اور اس کی شان کی کہ یہ ہے کہ استواء اللہ تعالیٰ وہی کر جو ہر نے حیا کرتا ہے، اسی لئے بندہ کا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائی نہ من فریب دینی اور اسی کو عبادت کا معترف قرار دیا، "فلا عباد مع العبادۃ"۔ (تفسیر، صفحہ ۱۱۷-۱۱۸)

حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر نہ صرف آرد و زبان میں ہونے کی وجہ سے منفرد ہے، بلکہ انداز و تحریر، اسلوب بیان، نئے مسائل پر بحث کا خصوص، اجتہاد، اختلاف فقہ، ماہر ہر ایک کی دلیل کا خصوصی ذکر، احکام پر ہونے والے شہادت و اعتراضات، فرقہ، طائفہ کا تعارف اور ان کا حکم، ایمانیات کی باطنی، تحقیقی مضامین تحریر کرتے ہوئے مراجع کا انتظام، اصولی مسائل پر خصوصی گفتگو، دلائل شہدائے قرآن و حدیث سے خالص اقتدار و غیرہ کی وجہ سے بے مثل ہے۔ ان سب خصوصیات کے ساتھ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ صاحب کتاب نے یہ کوشش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خلافت پر بحث آجائیں، نہ یہ علمی، تحقیقی مسئلہ نہ کہ فہم اور کماثر اور اعتبار سے مہر پور ہو، چنانچہ اس محبوب میں جن الفاظ پر گفتگو کی گئی ہے ان کی تعداد ایک ہزار ایک سو چوبیس ہے اور ان الفاظ کے تحت مذکور مسائل پر جو حواذین لکائے گئے ہیں ان کی تعداد دو ہزار آٹھ سو پچاس ہے اور ایک مختصر نمازہ کے مطابق پوری کتاب میں مسلک کی تعداد تقریباً دس ہزار ہے اور جن کتب مراجع سے متعین طور پر استفادہ کیا گیا ہے اور عدل دیا گیا ہے ان کی تعداد ۳۶ ہے۔ اس عظیم کتاب کے بارے میں ہمارے بزرگ اساتذہ و مولانا نے جو رائے دی ہیں ان میں بھی ایک دو جملوں میں جو رائے کے گوش گزار کرنا ہم جہاں ہوں کہ یہ بھی ان کے لئے دلچسپی کا سامان ہوگا :

○ یہ کتاب نکل ہونے کے بعد انشاء اللہ بڑی منبع اور اپنے موضوع پر منفرد ہوگی، جس میں مصنف کی وسعت مطالعہ، وقت و فکر و پائیدہ، مسلک، حاضر و غائب و اقیات اور ان کے حل

کی غلط فہمی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کا جذبہ نہ ہو یا اس ہے۔

(حضرت مولانا ابوالحسن علی دہلوی رحمہ اللہ، ص ۱۰۷، ج ۱، مکتبہ دارالعلوم دیوبند، لاہور، پاکستان)

۱۰) ہم نے جن موضوعات پر بحث کی تھی وہ سب کی تھی واقعی اور حقیقی امور ہیں۔ لیکن ”ما بعد حق“ نہ صرف قرآن و آئینی ہے، بلکہ موضوع تعریف اور غرض تعریف کا ہم میں اللہ ہونا بھی چھٹی محسوس ہو رہا ہے۔

(حضرت مولانا ابوالحسن علی دہلوی رحمہ اللہ، ص ۱۰۷، ج ۱، مکتبہ دارالعلوم دیوبند)

۱۱) صرت ہے کہ قرآن کی روشنی کے کئی رنگین غور و خیزم کے بعد مولا کا لہجہ جفا اور تہرانی صاحب نے جن کی صدا چھینیں، ہم انہوں نے لے لیتے قائل رہیں اور امت مرحومہ کے لئے انکی فکر میں پانچ حجم جلدات میں اس کا راز سے کواختر ہم تک پہنچایا

(حضرت مولانا ابوالحسن علی دہلوی رحمہ اللہ، ص ۱۰۷، ج ۱، مکتبہ دارالعلوم دیوبند)

۱۲) میں اس کے اس کام کو ایک عظیم علمی کام اور شائقین علم کے لئے ایک بہت مفید کتاب قرار دیتا ہوں۔ ”ما بعد حق“ کا یہ لہجہ، اس کی روشنی، اس کا علم، اس کا انداز، اس کی اسلوب، اس کی اسلوب

۱۳) پانچ بجے تو یہ کتاب علم لائق کی جتنی جانتی انسانیکو پتہ چاہیے، اور یقین ہے کہ یہ کتاب بہت ساری کتابوں کے مطالعہ سے بے نیاز کر دے گی۔

(حضرت مولانا ابوالحسن علی دہلوی رحمہ اللہ، ص ۱۰۷، ج ۱، مکتبہ دارالعلوم دیوبند)

۱۴) آج کل اس قسم کے کاموں کا ایک سلسلہ ہے کہ ان کے سمجھے جاتے ہیں، لیکن مولانا نے جس قسم کا عظیم کام کیا ہے، اس سلسلہ میں ان کی بحث اور بحث کا اسلوب ہے، ”ما بعد حق“ کا یہ لہجہ، اس کی روشنی، اس کا علم، اس کا انداز، اس کی اسلوب، اس کی اسلوب

۱۵) اس میں کوئی شک نہیں کہ مولا ابو مصطفیٰ نے تحقیق کا اسلوب اور دیا ہے۔

(حضرت مولانا ابوالحسن علی دہلوی رحمہ اللہ، ص ۱۰۷، ج ۱، مکتبہ دارالعلوم دیوبند)

۱۶) مولا کا لہجہ جفا اور تہرانی نے اس کام میں یہ کام کیا ہے، اس کا کام ایک لمحہ کا ہے۔

۱۷) مولا کا لہجہ جفا اور تہرانی نے اس کام میں یہ کام کیا ہے، اس کا کام ایک لمحہ کا ہے۔

(حضرت مولانا ابوالحسن علی دہلوی رحمہ اللہ، ص ۱۰۷، ج ۱، مکتبہ دارالعلوم دیوبند)

○ مصلحہ پر دل سے دعا کی "اللہ کرے زور قہم اور زور دہ"۔

○ اس کے بعد ایک دہرہ رات کیسے ادا کرنا چاہئے اور اللہ عزوجل سے دعا کی

○ "اے اللہ" سوال کے محض وہی کلمہ کا تفسیف ہے۔ اس میں مولیٰ نے حق کو کسی عقیم قرار دے کر یہ عقیم کتاب مبارک لکھوایا ہے۔

○ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحب سے یہ فرمایا کہ "میں نے اس کتاب کو

○ میں اس کتاب کو اپنے دل سے لکھا ہے اور اس کی شروعات اور اقصیٰ کے دونوں سے بے نیاز کرو۔ یہ وہی اس کتاب کو لکھنے کی ترتیب پر مبارکباد دینا ہے۔

○ اس کے بعد اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو اور اس کے بعد اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو

○ سالانہ یہ سیف اللہ و سالی ہو صاحب تہذیب کثیرہ ہیں اور زور نظر کتاب "اے اللہ" نے مولیٰ ہے، اس عقیم تالیف کو تقریباً کے لئے مجھ کو کسرا سے خوشی کی جو وہاں ہے اعلیٰ غرضی اور غرضی و غرضی کی وجہ سے۔

○ اس کے بعد اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو اور اس کے بعد اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو

○ اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو اور اس کے بعد اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو
استعداد کا اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو

○ اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو اور اس کے بعد اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو

○ "اے اللہ" اور اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو اور اس کے بعد اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو
اور اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو اور اس کے بعد اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو
کے پاس ہو کر چلیے۔

○ اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو اور اس کے بعد اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو

○ انکس اللہ "اے اللہ" کی اشدت سے اور اس کے اقصیٰ کے اقصیٰ میں مولیٰ نے اللہ تعالیٰ کو
یو کھو۔

○ اس کتاب کی ترتیب ایک مختصر فقہی انسائیکلو پیڈیا کی ہوئی ہے۔

○ اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو اور اس کے بعد اس کتاب کو اپنے دل سے لکھو

- (۱) مجموعی طور پر کتاب اُردو زبان کے فقہی ذخیرہ میں یہ سُرُس قدرتاہ قد ہے۔
 (۲) اس میں ۱۲۰ اسلوگ لکھے گئے ہیں جو مجموعی طور پر ۱۲۰ اسلوگ ہیں۔
 (۳) ماثلاً کتاب امپانی ہے اور اسے طحاوی نے ردیہ اور کام شریف کا عقیم سمندر ہے۔
 جس کو ردیہ میں فقہی ذخیرہ لکھ کر دیا گیا ہے۔
 (۴) اس میں ۱۲۰ اسلوگ لکھے گئے ہیں جو مجموعی طور پر ۱۲۰ اسلوگ ہیں۔
 (۵) "کاموس الفقہ" (نور الدین شرف الدین) کی فقہی عقیم الشان ماثلاً ہے۔
 (۶) اس میں ۱۲۰ اسلوگ لکھے گئے ہیں جو مجموعی طور پر ۱۲۰ اسلوگ ہیں۔
 (۷) "کاموس الفقہ" (نور الدین شرف الدین) کی فقہی عقیم الشان ماثلاً ہے۔
 (۸) "کاموس الفقہ" (نور الدین شرف الدین) کی فقہی عقیم الشان ماثلاً ہے۔
 (۹) "کاموس الفقہ" (نور الدین شرف الدین) کی فقہی عقیم الشان ماثلاً ہے۔
 (۱۰) "کاموس الفقہ" (نور الدین شرف الدین) کی فقہی عقیم الشان ماثلاً ہے۔

شاہ علی قاضی

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰)

www.besturdubooks.wordpress.com

حرفِ چند - صاحبِ کتاب کے بارے میں

”کاموس اللغہ“ کی کچھ رنگہ آخری سرط میں ہے، خدا کرے یہ جلد سے جلد چھپے اور اہل ذوق و صاحبِ نظر کی سیر کی سامان بنے یہ کتاب کام نہیں بلکہ کارنامہ ہے اور ایک شخص کے ذریعہ ایک جماعت کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا ہے، مصنف کتاب سے میرا اور میرے جیسے بہت سے ملنگاء کا تعلق ایسا رہا ہے جیسے اولاد کا اپنے باپ سے، بلکہ بعض پہلوؤں سے شاید اس سے بھی بڑھ کر، اس مبارک موقع پر ہم لوگوں کی خواہش تھی کہ چند سطریں مصنف گرامی کے احوال و افکار کے بارے میں بھی آجائیں، کہ یوں تو مصنف کے تعارف کے لئے ان کی فکر، تجزیہ و تفسیر کی جگہ کافی ہیں، لیکن جن لوگوں نے حضرت الاستاذ کو قریب سے دیکھا ہے، ان کی صحبتوں سے فائدہ اٹھایا ہے، اور ان کے کام کرنے کا طریقہ اور مٹی کو پارلٹانے کا خاص ذہن دیکھا ہے، انھیں اس کا خوب احاطہ ہوتا ہے، آپ کی ذات قدرتیں و تربیت کا کام کرنے والوں کے لئے بہترین نمونہ ہے اور اگر یہ دماغ کی صحت سے فائدہ کے صنعت پر عمل ہو جائیں تو ہم حقیقی اور تربیت و تدرب کی راہ کے مسافروں کے لئے بہترین سوغات ہے، بلائی میں حضرت میں راقم الحروف نے حضرت الاستاذ سے ان سحر کے نقشے کی اجازت چاہی، آپ نے کسی قدر بھی دقتیں اور تردد کے ساتھ اجازت فرماتے نہ رہی۔

حضرت الاستاذ کا نام گرامی خاندان سیف اللہ تارنگی نامور خوشہ و جانتے پیدا کس کا شخصی ملف، جال، ضلع و ضلع (پور) ۲۴ جولائی ۱۳۷۹ھ بمطابق ۱۹۵۹ء کو پیدا کس، آپ کا خاندان ایک علم کی نسل سے ہے، آپ کا علاقہ طابا لدین ضلع کی کڈی میں واقع ہے، ۱۹۱۱ء میں مدرسہ فاضلہ کا صدر بنا دیا، وقت اس خاندان کے صورت علی قاضی مقرر ہوئے، آپ کے دادا حضرت مولانا عبدالاحد صاحب اپنے عہد کے بڑے علماء میں تھے، دارالعلوم، یونیورسٹی سے امتحان کے ساتھ کامیاب، مغل کی دور رس احمدیہ و صوفی میں شیخ الفہم تھے، بہرہ میں آپ کے بہت سے علائقہ و مکتب بھی احیاء ہیں، اور آپ کی تفریف و توصیف میں مطلب الانسان، آپ کے والد ماجد حضرت مولانا حکیم زین العابدین تھے، جنھوں نے طاعت کے سبب زیادہ تر اپنے والدین سے کسب فیض کیا، ان کی رسائل آپ کے طبع جو بچے ہیں اور احادیث کا ایک مجموعہ طبع ہے، آپ نے بچا حضرت مولانا قاضی امجد الاسلام تارنگی (جن کو رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہوئے گلبرج کو آٹھ لکے ہے)، تھے، جن کے علم و فہم کا شعور آج بھی عرب و عجم میں ہے، وہ صاحبِ امیرِ شریعت، بہرہ و تفسیر و مباحثہ اور ممد و تائید اسلام پر عمل لاہور و دہلی کے علماء و ائمہ کی فی تعلیموں اور اداروں اور درس گاہوں کے عوام میں اس پر راہی و رکن رہیں تھے اور وہ فقہ اکیڈمی نیز رابطہ عالم اسلامی کی فقہ اکیڈمی کے بھی آپ کا چہرہ مگر منتخب کیا تھا، آپ کا تالیفاتی خاندان بہت کے ایک سرورق کا گاہ مولانا جبارت کریم زعمودی سے وابستہ تھا اور آپ کے سرسالی خاندان کے سرورق اہل طابا لدین میں ہیں، جو طابا لدین کے ہر سے جانے جاتے تھے، سید احمد شہید کی تحریک میں

شریک تھے اور معرکۂ پالاکوٹ کے بعد ہجرت کر کے بہار آئے تھے، بہار کے بڑے علاقہ میں آپ نے ذرا عرصہ گزارا کا کام ہوا ہے۔

حضرت الاستاذ نے قرآن مجید اور ابتدائی اردو و غیرہ کی تعلیم اپنی دادلی والدہ اور چچا مولانا دبیہ احمد مرحوم سے حاصل کی، غازی اور بی زبان کی ابتدائی کتابیں والد ماجد سے پڑھیں، نیز ایک دو سال مدرسہ قاسم العلوم حسینہ دہرا (خلیج اور بنگلہ) میں بھی زیر تعلیم رہے، یہاں حضرت مولانا عبدالحمید قاسمی (نیپال) آپ کے خاص استاد تھے، مکتوبات سے دور دورہ حدیث تک جامعہ رحمانی سوگنیر میں سب نفیس کیا، جہاں امیر شریعت، راجہ حضرت مولانا سید منٹ اللہ رحمانی کی آپ پر خصوصی شفقت تھی، یہاں آپ نے حضرت مولانا سید شمس الحق صاحب مدظلہ (خلیج الہدیث) و مدرسہ رحمانی سوگنیر، حضرت مولانا اکرام علی صاحب (حال فتح الہدیث جامعہ تعلیم الدین ڈاکمیں، مگرات)، حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب (حال فتح الہدیث دارالعلوم دہرا)، حضرت مولانا فضل الرحمن قاسمی (حال نائب الخدیث دارالعلوم بنگلہ الاسلامیہ دہرا) اور حضرت مولانا فضل الرحمن رحمانی (حال فتح الہدیث جامعہ اسلامیہ بنگلہ) نیز دوسرے بزرگ مشائخ و علمین سے استفادہ کیا۔

سوگنیر کے بعد آپ دارالعلوم دہرا بندہ تشریف لے آئے اور یہاں دوبارہ دورہ حدیث کیا، بہار کی جلد اول حضرت مولانا شریف حسین دیوبند کی اور جلد ثانی حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی سے پڑھی، ان کے علاوہ حضرت مولانا محمد حسین بہاروی، حضرت مولانا سراج الحق صاحب، حضرت مولانا نصیر احمد خاں صاحب (موجودہ خلیج الہدیث دارالعلوم دہرا بند)، حضرت مولانا مفتی نذام الدین صاحب، حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری (خلیج الہدیث دارالعلوم وقف دہرا بند)، حضرت مولانا محمد نعیم صاحب (دارالعلوم وقف دہرا بند) اور حضرت مولانا محمد سالم صاحب (مقیم دارالعلوم وقف دہرا بند) سے بھی کتب حدیث پڑھنے کا موقع ملا، دہرا بند سے فراغت کے بعد وہ سال ادارت شریعہ پھولادی شریف پڑھ کر رہے اور یہیں قضاء و افتاء کی تربیت حاصل کی، یہاں آپ کو حضرت مولانا قاسمی صاحب رحمہ اللہ سلام صاحب سے استفادہ کا خصوصی موقع ملا اور تربیت فقہا میں آپ نے کثرت جناب محمد شفیع صاحب پھولادی مرحوم سے بھی بہت فہم فائدہ حاصل کیا جو حضرت مولانا ابو الحسن محمد عارف صاحب کے وقت سے قضاء کی خدمت کر رہے تھے۔

مولانا کے درس میں موقع بہ موقع اور جتنے جتنے اپنے اساتذہ کا ذکر آتا رہتا ہے اور یہ نہایت توقیر و احترام کے ساتھ ہوتا ہے، آپ اپنے اساتذہ کے کثرت و پہلوئوں کے ذکر سے گریز کرتے ہیں، ہم لوگوں نے خود مولانا کے اساتذہ کو بھی ان کا حاح پایا ہے، ہم لوگوں نے دیکھا ہے کہ اب بھی آپ اپنے اساتذہ کا اس قدر احترام کرتے ہیں اور ان کی جو تیاں سیدھی کرتے ہیں کہ تاریخ کل جو طلبہ زیر تعلیم رہتے ہیں، وہ بھی ایسا نہیں کرتے، شاید اسی کا نتیجہ ہے کہ آپ کے اساتذہ کے قلوب میں آپ کی بے حد محبت و توقیر ہوتی ہے، اور ان کے قلوب آپ کے لئے جذبہ جلال ناری سے معمور ہوتے ہیں۔

حضرت الاستاذ کی مدد ریسک زندگی کا آغاز حیدرآباد سے ہی ہوا، آپ حضرت مولانا محمد عبداللہ بن سمانی عاقل امیر امارت ملت اسلامیہ آٹھ ماہ پونڈیش کی حکومت پر مشول ۱۳۹۱ھ میں دارالعلوم حیدرآباد تشریف لائے، اس وقت یہ دارالعلوم ایک معمولی سی ملت حال

عزت میں قائم تھا اور شرفِ جاہی تک تعلیم تھی، چنانچہ اسی سال رحمت عالم، شرفِ خدا تعالیٰ، بقدرِ دہری اور شرحِ تفسیر وغیرہ کے اسباقی آپ سے متعلق ہوئے اور ابتداء ہی میں آپ نے ایک کامیاب اور طلبہ کے دل میں گہری کر لینے والے استاد کی حیثیت حاصل کر لی، مگر احوال کی وجہ سے یہاں آپ کی طبیعت نہیں لگی، ملازم حضرت مولانا عارف صاحب کی اجازت سے شعبان ۱۳۹۸ھ میں مالی پورا کر کے دارالعلوم کبیلہ اسلام نیشنل ہو گئے، الطالع سید ضیاء الرحمن صاحب مرحوم صدر دارالعلوم کبیلہ اسلام حیدرآباد کی دعوت و اصرار اور حضرت مولانا محمد رضوان القاسمی کی توفیق آپ کے دارالعلوم کبیلہ اسلام آنے کا باعث ہوئی، شوال ۱۳۹۹ھ میں آپ اس دورِ گوارا کے صدر مدرس بنائے گئے اور شعبان ۱۴۰۰ھ تک آپ سبکی دور کی اور تعلیمی و تربیتی انتظام، انصرام کی خدمت کرتے رہے اور دوسرے انڈیا کی امور میں بھی مولانا محمد رضوان صاحب کا دستِ باز و دہن کر کام کیا۔

قریب ۱۰ سال کے طویل عرصہ میں آپ نے وقت، علم سے جلدی شریف تک درسِ نظامی کی قریب قریب تمام کتابوں اور تمام فنون کے درس دیے، شعبان ۱۳۹۹ھ میں آپ کی تحریک پر شخص فی طلبہ کا شعبہ قائم ہوا، اس کے نصاب و نظام کی تشکیل اور اس کی ملکی صورت گیری آپ نے اپنی لیاقت اور محنت کے ساتھ ہی کر دی، چوتھے ملک میں شہرت حاصل کر لی اور اس اعتبار سے کبیلہ اسلام نیشنل، مدارس کا مرجع بن گیا، پھر دہلی دارالادب میں شخص کے شعبے قائم ہوئے، ہم لوگ شعبہ فقہ میں آپ سے استفادہ کے لئے بیٹھ کر ضرور گئے، مجھے یاد ہے کہ اس زمانہ میں صبح سے شام تک آپ کا درس میں قیام رہتا، تعلیمی اور غیر تعلیمی مسائل میں ایک ایک جز کی آپ کو فکر ہوتی اور ہر مشکل کو اپنے ناخنِ تدبیر سے حل کرتے، کبیلہ اسلام میں وہ دور کا آغاز ہوا تو اونچی جوہریتوں کے طلبہ جو بندہ وغیرہ سے لائے جاتے تھے، انہیں وہاں کے مقرر طالب کے بجائے مطلوب بن کر آتے تھے، مولانا کو یہ کیفیت بہت پسند تھی، آپ نے اپنی محنت کے ذریعہ تعلیم و تربیت کے نظام کو نیا چمکائے، کشش پیدا کر طلبہ کو لانے کی حاجت فہم ہو گئی اور خود ہی جوق در جوق طلبہ شہرِ عربی کے لئے آئے گئے۔

شعبان ۱۴۰۰ھ میں آپ نے دارالعلوم کبیلہ اسلام سے مستعفی ہو کر فقلا، مدارس کی تربیت کے لئے ایک مستقل ادارہ "المعبد حائى الاسلامى حیدرآباد" قائم فرمایا، جس میں چوہما ت اسباقی آپ سے متعلق تیار، نیز دارالعلوم حیدرآباد کی انتظامیہ کے اصرار پر ۱۳۹۹ھ سے ۱۴۰۰ھ تک وہاں آپ ترمذی شریف کا درس دینے کے علاوہ صدر شعبہ تخصصات کے فرائض بھی انجام دیتے رہے، بعد میں اشغال کی سبب کے باعث دارالعلوم کی جردی خدمت سے سبک دوش ہو گئے، اس طرح تدریس کو یا مولانا کی زندگی کا مشن ہے۔

آپ کے درس کا خاص نچ ہے اور اس خواہش کی کتاب اور مضمون کا ہو، مولانا اس کی تعلیم میں ایک خاص طریق کی خدمت پیدا کر دیتے ہیں، اور ملکی طور پر طلبہ کو سب کتاب میں شریک کر لیتے ہیں، اسی لئے آپ کا درس بہت پرکشش ہوتا ہے اور طلبہ ہر سنِ محبوب ہوتے ہیں، دینی نے آپ سے جلدی پائی پڑھی، مولانا اس میں چند مسائل کو سامنے رکھ کر ایک قاعدہ بیان کرتے، پھر اس قاعدہ پر

جزئیات کو منطبق کرتے، کبھی کسی مسئلہ کے اور پہلو بیان کر کے طلبہ کے ذہن میں سوال اٹھا دیتے، اور پھر باری باری ہر ایک سے جواب کے طالب ہوتے، تاخیر میں مصنف کے جواب کو اس قوت و وضاحت کے ساتھ بیان کرتے کہ ذہن کی ساری کشتیاں سلجھ جاتیں، اس سے بڑا فائدہ ہوتا اور طلبہ سوال کا آخری حل سننے کے لئے ہر تن گوش رہتے۔

”الاشاہد والاعتراف“ آپ نے سالہا سال پڑھائی ہے اور اس پر تعلیق کا کام بھی کیا ہے، جو ابھی تک طبع سے ہے، یہ ظاہر یہ ایک کتاب کا درس ہوتا، لیکن مولا طلبہ کو کتنی ہی کتابوں سے استفادہ کا موقع ملتا، جن فنیصوتوں کا ذکر آتا، ان کے تراجم طلبہ سے لکھواتے، جن کتابوں کا ذکر آگیا، ان کا تعارف طلبہ لکھاتے، مسائل کی تخریج ان سے کرائی جاتی، غیر فنیقی بہ اقوال کے بارے میں ان سے تحقیق کرائی جاتی، احادیث و آثار کی تخریج کا کام بھی آپ ان سے لیتے، اس طرح کشف الطسوں، کتب الفہرست، مفتاح السعاده، طبقات العفہاء، الجواهر العقبیۃ، الفوائد البہیۃ، فقہ کی اہم کتاب اور ہال پر محمد شین کی تصنیفات تک چند بحثوں میں طلبہ کی رسائی ہو جاتی، ابتدا میں مولانا خود طلبہ کو لے کر کتب خانہ جاتے، اہم کتابوں کا تعارف کراتے، ان سے استفادہ کا نسخہ جاتے، پھر ان سے کام لیتے، درس ظاہر محض ایک کتاب کا ہوتا، لیکن طلبہ کو پچاسوں کتابوں کے پڑھنے، سمجھنے، ان کے نسخہ کو ہاتھ لے کر ان سے استفادہ کا موقع میسر آتا، یہی حال رسم الفتنی کے درس کا ہوتا، — مشق القاء جو طلبہ آپ سے کرتے ہیں، ان کو جزئیات اور فقہاء کی تعلیق و ترجیح سے اچھی خاصی مناسبت ہو جاتی ہے اور سوال کی نوعیت ایسی رہتی ہے کہ ایک دو بجے تک شب بیداری کے بغیر ان کو حل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

آپ نے طویل عمر تک ترمذی کا درس دیا ہے، احادیث و احکام پر مولانا کی گفتگو بدل اور اعتدال کا نمونہ ہوتی، اس مسئلہ پر فی الجملہ کیا کیا احادیث ہیں اور کوئی حدیث کس مضمون کی مؤید ہے، پھر حدیث کے تعارض یا الفاظ حدیث میں ایک سے زیادہ معنوں کے احتمال کی وجہ سے فقہاء کے یہاں کیا کیا آراء ملتی ہیں؟ ان آراء کی تصحیح اور انصوم شارع اور انصوم فقہاء میں فرق مرصوب ہے، ہمارے پہلو طلبہ کے ذہن میں رائج ہو جاتے، آپ انہ جہتہ بن کے ملاحظہ نظر میں قربت پیدا کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں، اگر حدیث کا مشہور قول ظاہر حدیث کے خلاف ہو تو اصحاب مذہب اور مشائخ کے یہاں ظاہر نص سے قریب تر قول کی ممکن حد تک تفسیریں، احادیث کی توجیہ میں اقوال کا انبار لگانے کے بجائے صحیح تر اور اشکال سے محفوظ توجیہ کا بیان اور کڑوہ تو جہات پر نقد و جرح، وغیرہ کی وجہ سے آپ کا اور ایک امتیازی حیثیت کا حامل ہوتا، نقد کے موقع پر بھی دوسرے فقہاء اور محدثین کا چارپا اور احترام ملحوظ رکھتے، حدیث میں علامہ سنجہ بی کی تحقیقات کو خاص طور پر پیش کرتے، یہ بات خاص طور پر اہم ہے کہ آپ کے درس حدیث سے تعصب و جھگ نظری کے بجائے وسعت نظر پیدا ہوتی ہے، تمام فقہاء و محدثین کی عظمت و دل میں تحفظ ہے اور انصوم شارع اور انصوم فقہاء میں فرق مرصوب ذہن میں رائج ہوتا ہے، آپ کے پاس ترمذی شریف کا معری نسخہ شیخ احمد محمد شاہ کی تحقیقات کے ساتھ ہے، اس کے کنارے پر آپ نے اپنے ملاحظہ کا مصل اشارات کی صورت میں عربی زبان میں لکھا ہے اور اکثر جگہ حوالہ جات بھی دیے ہیں، یہ بہت جانتا اور مفید حواشی ہیں، لکاشا یہ مرصوب ہو کر طبع ہو جائے۔

حضرت الاستاذ نے چند سال بھاری کا درس بھی دیا ہے، اس دوران آپ نے بڑی قیمتی اور طبی ذرا یادداشت لکھی ہے، جس سے

نہیں کر سکتا، کوئی طالب علم بننا ہو تو اس کے لئے اس قدر اضطراب کہ شاید وہ خود بھی اتنا مضطرب نہ ہوتا ہو، کبیل اسلام میں بعض طلبہ سے انتقال پر مولانا کو ایسا دلگیر اور جلکے جلکے کر دیتے دیکھا گیا کہ جیسے کسی غمناک انسان کے سر پر او کو اپنے کنبہ کے کسی فرد کی موت پر ہوتا ہے، یہی محبت ہے کہ جس کی وجہ سے آپ کے علاوہ آپ کے عاشق و جاں نثار ہیں، یہی محبت بعض دفعہ آپ کو معاصرین کا محسوس بھی بنا دیتی ہے، لیکن واقعہ ہے کہ مولانا سے طلبہ کا تعلق کسی سیاست اور مفاد پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ یہ حبِ لوہہ اللہ ہے، اور آپ نے ہمیشہ اس محبت کو تعمیری مقاصد کے لئے استعمال کیا ہے نہ کہ تخریبی مقاصد کے لئے۔

بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ کسی عالم کا تصنیف و تالیف میں مشغول و مصروف ہونا اس کے اللہ کی طرف سے موفّق ہونے کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے وافر حصہ عطا فرمایا ہے، آپ کا پہلا مضمون ہجرت کے موضوع پر ہفت روزہ "غیب" پڑھنے میں اس وقت شائع ہوا، جب آپ جامعہ رحمانی موگیر میں زیر تعلیم تھے، اور آپ کی پہلی تالیف "فیملی چائنگ اور اسلام" کے نام سے دارالتصنیف ایچ بی ایچ (پبلی) سے شائع ہوئی، جسے آپ کے دوست مولانا احسن نیازی نے شائع کیا تھا، یہ کتاب اصل میں آپ کا ایک مقالہ ہے، جو حضرت مولانا محمد میاں صاحب کے زیر نگرانی "ادارۃ المساحۃ الفکریہ" جمعیۃ علماء ہند کے ایک سوانامہ کا جواب ہے، ابرہہ ۱۹۷۶ء میں حکومت کی طرف سے جبری فیس بندی کی تحریک چلائی گئی تھی، اسی پس منظر میں یہ سوانامہ جاری کیا گیا تھا، جو حضرت مولانا سید مسرت اللہ رحمانی کے نام آیا تھا، مولانا رحمانی کے غم پر آپ نے اس کا جواب تحریر فرمایا تھا، یہ رسالہ اب "اسلام اور جدید میڈیکل مسائل" کا حصہ ہے۔

فقہ کے موضوع پر آپ کی مطلوبہ اور غیر مطلوبہ تحریریں اس طرح ہیں جو اس ہزار صفحات سے ذرا کم پر مشتمل ہیں :

○ فقہ :

جدید فقہی مسائل	۵ حصے (صفحات تقریباً دو ہزار)
حلال و حرام	(صفحات ۵۰۰)
کتاب النکاح	۶ حصے (صفحات تقریباً تین ہزار)
اسلام کا نظام مشورۃ کو	(صفحات ۲۰۰)
طلاق و تفریق	(صفحات ۱۸۰)
نیا عہد، نئے مسائل	(صفحات ۳۰۰)
خواتین اور عائلی مسائل	(صفحات ۴۰)
سبکدوشی و عیشت	(صفحات ۶۰)
عام مسائل	۵ حصے (صفحات تقریباً تین ہزار)

آسان اصول فقہ	(صفحہ ۱۰)
محول فقہی نثرات کا مجموعہ	(صفحہ ۱۰۰)
تفصیلی فقہی نثرات کا مجموعہ	(صفحہ ۵۰۰)
فقہ کے علاوہ دوسرے موضوعات پر آپ کی ضروری درجہ مطبوعہ کتابیات ان کے ہیں۔	

○ قرآنیت :

قرآن ایک ایسی کتاب	(صفحہ ۲۰)
۴۴ آیتیں	(صفحہ ۶۰)
نہ القرآن	(صفحہ ۲۰۰)

○ حدیث :

اسان اصول حدیث	(صفحہ ۶۰)
حدیث و حدیث	(صفحہ ۳۰۰)
حدیث و حدیث	(صفحہ ۳۰۰)

○ فرقہ و مذہب :

راہِ خدا	(صفحہ ۲۰۰)
مذہب و مذہب - فقہ و مذہب کی تشریح	(صفحہ ۲۰۰)
مذہب و مذہب - مذہب و مذہب	(صفحہ ۱۰۰)
مذہب و مذہب - مذہب و مذہب	(صفحہ ۲۰۰)
مذہب و مذہب - مذہب و مذہب	(صفحہ ۳۰۰)
مذہب و مذہب - مذہب و مذہب	(صفحہ ۲۰۰)

○ سیرت و تذکرہ :

تقریرات و تذکرہ	(صفحہ ۲۰۰)
تقریرات و تذکرہ (تقریرات و تذکرہ)	(صفحہ ۲۰۰)
تقریرات و تذکرہ کے تفصیل	(صفحہ ۳۰۰)
تقریرات و تذکرہ	(صفحہ ۳۰۰)
تقریرات و تذکرہ	(صفحہ ۲۰۰)

○ دعوت و تذکیر :

تحوش موصفت	(صفحہ ۳۰۰)
عصرہ ضحے مسالیں مسالیں	(صفحہ ۳۰۰)
رجی و مصریٰ العیدہ — مسالیں اور طرز	(صفحہ ۳۰۰)
آمان و حیات	(صفحہ ۱۰۰)
شیخ فرہز	(صفحہ ۱۲۰)

مولانا کے غیر مطبوعہ قرآنی، غیر مطبوعہ فقہی و دعوتی مقالات اور، انشاء میں آپ نے نظم سے ہونے والے سینکڑوں قصیدوں کے علاوہ ہیں، رسائل و جرائد کی ترتیب و تیسروں میں شامل نہیں ہے، آپ کو صرف سماعی "عقدا" حیدرآباد (جزرہ اعلیٰ مکمل السلام حیدرآباد) سے نکلتا تھا، نوکریٹ کرتے رہے ہیں، اور ان کے دو نہایت اہم شجرے "فقہ اسلامی نمبر" اور "اسلامی ادب نمبر" دو حقیقت آپ کی کاوشوں کا ثبوت ہیں، انہماکات کی تصمین، انہماکات کے وقت آنے والے مساوی کشادگی، پھر خدا کے مصلحتیں نکلا، پھر ان پر نظر پانی کرنا، اور حلال و حرام کے بعد کتاب کے حلال کرنا، یہ پورا کام ان وقت سے آپ نے کیا ہے، جو آپ کی حق کا حق ہے، یہی طریق حضرت مولانا کا شیوہ اسلام اور حسب کی افات کے بعد بحث و نظر کا خصوصی شمارہ (صفحہ ۸۱۰) بھی آپ کی سچی کا نتیجہ ہے، جو اردو میں خصوصیتوں پر لکھنے والے خصوصی شماروں میں انفرادی حیثیت کا حامل ہے، مسجد کے قیام کے بعد سماعی "حما" کا اجرا عمل میں آیا، جو اب سالانہ ہے، ان کے ۳ خصوصی شمارے "آوردہ زبان میں علوم اسلامی کا سرمایہ، ہندوستان اور مسلمان، اسلام — امن و خوشی کا علم روز" کے ذریعہ ان کا شائع ہو چکے ہیں، ایسے بھی آپ کی دعا و تہجد ہے۔

فراغت کے بعد ہی ہے "تب مختلف رسائل و جرائد سے مربوط رہے ہیں، فراغت کے بعد آپ ۲ سال، اور تشریف بھلا دی شریف پڑھیں رہے، یہاں حضرت روز "تہذیب" میں پڑھنا سے لگتے رہے، راجگی کے اعلان پر روز کے موقع سے مسٹر پرشاد، نمبر نمبر اس کے بعد "اسلامی اخبار" کو مرتب کر کے شائع کیا، مرتبہ سماعی "عقدا" حیدرآباد میں ترتیب ادارت کا فرائض انجام دیا، ماہنامہ "دعوت" کی "دوبی میں شریعی مسائل" کا نام بھی مرتب کیا، کھنڈہ و غیبت کی وجہ سے تسلسلہ نہ ہو سکا، مگر ۹۹۸ء میں جب ہندوستان میں اردو کا سب سے بڑا ادارہ "دعوت روز" منعقد ہوا، جبکہ دہلی کے ساتھ بنگلہ شروع ہوا تو انہیں کی خواہش پر بعد میں نئے مسائل پر مضمون روزانہ کا کام لکھنا شروع کیا، جو نہایت مستجاب اور پسندیدہ کاظم ہے، انچ و پانچ سال "آپ کے شریعی مسائل" کا کام بھی آپ نے ہی مصطفیٰ رام، شکر آباد اور بریلوی مکتبہ فکر کی شورش کی وجہ سے مارچ ۲۰۰۹ء سے آپ نے یہ کام سنبھال لیا، مگر چند ہی ماہ کے بعد خبردار انتظامیہ کی خواہش پر آپ نے دوبارہ اس کا کام شروع کر دیا، چنانچہ اسی وقت بھی منعقد میں شیعہ فروزاں اور شریعی مسائل کے کام آپ کے قلم سے آتے ہیں۔ ان کے علاوہ "آپ معروف علمی سرمایہ جریہ" بحث و نظر "کے لیے یثرب میں، ماہنامہ "قیامہ علم" حیدرآباد، ماہنامہ "حیرت" علم، مدنی، دار، ماہنامہ "انوار" حرم، دہلی کی مجلس ادارت میں ہیں۔

حضرت الامام کو اللہ تعالیٰ نے مختلف مہلات ملائحتوں سے نوازا ہے، ان کے اس وقت اللہ تعالیٰ مکتف ہوا نہ آپ سے کام لے رہے ہیں، آپ کی زندگی کا سب سے اہم پرکار علم ہے، تعلیم نواہی اور بار بار دعا و توحید کے ساتھ عصری تعلیم کے ذریعہ ہی شیخ آپ کی خصوصی دلچسپی کا موضوع ہیں، آپ خود گزشتہ تقریباً ۲۸ سال کے تعلیم و تدریس سے وابستہ ہیں مختلف دینی مدارس سے آپ کا تعلق رہا ہے، مذہبی ہندوئی تہذیب، انیم دور کا دور، اور اسلام کی تہذیب و فہم سے آپ نے ۲۲ سال شہادہ و تدریس کی، یہاں تک کہ آپ اس دور میں فخریہ اساتذہ کے قیام کو سب سے اہم سال کا محروم ہو چکا تھا، آپ نے یہاں ۲۳ سال خدمت کی، خود آپ کا بیان ہے کہ جب یہاں آیا تو قرآن مجید جماعت میں طلبہ کی کل تعداد ۶۰ تھی، اور جب آپ حاضر ہوئے تو چند سے اور محدث تک اور اس کے بعد مخلصات سے شیخ فہم تھے، اور طلبہ کی تعداد کئی سو ہو گئی تھی۔

آج ہر پرائیویٹ میں ٹیوشن کی سب سے قدریم اور جتنی بہتر کی سب سے بڑی درخواست ہو وہ ٹیوشن ہے، آپ اس کے باوجود انہی سے ہیں اور سر پرست ہیں، آپ کے قیام کے محض مہینے میں جناب مولانا مضافہ فوجیہ، امام بن صاحب جامعہ کے قائم ریسرچر ہیں، آپ نے اپنے قصبہ جاناہ شطیہ (دہلی) میں ”دارالعلوم سید الفلاح“ کے نام سے ایک دینی درس گاہ قائم فرمائی ہے، جو اس وقت ہر مذہب و فرقان مجید کی تعلیم کے اعتبار سے ایک نمایاں اور اعلیٰ ترین سطح تک عربی کی بھی تعلیم ہوتی ہے، یہیں آپ نے لڑکھوں کی تعلیم کے لئے ”درستہ الفلاحات“ کی بنیاد رکھی جو بڑی ہے، اگرچہ یہاں تیسری زبان حضرت باذریہ تعلیم طلبہ کے لئے ”درس محمدیہ“ میں مسعود، سیدہ آقا، وید، آد، تہذیب، گویا، جو مہتمم کے تحت چل رہا ہے، ان کے علاوہ آٹھ مراہد دینی، بہادر، رجب، کھن، کرناٹک اور اتر پردیش میں مختلف مدارس آپ کی سرپرستی میں کام کر رہے ہیں۔

حضرت الامام اس وقت پر حاضر طور پر زور دیتے ہیں کہ موجودہ حالات میں اسلامی ماحول اور بنیادی اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کے ادارے بھی قائم ہونے چاہئیں، مختلف اصحاب اور علماء نے آپ کی تحریک پر اس طرف توجہ کی ہے، اس سلسلہ میں، غزوہ پیکٹ اسکول، جسٹس کون، جدیدہ، دارالعلوم، پرتھوی، ڈارم، جسٹس نے آپ سر پرست ہیں، اور آپ کے خالص شاگرد اور عزیز مولانا محمد شہاب الدین صاحب (پلی، پٹی، ڈی، کٹائیہ) اس کے ذمہ دار اور نگران رہتا ہیں۔

یہ آپ کی ملائمت کی بات ہے کہ بدقسمتی اور ملکی سرپرست مختلف ذمہ داریاں آپ سے متعلق ہیں، آپ آل انڈیا مسلم پرسنل مایور کے رکن تھے، رکن عالمہ دینی کی مختلف ذیلی کمیٹیوں کے رکن ہیں، اسلامک نیو انڈیائی اڈامین ریزولوشن سے شریک ہیں اور اس وقت بزنس سٹریٹیژی کی ذمہ داری آپ سے متعلق ہے، آل انڈیائی کونسل، انٹرنیشنل آف انٹیکلیٹو اسلامک دینی بورڈ، تنظیم، اور قدیمہ دارالعلوم، چندہ کے رکن ہیں، گزشتہ ۲۸ سال سے امارت ملت اس میں بہت محنت اور دیکھ بھال کی شریعت کا طریقہ انجام دے رہے ہیں، دینی مدارس بورڈ، محمدیہ دینی، در مجلس تحفظ ختم نبوت، محمدیہ پرائیویٹ کے جنرل مینیجر، محمدیہ پرائیویٹ کے ختمیہ تنظیم مجلس ملیہ

جاسکتا، اہل التزام نہیں کرنا چاہتے، اسی طرح طلبہ کو نصاب میں ہمیشہ یہ بات بھی کہتے ہیں کہ لوگوں پر تکبر کرنے میں اعتدالی اور عملی بدعتوں میں فرق کرنا چاہئے، اعتدالی بدعتیں اکثر توحید کے مغاثر ہوتی ہیں، اس لئے قطعاً ان کو قبول نہیں کیا جاسکتا ہے، اور عملی بدعتوں میں جوئی نلکہ مباح ہیں، اور کسی وقت یا کیفیت کے التزام کی وجہ سے بدعت کے زمرہ میں آگئی ہیں، ان کو وقتی طور پر مصلحتاً قبول کیا جاسکتا ہے۔

صحابہ کرام کے بارے میں مولانا کا حرج بے حد احترام و توقیر کا ہے، مولانا فرماتے: ”مجھے ہیں کہ جیسے رسول کی محبت تعظیم دین کی اساس ہے، اسی طرح صحابہ کی عظمت و توقیر دین کو مستحکم و معجز بنانے کے لوازم میں سے ہے، اگر صحابہ کی عظمت دلوں میں کم ہو جائے تو بالواسطہ دین کی عظمت بھی کم ہو جائے گی، اسی لئے آپ کو تحریروں و تقریروں اور درس و مجلسی گفتگو میں ہمیشہ مشاہرات صحابہ پر مشفقہ کرنے سے احتیاط کرتے ہوئے دیکھتا ہے، بلکہ آپ اس سلسلہ میں استفسار پر بھی ناگوارگی کا اظہار کرتے ہیں اور صحابہ کے تذکرہ میں بھی احترام و محبت کو ملحوظ رکھتے ہیں، آپ طلبہ کو بھی تاکید کرتے ہیں کہ لوگوں کو اپنے بزرگوں کی طرف دعوت دینے کے بجائے صحابہ کی طرف دعوت دو اور زیادہ سے زیادہ ان کے واقعات و تقریروں میں بیان کرو: ”کیوں کہ صحابہ کی ولایت اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے مصدقہ ہے اور دوسروں کی ولایت زیادہ سے زیادہ مظنون، آپ کہتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب موسس تحریک دعوت و تبلیغ کی فکر کا یہ پہلو بڑا اہم ہے، انھوں نے امت کو براہ راست صحابہ سے جوڑنے کی کوشش کی اور اسی پس منظر میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب سے ”حیات الصحابہ“ جیسی عظیم الشان کتاب اور حضرت مولانا زکریا صاحب سے ”حکایات صحابہ“ جیسا اثر انگیز رسالہ تالیف کرایا۔

فی مسائل کے بارے میں مولانا کی سوچ یہ ہے کہ اختلاف کے باوجود اتحاد کا راستہ اختیار کیا جانا چاہئے، نہ یہ بات درست ہے کہ صحوں کی فکر ایک ہو جائے اور نہ ایسا مسلکی تشدد مناسب ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھنا بھی دشوار ہو جائے، یہی وجہ ہے کہ امتداد گرامی فتنہ کے اعتبار سے مٹتی ہیں لیکن ملت اسلامیہ ہند کے ہر طبقہ سے آپ کے جلسہ سارہ و رابطہ ہیں، دفنی ہوں، شافعی ہوں یا اہل حدیث، جمعیۃ جماعت ہو یا جماعت اسلامی، جمعیۃ علماء ہو یا دوسری فی سیاسی تنظیمیں، دینی بندی ہوں یا بریلوی، یہاں تک کہ اہل تشیع، علماء و اہل خانہ ہوں یا جدید تعلیم یافتہ طلبہ، ہر طبقہ کے لوگ آپ سے ملنے ہیں، استفادہ کرتے ہیں، اپنے مسائل آپ سے حل کرواتے ہیں اور بعض تو آپ کو مدد بھی کرتے ہیں، چنانچہ اتحاد و اتفاق کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس وقت نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں مسلمان ایک نازک موڑ پر کھڑے ہیں، اشتراکی نظام کی تباہی کے بعد پوری دنیا نے اسلام کے خلاف کمر کس لی ہے اور اس مقصد کے لئے مشرق و مغرب کے رواجی حریف و رقیب بھی ایک دوسرے سے ہاتھ ملچکے ہیں، خود ہمارے ملک میں جن لوگوں کو دریائے کے دو کنارے کہا جاتا تھا، انھوں نے بھی اسلام اور مسلمانوں کے مقابلہ میں اپنے فاسیلہ قسم کر لیے ہیں، ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے دو باتیں نہایت ضروری ہیں، ایک اتحاد و اتفاق، دوسرے حکمت و تدبیر، اتحاد و اتفاق کا یہ

مولانا کی رائے ہے کہ ہندوستان میں مسلموں کو براہِ ران وطن سے اپنے تعلقات بہتر بنانے چاہئیں اور وہ ملک بردار بننا چاہئے جو ایک دائمی کاہر کے ساتھ مطب ہے، سیاسی پہلو سے آپ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ ہندوستان جیسے ملک میں — جہاں مسلمانوں کی آبادی گھٹتی جا رہی ہے — مسلمانوں کی علامتہ سیاسی جماعتیں مفید نہیں ہیں، بلکہ یہاں کے حالات میں بیکار جماعتوں سے مسائل کی بنا پر موادِ ذکر کے سیاسی اثرات زیادہ منسوب ہے آپ کی رائے جو علامہ کوئی نہ نہ پارلیمانی سیاست میں براہِ راست داخل نہیں ہوتے چاہئے، کیوں کہ جو سب سے سست میں آتے ہیں اور قریب بن جاتے ہیں اور علماء کا یہ عقائد نہیں، ایسا ان کو بالواسطہ سیاست میں مدد دینا چاہئے اور مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینا چاہئے، مولانا نے مختلف تقریروں میں اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے غیر مسلم پسند اندازِ اقوال سے انکار اور اشتراک ضروری ہے، اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائیں تو ہماری عظمت اس ملک میں ہم سے کم شادگر کی ضرورت ہو سکتی ہے تو قومی اور عالمی مسائل کے متعلق آپ متعین کرتے ہیں کہ اشتغال اور بے روزگاری ہونے سے بچنا چاہئے، پناہ گزینوں کو حق پر قدم رکھنا چاہئے۔

وطنان اس لئے آتے ہیں کہ اپنی تباہ چیزوں کے ساتھ گذر جائیں، ہمیں اس لئے حکام ہوتی ہیں کہ مسائل کو رد کر دیں چلی جائیں، ناخوشیوں میں سے چھوڑنے ہیں کہ زمین کے سینہ میں جلاوے پیچھے ہوئے ہیں، وہ باہر نکل کر مسکنات و جاہ ہو جائیں، ان کی ہانکت نہ پائیں اور حزبِ گھبریاں اتنی شدید ہوتی ہیں کہ گناہ ہے کہ نہ تو کوئی ذمہ ان کے متوجہ اشتباہ سے بچائیں، بلکہ ان کو ثابت دہم و صدمہ ملے نہیں ہوگا انسان کی شخصیت اور اجتماعی زندگی میں ایسے طوفان اٹھتے ہیں کہ جس سے دن رات کے اور نہ ہونگے لگتے ہیں، لیکن اس میں یہ اس کے لئے ناخوشی کے لحاظ ہیں، اگر وہ کچھ دیر اس میں استقامت کا ثبوت دے، کم بختی سے دو چار نہ ہو، جذبات سے متغلب نہ ہو، اور عقل کی نفسیت میں جھکا ہو کہ کوئی غیر دانشمند اور احمق نہ کر پڑے، تو یہی مصیبت اس کے لئے راحت کا عنصر اور یہی وقتی تسکین اس کے لئے سر بلندی کا چوڑی خورہ بنتی ہے۔ (توضیح ملاحظہ فرمائیں)

— ایک اور موقع پر ”میر“ پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یہ بڑی نکلی، بڑی خوش قسمت بڑی ہے، یہ فرار نہیں، بلکہ دشمن کے وار کو خالی کرتا ہے، یہ بڑبست نہیں، بلکہ معاشرین کی سازشوں کو ناکام و نامرغاب بناتا ہے، اور اس لئے یہ کھست نہیں، بلکہ فتح مند کی اور بھاریابی ہے، قرآن کی زبان میں اس کا نام ”میر“ ہے، میر صرف شخص مصیبت کو سہنے کا نام نہیں، بلکہ اجتماعی اور قومی زندگی میں مضبوط قیام کا راستہ اختیار کر کے دشمن کے غلام کو ناکام بنانے کا نام بھی میر ہے، میر سے انسان دوہرا نفاذ اٹھاتا ہے، ایک تو اپنی قوت کے

کا بھی ذکر محتوی ہے۔ (حوالہ صادق)

اسلام نہ کسی ظلم کا مخالف ہے اور نہ کسی زبان کا قرآن مجید نے لکھے ہی ایسے تھاقب پر روشنی ڈالی ہے جن کا تعلق لکھنیت، طبلیت، ہنات اور یہاں تک کے علوم سے ہے۔ خود انسان کی اندرونی ہستی، عینیت، اس کی سرحد اور پیدائش اور اس کی نفسیات کا بھی بارہ رتہ نہ کر دیا گیا ہے اگرچہ اقوام نے انھیں دوائیات ذکر کئے تھے ہیں ان کی آبادی اور ان پر ہونے والے مذاہب مذہبوں کی کئی طرح کی طرف اشارے کئے گئے ہیں اور چھان تمام چیزوں میں غور و فکر اور تہرکی دلائل دئی گئی ہے اظہار ہے کہ یہ تمام علوم ہی انھیں سے بغیر کیوں کر ممکن ہو گا؟ اور ان وسائل کے بغیر عیسائیوں میں فکر کا حق نہ کیا جا سکتا ہے اور نہ دھرمی تعلیم

ایک اور سوچ پر دھرمی تعلیم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے تصحیح ہیں

جو قوم علموں سے عاری ہو، فکر و دانش سے محروم ہو، خود کو وہ عقلی حق پر ہی قہور کھتی ہو، لیکن اس کی نشیبت مٹی سے ڈھیر کر دی ہیں، اگرچہ پادشاهان اور تلامذہ اس کے نیچے بچھڑا جاتا ہے، اس کی تہ کی کھلی ہوئی مثال جاپان اور خود ہمارا ملک ہندوستان ہے، ہمارے پادشاهوں کے اعتبار سے دنیا کی دوسری سب سے بڑی طاقت ہیں اور ہمارے ملک کا درجہ بھی، چونکہ نہیں، اندرونی اسرار میں اس ملک کو مسائل ہیں کم ہی اس کی مثال ملے گی، جاپان، روسی کے اعتبار سے بھی اور تہہ کے اعتبار سے بھی سب سے بہت چھوٹا ملک ہے، تہہ روسی اس کے میں کم ۱۰ ہزار استاد نہیں کر سکتا لیکن آج ہم تو جاپان کے سامنے دست سوال پھیلے اور گنگول گھائی جا رہا ہے ۱۹۳۷ء ہے یہ صورت حال محض ہم، دانش کی طاقت کا دئی کر رہے ہیں۔ (دین دھرمی تعلیم ۱۱۵)

اسی طرح آپ کے نزدیک عمرانی زبان اور دھرمی تعلیم کا دئی کر رہے ہیں، اور کون دین نے نقطہ نظر سے سمجھا جائے اور ہمارے زبانوں میں ہمارے مسائل نہایت بڑے ہیں پر غور کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

میں حال وقت اور زبان کا ہے، زبان کوئی بھی اچھی اور بری نہیں ہوتی، زبان تو محض ذہن کا اظہار ہے، اگر اس میں استعارہ، تخیل کی صفات و اشاعت کے ساتھ تو قابل تعریف اور ان کی ستائش ہے اور زبان کوئی بھی ہو، اگر اس کو برائی کی وجہ سے استعارت کا وسیلہ بنالیا گیا، تو اس سے زیادہ مبارک بات کوئی نہیں ہو سکتی، عمرانی زبان قرآن وحدیث کی زبان ہے اور آپ لکھتے فرما کہ میں اہل جنت کی زبان ہوگی، لیکن ایسی زبان میں بعض ایسی رسوم و رقص اور اخلاق سوز تکریمیں درج ہیں، انہیں کہ جس سے شاید شیطان کو بھی شرم آتی ہوگی۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمام رہائیاں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہیں قرآن مجید میں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں انہیں کی زبان میں اپنا کلام ہدایت فرمایا ہے، وہ نہ معصوم کبھی نہ فاجر ہیں جن کو اللہ کے کلام کے حال ہونے کا شرف حاصل ہے، اس لئے کسی مسلمان کے لئے یہ بات ممکن نہیں کہ وہ کسی بھی زبان کو بحیثیت زبان پر تصور کرے اور اس کے پچھلے حکماء کو بددینی اور مراءق کہے، آپ ﷺ نے اپنے ایک اصحاب رضی اللہ عنہما حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کو باقاعدہ عبرانی زبان سیکھنے کی ترغیب دی تھی، جسے بہت کم عوام میں انھوں نے سیکھا اور ان زبان سے لکھے اور کہانے کہ ان کی ہو گئے، بلکہ کہا جاتا ہے کہ وہ سچے زبانوں سے واقف تھے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ زبانی سے واقف تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی قدر عربی میں بھی گفتگو کر لیتے تھے۔ نہ جانے کہاں سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی کہ علماء جدید معصوم اور انحرافی زبان کو حاصل کرنے کو منع کرتے ہیں یا یہ کہ کسی زبان میں انھوں نے اس سے منع کیا تھا، یہ کچھ غلط فہمی، بلکہ بہت بڑا احتیاط ہے۔ (ابو نصری ص ۱۷۲)

— اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے مختلف قوموں میں ہندوستان کے جس منظر میں فرد و زبان کی تعمیر پر بھی بہت زور دیا ہے اور اس کو اپنی لہجوں کو ان کے ملک و وطن سے جڑ سے رکھ کر پختہ و مستحکم بنا دیا ہے۔

حضرت الاستاذ ان بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ علماء کی و سرکاری بددینی اور خائنہ ہونے کے بعد وہ نہیں بلکہ ان کو امانت کے تمام مسابک کی فکر کرنی چاہئے، اس سلسلہ میں آپ کا ایک دہم کو شرافت پر پیش ہے۔

یہ جنگ شجاعت، شہیدانہ قرب و فدا کی نسبت، بلکہ دولت و اصلاح اور امانت کے مسابک کے بعد مسابک آخرت کی اور دراصل اللہ کی ہے، ہر لوگ انبیاء کے رستہ میں نہیں، ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسی درجہ کی میراث میں بھی حصہ دار ہوں، کہ یہ انبیاء کی خصوصیت رہی ہے، انسانیت کے بے راہ لوگوں کے لئے ان کی ”تھیں رات رات“ میر خدائے مانتے الٰہی راتیں تھیں، ان کا سوا اور اس کو بے جیسے دلوں کو بھی چھو کر رکھ دینا تھا اور جیسے کوئی پھل پانی کے لئے اور کوئی مرغیل جا رہا ہے پل صحت و شفاء کے لئے بے چین ہوتا ہے، اسی طرح وہ بے چین ہوتے تھے کہ کہیں ان کو خدا کی ساریت کو ایمان کا آپ دیات ملا دیں اور ان کو طرح طرح سے جان دوں و صحت و شفاء کا کام کریں، یہی ایک جب تک کچھوں کو بے سکون نہیں کرے، لیکن

نہیں کہ ہم علماء میں فریضہ انجام دے کے عوارض ٹھوکی جھٹکی کی حیثیت سے اس کے ذرا ٹپکی ہے۔ علماء مشائخ موجود حالات میں اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ درگاہوں کی پہلوں اور فاطمابوں کی علوت کا ہوں میں چھ کر مسلمانوں نے اس کی مخالفت نہیں ہو سکتی، اگر ہم اسے اس کے دوسرے مسائل سے پہلو تھکی کر لے لیں تو یہ ایسا خسار و ہرج و مرج کی فانی عمل میں ہوگی۔

بکی بنہ مستان میں ملا۔ کوہ پیر کا رہا ہے۔ سید احمد شہید و علماء سائیں ضعیفہ کے کاروان دو پہیے کی کھولنے کا عمل سادہ سے سادہ کے میدان کاروان تک کہاں کہاں اس کے مشورہ بہ نسبت ہیں؟ اس کا نام نہ تو فتنہ و فتنہ کی درگاہ میں بھی ہیں۔ مثالی کے بجا دراز میں بھی ہو۔ سید خدا شاہی میں حق کی ترجمانی کا حق بھی رہا ہے ہیں۔ مولانا رحمت اللہ کیہ فتنہ کی حیثیت کا حق کرنے کے لئے اگر وہ سے جہاز و مسافر اور زنی تک پہنچے ہیں اس کا عمل جو مستحق ہی اپنے شیخ کے خیر کا چارے رحمت کہہ کو چھوڑ کر متوجہ پہنچتے ہیں۔ مولانا قادیانیت سے ایک بے حد لڑنے کے مسلمانوں کی مخالفت کرنے ہیں۔ مولانا اور علماء تسمیری ایک بلند پایہ محقق اور ایسے محدث ہیں نہ ہمارے دور میں ان نے عمر کا طوطی بوتا ہے۔ لیکن حضور پروردگار کی فرمودت کی مخالفت کے لئے جو ان کہاں کی جانب پھرتے ہیں؟ اور اپنے علوت کہ وہ تو خیر ہاں کہہ کہتے تو قادیانیت کی شین چنے سے بچے ان کی جانب پہنچ کر اس نامور فتنہ کی برکونی فرماتے ہیں مولانا ابو الفاضل محمد مجاہد در مسیحائیاں کہاں کے شمول ماہر خاص و عاں ہندو لیکن اس کے مخالفت اور ایمان کی فریب نے ہمارے کے چھوٹے چھوٹے کاؤں کی آبلہ پانی بھر دیا، شیخ الہند مولانا شہاب الدین اسحاق اساتہ ہیں لیکن اپنے گوشہ حلیت و بعد ذکر کہاں کہاں ہی صحرانوردی کی؟ یہاں تک کہ ہر مہرے لڑی میں امانتے قیام نہ تک پہنچتے۔

مخبر ذرا اور دیکھا، اٹھ کر بیٹھے حضرت خواجہ گلشن دین فاضل امیر فی خواجہ قلب مدین خلیفہ دکان، خواجہ گلہ الدین دایا، حضرت شرف الدین پڑھنے کی اور تک کے کوہ کنوں میں سواۓ خوب صوفیاء کی مارٹ پڑے، یہ سب اپنے مہر کی مشہور و مقبول درگاہوں کے تربیت یافتہ تھے۔ وہ لوہاں بھڑا، اسے کہاں سے فطری حاصل کیا؟ کہیں نہیں جو کر خیر رہن جو ہے؟ یہ کہیں خیر، ان کے تاریخ پیش فیض جاری تھا، ان کی شہرہ و بڑا، وہی بڑا وہی کی نسبت سے عزت حاصل ہے، ان میں ایک بابا شریف عمر بن حیدر دینی ہیں جو طواق شہا

ہوئے اور کتنے ہی دشت دیاروں سے گزرتے روکن میں اور کین روکنی اسلام کی حیثیت سے
فراموش ہوئے اور ۱۹۵۹ء میں ہمیں وکات پائی، اگر اس غلط فہم سے صوفیاء کے خیال کا
مطالعہ کیا جائے، تو اس امر کی تائید و ثبوت کا ایک نیا پہلو سامنے آتا ہے اور یہ غلط فہم کے لئے
مختار مبحث ہے، اور اس (۱۹۵۷-۵۸ء)

زبان ادب کا بھی بڑا اثر ادا ہے آپ کو لہذا دت کی طرف سے روایت ہوا ہے، لیکن زبان ادب کے سلسلہ میں بھی آپ کی
فنی و فکری توجہ کے اس کا استعمال لکھی ضمیر اور اخلاقی کی اصلاح کے لئے ہوا ہے ایک مضمون جو تشریح میں نہیں دیکھ سکتے ہیں۔

اسلام نے اس حزان کو بدلا اور ایک ایسے ادب کو جو بدلتی جوش و خروش کا ادبی تھا،
نور انسان کے اندر اپنے خالق و مالک کی محبت پیدا کرتا ہے، انصاف کے ہمارے محبت، دینی
تعمیم کا ہے، انشاء کے ہمارے حقیقت پسند کا ہے، محبوب کے نکلیں دیکھا اور خدا و خالق کو
پہنچانے کے لئے ہمارے شہادت و پیکر کی اور حیاتی تصویر دیتا ہے، مزہ کی کے حقیقی مسائل کو
نہایت سے دور پر نظر و اخلاقی جذبہ کی طرف رجوع دیتا ہے، یہ ادب برائے ادب اور شعر
برائے شعر کا قائل نہیں، بلکہ ادب برائے تصویر و اصناف کا قائل ہے۔

شعر و ادب کے اسی فرد و قصہ کے اسیر ہو کر رہ گئے، جس کا مقصد خیالی شاعری اور خیالی
جذبات نگاری کے سوا اور کچھ نہیں، آج کا ادب و شاعر آسانش کا برس میں بیخود و بے پروا کا
فسانہ بیان کرتا ہے، اور دشمن و طرح پائی ہر کسی کا کو خود کو قائم کرتا ہے، ایسے ادب میں دانی
کی دنیا کا عالم دینے اور عرف میں آفت کچھنے کی صلاحیت نہیں کر سکتا، اور نئی ہے، جس
شاعری اور ادب میں خون جگر شامل نہ ہو، جس کی جہوں میں درد و محنت و نیاں نہ لیتا ہو، جس سے
الفاظ کے پس پشت حقیقی معنوں میں درد و ملک نہ ہو، اس ادب سے کچن کی لذت کا سامنا تو
ہو سکتا ہے، ہول کی، یا نہیں بدل سکتی۔ (نوش ہو، ص ۴۵)

آپ کی زبان میں ملائی بھی ہے، نو ہوا، نئی بھی اور دانی بھی، اور دانی کی شہادت آپ کی تحریروں کے ہر صفحہ میں ملتی ہے،
یہاں "تقاسم و تفریق" کے پراختیاد ہوا ہے

یہ دانی کردار صرف حضرت آدم علیہ السلام اور انیس کے ساتھ مخصوص نہیں اور انیس ہر انسان
ان ادب سے آپ کو یاد کرتا ہے، جس شخص میں حقیقی آدمیت یعنی زیادہ ہوگی وہ حقیقتوں سے

اعتراف میں اسی قدر وسیع اعتراف ہو گا، جو درود حق اسی کے ایک ایک عمل سے نمایاں ہو گی۔ اسی کے چل بھی اگلا کار کا مظہر ہوں گے۔ اس کی چال بھی شرافت اور بندگی کی شہادت دے گی۔ ۱۰۰۰ مردوں کے بجائے اپنے آپ میں غلطی کو تلاش کرنے کا عادی ہو گا۔ اپنی غلطیوں کی تادیلی و توبہ کے لئے سیدھے سادے طریقہ پر اعتراف کا حراج رکھے گا۔ دودھ اپنی غلطیوں پر راجم اور پشیمان ہوتا جائے گا، غلطیوں کو رخصت کرے گا اور رخصت کر کے خدا کے سامنے بھی اور خلق خدا کے سامنے بھی، جس شخص میں آدمیت کا فطر جبر قائم ہو گا اور وہ شیطان کے حراج سے خرس نہ ہو گا۔ اس میں "انا" کا جذبہ نہ چاہی رہے۔ وہ ہو گا، اسے اپنی غلطیوں کے اعتراف اور توبہ پر توجہ کے افراد کا حوصلہ نہ ہو گا۔ ۱۰۰۰ پیشہ کی اللہ کی ناکامی کا درد دوسروں کو قرار دے گا، اسے فکروں کے سامنے جھکے میں اور حق اور حقیقت کا اعتراف کرنے میں عار ہو گی، اصولوں کا پابند رہے جس اسے ایک غصہ ہو گی، جس کی رفتار و رفتار سے ظاہر ہو گا کہ وہ اپنے نفس پر ہے۔ ہر گز کا احساس رکھتا ہے اور دوسروں کو حقیر جانتا ہے۔ (نفس موعظہ ۵)

ایمان اور انسانی زندگی پر اس سے اثرات سے متعلق یہ مضمون بھی پڑھنے کے لائق ہیں۔

”ایمان“ ایسے ہی، اللہ کا محبوب و عزیز نیک نام ہے، جو دلوں کی دنیا میں الجھل پیدا کر دے، اور قدرت و قدرت کی کائنات میں انتخاب کا اختیار ثابت ہو، خدا پر ایمان انسان میں ایسی کیفیت پیدا کر دے کہ وہ اپنے خالق کے سامنے کھڑا ہو اور اس کے واسطے کہتا رہے کہ خدا کی محبت اس کے دلوں سے امنڈنے لگے، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی پر چل کر وہ اپنا خوش ہو کر گویں اس نے سب سے بڑی نعمت پائی ہے، خدا کے مذہب کا خوف، جس کو کلمہ زارے اور اس کی آنکھوں کو اگھار کئے بغیر نہ رہے، اسے ایسا لگے کہ جیسے جنت اور دوزخ اس کے سامنے کھلی ہوئی ہے، خدا کی کتاب پر اس کو اس درجہ کا یقین حاصل ہو کہ آنکھوں دیکھی باتوں پر بھی اڑی کہ اس درجہ اطمینان نہیں ہو جاتا کہ اس کے لئے یہ کتاب ای کو مخاطب کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے ہم کلام اور سرگوش ہے، اس کی کیفیت کے بغیر ایمان ناقص اور ناقص ہے، ایک ہے روح ایمان جو نہ گناہوں سے ہمارے قدموں کو روک سکے اور نہ نیکیوں کی طرف ہمیں لے جائے، توفیق کے لئے یہ پہلا آیت ہے۔ (نفس موعظہ ۶)

جب آپ کا حکم عام اسلام اور مسلمانوں کی مطلقیت پر فائدہ کنٹا ہوتا ہے تو ایسا گناہ ہے کہ ہم سے ان کو لکھ رہے ہیں، آپ کے صحابہ ”تو خیر آزاہم مگر تانہیں“ اور ”خون صد بڑا دھم سے ہوتی ہے مگر دینا“ گویا بڑی مرچے ہیں، جو تیرا مگر دینے والے اقلاد کا

اُکر کرے ہوئے رقم طراز ہیں :

حقیقت یہ ہے کہ یوشیا اور اس کے گرد و پیش کے عائد میں طعن و مشتہبوں کے واقعات
:کئے تکلیف دہ ہیں، نہ صرف اہل آدمی بھی انھیں سننے کی عیب نہیں ٹاٹتا، اور، بکلی اور دوسری
ہنگ عظیم میں جاپان پر جو مظالم ہوئے وہ بھی ان ستم انگیزوں کے مقابلہ جگے محسوس ہوتے
ہیں، کیوں کہ ان، ہمارے اس سر قریخت لوگ زندگی کے نفس سے آزاد ہو گئے تھے، لیکن قہر
یورپ کے ان محسوس کردہ گویا، وہ اور مسلط قوتوں کو عزت و تیر و فانی، اس کے وہاں کا نفس
آنکھوں کے سامنے مصمودہ ٹوٹا ہوا اور بے زبان، آئینوں کا قہر، جس طرح وہی آدمی باہر گوارا
کا نفس، اس طرح آئی دنیا کے وہی کوڑا ہمارے اور زبانوں سے گویائی و یمن لے۔ (نٹوئی، ص ۱۵۳)

لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہی صورتی پر جب انتقامت کی تخیل کرتے ہیں تو اس کا جوئی و زور بھی ٹاٹتا، مودہ ہے، پتا چد
ہنگ افغانستان کے بڑے مشرقی نکتے ہیں۔

مسلمانوں کو اپنے اصول و مکتبہ پر اپنے اور یہ لازم رکھنا چاہئے کہ وہ ہر طرح کی تفریق سے
:محرور ہیں، لیکن جو مشرق کے صرف در اور سما کے طہر وادان کر رہیں گے اور دنیا کو کچھ
لینا پانے کے مغرب کے مقابلہ یا ان فتنوں کی جگہ سے مسلمانوں کے واسطے پست نہیں کئے
جو تھکے اور زبان کے ایمان کا حوالہ کیا جاسکتا ہے، یہ اور ہے کہ جس قدر کہ آقا نے ان کو خوش کیا
ہوئے اسی قدر ہر محتاج ہے، یہ وہاں ہے کہ جس قدر کہ تروشا ہے آقا ہے اسی قدر ہر بلند اور سید
دار واد ہے آقا ہے، قیام مسلمان کئے جاسکتے ہیں، کاشانے و پرفوں میں تبدیل کئے جاسکتے ہیں،
پرمانی پرانیوں کو خستہ کر دیا جاسکتا ہے، متعلق فتنوں بھگے اور پاداش کے کورنہ کوڑے
جاسکتے ہیں، انھوں کے مغربی تبدیل ہونے میں اور کتہ اقتدار پر بیٹھے دلوں کو تھک داری
زبانت دیا جاسکتا ہے، لیکن دلوں میں جو ایمان کی انگوٹھیں ملتی ہیں، اسے بھری نہیں
جاسکتا، اور ان دلوں کی مسکت پر ایمان کی تھری کی کے جو تھیں دوامیت ہیں انھیں جڑا نہیں
جاسکتا، اس نے اقبال کا شعر پھونکی ہی نہیں کہ سہو ب کلفہ، ذوق پر آتا ہے۔

اگر "افغانوں" پر کوہ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے ؟

کہ غم صمد بزر انجم سے ہوتی ہے عمر بچا

(نٹوئی، ص ۱۵۱)

مولانا کا اسلوب یہ ہے کہ مادہ سے سادہ، مضمون کو بھی سادہ اور صمیم بیان، سہو و سہو ہے کہ ہیں، اور دل ان کو پختہ کرنے کی

کے سوز و گداز سے بھی آگیا، مگر دہلی جوش، کردار میں ہوش، اسلوب شاعرانہ حراز و افغانہ۔
 شاعر مگر عارض و تجسس کے تفصیل سے تغیر، صوفی مگر مجاہدانہ حراؤں سے معمور، بطور ہیرہ کا
 شہسوار مگر ایمان و یقین سے سرشار، خود مرثیہ کے الفاظ خانہ میں، دل جوڑنے خدا خانہ میں
 — اسی مجموعہ "اضداد و اقبال" کہا جاتا ہے۔ (۱۰۰ بیت نئے، دارال ۱۹۱۰ء)

شعر و سخن

یہ بات کہ لوگوں کے علم میں ہوگی آپ کا شعر و سخن کا بھی خاصہ ازوق ہے۔ ہندی شعراء میں نہ تو اختیاریہ کلام میں مولانا جاہلی، اردو
 کے استاد و فن میں میر اور اقبال اور غزل کے شاعر کی حیثیت سے قدرت کے عجیب شعراء ہیں، اس شعر و شاعر میں حکیم کا ہر اور شعار و بارہ
 شکلی کی تعریف میں آپ درجہ انسان ہے، جی، آپ، جی، تخیل و تخیل میں اشعار بہت کم استعمال کرتے ہیں، لیکن جہاں کرتے ہیں
 بہت برحق کے ساتھ، آپ کا شعر و سخن کے ساتھ ساتھ شعر گوئی کا بھی ذوق ہے، جہاں بھی اشعار لکھتے ہیں۔

پندرہ روزہ "قرطاس و قلم" حیدر آباد (جواب بند ہو چکا ہے اور اس کی جگہ ماہنامہ "قیام" لکھ رہا ہے) کا دوسرا ہی صفحہ اخبار
 میں آپ کے شاعر و سخن ہوا کرتے تھے جو یہ نعتیہ و اصلاحی نوعیت کے ہوا کرتے تھے، چنانچہ ایک صوفی حدیث یہ نظم کو بندھ دیا:

کس نے؟ مسئلہ کی آغوش میں رکھا شباب سخن تریج نکلی کی ہے کس کی لہروں کی طاب
 والا ہے کون کھج خاک میں ختم حیات کون دیتا ہے زمیں کو زیست سے آخر نبات
 کون ہے جس نے جلائے ہے یہ سورج کا چہرہ کیا کس نے اسی کی دست کا گایا ہے سرائ
 مادرِ محنت کے چتر کو کیا ہے کس نے چاک کس نے آپ دگر کو پہنائی ہے گلہ مرگے خراب
 کون ہے جس نے جلائے شب میں ہے یہ شمع کس نے شمع کو مٹا کی ہے بھیرت کی ٹکا

کس نے مردوں کی جبین باز پہ افشان رکھا کس نے انجم کو جو جہروں میں نیا افشان رکھا
 پر کھنکا ہے کون مٹھ خاک میں روچ حیات حکم سے کس کے گلے جو ہے ضربتِ مہات
 کس نے رکھا بیڑ زن میں محبت کا رباب کس نے سکھایا ہے مردوں کو علم کا شباب
 کس کے وسیع فیض سے جاری ہے بحرِ انکار حکم سے ہے کس کے دھواں آلاب شعلہ دار

محبت کس سے گامی ہے آغوشِ بارِ بہار

کس کے انھوں میں ہے ان پنجاب موجوں کی مہار

کس نے آغوشِ گم میں دکھ دیا تھو دہات بیڑِ مادر ہے کیوں سرِ شمعِ آبِ حیات

فریض ہے ۔ اگر غم کی برسات ہے کہ یہ اہل جنوں کی بدعات ہے ۔
 تھ چہ قربان ہم ، تھ چہ لاکھوں سلام ہے سبک امت بند کا ایک پیام
 ملا دین اس امت کے لئے سبک دہر کی حیثیت رکھتے ہیں ، لیکن صلح و ہر ہونے کی حیثیت سے جو صفات اور عادات
 مطلوب ہیں ، ان میں سے کئی ایسی ہیں کہ وہ اس کے خلاف ہیں ، مثلاً اگرچہ ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ
 ہے ، جس کی حوالہ بہت مشکل ہوتی ہے ، مگر اس کے کام میں اسی طریقہ ملے گا کہ ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ
 کہتے ہیں :

ات کہ تو ہے اس جہاں میں ملتی نور میں
 تو ہے اس تاریک دنیا میں حقیقت کا این

○

کفر ہے تھ سے ہر اسما ، اور ہمت تھ سے حزیں
 تری دوشین پر غم ہے ، ماہ و انجم کی نہیں

○

اپنے صدر شک ہے وہ خاک جس کا تو نہیں
 دہنہ دین ، تو شمع دین ، تو صبر دین تو ہاں دین

○

افریض کہ تو کیا اسی ہم جہاں کا جان ہے
 تیری حمت پر فلک خود بھی بہت حیران ہے

— لیکن تو نصیحت کے حامل بندہ ہونے کے باوجود ان کی بدعات کی مظلومیت کیا ہے ، مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ

وہ ہوا کا فرود ، طاق ، اس کے دہن میں ہے غل اس عادت میں سبک دین دات ہوتا ہے
 بذل باہم ترا دنیا میں ہے شرب اعلیٰ حسی ہی تدبیر تیرے واسطے گزرتا ہے
 جس میں اچھا گیا ہے تو خدا را کچھ سچا ! بائے عاقل پر ہائے جانتے ہیں غالب ہے جس

اب تمہارے دین میں گویا کئی ایمان ہے

مگر کئی شرع تیرے ہیں ، اس کی قرآن ہے

اجتہاد ، فقہ کا تو نام بھی اب مٹ گیا اور حقیق سنہ کا سلسلہ بھی ٹھنڈا گیا

یہ وہ پہلا توغیروں میں اپنے بت گیا علم سے اقصیٰ سے یوں رابطہ اب کٹ گیا
پھر نہیں علم۔ گو کہ یہ رہا غرور نہ کٹ گیا کہ نہ اپنے ہاتھ سے معقول کا چکھٹ گیا
کوئی نکلا۔ کیا یہ مل رہی کی شان ہے ؟

ہاں ! کبھی اقصیٰ اقصیٰ کی کیا پہچان ہے ؟

اب مغرب کے لئے یہ لکھنا ابھار ہے اب بھی کھل دکت میں تراویح ہے جام ہے
تو ہی میں تہذیب کے ”دو تہذیب“ کی شام ہے ساری تہذیبیں اکابر تہذیبی اسرام ہے
ہاں ! کیا کچھ نکلا ۔ ۔ ۔ تک دم ہے اور یہ سب صرف لڑائی کا لڑنے کے کام ہے

بر طرف یہ آٹھ ٹھکانوں میں شکت از بام ہے

دشمنی تری وہاں مشہور خاص ا عام ہے

— خواتین جو انسانیت کا نصف حصہ ہیں، اور نہ صالح انسانی معاشرہ کی تنگی میں نمایاں کارنامہ انجام دیتی رہیں ہیں اسے
خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اے کہ ان علم میں تو خالق کی اور تحریر ہے جس سے کام لیا جہاں میں دردی تصویر ہے
قوم کی ہے تہذیب، ہموں ہے، تصویر ہے ذلت تری اس جہاں کا خفا تصویر ہے
غریب باطل کو تو ناک رہا، مشیر ہے تو جہاں میں اب سترہ خیر سے تصویر ہے
اپنا یہ منصب یہ نثر رشہ منورہ تو دیکھ

اور چنے میکہ کا حال ابرار بھی دیکھ

وہ حجاب مہنی ، وہ عقلیت سرگرم تری ہر دم کو بھی ملی ہوں گی نظریں کم تری
وہ وفا ، وہ دردمند ، وہ نگاہ غم تری دل سے ہونٹوں تک نہ کسی حق کو اسے غم تری
زلف صحن تھا نہ ہو جائے کبھی برہم تری شرم سے جو حمل دیا سے چہرہ ہائے غم تری
دل ڈراما یہ ادا جان جا : نہ تو دیکھ

اور اپنے میکہ کا حال ابرار بھی دیکھ

یہ شیر نازک بدن ، ہر یہ معیشت کی ہمار جیسے نہیں کوئی ناکہ ، کئے کاٹوں کا ہار
بھول سے اس ہاتھ پر نواز کے پتھروں کا بار تو یہ قہر ہے جس پر لگی تھی دشمن سوار
اور تہذیب کی کرل پر نہیں کھینچا کھار دہار لکھی پاکی بھی ہے اور رستہ بھی خار دار
یہ زمانہ کا ملوک ہر بانہ نہ تو دیکھ

اور اپنے میکہ کا حال ابرار بھی دیکھ

یہ قربان ترقی سے ہوئی ہے تو مرید جس نے نوائی نزاکت کی کیا مٹی پیہ
 نوائی بازار کی مٹائی میں ملانے فرید اشتہاروں کے جہاں میں کی مٹی تو فی شہید
 فہم کے "نکبے کے رمانہ" کی توضیح امید تو غماشہ بن گئی اور سب ہیں لذت یاب ایہ
 کچھ یہ فرق ہو نوا وغیرہ بیگانہ تو رکھ
 اور اپنے منہ کا حال ورنہ بھی رکھ

— شراکت پر بین بڑا ولی اور اللہ کے دھوکے لگانا کا حرام ہے، کی خدمت اللہ سے اللہ کے کلام میں مدد نظر ہو۔

یہ سراپا از جہت ، تفکیک ہے ، انکار ہے ، یوگن اصلاح کا ہے ، باطلہ افسوس ہے
 اور حرا اور اس نے حق میں کما ہر و افسوس ہے حق انسانی کے حق میں توتس وجود ہے
 پتو چکا ہے ہر ہے ، وہ خود بہت ناشاد ہے لطف میں ، شرم میں کچھ افسوس ہے
 بیت ہی افسوس ہے اور بیت ہی انہما ہے احوال کے نواپا جلتی ہے ، اہم ہے
 عقل کے دل نے نظر کے نام سے بدنام ہے رت میں ایک پیت ہی انسان پر قوم ہے
 یہ خدائے اشتراکیت کا وہ اہم ہے جو یہی کی آب و گل کی روح ہے ، پیام ہے

اجتہاد کی فکر

حضرت الاستاذ نے اس توفیق کے تمام ہی پہلوؤں پر کھایے ، لیکن آپ کی توجہ کا مرکز میں مرکز سے مسائل کو حل ، رہا ہے اس
 موضوع پر آپ کی کتاب جدید فقہی مسائل پر مضمون کی مشہور ترین کتاب ہے اور اس کو جو بڑے بڑے حاصل ہوئی ہے اس میں موضوع پر آپ کی
 کتاب کے حصہ میں آئی ، ہندوستان اور پاکستان کے مختلف مکتبوں سے اس کے مضمون پر مکتبہ شائع ہو چکے ہیں اس کا عنوان ایلیٹین
 گویت سے اور کارن ایلیٹین ایران سے شائع ہوا ہے۔

جدید مسائل کو حل کرنے کی جہاں آپ نے عملی کوششیں کی ہیں ، وہیں آپ نے اس پر اصولی بحث بھی فرمائی ہے۔ جدید فقہی
 مسائل کے مقدمہ کے علاوہ قاسم اللہ میں "اجتہاد" اور "تہد" کے الفاظ کے تحت ان مکتبوں کو مدد دیا جا سکتا ہے ، اس لحاظ میں
 "آپ کا وہ مقالہ جسے آپ نے نوادہ کی اجتہاد کے موضوع پر منعقد ہو۔ نہ اس نے اسلام آباد یونیورسٹی کے سینٹر میں پیش کیا نہ اس نے ہم
 ہے اس مقالہ میں آپ نے اس کو واضح فرمایا ہے کہ اجتہاد کا کچھ نہ کہ سوسہ ہر جہد میں جاری رہا ، یہ سمجھنا کہ پڑھی صدی جہد کے بعد
 اجتہاد کا دروازہ بند ہو گیا ، کچھ نہیں ، ہر صدی میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جو اجتہاد کی حدیث کے حال میں ، البتہ اب اجتہاد
 دینی کی ضرورت باقی نہیں رہی ، جہد کی اجتہاد کو ضرور ہے ، کیوں کہ مجتہد مطلق کی جو ذمہ داریاں ہیں ۱۱۷۱ھ تک ان کا انجام پامال نہیں
 اس لیے اس کام کی ضرورت ہے۔ اور اجتہاد کی ایک خاص صورت تحقیق منطوق ہے اور اجتہاد ہی یہ صورت یہ فہم تک جاری رہے گی۔

چنانچہ اس سلسلہ میں روشنی ڈالنے پر قلم طراز ہیں :

- (۱) اگر تم میں سے ایک سے زیادہ معنوں کا، جتنا ہی ہو، شمار کے مقصد و مصلحت کی تعمین۔
- (۲) اگر تم میں سے ایک ہر تعداد میں محسوس ہونے کا فرض کو دور کر، خواہ دونوں میں تخلیق پیدا کی جائے یا ایک کو خارج دوسرے کو منسوخ سمجھا جائے یا ایک کو دائم دوسرے کو موقت قرار دیا جائے۔
- (۳) جو نفس تعبدی اور ناقابل قیاس نہیں ہیں، ان میں حکم کی علت متعین نہ رہے۔
- (۴) جو اولیاء پیش آئیں، ان میں اس مقصد کو منطبق کر دیں۔

بجہد حقیقی بنیادی طور پر ان میں سے پہلے تین ناموں کو خارج کر دیتا ہے، اور تین اور رہ جاتے ہیں کہ صرف صالحین ان سے فارغ ہو چکے ہیں، انہوں نے علوم کی تعمین، ان کی تحقیق اور ان سے علت کا استنباط و استخراج کی غرض سے جیسے جیسے پر انجام پائی ہیں، سب ان میں اضافہ کی بہت کم گنجائش باقی رہ گئی ہے، البتہ چونکہ کامرینی پر عبد میں پائے جانے والے مسائل پر انہوں نے ملامت اور معیبت علت کی تخلیق دہل کر دیا ہے، قیامت تک چوری رہے گا، ای کو قطعاً، اے ”حقیق منان“ سے تعبیر کیا ہے، اور اصل قیاس کا عمل بھی مرطوب سے گزرتا ہے، آخر حج منان، متع منان اور حقیق منان ان میں خارج و متعین کا تعلق علت سے استخراج و استنباط سے ہے اور حقیق منان کا تعلق علت کی قطعیت سے اپنا پہلا سرا آ رہی لگتا ہے :

اما تحقیق المناط فهو الضرب في معرفة وجود المطلق اقسام الصور بعد معرفتها في
مفسرہ امراء کالت معرفة بعض احوال اجتماع في بعض اصناف .

(الاحکام من اصول الاحکام، ۱/۲۳۵)

حقیق منان سے مراد یہ ہے کہ جس چیز کا نفس میں علت ہو یا معنوم ہو چکا ہو، خواہ نفس کے ذریعہ یا اجزاء کے ذریعہ یا استنباط کے ذریعہ دیکھا جائے کہ جو اولیاء اس سے آئے ہیں، ان میں وہ علت پائی ہو ئی ہے یا نہیں۔

”حقیق منان“ قیاس کی ایک ایسی قسم ہے جو قیامت تک باقی رہے گی : کیوں کہ یہ رسول اللہ ﷺ پر منحصر نہ ہو اور شریعت کی اہمیت و دوام کا لازمی تقاضا ہے۔

عام طور پر لوگ اجتہاد مطلق کے سلسلہ میں بات کہتے ہیں کہ چوں کہ اس دور میں بجہد انہ معوجہ کے حامل لوگ باقی نہیں رہے، اس لئے اجتہاد کی گنجائش نہیں رہی، پر جو کہ یہ شریعت ہوتا ہے کہ دنیا کے تمام علوم میں ترقی ترقی ہے اور صرف علم شریعت ہی میں تزلزل و انحطاط کیوں؟ اس لئے آپ نے اس کو ایک دوسرے اعزاز سے پیش فرمایا ہے اور وہ آپ ہی کے الفاظ میں اس طرح ہے :

”اجتہاد مطلق“ جسے اصطلاح میں اجتہاد کہنا جاتا ہے، کہا جاسکتا ہے کہ اب اس کی ضرورت

نہیں دیکھ رہا اور یہ ایک فطری بات ہے کہ کوئی بھی فن بہتر آہستہ آہستہ سیکھتا ہے، اور جب اس کی نشوونما مکمل ہو جاتی ہے تو اب اس کو وہی کام کی ضرورت باقی نہیں رہتی، صرف سبب ضرورت انسانوں کا بہت ہوتی ہے، اسی طرح ایک زمانہ میں ضرورت تھی کہ قرآن اعدادیت و احکام و صحابہ و اصحاب و قیامی اور دوسری اولاد شریعت کو سامنے رکھ کر ایک بڑا نظام حیات مرتب کر دیا جائے، جس میں فقہ اور عبادت سے لے کر معاشرت، معاملات اور اجتماعی زندگی تک تمام احکام کا احاطہ ہو، اور انسان کے لئے ہاں کی گود سے قبر کی گود تک پوری زندگی کے لئے ایک نظام اسل مرتب ہو جائے۔ احکام کا مسلسل ان کے لئے قرآن و حدیث تک رسائی آسان ہو سکے، سب کام انہیں سمجھ میں اور سلف و صالحین کے چرے انہیں وحی و خشیت الہی اور علی گہرائی و گیرائی کے ساتھ بخوبی مراد ہو، اب اگر سچے سچے سرفراز سے لے کر ہتھیاروں سے لے کر اس کی مثال اس کی ہوگی کہ ضرورت تو کبھی ایک کھڑکی اور دروازہ لگانے کی ہو اور ہم چوری عمارت سہم کر کے بنیاد سے اس کی تعمیر شروع کریں، پھر جب کھڑکی اور دروازہ کی جگہ تک پہنچیں تو وہاں کھڑکی اور دروازہ لگائیں، خاص ہے کہ یہ نفس حبش اور غیر فطری ہو گا، اسی لئے سلف نے مدہور ہوا انسان کو پسند نہیں کیا کہ جو کوششیں پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں، اور سرفراز ہو رہا جائے، جس میں سلف نے مخطوطہ اور روحِ آتھوی کی کمی کی وجہ سے نفس سے زیادہ نقصان اور مصائب سے زیادہ خطا کا اندیشہ ہے۔ البتہ اجتماع کا ایک درجہ وہ ہے جس کی ضرورت قیامت تک باقی رہے گی، جس کو عام فقہاء نے ”تخریج مسائل“ سے تعبیر کیا ہے اور جس کو علامہ ابوالحسن شافعیؒ نے ”تفتیح منہ“ کہا ہے۔ یعنی ہر دور میں جو مسائل پیدا ہوں، ان پر فقہاء کے اجتماعات کی روشنی میں قرآن و حدیث کے اصولوں کی تعمیل و روانہ کا عمل۔

لیکن سب نے اس کے ساتھ موجود حقائق میں تھکید فطری کو عمومی طور پر ایسا قرار دیا ہے، جس سلسلہ میں آپ نے تقبلی بحث کی ہے، شکر کا کلمہ خود آپ ہی کے الفاظ میں اس طرح ہے:

البتہ موجود حالات میں اگر فطری تحلیل و ضروری قرار نہ دیا جائے تو علوم اسلامی سے دوری و دماغ و توحید کی کمی اور سیاسی تا فروغ امور ہیں کہ وہیں میں زیادہ دستِ نقد اور بوسہ پرستی کو کوئی طاقت رکھ سکے گی، مثلاً: منافق سے یہاں انکار، شراب کے علاوہ دوسری شراب اتنی پی لی جائے کہ نشہ پیدا نہ ہو، طلال ہے، مالک کی طرف بیوی مت غیر زہری طریق پر ملے اور دستہ کا جواز منسوب ہے، بعض علماء حجاز نے قلات لیکو کو سننے کی اجازت دی ہے، بعضوں نے نقد

فرہ فرودست ہو کر زمینیں کر کے سوئے فروخت کرنے کی اجازت دی ہے، کسی نے بلا تردد جمع
بین المصلحتین، وجاہت رکھا ہے، بعض علماء عراق نے مدد کی حالت میں طلوع صبح کے بعد بھی
طلوع آفتاب تک خورد و فرشی کو درست قرار دیا ہے، ہم مشائخ کے یہاں طہارت جاری ہے اور
بعض اہل طہارہ خیال ہے کہ ناسا سے لے کر عقیقہ کا سراپا برہنہ حالت میں دیکھ جاسکتا ہے
اسو اسبہ غبار کی رائے ہے کہ چھ چیزوں (سونا، چاندی، جو، گہیوں، بھجور اور لکھ) کے سوا
تمام چیزوں میں سودی، لیکن دین درست ہے، یہ لوگ اس طرح کے فقہاء کے دیکھائی تقریبات
ہیں کہ اگر فضیلت، عقیدہ کو ضروری قرار دیا جائے اور مختلف قسمی مذاہب سے توئی چینی کی عام
اجازت دی جائے تو ہوس پرست اور نفس پرست لوگ "اجتہاد" کی نقاب آؤدھ کر ہر ہفتی
اور ناکروئی کے لئے اسلام میں جگہ پیدا کر لیں گے، اس لئے فی زمانہ ضروری ہے کہ عام
زوجوں پر کسی ایک فقہ کی تقلید کو ضروری قرار دیا جائے۔

البتہ آپ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ عمومی طور پر تقلید کا راستہ اختیار کرنے کے ساتھ علماء مسائل کے حل کے لئے ضرورتاً قول ضعیف پر
توئی، ایسے اور بعض مسائل میں یہ عقد سے دوسری فقہ کی طرف ہدایت کرنے کی مجاہدش ہے، چنانچہ قول ضعیف پر توئی دینے کے سلسلہ
میں لکھتے ہیں :

سے مسائل کے سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ عرب کی تبدیلی اور ضرورت کے تقاضے کے تحت بعض
اجتہاد کی احکام میں تبدیلی کی جاتی ہے، اس کی ایک صورت زمانہ قدیم سے یہ قیاد کی جاتی رہی ہے کہ اگر
اور ضرورت نہ ہو کہ کسی قول مرجوح پر توئی دیا جاتا ہے، چنانچہ علماء مابین عبادت مثالی کرتے ہیں :

قلت : لکن هذا في غير مواضع الضرورة ، فقد ذكر في موضع البحر في بحث
المران كدعاء القوا الأضحية ، ثم قال : وفي المخرج عن غير الأكمة : لو انني مضى
بشيء من حله الاكوال في مواضع الضرورة طلباً للتيسير كان سناً ، وكذا قول
ابن يوسف في السنن المخرج بعد فروع الشبهة لو يجب به الفصل صحيفه واجازوا
الفصل به للتيسير ، والضعيف الفتى ، عطف الروية ، كما سألني لي معله وذلك
من مواضع الضرورة . (شملی ۱۰۱)

..... میں لکھا ہوں کہ یہ ان مواقع کے لئے ہے جہاں ضرورت پیش ہو، غری کی کتاب انھیں میں
"المنہج" (غری کی نگہوں) کی بحث میں چند ضعیف اقوال نقل کئے ہیں، پھر کہا ہے کہ
مراجع "میں غرضاً اس سے نقل کیا گیا ہے کہ اگر غرض ضرورت کے مواقع پر ان اقوال میں سے

کسی پر از راہ سہولت کوئی دے تو یہ بھڑکے گا، مگر اس سلسلہ میں امام ابو حنیفہؒ کی رائے کے تحت
شہوت کے بعد کسی لکھنے سے حاصل واجب نہ ہوگا، ضعیف ہے مگر فقہاء نے مسافر اور ایسے
سہراں کے لئے اس کی اجازت دی ہے، جو اتھام کا اندیشہ رکھنا ہو، اپنی جگہ یہ بحث آئے گی۔
اور یہ مزاح ضرورت میں ہے۔

اسی طرح ”تخصیص مافی“ یعنی عوامی طور پر مقدمہ میں چھڑا دیے والے شخص کو قصاص کا مناسبت قرار دینے
کے قائل امام زفرینؒ نے خود امام زفر کا قول احمد غلامی کے متقابل قبول نہیں، مگر زنا و ضرورت فقہاء متاخرین نے
اب اس پر فتویٰ دیا ہے۔

اسی طرح ایک فقہ سے دوسری مذکور کی طرف عدول کی بابت اہم طراز ہیں :
دوسرا طرہ یہ کہ ایک فقہ سے دوسرے فقہ کی طرف کسی خاص مسئلہ میں عدول کا ہے کہ ضرورت کے مواقع پر
دوسرے مجتہدین کی آراء سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے، چنانچہ علامہ شافعیؒ فرماتے ہیں :
والحاصل انه اذا اختلفت اهل حنفية وصاحبها على جواب لم يجوز العلول منه الا
لضرورة . (رد المحتار ج ۱ ص ۱۰۷)۔
خلاصہ یہ ہے کہ امام صاحب اور صاحبین جس جواب پر متفق ہوں اس سے عدول جائز نہیں،
البتہ ضرورت کی بنا پر جائز ہے۔

”مختصر الطہر“ (جس عورت کی پاکی کا زمانہ بہت طویل ہو جاتا ہو) عورت کی عدوت کے سلسلہ میں فقہاء
مالکیہ کی رائے ہے کہ کراہ کے اختتام پر اس کی عدت تمام ہو جائے گی، بزاز یہ بھی اسی قول پر فتویٰ دے کر ہے،
شافعی اسی ذیل میں فرماتے ہیں :

نظير عدم احتیطة الطهر التي بلغت برودة الدم ثلاثة ايام ثم لم تحت طهرها فاحتيا لبقی
فی العدة بالی ان بعض ثلاث حیض وھذا مالک تنقض عتھا بتسعة أشهر وله
قال لی البرزقانی : المستخرج فی زنا علی قول مالک وقال طرا بعدی کان بعض
أصحابنا یضون بہ للضرورة . (رد المحتار ج ۳ ص ۳۷۳)۔ (یہ کتابہ دار الفکر)

جس عورت کو حیض ہوں خون آیا اور وجائع ہو گئی، پھر اس کا طہر طویل تر ہو گیا مالکی مختصر الطہر
عورت تین حیض تک عدت میں رہے گی، امام مالکؒ کے نزدیک نو ماہ اس کی عدت پوری
ہو جائے گی اور بزاز یہ میں کہا ہے کہ وہاں سے زمانہ میں امام مالکؒ کے قول پر فتویٰ ہے اور
زادہ کی گامیاں، یہ کہہ کر نے بعض اصحاب اسی پر فتویٰ دیا کہ نہ تھا۔

حنبلہ کے یہاں مدینہ کی کوئی ایسا چیز حاصل ہوئی جو دین کی جنس سے ہو تو وہ اپنا دین وصول کر سکتا ہے، اگر خلاف جنس فن حاصل ہوئی ہو تو اس سے دین وصول نہیں کر سکتا، جس امام شافعی کے نزدیک وصول کر سکتا ہے، اس پر ہنگامی ہے "للمحبسین" کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ اس میں زیادہ وضاحت ہے، لہذا اگر ضرورت میں اس پر عمل کر جاسکتا ہے، "وہو اوسع فحصل به عند الضرورة" شافعی نے اس پر قہجانی سے بیدار ہوئی کی ہے :

(ابن تیمیہ کے مقلدینا لان الإنسان یصلو علی الصلہ بہ عند الضرورة ، (رد المحتار ۲۸۷۳)

گو تیار پایہ بہت نہیں، مگر آوی ضرورت کے مواقع پر اس پر عمل کرنے میں معذور ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب نے "عمدة الاحكام" کی "کتاب الکراہیۃ" سے نقل کیا ہے :

سورۃ الکلب و الخلیل لجنس خلاؤا لکلب و غیرہ ولو لکن یطون مالک جز

(عمدة السیوطی ۷۴)

کئے اور سورہ کا جو لڑا پاک ہے، بخلاف امام مالک وغیرہ کے، تو اگر امام مالک کے قول پر عمل کر دے یا جائے تو جائز ہے۔

فقہاء حنبلیہ کے یہاں اس سلسلہ میں بہت سی تکلیفیں موجود ہیں، مگر ہمیں بعض محبوب و امر اعلیٰ پورا ہوا جاسکے کی صورت میں تفریق کا حق، مفتوحہ و غیرہ کی وجہ کے لئے تفریق کا حق، تعلیم قرآن اور اذان و الامت پر توجہ، کیمشیں ایک (سلسلہ) کا کاروبار وغیرہ، کتنے ہی مسائل ہیں جن میں فقہاء حنبلیہ نے دور رس کا تیب فقہ کی آراء سے فائدہ اٹھا کر امت کو مشقت سے بچایا ہے اور اختلاف انہیں رحمت و رحمة کا عملی ثبوت پیش کیا ہے۔

البتہ اس میں کچھ یا احتیاط مناسب ہے کہ حق امتداد در اندازہ کے سب لکھ کر ضرور سے باز رہ جائے۔
پناہ چاہا اسان ہام اور ان کے تکریم ازین امور الحاق فرماتے ہیں :

(وعلى هذا ما ذكره بعض الصنفين) وهو من الصلاح (منع تقليد غير الإمامة
(الاربعه) اس حقیقہ و مالک و الشافعی و احمد لانضباط ملناہم و فقیہ معتقدہم
والحیصص عموما و لیسیر شروطها إلى غير ذلك و تم بندر حلالہ فی عودہم من
الجمعة فتدبیر ان لا نفرأه اتعاهم و حاصل هذا انه امتنع تقليد غير هؤلاء الإمامة
لصلا نقل حقیقہ ملناہم و عدم ثبوت لا لآلہ لا یقلہ و هو صحیح

(الکفریہ و التفسیر ۲۵۶۳)

اسی بنا پر پھر حنفیہ نے "ان حلال" نے ذکر کیا ہے کہ اگرچہ جہ کے طرہ کی تعلیم ضرور ہے، کیونکہ ان امر کے لحاظ سے متعہ ہیں، مسائل سے حقائق قیود و احکام ہو چکی ہیں، عموماً کی

تکلیفیں اور شرائط کی تنبیہ وغیرہ کا کام ہو چکا ہے، اب تک دوسرے مجتہدین کے معاملہ میں ایسا نہیں ہو پایا ہے؛ کیوں کہ ان کے قیضین نہیں رہے، اس کا ماحصل یہ ہے کہ ان اثر کے علاوہ دوسروں کی تقلید کی ممانعت کی جہ۔ یہ ہے کہ ان کے حقیقی مذاہب کا نقش کرنا دشوار ہے اور ان کو ثبوت نہیں ماحی لئے نہیں کہ وہ کامل تقلید نہیں ہیں، بلکہ میسج ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب جیسے معتدلی ائمہ اور مسلکی تشہبات سے اور ان شخصیت نے بھی مذاہب اربعہ کو بڑی مصلحتوں کا حامل قرار دیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں :

سہا ان هذه المذاهب الأربعة المصونة لا يجوز الخلل بها؛ بحسب الأئمة أبو من بعد عنها على جواز تقليدها، بل يوصى بهذا وفي ذلك من المصالح ما لا يخفى لا سيما على هذه الأئمة التي قصرت إليها دلتهم جداً وأثرت في نفوس الهوى وأصبحت كل ذي رأى يراها. (حدائق سالک، ص ۶۰۱)

میں جسر صنایع کے یہ ہے کہ ان دونوں مرحب چاروں مذاہب پر اہمیت اور اہمیت کے معتد ہیں کیوں کہ اتفاق ہو گیا ہے اور وہ آج تک ان مذاہب اور جہ کی تقلید کے جواز پر متفق ہیں، اس میں ایسی مصلحتیں ہیں جو عقلی نہیں، بلکہ مخصوص فی زمانہ کہ ہمیشہ بہت کوتاہ ہیں اور لوگ جہاد میں ہیں اور ہر صاحب رائے اپنی رائے کی بابت محب کا خیال ہے۔

پھر آپ نے نئے مسائل کے حل کے سلسلہ میں جو فتوے کا رجحان کیا ہے، وہ وہ آپ ہی کے علاوہ کسی اور طرح ہے لہذا اس جہ میں جو فقہی مسائل ہیں جو نئے ہیں ان کے حل کے سلسلہ میں فقہاء کا اس طرح ہوگا :

(۱) جن مسائل کے بارے میں صاحب مذہب کی صراحت متحرک نہ ہو اور فقہاء کے یہاں اس کا کوئی نظیر بھی موجود نہ ہو، ان میں انصاف اور مفاہد شریعت کو سامنے رکھ کر حکم لگایا جائے، لیکن اس حقیر کا خیال ہے کہ ایسے مسائل بہت ہی کم مل سکتے ہیں جن کے بارے میں اکثر مجتہدین اور اصحاب تخریج کے یہاں صراحت ملے نہ ہو اور ان کے اجتہادات میں اس کی نظیر بھی موجود نہیں ہو۔

(۲) جن مسائل میں صاحب مذہب کا اجتہاد متحول نہ ہو، لیکن اس کی نظیر موجود ہو، خود مجتہد معلق کے یہاں خود اجتہاد متشبہ اور اصحاب تخریج کے یہاں اقوال میں پہلے کے فقہاء اور اجتہاد، استنباط کے اصول و قواعد کو سامنے رکھ کر حکم لگایا جائے۔

(۳) جن مسائل میں اکثر مجتہدین یا مذاہب کے دائرہ میں رائج ہوئے اجتہاد کرنے والے فقہاء کی آراء موجود ہوں، لیکن عرف اور طریقہ کار میں تبدیلی، سیاسی و سماجی فہم میں تغیر، اخلاق و اعمال اور نئے

فصل اول کو تربیت کی خاص مہارت

حضرت امام جانا: راست برکات جم کو یوں تو ابتدا کی عربی اور چات سے لے کر دو حدیث اور غیر تخصصات تک کی تہ دہش کا اچھا خاصہ تجربہ ہے، اور آپ کے اندازہ دہش سے طلبہ نہ صرف مستفید ہوتے ہیں بلکہ متاثر ہوتے ہیں، اور کھانی کی کوشش بھی کرتے ہیں، لیکن فسطا، مہارسی کو تربیت دینے کا جو خاص فنک: اللہ نے دیا ہے، اس کے لئے میں بیکار نہ جا سکتا ہے۔

ایسا سعادت بڑا دہش ہمارے

۲ نہ فقہ نہ خدائے بخند

اور اس بات کا طلب حضرت ابھی کرتے ہیں، نہ صرف یہ کہ محدثی اور ان تہ دہش بلکہ فراغت کے بعد بھی — کا رضاء نے ابھی آپ کی اس خصوصی صفت کا اعتراف کیا ہے، حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب دامت برکاتہم اجمعین، ممتاز عالم دین، فقیہ و محدث مجتہد مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مجدد کے ہاں اور شہتم دہلی جہاں ہمیں تخصصات کے درجوں میں نہ تو تعلیم و تربیت فسطا، کو درس دینے میں زبردست مہارت حاصل ہے۔

حضرت مولانا محمد برہان الدین سنبھلی تحریر فرماتے ہیں:

دالم والحروف (محمد برہان الدین سنبھلی) اعتراف دلاتے ہیں کہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی زید و مجدد کی اعلیٰ صلاحیتوں کا مکمل اعتراف، دہش کی کاملاً نہ تہ دہش، وہ محققان مضامین کی تہ دہش، اسی سے ساتھ نہ دہش و تربیتی امتیاز کا تہ دہش اور محمد سے نئے میں آ رہا ہے۔

حضرت مولانا مفتی احمد ربی رحمتی رقم طراز ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے مولانا، موصوف کو فسطا، کی تربیت اور فسطا، سازی کا انصاف مل سکے اور سید فسطا فرمایا ہے۔“

حضرت مولانا مفتی سید احمد علی مغربی تحریر فرماتے ہیں:

قد رت کی طرف سے آپ کو فسطا، فی الدین کی تربیت ہے، یہاں حاصل ہوئی ہے، اور فسطا، بصیرت سے مرفراز کئے گئے ہیں، فسطا، کی تربیت اور ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور افراط سازی میں با فیض بنائے گئے ہیں۔

آپ کا تربیت یافتہ کاروان علم و تحقیق

آپ کے ذہنی تربیت سے وابستہ ہو کر بڑے علم و تحقیق کا سفر طے کر رہے ہیں، ان کی جڑی تعداد ہے، اور ان کی اچھی خاصیت تعداد بڑھاسان سے باہر بھی ہے، مشہور مصنف حضرت مولانا حبیب اللہ ندوی جب دارالعلوم سیکل اسلام حیدرآباد شریف لائے، مولانا کے افراد سازی کے جوہر کو دیکھا تو اپنے تاثرات اس طرح لکھے:

دارالعلوم سیکل اسلام میں اس وقت جو علمی و تحقیقی کام ہو رہا ہے، میں نے اس دورہ کو کم ہی

دیکھا، جو بڑی جلدی دینی جو محنت کا ہم معائنہ کر دیا ہے، اور یہ صرف بڑا بڑا سلسلہ

حیف اللہ طے کی افراد سازی اور تربیت کی خصوصیت ملاحظیت کا ثمر ہے۔

آپ کے تربیت یافتہ حضرات میں مولانا محمد عابد ندوی (مقیم حیدرآباد مولانا حافظ خلیفہ خیر الدین صاحب (اعلم جامعہ عائشہ) مولانا محمد حبیب ندوی قادی (مفتی کراچی) مولانا ظفر عالم ندوی (استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء، کھنڑا) مولانا خالد حسین صدیقی (اعلم دارالتربیت، موم، پنجاب) مولانا اللہ قادی قادی (قادی) مولانا شمس الدین بٹ، مولانا محمد الطحطاوی (مفتی کراچی) مولانا محمد مصطفیٰ ندوی (مولانا شاہ چشتی قادی) مولانا محمد علی احمد علی احمد علی حیدرآباد، مولانا محمد علی احمد علی قادی (مفتی امریکہ) مولانا محمد احمد علی (مفتی) مولانا محمد علی جوہر غلامی (جامعہ حیدر کوٹ) اور دیگر خصوصیت سے قائم دیگر ہیں، ان بھی حضرات نے دارالعلوم سیکل اسلام حیدرآباد میں شہرہ رکھ کر افراد ان آپ سے استفادہ کیا ہے، جنہیں اسی حقیر کو کچھ یہ سعادت حاصل ہوئی اور اسی زمانہ میں غیر درسی امور پر استفادہ کرنے والوں میں مولانا اکرم قیصر اختر ندوی (پھر مولانا قادی اور دارالعلوم سیکل اسلام حیدرآباد) (اندرونی غیر درسی) ہیں۔

ملاحظہ ہو، مولانا اللہ قادی میرزا قادی نے افراد سازی کی نیت سے رکھی ہے، اس لئے اس کے قیام کے بعد سے اس کام میں اور ترقی آئی ہے، اللہ کا شکر ہے کہ کچھ وقت میں حیدر کا نقص نہ صرف ملک کے چپے چپے پہنچ گیا ہے، بلکہ امریکہ، برطانیہ، نیپال اور سری لنکا کے فضلاہ نے بھی یہاں سے استفادہ کیا ہے، حیدر کے فضلاہ میں اس وقت ایک درجن سے زیادہ افراد اور ترقی کر رہی ہیں، انہیں ہی تعداد ان حضرات کی ہے، جو ملک کے موموں اور اس میں اللہ دارالعلوم کے فرائض انجام دے رہے ہیں، انہیں مدارس میں تدریس کا فرائض انجام دینے والے فضلاہ کے علاوہ ایک مناسب تعداد ان حضرات کی ہے جو انگریز، سندھی، سکولوں میں تعلیم و تربیت کی خدمت سے مشغول ہیں، ایک درجن سے زیادہ ہیں، جنہوں نے برادرانہ اور ان کے درمیان دعوت دین کو اپنا دھرم بنایا ہے اور فضلاہ بھی اور مغربی ممالک کی یونیورسٹیوں میں عربیہ علم کر رہے ہیں، اور ان باجماعت میں ممتاز ہیں۔

حضرت الاستاذ — اکابر عہدہ اور معاصر علماء کی نظر میں

حضرت الاستاذ مولانا رحمانی اعلیٰ مقامیت، اپنی تقریر و تقریر، فقیہی فکر، اور فکر میں اعتدال و اعتدال، نیز علوم و دینیات، مہمناں اور

شاگردوں کے ساتھ شفقت و مہربانیت، اپنے گھر پر بھی تحقیقی رنگ و جادو مساکں۔ کچل میں۔ ایک خاص درجہ کی وجہ سے کار علماء اور اپنے معاصرین کے درمیان قدر اور عزت کی بناء سے دیکھے جاتے ہیں اور رسول کی منبر و دروازہ صلاحیتوں کا بڑا مظاہرہ بھی کرتے ہیں، معروف صاحب علم اور دانشور کتبوں کے مصنف حضرت مولانا محمد برہان لدین سہیل مدظلہ العالی صاحب ریٹ و فڈ و اراہ صوم حدیث العلماء کلمتہ اپنی ایک تقریر میں رقمطراز ہیں

معروف اور محترم عالم دین مولانا محمد سیب اللہ رحمانی کاشمی... یہ مجدد و ملی معارف میں اپنی جوش قیامت جھڑکتا ہوا، اُردو و مقامات اور ملی و تحقیقی محاسن میں بحث و گفتگو کا بڑا ایک اہم مقام حاصل کر چکے ہیں، اہم و تحقیقی کی راہ میں جہد مسلسل، درمیان میں مزید بڑے کی وجہ سے یہ صفت غالب نہیں تو بہت کمایا ہو گئی ہے، انھیں بہ مجاہدوں میں ہی نہیں، بلکہ ان میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، ان کے قلم سے نکلنے والی کتابیں، مثلاً "جدید فقہی مسائل"، "قاسوس خلاف"، "صرف حرام میں مقبول ہوئی بلکہ اہل علم نے بھی جنرل مسئل میں اختلاف رائے کے ساتھ ان کی تحسین کی۔

اور جنوں کتابوں کے مصنف اور عالم اسلام کے مہر و تہذیب و انکسار ہیں جنہوں نے "ذکر خیر معاصر" پر فائنل لکھتے ہوئے تحریر

فرمایا:

(ترجمہ) میرا خیال ہے کہ مصنف کو صحیح جانب اللہ صحیح حکم بیان کرنے کی توفیق دی گئی ہے اور میرا اندازہ ہے کہ مصنف صحیح اصولی منہج پر مسکن و قائل کرنے اور ان کے بارے میں رائے قائم کرنے پر قدرت ہے۔

حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری (شیخ الحدیث، ممد، ائمہ دین، اراہ صوم و فقہ و دیوبند) "سب کی طرز نگارش و ادایت و رائے

کی تو صیف و تاثیر ان الفاظ میں فرماتے ہیں :

اس ایمان بالغیب کے دائرہ میں ذرا وسعت کیجئے اور اشکام تک سمجھ کر لے لےئے تو تصدیق و توثیق و تقریر و تبصرہ کے لئے کچھ ایسی شخصیات بھی سہا ملیں گی، جن کی نگارش کی تائید و شرح ممد کے ساتھ کی جائے گی، انہی میں محترم و محترمہ مولانا سیب اللہ رحمانی لکھنؤی و مدنی ہیں، کہ باصلاح صوفیانہ روش "ضمیر" و بقول مستورین "راہنہ و راہ" اور "ضمیر" کی تائید و توثیق کی طرف کھینکتی ہے، اور جو یہ دماغ و عبادت کی جانب تداومت و جدت میں، کلام "حدیث و تفسیر" لیکن موصوف نے آگ و پانی کی طرح ان اعداد کو جمع کیا ہے، انہوں نے کچھ بھی ہے اپنی اپنا کام

کرتا ہے اس لئے انسان کی رائے کی تائید پر سہمینان کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔

حضرت مولانا حبیب اللہ ندوی مابقی عالم جلد از سر نو، انعام مولانا محمد امجد زکوةؒ کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

مولانا خاندانہ سیف اللہ رحمانی اپنی اہم عمر کی باوجود دست لکری کے ساتھ فقہی درجات سے نئے نئے درجے اٹھ کر نئے دور اپنے نتائج کو پیش کرنے کا بحر میں مبتلا دیکھتے ہیں، اہم میں متانت اور تحقیق ہے اور مطالعہ میں محنت و کوشش ہے، ان کی متعدد کتابیں اپنے حقیقی انداز کی وجہ سے بجا طور پر اہل علم سے فریج قسین حاصل کر چکی ہیں اور ہم لوگوں کو عزیز موصوف سے بخائی تو قحط ہے۔

جدید مسائل کے حل میں یدِ طولیٰ

”حضرت مولانا خاندانہ سیف اللہ رحمانی صاحب نے جو مباحثات میں جانب اندہ و بصیرت ہوئی ہے، وہ آپ کو اپنے ہم عصر و ہمیشہ ممتاز اور اکابرین نے یہاں درکار اختیار کرنا ہے، حضرت مولانا بدر الحسن قادری (مقیم کویت) تحریر کرتے ہیں

محترم مولانا خاندانہ سیف اللہ رحمانی اسلامک لٹریچر (انٹرنیشنل) کے جنرل سیکریٹری ہیں اور ”جدید فقہی مسائل“ کے میں بھی شہرت رکھتے ہیں، نئے اور پرانے ہر طرح کے مسائل پر کثیر مضامین اور کتابیں ان کی آرقی پیرا اور ان موضوعات پر لکھنے کا انھیں چھایا لکھنا ہی ہے۔

حضرت مولانا مفتی سید احمد صاحب پالپوری مدظلہ (مولانا احمد علی دارالعلوم دیوبند) نے بھی کچھ اسی طرح اپنی رائے ظاہر فرمائی۔

مولانا خاندانہ سیف اللہ رحمانی کی مسامی جیل لائسنس مشر اور دولتی مہار کیا ہیں، موصوف میں سلسلہ میں مولانا آدنی ہیں اور جدید مسائل کے حل میں یدِ طولیٰ رکھتے ہیں آپ کے گہرے اہم سے ”جدید فقہی مسائل“ متعدد جگہوں میں متعدد شہور پر جلو آور ہو چکی ہیں۔

تحریر میں فصیح و موعظت

آپ کی عام تحریروں کے علاوہ خاص فقہی تحریروں میں بھی فصیح و موعظت کا پتہ ملتا ہے، حضرت مولانا محمد رضوان اللہ عنہ (انعام دارالعلوم مجمل السلام دیوبند) رقم فرماتے ہیں:

مسائل کے احادیث و احوال جات کے اہتمام و تدوین کی عبادت اور شائستگی، اسلوب تحریر میں فصیح و قافیہ کا جذبہ اور مسامی کے بیان کرنے میں لکھنے کی جھٹک، تصور پر اظہار رائے میں اوجھل و

اور حقیقت نگار قبر کے معنی، یعنی الصبر، عالم بغیر ہیں، ایک دینی عالم، اسلام کا حق کے حقیقی
 سمجھنے والوں کی قوم میں ہے۔ ان کے لئے ان کے پڑھے ہوئے دلوں کے ساتھ وہ راز دہان کی ملی،
 غرضی، فنی، اور ملی، یہ، یعنی داخلی، خارجی، و تجربی، و تجریمی، و تجریمی، و تجریمی، و تجریمی،
 پر وہان چڑھے ہوئے ہیں، اللہ نے غرضی، تجریمی، و تجریمی، و تجریمی، و تجریمی، و تجریمی،
 و احوال، و احوال، و احوال، و احوال، و احوال، و احوال، و احوال، و احوال، و احوال، و احوال،
 لغوی طور پر، بجا طور پر، اور قاضی صاحب کے جانشین، اور ان کے لغوی قاضی کے نہ
 صرف، و شمس قاضی و سارہ ہیں، بلکہ ان کے لغوی شمس کے بچے، اور، شعور قاضی ہیں اور
 ان کے شعور، لغوی، نے بہت سے من ضرور، پر، نہ لڑنے، جذب، یا، یا،

حضرت مولانا غلام سیف اللہ رحمانی نے تحریر فرمایا ہے:

مولانا غلام سیف اللہ رحمانی نے غف کے علماء میں اپنی سنجیدگی و سادگی،
 انکے، وہ، استیع، اور، میں، گہرا، اور، صاف، لکھنا، سے، جو، ماسما، مل، لکھا، ہے، اور، حقا، جان، لکھ، ہے۔

حضرت مولانا غلام سیف اللہ رحمانی نے غف کے علماء میں اپنی سنجیدگی و سادگی،
 انکے، وہ، استیع، اور، میں، گہرا، اور، صاف، لکھنا، سے، جو، ماسما، مل، لکھا، ہے، اور، حقا، جان، لکھ، ہے۔

حضرت مولانا غلام سیف اللہ رحمانی نے غف کے علماء میں اپنی سنجیدگی و سادگی،
 انکے، وہ، استیع، اور، میں، گہرا، اور، صاف، لکھنا، سے، جو، ماسما، مل، لکھا، ہے، اور، حقا، جان، لکھ، ہے۔

حضرت مولانا غلام سیف اللہ رحمانی نے غف کے علماء میں اپنی سنجیدگی و سادگی،
 انکے، وہ، استیع، اور، میں، گہرا، اور، صاف، لکھنا، سے، جو، ماسما، مل، لکھا، ہے، اور، حقا، جان، لکھ، ہے۔

مولانا غلام سیف اللہ رحمانی نے غف کے علماء میں اپنی سنجیدگی و سادگی،
 انکے، وہ، استیع، اور، میں، گہرا، اور، صاف، لکھنا، سے، جو، ماسما، مل، لکھا، ہے، اور، حقا، جان، لکھ، ہے۔

حضرت مولانا غلام سیف اللہ رحمانی نے غف کے علماء میں اپنی سنجیدگی و سادگی،
 انکے، وہ، استیع، اور، میں، گہرا، اور، صاف، لکھنا، سے، جو، ماسما، مل، لکھا، ہے، اور، حقا، جان، لکھ، ہے۔

مولانا کاظمی عبداللہ قادری کی ضمنی شریعت دیکھ کر فرماتے ہیں

”نہایت بد حال: علامہ سیف اللہ درساہی دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتہ ہیں اور وہ شوالیہ امام و فیض
اور جلیل: علامہ میں نہایت طاق اور مہذب ہیں۔ ان کے قسم کے جوہر مختلف تعینات کی
صورت میں تمام حق تحقیق علامہ و فضلاء سے دارالعلوم حاصل کر رہے ہیں۔“

استاذی الشکر حضرت مولانا عبید اللہ احمدی صاحب ”اصول دین“ نامی کتاب پر تقریباً تیس برس پہلے ہیں۔

ہمارے مولانا لکھنؤ و مدینہ دونوں فکون کی کتب خانہ کے متعلق ہیں۔ اس لئے وسیع فکر رکھتے

ہیں اور تجویز بھی۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر امتداد قری کا سماج شفقت ہمہ گوں پر تکرر کرے اور ان کے فوض کو عاصمتہ مہ فرمائے۔ آمین

اشرف علی قاسمی

(۱۳۰۰ھ: اعجاز العالی اسلامی حیدرآباد)

○ ○ ○ ○ ○

اُسوجوئی موضوع پر سوچے جاتے ہیں، انجام پاتے ہیں، بدکہتا چاہئے کہ سلف کی کاہنوں، اہل عربی و یوں نے خلف کے لئے خلفہ سورتوں میں ای کے اعادہ کے مو "خادو" کو کھینے کی کوئی ضرورت نہ پائی تھیں۔ مگر ہے۔

لفظی احکام کے استنباط، آیت بعد از یہ پر روشنی ڈالنے اور مکملہ تک پیش آنے والے مسائل کا حل بتانے میں اس کی کمال موجودہ زمانہ کے اسباب نے تقدیر اور کسی سرکار کی تعاون کے بغیر تھا، اور مست کے ایک ایک لڑنے میں رینڈ بھی ضرورت کا وقت سے کام لیا ہے، واقعہ ہے کہ حضرت خدہ اندازی کے سوا اس کی ضرورت کوئی تو چیز نہیں دیکھی۔

اقت سے منقطع ان ہی فنون میں ایک "لفظی اصطلاحات اور احکام" کی اہلیت کے طرز پر ترتیب بھی ہے، اس وقت میں اور سابقین دونوں ہی نے اس موضوع پر قابل ملاحظہ کیا ہے، اس میں بعض کتابیں تو وہ ہیں جو مختلف فنون کی اصطلاحات سے روش کرتی ہیں اور خاص "تکذیبی ان کا موضوع نہیں ہے، مثلاً سید خریف جرجانی (متوفی ۸۶۶ھ) کی "کتاب الترویج" طبع شدہ عربی علی کی "کثرت معطولات اللغون" اور خاص عبدالحی و محمد علی کی "الجدید المعجم" اسی طرح "الاشیاء کبریٰ زائد" (متوفی ۶۶۲ھ) نے "معارف السعاده" اور علی نے "کشف الظنون" میں صفا جابجا فنون کے علاوہ فنون کی اصطلاحات و قواعد پر بھی روش کی ہے، قدیم فقہاء میں خاص لفظی اصطلاحات پر امام ابو حنیفہ (متوفی ۱۵۰ھ) نے "الطیۃ" طلب فی اصطلاحات الفقہیہ" لکھی، ان کتاب میں لفظی اصطلاحات و حرف بھی ذکر تھیں، مگر یہ لفظی اصطلاحات کے مطابق ایجاب قائم کئے گئے ہیں، اور ان میں بھی فقہی ترتیب کے مطابق جس طرح مسائل ذکر کئے جاتے ہیں، اسی طرح لفظی اصطلاحات بیان کی گئی ہیں، اس موضوع پر سب سے اہم اور صرف کتاب "السرپ فی ترتیب العرب" ہے، جس میں حروف حقی کی ترتیب سے لفظی اصطلاحات جمع کر دی گئی ہے، بعضی ترتیب میں اس طرح کا لفظی اصطلاحات پر ایک مختصر لیکن جامع رسالہ ملا، "لفظی محمد الحسن محمد دیوبندہ" نے "الترویج" لکھی، "کے نام سے تالیف کیا ہے۔

مختصر کتابوں میں، جنی ترتیب میں ترتیب دی گئی "موسود لفظی بحالی عبدالحق" (مطبوعہ مصر) ہے، جس کی ابتدائی دو جلدیں عربیہ پہلے شائع ہوئیں (۱۱۱۱ء) ایک اہم اسلامی خدمت کی مجال عبدالحق مصر میں جڑا، لفظی کی طرف نسبت کسی قدر محکمہ فخر ہے، وہ محتاج، ظہور نہیں، اس موضوع پر، سرالہ کام جرجانی، زبیر جمیل ہے، وزارت وفاق کریم کے زیر انتظام اور مشہور عالم فہم فہم سلفی زردی کی زیر نگرانی مرتب ہوئے، اولیٰ "الموسود الفقہیہ" ہے، جس کی چند جلدیں منتشر عام پر آگئی ہیں اور ابھی بہت بڑا حصہ باقی ہے (۱۲)۔

انہی میں سوائے ان دونوں کتب کے، جن کتابوں کا ذکر ہوا ہے وہ درجہ انتشار اور ایجاز کی حائل ہیں اور ان کتابوں کی تالیف کا جو مقصد تھا اس لحاظ سے جتنی بھی مناسب بھی تھا، جب کہ یہ دونوں موضوعات بہت مفصل اور مبسوط ہیں، اور بعض انتشار بعد کی فائدہ کے علاوہ دوسرے درجہ انتہا سے بھی پیش کرتی ہیں، ان کے اکثر جلد اہل سے بھی تعرض کیا گیا ہے۔

میرے علم میں اردو زبان میں اب تک اس موضوع پر کوئی کام نہیں کیا گیا تھا، اس لئے یہ بہت زیادہ اہم تھا، جس کی ساری کتابیں میرے کمرے

(۱) کہی تھ، ان کے صاحبزادے نے عربیہ و فارسیہ دونوں میں

(۲) عربیہ و فارسیہ دونوں میں، یہ تین لاکھ پانچ سو ستر سال پرانے کا حصہ رہی ہے

کاربرد کردیا جائے۔ اس کا لفظی اور فنی اطلاق کرنے پر اہتمام کو بہت سے شائق ہونے والی "سوسائٹیز" کا اندر و برسر عمل ہو چکا ہے، مگر اس میں ایک دشواری یہ تھی کہ وہ مل جل کر اصول و قواعد کی بجائے ہوتی دعام لوگوں کے لئے اس سے استفادہ کی گنجائش کم ہوتی، دوسرے ہمارے بارود کا یہ کہیں عموماً فتنہ خیزی کے ہیرو ہیں اور ان میں جو مطلق کتنا بھی ہیں، وہ مختلف مذاہب اور ان کے مذاکرے سے بحث کرتی ہیں، جو ارام کے لئے یہ فتنی اختلاف اور دلائل و براہین کی محکومت و حشمت بجا آتی ہوتی، نیز مطالعہ سے اندازہ ہوا کہ بعض اوقات حضرت امام ابوحنیفہؒ کی رائے نقل کرنے میں مطلق بھی ہو گئی ہے اور فقہ حنفی کے مطلق پر اقوال و روایات کرنے کے بجائے وہ مانگے ان کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں، جن پر فتویٰ نہیں ہے۔

چنانچہ اسی ضرورت کی طرف کو پہلا قدم اٹھاتے ہوئے میں نے اس کام کا آغاز کیا ہے، نہ بہت وسط و تفصیل سے کام لیا ہے، نہ اختصار اور محصر اصطلاحات کی تصریح اور وضاحت سے، فقہی اختلاف کی طرف بھی کہیں کہیں اشارہ کر دیا گیا ہے، اور ان کو اس سے احتراز کیا گیا ہے، البتہ اصولی مسائل، مثلاً اجماع و امتناع وغیرہ اور جو مسائل پر قدم سے تفصیل کی راہ اختیار کی گئی ہے، مانع مسائل میں صرف صاحبین ہی کی ضرورت کی گئی ہے اور ان کی طرف وضاحت سے فقہی یا جہد ہے، اشد و اسباب و مسائل کی روشنی میں کچھ اختلاف کیا گیا ہے، فقہی کو زیادہ تر محققین و نجوم کی حد تک مدار فتویٰ اور مجریا کے درمیان فرق برقرار رکھا گیا ہے۔

ایک صفحہ کے ذیل میں اگر مختلف مسائل آئے ہیں تو تاریخی کی سہولت کے لئے ذیلی وضاحت بھی قائم کر دی گئی ہے، اور اہم مسائل میں حوالوں کا اہتمام کیا گیا ہے، نیز ایک جہز اگر مختلف کتابوں میں موجود ہے تو اس کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے، جہاں اس مسئلہ کی زیادہ مراجعت اور وضاحت ہے اور بعض تفصیل طلب مباحث میں تفکر و ترویج کے بعد اس کتاب کا حوالہ دے دیا گیا ہے، جس میں اس پر ایک گوند تفصیل اور شرح و بسط کے ساتھ روشنی آئی ہو گئی ہے۔

یہ کتاب اصلاً "فہم" سے متعلق ہے، مگر اصول فقہ کی اصطلاحات کے ذیلی میں علوم القرآن اور علوم احادیث کی بھی بہت سی اصطلاحات آئی ہیں، میرٹ و تارنا سے متعلق بھی بعض مضامین آئے ہیں، اور اسلام سے متعلق اہل مغرب کے خشوک و شہادت کی بھی اختصار کے ساتھ وضاحت کر دی گئی ہے، ابتداء میں ایسے فقہی اور دینی شخصیات، فقہی کتابیں، فقہی مذاہب اور اسلامی قانون کا بھی ذکر کیا جائے، مگر بحر تعلیل کے خوف سے یہ امر اور ترک کر دیا گیا۔

چون کہ بعض مسائل میں حالات و زمانہ کے لحاظ سے فقہی احکام دلتے رہے ہیں، یا خود فقہاء و اصناف میں اختلاف رہا ہے، یا کتب خود مؤلفین سب سے مذاہب جان کرنے میں سہو ہو گیا ہے، مثلاً مذاہب اور یہ کہ فقہ پر لکھن رشید کی "ہدایۃ المجتہد"، امام مہدو اب شریعت کی "الموسمۃ البکری"، اور ابن حجر عسقلانی کی "کتاب اختلاف الفقہاء" محمد بن عبد اللہ بن علی کی "ردۃ اللامۃ" مشہور کتابیں ہیں اور حقیقہ اس شہوت کی تحقیق ہیں، لیکن اس کتاب کی تالیف کے دوران مراجعت پر محسوس ہوا کہ بعض فقہاء کی طرف غلط رائیں منسوب ہو گئی ہیں — اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ان کتابوں سے مراجعت ضروری کی جائے جن کا خاص مقصد تالیف تھا، مثلاً یہ "اقوال و ترجیح" کہ اسے اور اس کے فنی فقر طابین احمد بخاری کی "خلاصۃ التلاویح" اور حضرت ابو حنیفہؒ کی "معارف" کے درمیان حرج و مرج کا فتنہ خیزی کا اندازہ ہے، اس سے اس کا ہے مایہ فحرج ہے کہ ان دونوں مکتوبات اور شیخ عبدالرحمن الجوزیؒ کی "کتاب جمعہ علی مذاہب الاربۃ" میں آراء اور مسلک کے نقل کرنے میں کافی

و حیلہ برائی گئی ہے۔ (۱)

اس کے علاوہ فقہ کے مسائل میں اہل حق کا بھی ملہو کی "جایع الغصہ لہن"، "ممن الکام"، "تبرء الکلام" اصول فقہ میں آمدنی کی "الامامی اصول الاحکام" شافعی کی "الموطاۃ" شافعی کی "ارشاد النول" امام احمد بن حنبل کی "کشف الاستراد" اور "تیسیر القریب" امام قرآن میں جلال الدین سیوطی کی "الاصحاح" اور زکریا کی "البرہان" علوم الحدیث میں امام بیہقی کی "معرب علوم الحدیث" جلال الدین سیوطی کی "تذریب الروای" "مقدمہ صابن صلاح" غلبہ کی "الکفایہ" مولانا شبیر احمد عثمانی کی "فتح المبین" "تذریب" کے تحقیقی مسائل میں امام بیہقی کی "فتح القدر" سے قسوسی طور پر مراجعت کی جاتی رہی ہے۔

اس کتاب میں اختصار، فصل اور اردو فقرہ کے حواجز کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولانا، قول کا ذکر کرتے سے احراز کیا گیا ہے اور منہجہ ذکر کر کے حوالہ دے دیا گیا ہے۔ اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ فقہ اور مسائل کی تکرار نہ ہو، مثلاً ایک ہی مفہوم کو بار بار کرنے کے لئے اگر وہ الفاظ ہیں جو نسبتاً زیادہ واضح تھے کہ ذیل میں اس کی تشریح کر دی گئی ہے اور دوسرے فقرہ کو حذف کر دیا گیا ہے، مثلاً فقہ کے لئے فقہاء، حقائق اور افتخار، بیوں کی الفاظ استعمال ہیں، مگر چون کہ فقہ کا لفظ اردو میں زیادہ مشہور و متداول ہے اس لئے افتخار اور خیانت کا لفظ ذکر ہی نہیں کیا گیا ہے۔

اس طرح اگر ایک فقرہ اور جمع دونوں استعمال ہوتے ہیں، مثلاً ادب اور آداب، اثر اور اثرات، صرف و حد یا منع کے ذکر پر آگیا کیا گیا ہے، نیز اگر ایک مسئلہ پر کئی جگہ کی جا چکی ہے یا کئی دوسرے فقرہ میں کی جاتی ہے تو اس کی سرسری وضاحت کے بعد اس جگہ کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔

یہ کام ایک زمانہ سے میرے ذہن میں تھا، مگر خود اس کی انجام دہی کا خیال گزشتہ رمضان المبارک میں آیا، میں نے ارادہ محکم اور رمضان کی شب میں اپنے وطن (جالہ) علیحدہ جگہ پر ابھی میں اس کی ابتداء نہ ہو کر صرف چھٹی کی ترتیب سے "فہرست الفاظ" بنائی، پھر عرصہ کی شب میں اپنے خانقہ سے چند الفاظ کی تشریح لکھی اور گویا میں اس کام کا آغاز کر رہا۔

کام کے طویل ہونے اور دوسری کی تیاری کے باعث پہلے اس کا اس کو قطعاً اور شائع کیا جائے اور فقہی جزائے فقہ سے مراد گرامری فقہ جناب مولانا محمد وضوانی تھاقی صاحب کو کہ انھوں نے "دار الفکر" سے اس کی پہلی قطع شائع فرمائی جو (الف ادب) کے علاوہ "الف مشورہ" کے صرف چند الفاظ پر مشتمل تھی، مگر ان لوگوں نے اس سلسلہ کی تحسین فرمائی، مگر مختلف اسباب کے تحت یہ سلسلہ جاری شدہ، مگر اب بھی کتاب جلدوں کی صورت میں بحسب اللہ تبارک تعالیٰ کی نذر کی جائے گی، جس کی پہلی جلد قرآنِ خدا صحت ہے۔

میری خوش قسمتی ہے کہ یہ جلد عالم اسلام کے مشہور عالم دینی محمد علی مدظلہ جعفری مولانا سید ابوالحسن علی مدظلہ — صلی اللہ علیہ وسلم — جلالِ جاہم — کے فاضل تفسیر سے حریں ہے، جو محض اللہ کی خیر و نوازی اور ایک کمتری عزیز کی حوصلہ افزائی سے عبارت ہے۔

اس موقع پر میرا فرض ہے کہ اپنے محترم دوست جناب سید فیصل الدین صاحب علیہ دکریت، جزئی مکتبہ غفری علیہ علیہ کی کونسل کا ترجمان علیہ دکریت،

(۱) ترتیب کتب شافعیہ میں سب سے پہلی مراجعت میرے ہوا کہ فقہ حنفی کی تحریک ماسل ہو گئی، نہ اس سے استفادہ کیا گیا اور علی حدیث ہو گئی، نہ اس کا کیا گیا۔

امری، بات یہ ہے کہ مصر، اہلیت کی کثرت کی وجہ سے عرصہ سے اس مقرر کا معمولی سزہ حضرت غفرلہ کام کرنے کا ہے، اہل اور دب بھی تھوڑا بہت وقت نہ کی، صہ تو یقیناً کام کر لیا، کوئی ہم موضوع ہوتا کہ ان سے مراجعت کر کے اقتضات فوت کر لئے گئے، اور چھ چارے جہاں موقع ملے، لکھ لکھا تا رہا، لیکن قوس اللہ کے کام کی نوعیت ایسی تھی کہ اسے بچہ پیراج نہیں کیا جاسکتا تھا، کیوں کہ اکثر اوقات ایک ہی لفظ کا تعلق چند دفعی ایجاب سے ہوتا ہے، اور ہر ایک کے لئے الگ الگ مراجعت کرنی ہوتی ہے، پھر ہماری کوشش ہوتی کہ ہر عنوان پر بنیادی مسائل میں اگر ادب کے نقطہ نظر کو پیش کیا جائے، اور اس کو انھیں مکاتب لکھنے کی کتابوں سے لیا جائے، سہی اس بات کی بھی کی گئی ہے کہ جو کچھ لکھا جائے، کتاب وسنت کی اصول کو بنیاداً لکھا جائے، ان امور کے لئے بکثرت کتابوں سے مراجعت کی ضرورت پیش آتی ہے، جس کا اندازہ کتاب کے مختلف صفحات کے حوالہ جات سے ہوگا، خاص تر اگر اس بات کو ملحوظ رکھا جائے کہ پھر، دینار کا پیراج دیکھی جاتی ہیں تو جو اختیارات مطلوب ہوتے ہیں، وہ بے مشکل پانچ، چھ، چھ مطالب ہوتے ہیں، اس سے یہ کام کتب خانوں میں چند روز کا کام کے ساتھ کرنے کا تھا۔

ایک زمانے میں سنت کے لئے وقت بھی زیادہ تھا، تو آری بھی ساتھ دیتے تھے، خاص کر حضرت البدر میرے لئے اس بہت سے بھی بہت علی بکثرت سعادت کا مہینہ ہوا تھا، اور عام طور پر قراقرز اور حج کے بعد سے حج کے وقت تک ایک علی بکثرت میں کتابوں سے مراجعت اور تعین و تالیف کا معمول تھا، لیکن اب مختلف اداروں اور مجلسوں سے تعلق، مختلف انوار مصر لکھیں، اور ان سب کے ساتھ وقت مل گیا، یہ گوشت و عظام کی وجہ سے اس طرح کام ہو نہیں پاتا، اس لئے انہوں نے ساس کام میں غیر معمولی تاخیر ہو گئی ہے، اور اس لئے آج جب کہ ہر روز غلاب شرمندہ تہنیر ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ شادلی شکر کے جذبات سے سیرج ہے!

اس کتاب کی پہلی شذہ جو سب سے زیادہ صفحات پر مشتمل تھی اور "اللہ ماہر" اور "الفہم" سے شروع ہونے والے الفاظ پر مشتمل تھی، کا حضرت مولانا محمد رضوان اعجازی نے شائع کر دیا تھا، پھر ان کی حوصلہ افزائی نے علی کام میں میرے غلام کو کمینہ کیا، اور خاص کر قوس اللہ کے کام کا خاکہ جب میں نے ان کے سامنے پیش کیا اور صودہ کا کچھ حصہ ان کو دیکھا، تو وہ بے حد خوش ہوئے، اللہ تعالیٰ ان کا کام بہتر اور طافرائے، اور ان کی حسرت کو قبول کرے، پھر اس کتاب کی پہلی جلد (صفحات ۵۲۸) جو اہل سے شروع ہونے والے تمام الفاظ پر مشتمل تھی، کو حکیم جناب سید جمیل الدین صاحب ایڈووکیٹ نے اپنے ادارہ "نور الدین" سے شائع کیا، اور اسے علی حقوں میں چھپوائی حاصل ہوئی، اس جلد کی اشاعت کے بعد استاذ الامامہ حضرت مولانا سید احمد علی نے غفرلہ نے غفرلہ سے بہت مرہا اور اسے خود اپنے کتبہ سے شائع کرنے کی قرائش کیا، پھر فرمائی، مگر انہوں نے اس کے چند ہی سال بعد ان کی وفات ہو گئی، اب عرصہ سے اہل علم اور اہل حقہ ذوق کی طرف سے اس کی تکمیل کا مطالبہ نہیں کہ یہ مطلوبہ جلد پاکستان کے شہر کراچی، لاہور سے بھی شائع ہو چکی تھی، اس لئے یہ کتاب دنیا کے مختلف ملکوں میں پہنچ چکی ہے، مجھ سے بہرہ ورانہ ہی ممکن نہیں، لکھ، ہندوستان کے باہر بھی جب کبھی سفر کا موقع ملتا تو وہاں کے اہل علم نے اس کتاب کی تکمیل کے بارے میں دریافت کیا، مجھے ان افاضوں سے شرمسار ہونا پڑتا تھا، اور عام کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اسے

اب یہ کتاب پانچ جلدوں میں قارئین کے سامنے ہے، کمپوزنگ سے کتابت کرائی گئی ہے، تاکہ کتاب کا حجم بڑھ نہ جائے، اور حروف کے حجم کو سدا رکھا گیا ہے، تاکہ خطا احتیاج نہ ہو کہ لوگ پڑھنے میں دشواری محسوس کریں۔

جو الفاظ فقہی اعتبار سے زیادہ اہم اور وسیع الاطراف ہیں، یا اصولی نقطہ سے تعلق رکھتے ہیں، ان پر اختصار کے ساتھ مقالہ لکھ دیا گیا ہے، اور دوسرے الفاظ کی مختصر وضاحت پر اکتفا کر لیا گیا ہے، نیز جہاں ضرورت محسوس ہوئی، وہاں موضوع کی تفصیلات کو جاننے کے لئے مراجع کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے۔

کوشش کی گئی ہے کہ مسائل فقہیہ میں فقہاء کے درمیان پائے جانے والے اہم اختلاف کی طرف اشارہ کر دیا جائے، اور حسب ضرورت ہر نقطہ نظر کے بنیادی دلائل کی طرف بھی اشارہ ہو جائے، لیکن جزئیات زیادہ تر فقہی کے مطابق لکھی گئی ہیں، اپنی دانست میں اس حقیر نے کوشش کی ہے کہ مکتبہ صالحین کے اختلاف کو نقل کرتے ہوئے ان کے احترام کو پوری طرح ملحوظ رکھا جائے، اور جہاں دلائل ذکر کئے جائیں، وہاں دلائل کو نقل کرنے میں بھی انصاف کا لحاظ ہو، لیکن اگر خداخواستہ کہیں قسم نے دشمنی کی ہو تو یہ حقیر قارئین سے توبہ دہانی کا اور اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر کا خواستگار ہے، **وَمَا لَنَا لَا نَجْعَلُ فِي قُلُوبِنَا ذِكْرًا لِلَّذِينَ آمَنُوا، وَمَا لَنَا لَا نَكُفِّرُ عَنْهُمْ**۔

کوشش کی گئی ہے کہ ہر بات مستند حوالہ سے کہی جائے، ممکن ہے کہ چند مسائل شہرت کی بنیاد پر حوالہ سے رو گئے ہوں، لیکن عام طور پر اس کا اہتمام کیا گیا ہے، حوالہ کے سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ گزشتہ دس سال میں بعض کتابوں کے مختلف نسخے آچکے ہیں، نسخوں کی کثرت سے فائدہ بھی ہوا ہے، اور ایک دشواری بھی سامنے آئی ہے کہ چوں کہ مختلف اہل علم کے پاس کتاب کے مختلف نسخے رہے ہیں، اس لئے حوالہ کو تلاش کرنے میں کافی دشواری پیش آتی ہے، خاص کر ”مدائع الصنائع، روح المعطار اور فتح القدیر“ وغیرہ فقہی کی ایسی کتابیں ہیں کہ فقہ کے موضوع پر لکھنے پڑھنے والے ان سے بے نیاز نہیں ہو سکتے، میرے پاس شروع میں مدائع اور روح المعطار کے پرانے نسخے تھے، اس لئے عام طور پر ان ہی نسخوں کے حوالے ہیں، بغیر روح القدیر کے بھی متعدد نسخے آچکے ہیں، مراقی الفلاح کے بھی ایک سے زیادہ نسخے ہیں، میں نے عام طور پر کبیری کے قدیم نسخہ (مطبوعہ مکتبہ خاندان رحیمیہ دیوبند) سے استفادہ کیا ہے، کیوں کہ میرے تجربے کے اعتبار سے اس میں صحت کا زیادہ اہتمام ہے، نیز اس نسخہ کے مطابق حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ نے تفصیلی فہرست مرتب فرمادی ہے، جو اس کتاب کے لئے کلید کے درجہ میں ہے، اب پوری کتاب میں ان تمام حوالہ جات کو کسی ایک نسخہ کے مطابق کرنا ایک مستقل کام تھا، اور میری موجودہ مصروفیات اس کی اجازت نہیں دیتی، اس لئے میں نے ان کو بونہی برقرار رہنے دیا ہے، البتہ بعض بحثیں جو بعد میں لکھائی گئی ہیں، یا پہلے لکھی ہوئی بحثوں میں کوئی اضافہ و ترمیم عمل میں آئی، اور نئے نسخوں کے حوالے دیئے گئے تو یہاں اس نسخہ کی صراحت کر دی گئی ہے، اسی طرح ’قاموس الفقہ‘ کی پہلی مطبوعہ جلد میں عالمگیری کے اس نسخہ کا حوالہ تھا، جو مکتبہ خاندان رحیمیہ دیوبند سے بہت ہی بڑے سائز پر شائع ہوا تھا، اور جس میں کتابت کی بڑی ہی عظیم غلطیاں ہیں، ان حوالہ جات کو البتہ مصری نسخہ کے مطابق کر دیا گیا ہے، وہاں کے حوالے عام طور پر ہندوستان کے مطبوعہ نسخوں

ان کے علم و عمل میں خوب و غلبہ برکت ہے۔

اس کتاب کی کچھ تجدید بھی ممکن کام نہیں تھا۔ کیوں کہ حوالی اور حوالہ دہش کی کثرت اور نہیں کہیں عربی قیامات کی وجہ سے اس کام نے بڑی محنت اور توفیق کا ملبہ طلب تھی۔ اس سلسلہ میں عزیز خاں مولانا محمد نصیر عالم سنی سنی محنت اور توفیق کا ملبہ طلب تھی۔ ادا کرانہم ہے۔ انہوں نے یہی محنت کے ساتھ اس کام کا اہتمام کیا۔ اور نہ شریعت کی حدت میں مزید تکیہ نہ کیا۔ جو مزید کی طرف سے علاوہ کچھ مصری کتب سے مولانا سید عبد اللہ سلمہ اور محبت عزیز جہ میرا کر مملی صاحب کے ذریعہ بھی انجام پائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب عزیزوں کو بھی زیادہ جزا دے اور جہاد میں ان کی قربانی سے سرفراز کرے۔

اس حقیر کا معمولی ایک ممبر ایک دماغی اور اب بھی اس کی بیشتر کتابیں اس تحریر پر مشتمل اور علمی فقر سے گذرنا نہیں چاہوں کہ اپنے محبوب کا دعا و شکر ہو ہے۔ اس لئے بغیر خدا اپنے عزیز شاگردوں سے خواہش کرتا ہوں کہ وہ اس پر ایک نغز دل لیں اور کوئی چیز قابل اصلاح یہ قابل قبول ہو جس سے نہ یوں، خوش نصیبی سے جب کتاب کی ہلوسم کام میرے زیر تالیف تھا، اس زمانہ میں، راطمہ سیکل اسلام میں کچھ اور حضرت مولانا محمد زبیر صاحب صاحب (رحمہم اللہ) شرف اعلیٰ کتبہ اللمعی، بیروت میں، بہار اسلام، حضرت مولانا زبیر صاحب (رحمہم اللہ) صاحب شہرہ شخص صاحب مظاہرہ، بہار نور، اشباح الہیہ کے منصب پر فائز ہوئے، میں جیسے کہتے ہیں، ان حضرات کے حوالے کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان حضرات کو بھی اس علمی تعاون کو خوب اجر عطا فرمائے، ان کی عمر دلائل کرے۔

خوشی کے میں موقع پر مجھے اپنے والد ماجد کی یاد آتی ہے، جن کو اس دنیا سے گئے ہر سال ۲۹ سال کا عمر مرگڑ چکا ہے، لیکن آج تک یہ بھی کوئی خوشی کی بات ہوتی ہے، کہ وہ کوئی کامیابی اور برقرار کی نصیب ہوتی ہے، ان کی یاد میں میرے سینے میں پھیلائی گئی ہیں، کہ ان ہی کی دعا اور تربیت نے اس لائق بنایا کہ میں جو علم، بینائی، بھولی کھولی کی خدمت کی جائے، اس زلم کے ساتھ اب ایک دوسرا قدم بھی مجھے اٹھانے پڑا ہے، اور ہے میرے چچا حضرت مولانا کاظمی صاحب ۱۱۰۱ھ تک کی کائنات کی وفات ۱۳۰۱ھ میں ہوئی، یہ وہ آج اگر کسی کتاب کو دیکھتے تو یقیناً انھیں بے حد خوشی ہوتی۔

اگر ایک سال کے اندر مجھے دو اور جنوں سے گزرتا ہوں، ۱۳۰۱ھ شوال ۱۳۰۱ھ کو میری والدہ مرحومہ کی وفات ہوئی، میری دھم و روات سے نہیں، ان دنوں کے والدہ بھی میرے دادا اپنے جہ کے ایک ولی صفت پڑے۔ حضرت مولانا صاحب کے مقربین خاص میں تھے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ میری ابتدائی تعلیم اور اخلاق کی تربیت میں میری والدہ کا بہت بڑا حصہ رہا، انھوں نے اسی کی ممتا کو بے جالاؤ دینے کے نتیجے کی تربیت کا رپ دیا، اور اس سے جسکی ستوار اور بنایا۔

دوسرا نغمہ میرے والد کے خاندان، بھائی بزر میرے فسرڈا کنوینیا، انھیں کی وفات کا ہے، اور ۲۳ مارچ ۱۹۰۹ء کو مر گیا۔ یہ شخصیت جو عالم فہم تھے، لیکن ان کی دینی مصلحت سے دست بردار نہیں تھے، جس وقت سے کہ گرم لوگوں میں تھے، ان کی ہر وقت بھی لکھا تھا، اور ماشاء اللہ ان کی پوری مجلس اعلیٰ اور دعوتی باتوں سے معمور ہوتی تھی، میرے والدین کی وفات کے بعد انھیں کی حیثیت سرپرست خاندان کی تھی،

انہوں کی اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد ہی مرحوم مجددی اللہ کی یاد سے ہو گئے، اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کو فریق رحمت فرمائے، اور ان کی آخرت کو دنیا سے بہتر فرمائے۔ (۱)

اس موقع سے مرحوم بزرگوں میں دو اور شخصیتوں کے نام قلم پر آتے ہیں، ایک میری دادی مرحومہ کا جو شیخ الحدیث حضرت مولانا محمود حسن دہلوی سے بیعت تھیں، اور خود ایک صاحب نسبت خاندان سے تعلق رکھتی تھیں، مجھے وہ صدقہ بغدادی اور قرآن کے ساتھ اپنی یاد سے انھوں نے ہی پہنچائے، بلکہ بظاہر میں ان کی دعاؤں اور التجاؤں کا ظہور ہوا، وہ بڑی نیک میرت اور وسیع الاخلاق خاتون تھیں، ابھی کہ وہ اپنا سترے سال کی تھیں بہت کم سنہ کو لگتی ہے، لیکن میں نے اپنی والدہ سے اپنی دادی کے حق میں اسے کلمات خیر اور دعاؤں کی سنیں سنیں کہ میری نانی کہتے کہ میں بھی ان کو تاجدار حبیب اللہ بنی ہوں، دوسری شخصیت مجھ سے بڑی مرحومہ ہیں کی ہے، وہ بڑی نیک، جن اور صاحب ذوق خاتون تھیں، انھوں نے بڑی محنت سے تقسیم حاصل کی، اور وہ مجھ سے بے حد محبت کرتی تھیں، کاش، وہ آج زندہ ہو جس وقت میں یہ اپنی علی سو فائز ان کو پیش کرتا، اور ان کی دعاؤں لیتا، اللہ تعالیٰ ان کو کرم کر دے، جنت عطا فرمائے، اور ان کی قبر کو بخیر فرمائے۔

میں بھی شخص کے لئے ازاد ملی اور خاندانی سکون کے بغیر ماضی کام انجام دینا آسان نہیں ہوتا ہے، اس سلسلہ میں مجھے اپنی رفیقہ حیات ام عمر سلیمانہ کا بے حد سپاس گزار رہنا چاہئے، کہ ان کی رفاقت نے مجھے قلب و ذہن کا سکون عطا کیا ہے، جو انی حد تک بچاؤ کی دینی اور اخلاقی تربیت سے بے نیاز نہ رہے، علی کا سونے کے لئے کسی کو فراموش کی ہے اور ایک ایسی زندگی سے ہمکنار کیا ہے، جس میں کم سے کم خیر کی طور پر رشد و صلاح کا رنگ پایا جاوے، اللہ تعالیٰ ان کو اس کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے اور ہمیشہ شاد کام رکھے۔

مجدد میرے برادر عزیز و ذکور مقرر امام عارف اور میری سب بڑی بہن زوجہ جناب سید صاحب با حیات ہیں، اور دادی زندگی میں جب بھی کوئی خوش کن بات پیش آتی ہے تو ان سے لے کر سب کا باعث ہوتی ہے، ہمارا کہ انی محبت کی خاندان کے لوگ مثال دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز فرمائے، ان کے کاموں میں برکت دے، اور انی طرح کو انکی رحمت کو باقی رکھے۔

اس کتاب کی پہلی جلد پر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے، دوسری جلد پر حضرت مولانا محمد تقی عثمانی تیسری جلد پر حضرت مولانا محمد سالم قادری، چوتھی جلد پر حضرت مولانا سید محمد صالح خاں خاں خاں اور پانچویں جلد پر حضرت مولانا ابوالحسن قادری نے پیش لکھا ہے، اس کے علاوہ ہمارے بہت سے بزرگوں نے اپنی تحریکات سے قدر و انوائی کی ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو شایان شان اجر عطا فرمائے، اس موقع پر مجھے اپنے تین بزرگوں کی یاد آتی ہے میں نے تیسری جلد پر پیش لکھا کے لئے اولاً حضرت مولانا سید امت اللہ رحمانی سے خواہش کی تھی، انھوں نے اسے قبول کر لیا، لیکن وجہ یا شعبان میں ان سے منہگو ہوئی اور رمضان المبارک میں ان کی وفات ہوئی، پھر استاد ہی حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب مفتی سے خواہش کی، انھوں نے بھی قبول کر لیا اور اتفاق سے اس کے چند ہی ماہ بعد ان کا بھی انتقال ہو گیا، پانچویں جلد کے لئے

(۱) یہ دونوں صاحبزادے میرے بھائی تھے، اللہ تعالیٰ ان کی آخرت کو بہتر فرمائے، جس کو ہمیشہ مثال کرنا ہیں

حضرت مولانا قاضی محمد الاسلام قاسمی سے پیش لفظ لکھنے کی درخواست کی، وہ اس وقت مریش تھے، اس لئے لکھا نہیں تھے، اللہ تعالیٰ ان معمرات کی معمرت فرمائے، ان کی تحریر میں کتاب میں شامل نہیں ہوئیں لیکن ان کی وجہ اور بہت کتاب اور صحت کتاب کے شریک حال رہی ہیں، بھلا اہم و فقہ حبر الجزائر۔

کتاب کے شروع میں اس حقیر نے ایک نوٹ تفصیلی کے ساتھ مقدمہ لکھا ہے جس میں فقہ اسلامی کی تاریخ، اس کے مہر بہ محمد ارتقا، مختلف دبستان فکر کا تعارف اور فقہ اسلامی سے متعلق اہم مصادر و منابع پر روشنی ڈالی گئی ہے، امید ہے کہ فقہ اسلامی کی تاریخ، تعارف اور اس کے مآخذ کے مطالعہ میں روز زبان میں یہ ایک منہ پر ثابت ہوگی۔ واللہ هو المسبحان

بعض اصحاب کا مشورہ ہوا اور شروع میں دل میں خیال آیا کہ چون کہ اب اس کتاب میں صرف فقہی اصطلاحات کی تعریف اور ان کا تعارف ہی نہیں ہے، بلکہ مختلف مذہبوں کے تحت ذیل میں آنے والے ضروری احکام کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے، مگر یہ صرف کاموں اور مسہطیات کی نظم نہیں ہے؛ بلکہ ایک مختصری انسائیکلو پیڈیا بھی ہے، اس لئے مناسب محسوس ہوا کہ ایک رسالہ میں صرف فقہی اصطلاحات کی تعریف لکھ دی جائے، اور ان کو اس کتاب کے شروع میں جگہ دی جائے تاکہ جو لوگ صرف اصطلاحات دیکھنا چاہیں اس سے ان کا سامان مل جائے، چنانچہ کتاب کی پہلی جلد میں یہ مقدمہ اور فقہی اصطلاحات کا مجموعہ بھی شریک شامت ہے، خدا کرے یہ دراصل بھی قارئین کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں۔

انہ میں دل طے سے قاسم ہے کہ وہ اس کتاب میں جہاں کوئی کمالی اصلاحات پائیں، ضرور توجہ لائیں، تو یہ ”غودن علی المیزان“ ہوگا، نیز امتد خانی سے سزا ہے کہ اپنے اس حقیر و ہمکار بندہ جس نے اپنی عمر کی پانچ دہائیاں کھل کر لی ہیں، کی اپنی زندگی کو دین اور علم دین کی خدمت میں صرف کرنے کی قوت نہیں ہے، بہرہ اور فرمائے اور کھڑے تو حید پر نہ تر فرمائے، نیز اس کتاب کو ناسخ و مکتوب بنائے، رہنا افضل منا، انک انت المسبح لعلم

خالد مصطفیٰ اللہ رحمانی



قاموس الفقہ

جلد اول

فقہی اصطلاحات

(فقہ و اصول کے اصطلاحی الفاظ کی تعریفات)

صورتوں میں اس کا ولی نافذ قرار دے۔

اجتہاد فقہ کا علم شرعی کو جاننے کے لئے ایجابات و منہیات پر بحث کرنا۔

اجرت مثل کسی عمل کی ۱۱ اجرت جو اس شعبہ سے فائدہ اٹانے والے پر لگے۔

اجل مشق میں مقرر کیا ہوا وقت، خواہ کسی ذمہ دار کی لئے متعلق ہو۔ نہ کہ اگر وہ یا اسے دار کی سے فارغ ہونے کے لئے، ورنہ تعالیٰ کی طرف سے متعین ہو یا معاذ کرنے والوں کی طرف سے۔

ایضاح سوال اور مسئلہ طرز و رسم کی وضاحت کے بعد اس پر مکتوبہ کے مجتہدین کا کسی بھی مکتوبہ میں کسی مکتوبہ پر مکتوبہ جواب دینا کہ "ایضاح" کہتے ہیں۔

— اگر تمام مجتہدین نے اس مکتوبہ کی تصدیق کی ہو تو یہ ایضاح قولی یا "ایضاح صریح" ہے۔

— اگر اگرچہ مجتہدین نے اسے کماحقہ رد کیا اور اس میں غلطی ہو گئی ہو تو اسے "ایضاح لکھائی" ہے۔

— لیکن میں اختلاف کے باوجود اگر میں اتفاق کو "ایضاح مرکب" کہتے ہیں۔

ایصال کلام کا اس طرح وارد ہونا کہ اس میں ایک سے زیادہ معنوں کا اظہار ہو، — اور ایسے مثل کلام کو "بجس" کہتے ہیں۔

ایجر خاص جو کسی ایسے متعین شخص یا ادارہ کے کام پر اپنے کو ایجر رکھے — غرض کہ وہ وقت کے لحاظ سے

ایجر ہوتا ہے، اسی وقت میں کسی اور شخص کا کام

نہیں کر سکتے۔

ایجر مشترک جس نے اپنے آپ کو آپت میں یا ادارہ اور رعیت کے کام کے لئے مخصوص نہ کیا ہو، بلکہ اجرت کے لئے کوئی شخص کو کام کا کام نہ چاہے، جیسے روزی اور یتیم، وغیرہ۔ — اس کی اجرت عمل سے متعلق ہوتی ہے، نہ کہ وقت سے۔

ایضاح عبادی ضروریات زندگی کو خرچ کر دینا دیکھا، تاکہ سامان نراں ہو جائے۔

ایضاح عبادت کا حدت میں اپنے آپ کو برائیوں سے اجتناب اور برائیوں کی طرف راغب کرنے والی دوسری چیزوں سے اپنے آپ کو علاحدہ دیکھا، اسے "مدا" بھی کہتے ہیں۔

حراز کسی شیء کو محفوظ کر لینا کہ سر نہ لے سکے۔

حرام ناجائز امور کے لئے نیت اور تعلیم کے ساتھ اپنے آپ کو ممنوعات اقوام سے بچانے کا التزام کر لینا۔

احضار دشمن، یا دہریہ یا دشمنی کا اس کی وجہ سے التزام لینا۔

احضار مسلمان، عاقل، بالغ، آزاد کا حج تکبیر کی بناء پر تہا، یا اس و بالغ مسلمان عورت سے دخول

کئے ہوئے ہونا، — ایہ شخص حد زن میں داخل ہے۔

احضار سے متعلق سمجھا جائے گا، حد تلف میں جس شخص پر جہت لگائی گئی ہے، اس کا عاقل، بالغ، آزاد، مسلمان، لاؤڈ، حرام سے پاک کا اس پر ہونا کافی ہے، نکاح اور دخول ضروری نہیں۔

احضار سے بھر دیکھا

ارسال	جانبی یا قبیح تاہن کا برو راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدعت نقل کرنا۔	استار	سہارے چار مثال دینا یا سارے چھ درم وزن کو کہتے ہیں۔
	- فقہ کی اصطلاح جس کو نہ میں بحالت قیام ہاتھ پائے کے بجائے ہاتھ جوڑے رکھے کو "ارسال" کہا جاتا ہے۔	استحافہ	کسی عمل کے از سر نو انجام دینے کو کہا جاتا ہے۔
ارض	الارض معنی زمین کے ہیں، فقہاء مذہب کے یہاں جنس ارض سے مراد مٹی اور مٹی سے نکلنے والی وہ تمام اشیاء ہیں، جو جلانے کی وجہ سے نہ کھلیں اور نہ راکھ بنیں۔	استحارہ	ایک کام میں بعض اہل علم کو اس علم سے نکلنے، یا کام سے متصل کوئی لفظ ناکر اس کام کے بعد از کر رہنے کو کہتے ہیں، پہلی شکل استحضار تحصیل ہے، جیسے تین طلاق حواضہ ایک کے، کراب دو طلاق باقی رہیں، اور جنس کے علم میں سے ایک کو نکال لیا گیا، اور دوسری صورت کو استحضار تعلیل کہتے ہیں، جیسے حق طلاق ہے لہذا شاذ، لہذا کراب طلاق ہے اثر ہو جائے گی اور ان شاء اللہ کہنے کی وجہ سے اثر نہیں ہوگی۔
	- "ارض حوزہ" وہ زمین ہے کہ جس کے ایک کی دفعت ہوگی اور اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا، اس لئے وہ بیت المال کی ملکیت میں چلی گئی، یا جن طلاق کو یک یا مطلق کے ذریعہ حاصل کیا گیا اور اسے قسماً یا شہواں کو خواہ کرے یا مجبور میں تقسیم کرنے کے بجائے بیت المال کی ملکیت ہو گیا۔	استحجارہ	استحجارہ میں اصل کا استعمال۔
	- "ارض خراج" جس زمین پر خراج وصول کیا جاتا ہو۔	استحسان	محنت کی شرمگاہ سے آنے والا وہ خون جو جنس و نطفہ کے علاوہ ہو۔
اسباغ	ارض محضر: جس زمین میں مشربہ بنایا گیا ہو۔		فصل، اوجاع، قوی تر قیاس، آثار سفیہ اور ضرورت و مصلحت کی بنیاد پر قیاس خارج کے چھوڑ دینے کو "استحسان" کہتے ہیں۔
اسبالہ	قابل خدمت عمل، بعض دھرات کے نزدیک کردہ سے بلا کر ہے، اور بعض کے نزدیک اس سے کمتر۔	استحکارہ	استحکارہ کے معنی خیر دھلائی کو طلب کرنے کے ہیں، اگر کسی کام میں دونوں پہلو جواز کے ہوں اور طبیعت میں تردد ہو کہ کسی پہلو پر عمل کیا جائے، تو وہ رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ میں میں خیر ہو اس پر میرے قلب کو سلطنت کر دینے، "استحکارہ" ہے، اور اس کو نماز استحکارہ کہتے ہیں۔
اسسلاج	امعاء وضو پر ہی طرح پانی پینا۔		
	تہہ نہ پانا تھا۔ کاکھ سے نیچے تک نکالنا۔		
	لغوی معنی سات دنوں کے ہیں، اصطلاح میں طواف کے ساتھ چکر میں کو کہتے ہیں۔		

مسئلہ میں خدا کو بھی جھٹھلانا نہ کی کوشش کی
ہو۔ نہیں توئی رشتہ الکی ہے اور وہ انکار کیا یا
باتھ سے جھوٹ کو کہتے ہیں، اور اس کے بعد
باتھ کا جو نہ لیا جوئے پائیں، انجر اسو کے مسئلہ
میں سن کا انکار ہے۔

اپنی باتھ سے دلاہ حاصل کرنا — یہی
باتھ کی کا معیار میں اہم راہ کہتے ہیں۔

بہشم کہہ سکتے ہیں کہ ان کو پہلے سے عورت ماننا
ہیہ نہ صہ طلب کہہ سکتے ہیں بل کا امان انا
کرنا ہے وہ کو۔ لک اب ہوا ہے انھیں وہ
نصیب کے وقت سے ہی سن کی نے ما صہ کی
قلیت میں ہوئے کا ضم مانجہ لے گا۔

اجتہاد کہہ۔ یہ عہد کا غرض صرف روزانہ کرنا
نہی انسان اور ت پر مکتا یا کوئی فی کر پر
حاصل کرنا۔

اور سے کے پاس یا مار مان بھرا امانت کے
کہنا۔

یہی چیز پر نصیب اور کا حاصل کرنا۔

بار کا میں من سے لیا اور فرج کرنا،
اور پھر کر کا میں خرق کرنے کو "تجدید"
کہتے ہیں۔

جن ادا کام کا ان رسوں جس میں صلی اللہ علیہ وسلم
سے پیشی ہو، پر کماہت ہو انھوں پر یقین کرنا
— اس طرح کے مطابق اسلام اور ایمان
کی حقیقت یہی ہے۔ بعض معرات کے
ذو یک قصد فی طہی ایمان ہے۔ اور وہ سب کہ

ماہ نام کوئی رکاوٹ پیش نہ جانے کی وجہ سے بہت
باز اور ساتھ میں سن سے بھی مانے کا نصیب ہونا۔

کسی عہد پر مقرر نہیں کیوں کے اور جو بہت
کا انکار ہے۔

عام و اس کی بات کے جملہ حالت و سب کا
مخلک کرنا۔

افقی "فی" و مقرر ہونے کے ہیں — اعتبار
میں ان سے مقرر فی نفس میں لڑا، مانا، یا صرف
ان مانے، یہ مقرر طلب کرنے کو کہتے ہیں،
اور اس کو "نہ" "نہ" "نہ" کہہ جاتا ہے۔

جو پھر مقرر ہے۔ یہ جو بھی اس کی تبدیلی کا کوئی
سبب موجود نہ ہوئے کی وجہ سے حال میں باقی
و مانا میں موجود کیفیت و مستقبل میں باقی
نہ لڑا رہے۔

دیکھنے صریح کرنا۔

وقت و کار گہری کا یہ معاملہ جس میں ملتی
انمان موجود نہ ہو، بلکہ کار گہر کے اندر میں ہو۔

ہیہ جہ سے لڑا نہ لڑا کرنا۔

پنی باقرت سے انکار کرنا۔

انہ کی طرف سے جہاد و حقائق میں پیدا کی
کوئی وہ کیفیت سے جس کے اندر یہ پنے اختیار
سے افعال کو جو یہ ہوتا ہے۔

کسی خبر کا لوگوں میں شہرہ ہونا اور اسے
لوگوں سے منظور ہونا کہ چاہوں کہ بھوت پر
مقرر نہ جانا، وہی تصور ہے — فقہاء نے
وایت لہاں نے سہر میں خبر مستفیض کے

اعطاء جو مرجع سے اس کے مخصوص کی تکمیل حاصل
میں جو دوسرے احکام کی بنیاد ہو وہ اس کے
مقابلہ میں فرق کا قائل ہوا جاتا ہے۔

شمارہ جوبہت خود حکام سے ثابت ہو جنہیں کا مکتعہ
نہ ہو وہ اس کو شمارہ یا شمارہ نہیں کہتے ہیں، جیسے

اصول اصول علی الصلوٰۃ لہ روفقہ (۱۰۳۳) اس کا
مکتعہ شوہر پر بنا کر کا مکتعہ بہت گرا ہے، انہیں

۔۔۔ سوال فقہان قاعدہ کا نام ہے جن کے مذہب
قبول نہ ہوئی احکام کو تسلیم نہ کیا ان سے اللہ کا
جہ ہے۔

مستحال اپنے پر سے بدن کو ایک جہ کیجئے۔ میں اس
طریقہ لینے کو اگر کچھ حرف کا ٹکڑا بنایا جائے

تو بے مزنیہ یا بوجے اس کو "استعمال صماء"
سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

اشربہ شراب کی مشابہ، پی جانے والی چیز، جنہیں
اصطلاح میں نشہ آور مشروبات کہتے ہیں

اشیاء اشئی سے نہیں کہے گئے کسی جانب ہلکا سا متحرک
ان کے خون کو کھور، خلاصت گذارنا کہ یہ قرولی

کا ہوتا ہے۔
اشہرج کچھ کے پہلے شوال، زندقہ اور زوالجہ۔

اشہرج حرام کہنے، جب، ذوقہ، ذوالخوار، حرم۔
اسحاب دھارا، جن کا حصہ قرآن و حدیث و احادیث کے
اثر نفس اثر بہ منہ ہو۔

اصطلاح کسی لفظ کے لحاظ سے ایک گروہ کو اس کے
غرضی حتمی کے جانے، دوسری مراد لینے پر مشتمل

ہو جاتا ہے، جیسے فرض، مستحب یا نحو میں اسم، فعل
حرف وغیرہ۔

اعادہ بار بار کسی کوئی چیز سے نئے نئے کا تیار کرنا۔
اعتبار غیر مخصوص مسئلہ میں مخصوص مسئلہ کی نظیر کو
ماننے رکھنے سے یہ حکم لگانا، اسی کو "قیاس"

نئی کہتے ہیں۔	انٹراش	جہد میں ہاتھوں گرا زمین پر بچنا۔
عجبار	افراد	عمر کے بغیر صرف جج کا اقرار ہونا۔
نکھار جائے۔	افلاس	کسی شخص کے دین کا اس کی مالاک سے زیادہ ہو جانا۔
اعتدال	اقالہ	خرید و فروخت کا معاملہ مکمل ہونے کے بعد قرعین کی رضامندی سے اس کو ختم کرنا۔
اعتراض	اقامت	جو لوگ نماز کے لئے تیار و موجود ہیں، انہیں خصوصیت سے اس میں استسنا کر دیا جاتا ہے۔
اعتکاف		نفلہا میں عداوت کی سستی میں استسنا کر دیا جاتا ہے۔
		عصر میں نیت کے ساتھ مردوں کے سبھ جماعت اور مردوں کے سبھ بیت میں حتم ہو جانے کو کہتے ہیں۔
اعصار		نفلہ اگر نہ پڑا تو نہیں ہوتا۔
اعیان		جو ذمت خود بنا، جو دھکا ہو، اس کا وجہ دوسرے کے خلاف نہ ہونا۔ اس سے مقابلہ میں
		”اعراض“ (راہ مرض) کو نکلتے، کبھی میں، کا لفظ ضرر و موجدہا کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، ایسی صورت میں اس کا مقابلہ
		میں ہوتا۔
اغناء		قلب یا دماغ پر عارض ہونے والی بیماری کو کہتے ہیں، جس میں اور ایک دھنور، اور دوا اختیار کے ساتھ عمل کی صلاحیت منقطع ہو جاتی ہو اور عمل باقی رہتی ہو، لیکن مغلوب ہوتی ہو، جس کو آزاد میں فنی یا بے ہوشی کہتے ہیں۔
انفاق		نفاق، سب دھنور یا کسی بیماری کے بعد عمل و طریقت کا حالہ اعتدال پر آ جانا۔
انہاء	افراد	کسی روایت کے جانے والے سند کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو جان نہ کرنا۔

کہتے ہیں، اور بھی کسی نامی گروہ کا ہر حصے
فوج یا کوئی خاص جگہ پر، ایسی صورت میں وہ
اس قبیلہ کا امیر اور ولی ہوتا ہے۔

جس کی قدرہ کی جائے، عام طور پر نماز جس کی
اقدار میں لاکر جائے، اس کے لئے یہ تعبیر
استعمال ہوتی ہے بعض اوقات صیغہ امر تصرف
لے لے لگی، اور مکالمہ استعمال ہوتا ہے، یہاں کہ
عام مسلمان اس کی اقدار کرتے ہیں، یہی نسبت
سے غزالی امامت کو "امامت غزوی" اور خلافت و
امارت کو "امامت کبریٰ" کہا جاتا ہے۔

غیر مسلم درہنوں کی ذات اور جانوں کے
سلسلہ میں مستحق طور پر، ایک حد کے لئے
مستحقان حد دینا، خواہ حکومت دے، یہ کوئی
مسلمان شہری۔

کسی شخص کے پاس دوسرے کی ملکیت کا ازارہ
حقانیت موجود ہو۔

— اگر کسی کو کوئی مسلمان ایک حاکمہ کے تحت
موقوفہ کے لئے دیا جائے تو یہ وصیت ہے۔
ادانت اس سے عام ہے، معلوم، حقانیت کے
وقت مسلمان دیا جائے، اگر ایہ عاریت کے
طور پر دیا جائے یا کسی اور طریقے پر اس کی
خوبی میں پہنچ جائے، ادانت کا عقد ان تمام
صوبوں کو شامل ہے۔

ام القریٰ کدہ ترصد۔

ام الکتاب سورہ فاتحہ۔

ادعاء بدشاہ کی طرف سے کسی کو بطور جائیداد کوئی زمین
دینا۔

ادعاء نماز میں ٹھہری چیزوں پر کوئی لے کر کرنا۔

— بعض حضرات نے اس کی تفسیر یہ کی ہے
کہ لوگوں کو زمین پر، گھسے، گھسے کھڑے
کر کے بیٹھے۔

اکراہ کسی کو، اور کسی کو اس کی رضامندی کے بغیر
اس کو کسی شے پر مجبور کرنا۔

اکمل جو چیز چاہے لکھی جاتی ہو، اسے چاہے بغیر
چاہے لکھی جائے۔

الغنائم سیدہ حوزہ، بغیر مردوں موزر یا بغیر حوزہ
ہوئے کو شہرہ میں سے انہیں بائیں رکھنا۔

الامام ائمہ میں سے کسی کو کہتے ہیں۔

"الامام الحج" وہ ہے جو اپنے پیروں کے پاس
جائے اور اس کے لئے کدوٹ کرتا
و جب دیکھو، ایسے ہی جتنے کرنے والا جو اپنے
سارے قبائل کو جانور نہ لایا ہو۔

"الامام المدنی" وہ ہے جو اپنے الہ و خیال سے
یہی حالت احرام میں جائے۔

أذرة فحوی معنی حاکم کے ہیں، اصطلاح میں اسکی
دیکھ کے جائے کہ تپے ہیں، جس سے۔ قول
کے لئے جائے گا کہ وہ ہو جائے۔

— خدا، رسول کے نزدیک دلیل غلطی کے لئے
بھی یہ اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

إمارة مدد یا تحم ہوتا، بھی حالت الطاف پر وادیت
حاصل ہوتی ہے، اس کو خلافت اور امت غمعی

کے اور بیٹے میں آتی ہے اور کبھی ایک ہی غلط
کے افراد کے ذریعہ۔

تاویل ایک لفظ میں آئی معنی کا اختصار اور اس میں
سے ایک مطلب کھان کی بنیاد پر ترجیح دینا، نہ کہ
یقین کی بنیاد پر۔

تہلیل ایک ضمنی ملک شارع کی طرف سے دوسرا غلط دیا
جانے — کی کو "حق" بھی کہتے ہیں۔

تہذیر اس کو مناسب اور میں غریب کرنا — بعض
اصلی علم کے نزدیک سہارا کام میں بھی ضروری
اور مناسب مفہوم سے نیا اور غریب کرنا بھی
"تہذیر" میں داخل ہے۔

تحریج کوئی قسم یا اس کا نسخہ فوری طور پر یا آئندہ اجزائی
نیت سے کسی کو کھان کرنا۔

تحریک برکت کی دعا دینا۔
توسم مسکرا کر جو خواہے اس کے چڑا کی میں رہنے
والوں کو سنائی نہ دے۔

تبع تابعین جس نے ایمان کی حالت میں تابعی سے
ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر اس کی موت
واقع ہوئی ہو۔

تعمید رات میں روزہ کی نیت کرنا۔
تعمید اذان اور اقامت کے درمیان کسی جگہ اذان کو
علامہ طور پر یاد دہانی جیسے قیامی معصومہ، حتیٰ علی
الطلاق — اسی کو حب و کشمہا نے بدعت کہا
ہے۔ صحیح ہے کہ در میں اذان فجر میں اصلاح آخر
سن اللہ کو بھی حب کہا جاتا تھا بدعت سے
جائز ہے۔

تمی اور جی کے پیچھے دینے کا نثر قرار دینا۔

— بیج غرضاً جسکی قیمت نہ جانے کے لئے
یا نہ کر بولی لگنا، ان کو لینے کا ارادہ ہو۔

— بیج دھوا گیا شرم پر چھنا کہ جب بائیس قیمت
راہوں کر دے گا، چار بیج کو دے گا، اس کو
بیج دھوا بیج طاعت، بیج جائز، بیج حرام، اور بیج
المانت سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔

تہذیب طاعت کا عہد تراویح و یا کسی امور میں بد عہد
اور عمل صالح میں پہلی صورت نیت اور تکی
ہے اور دوسری صورت جس نیت کی سے مشائخ
اپنے زیر تربیت اشخاص سے لیتے ہیں۔

تہذیب بہت اور عملی گواہی

○ ○ ○

تاہی جس نے ایمان کی حالت میں صحیحی رسول کو
دیکھا ہو اور ایمان ہی پر اس کی موت ہوئی ہو۔

تاہیل کسی چیز کے لئے مدت کا چھین کرنا۔

تاریب غلطی پر غرضی کرنا یا خوار زبان سے ہو یا کوزے
اور غیر سے دفعہ، سے یہاں یہ لفظ "تاریب" حق
کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

تاریس جو معنی پہلے سے حاصل نہ ہو، اور مراد لیا۔

اس کے مقابل میں تاکید کا لفظ ہے، جس میں
پہلے ہی معنی کی تہذیب مضمون ہوئی ہے، اس لئے
علامہ مصوبہ کہ نزدیک "تاریس" تاکید ہے۔
بجائز ہے۔

تاکید پہلی بات کو مکرر کرنا اور قوی بنانا — کبھی
تاکید تاکیدی کے لئے بولے جانے والے الفاظ

تجربہ	تجربہ کے ساتھ فراہم کرنے کے لئے کسی چیز کو نہ جاننا۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	مردہ کی پانی اور کھانے کو دینا۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	میت کے ساتھ موت سے متعلق ضروری امور میں کاغذات اور نسخے وغیرہ وغیرہ۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	دو طرح کی ہیں قرآن مجید کے حروف و علامات سے عبارت اور سنت کی روایت سے عبارت۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	تجربہ کا طریقہ بتا دینا۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	تجربہ کی علامت کے ذریعہ زمین کی حد میں کھدائی کرنا۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	کسی ایک کے ساتھ دوسرے کی چیز سے رواج قلب کی بنا پر مشترکہ امور میں اور پہلوؤں میں سے کچھ اور امور میں امتیاز کرنا۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	کلام کے الفاظ اس سے کہی ہوئی ہوں۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	ان کا قائل کا خطاب جس میں جتنی باتیں بھی سے کہی گئی ہیں۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	نماز شروع کرتے ہوئے بھیج دینا۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	بعد نماز نماز شروع ہوتی ہے۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	دوسرے جڑ جیت سے متعلقہ۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	جان، اصل، تمام ارباب۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	کے مصلحت کے لئے نہ صرف ہوں، اور نہ اس درجہ کے نہ ہوں کہ ان کے حاصل نہ ہوں۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	مشقت یہ ہو جائے۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔
تجربہ	میں عمل کے ہوں، جیسے عبادت میں توفیق اور معاذت و عبادت میں بہت سی ایسی چیزیں کہ حلال و حرام سے پہلے ہی مشقت نہیں ہے۔	تجربہ	کسی سے سیکھنا۔

نقلی	نعمتوں اور صریح مسئلہ پر غیر مخصوص یا اور غیر معصوم مساکن کو قیاس کرنا۔	اور جو اوصاف اس نعم کے مناسب نہ ہوں ان سے مناسب اور تر و صف کو متاثر کرنا۔
تقلیس	خاصی کا مقرب فی نفس کو دہالیہ قرار دے دینا -- احکام کے یہاں تقلیس کی وجہ سے شرف کے اعتبار سے سلب نہیں ہوتے، دوسرے انعام کے یہاں سلب ہو جاتے ہیں۔	تقریب ہوئے والے کا اپنے کلمہ سے خلاف ظاہر معنی مراد لینا۔
تقویض	شوہر کا بیوی کو یا کسی اور شخص کو مل کر دینا۔	توقیفی وہ امور جن میں اجتہاد کا دخل نہ ہو، جیسے قرآن مجید کی سورتوں، ان کے کاسوں اور تحفوں کا توقیفی ہونا۔
تکلیف	شارع تعالیٰ کا کسی امر کا خواہ وہ فرض کے قبیل سے ہو یا ترک کے قبیل سے منکولہ کرنا۔	توکیل کسی جائز اور متعین شرف میں حسب اعتبار کی خراف سے دوسرے کو اپنا تاثر مقام بخانا۔
تغیر	پہلی جان پہننے کے لئے جو باعث دل میں ہو اس کے خلاف ظاہر کرنا۔	تولیہ جس قیمت میں کوئی فدیہ ہو، اسی قیمت میں اسے فروخت کر دینا اور اگر چارہ اس بات کو ظاہر بھی کر دینا کہ وہ سابق قیمت میں ہی اسے فروخت کر رہا ہے۔
تخلیہ	بہل طلب مجھے بغیر اپنے نفس کی رائے کی اجازت کرنا جس کا قوت بذات خود دین میں جہت نہیں ہو، اس ضمن میں کے ساتھ کہ اس کی رائے میں سب پہنچ چکی	تحیم مخصوص طریقہ پر حد سے طہارت کی نیت سے پاک مٹی یا مٹی کی جنر کی کسی اور چیز کا استعمال کرنا۔
تلفیق	ایک ہی عمل کے دو مسئلوں میں دو مختلف انعام کی آراء کا اس طرح چمے کو کہتے ہیں کہ بہ حیثیت مجموعی دو عمل ان دونوں میں سے کسی کے نزدیک مکی اور مستقر قرار نہ پاتا ہو۔	تحکین وہ امور جو چارے کاتے ہو جن میں آغا کا جھکا ہوا کہ بغیر بار سے ہوئے پنڈلی پر تعمیر جاتا ہو اور پنڈلی کا حد نہ نہیں آتا ہو۔
تعمیر	کسی بات کا فوری طور پر نافذ ہونا، -- یہ تقلیس کے مقابلہ میں ہے۔	تحد وہ راوی جراحہ دین واری کے اعتبار سے قابل احادیث و راہ کا حافظہ مکی راہی المہمانان ہو۔
تحفین	بیر کا کھاجہ دین میں سے کسی کو مال قیمت کے حد کے علاوہ جو رقوم کے کچھ حقیت کرنا۔	تحسن خرید و فروخت میں مسلمان کا مقربہ عوض نہ ہونہ ہونا اور حد۔
تشیع مناد	نفس میں جس بات کو کسی علم کے لئے خطہ قرار دیا ہو، اسی کے مناسب عہد و صف کو تحسین کرنے	تجسس جس چیز سے واقف ہونے کے باوجود چننا ممکن

ہے یا نہیں قیام کر اور لوگوں کو مکلف کرنا کہ وہ اپنے سونے والے کمروں آئیں تاکہ سب کمرے ان سے زکوٰۃ لی جائے۔

وہ کپڑائے پوری طرح سڑکی فرض سے غرضی اپنی پوشاک کے اوپر سے پہنتی ہیں، جیسے فی زہد نہ تھے۔

وہ مسجد کے دو سران کی بیٹھک، اہل فقہاء کے یہاں پہلی اور تیسری رکعت کے اختتام پر عباد سے فارغ ہونے کے بعد ایک قلع کے بقدر بیٹھ کر کھڑا ہوتا ہے، اس بیٹھک کو اصطلاح میں ”جلوس استراحت“ کہتے ہیں۔

اہل سنی ٹکڑی کے ہیں، اصطلاح میں ان مقامات کو کہتے ہیں جہاں نماز جمعہ میں ٹکڑی ٹکڑی جاتی ہے۔

کھل و دھماکے کے باب میں حیثیت سے مراد جسمانی تھکی کے ہیں، اور عام طور پر کھل سے کم تر قدری کے لئے بھلا دیا جاتا ہے۔

— حج میں حیثیت سے مراد احرام اور حرم سے متعلق احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

مالکان سونے کا اپنے مریدوں کو بھلا دیتا، تاکہ مالکین زکوٰۃ کو قنق جگ جانے میں زحمت افزائی نہ ہے۔

— گھوڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کے ساتھ دوسرے گھوڑے کو لے کر چلانا تاکہ جہاں اس کا گھوڑا است پڑے، وہ دوسرے گھوڑے پر کود جائے۔

نہیں جیسے کائنات ہادی، پدرش، ٹھٹھک، مگر یہ میرہ — اسی مناسبت سے چالوں اور کھیتوں کو برادر کرنے والی باتوں کو لگی جاتی ہے۔

جس چیز کے کرنے پر فی ثقیبہ اب ہونے لگا، ”معدہ جائز“ ایسے معاملہ کہتے ہیں جو لازم نہ ہو۔

وہ دم جو پید، پشت یا پس کے جوف تک پہنچ جائے۔

مکان سے متصل دو مکان میں کاروانہ اور مالی ذخیرہ ایک دوسرے سے آگے ہو۔

پانی کا ایسا بہاؤ کہ ایک ہی پانی کو بار بار استعمال نہ کیا جاسکے۔

الفاظ سے مقررہ جہانہ و کیفہ۔

وہ خلاف جو سوزوں کے اوپر اسے کچھ اور تجاوت سے پہنانے کے لئے پہنا جائے۔

تاپ تول اور مقدار تائے بغیر کسی چیز کا من جملہ خرچہ اور فروخت کرنا۔

وہ خصوصی لکھی جو مسلم لکھ کے غیر مسلم شریوں سے ان کی حفاظت کے لئے لیا جاتا ہے۔

ایک چیز جس میں لہائی، چوڑائی اور گہرائی پائی ہوتی ہو۔

کسی عمل پر مقررہ اجرت نہ نہ محنت یا وقت پر، مثلاً اگر تم فلاں بیماری کا علاج کرو گے اور مریض صحت یاب ہو جائے گا تو یہ اجرت دی جائے گی۔

تجارت خود باتوں اور مال کا، نہ صرف خرید و

حکومت کی طرف سے مقررہ مال زکوٰۃ کا چاہا،

مکتف کے نص سے متعلق اللہ تعالیٰ خطاب۔	نظم	اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف فرمائی ہو۔
— نظم ظنی جس میں شارح کوئی کی طرف کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کا مطالبہ ہو یا اختیار دیا گیا ہو۔		حرام ظہار کسی کا مالی غصب کر لینا، یا اس پر غصہ کرنا، — سزاوردہ اصطلاح میں دہشت گردی کو "حاجہ" سے تعبیر کر سکتے ہیں۔
— نظم بطنی: اللہ تعالیٰ کا وہ خطاب جس میں نیک و بد کو اور بری بات کے لئے علامت کا درجہ دیا گیا ہو، جیسے یہ سب دلوں کو مر سب دلوں کو ہلاک ہو، دوسرے کو بچاؤ۔		حرام جس بات سے لفظی طور پر شریعت نے منع کر دیا ہو، کسی کو منظور، معصیت بھی سمجھے ہیں۔
— یا اصطلاح اصولی نشان ہے اللہ کی اصطلاح میں تحریر کی چیز کی وجہ سے منع ہونے والا۔ لے اثر کر سکتے ہیں، جیسے کسی چیز کا جائز یا نہ جائز قرار ہونا۔		حرام اگر کوئی ایسی جگہ کہیں جہاں عام طور پر اس کی حفاظت کی جاتی ہو۔
وہ تعلیمات جس کے حاصل کرنے اور پورا کرنے کے لئے شریعت نے کوئی حکم دیا ہو۔	تعمیت	حرام شخصوں مقام، جگہ، وہ اسی کے چاروں طرف موجود ہے، وہ پندرہ سو سال سے اس سے نہیں ملتا، نہ عراق کی سمت میں، یا نہیں ملے، اعراب کی طرف، اہل اقل، اقلہ کی طرف، حاصل اور ہونے کی طرف، اسلئے ہے۔
حکومت بدل دینا بات کی وہ صورتیں، جس میں دین کے کوئی اعتبار نہیں، بلکہ واقعہ کا، حضرت کی رائے سے نقصان کا کوشش متعین کر دیا جائے۔	حکومت بدل	حرام وہ قرعہ جو نہیں جوتی ہو، سے پورا نفع اٹھانے کے لئے منظور ہوں، جیسے توہم اور نہ وغیرہ کا حکم۔
جس کا استعمال اور صحابہ و ائمہ کا مشورہ۔	علاقہ	مناظرت بچے کی پرورش کا حق۔
— یہ حرام کے خلاف ہے، اور اسی میں مہار، اور بیکار و سزا نہیں ملتی ہے۔		ظہر جس کا مصداق کتابت کا وہ جس سے بچاؤ اٹھاتا ہے، وہ سب یہ مہار کے مقابلہ میں ہے۔
قسم کھانا۔	حلف	حق صاحب حق کو شریعت کی طرف سے دوسرے پر جو اختیار حاصل ہوتا ہے، اس کا اخصاص کی کیفیت کو "حق" کہتے ہیں۔
وہ سوا جس میں دین، اصل دین سے اور انسانی کو ذرا بڑھ کر کرنے والے کی طرف غلط ہو چکا ہے۔	حوالہ	حقیقت وہ حق جس کے لئے اصل میں وہ لفظ وضع کیا گیا ہو، اسی طرح اس لفظ کو بھی کہتے ہیں جو اپنے اصل معنی میں استعمال ہو۔
وہ قول جو باغیہ غیر عائد صورت کے دم سے آئے اور اس کا سبب بنیاد کی نہ ہو۔	تعلیل	

اسنے سارے لوگ ہوں کہ بظاہر ان سب کا بھوت پر شفق ہوا، تاہم قیاس ہو۔ خواہ سند کے اعتبار سے ہر طبقہ میں اسنے دہ دہ ہوں یا متواتر جملی طور پر ایک طبقہ سے نقل کرنا یا ہوسا وہ مشنوں بطور قدر مشترک کے مختلف احادیث میں موجود ہو، یہی صورت کو متواتر سندی کہتے ہیں، اس کی صورت کو متواتر معنوی۔

خبر مرسل: غیر صحابہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے مذہب حق کہنا، یہ اصطلاح اہل یمن کی ہے۔

— محدثین کے نزدیک: اہل براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرے اسے "خبر مرسل" کہتے ہیں۔

کسی شیئی کی پہلی حقیقت سے آگاہ ہونا، اسی لئے کسی معاملہ سے متعلق باہرین کو قطعہ ہر ال خبر سے تعبیر کرتے ہیں۔

خبر امی: زمینوں میں عامہ کے جاننے والا کہیں۔
خبر مد: سر زمین کی خبر دار کا ایک خاص حصہ، جیسے چوتھائی، پانچواں حصہ وغیرہ۔

خبر مکتف: زمین پر جیسے عمارت سے قلع نکل اجلاس یا رقم کی صورت میں گجر مشین کروینا، جیسا کہ حضرت عمرؓ نے عراق کی متوحہ اراہی پر کیا تھا، اس کو فرقہ مقابلہ اور خزانہ سہہ بھی کہتے ہیں۔

فریق: خواہ وہی اور یا مد علیہ۔

دور جائز: جس کا معصوم سن موجود ہو، لیکن اس

اذا انما سمت شیئی علی البصر، یا علی الذریعہ کہنا۔

میلہ: ناپندہ یا دھرم سے پسندیدہ امر کی طرف تھل ہونے کے لئے تہذیب اختیار کرنا۔

میدان: ہر چند ارض و انسان ہو، یا کوئی دوسری ذی دورج چیز، اس کی حدود ۲۴۰۰۰ ہے۔

○ ○ ○

مذہب: جس کو کسی شخص یا گروہ کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

مخاطب: وہ خیال جو از خود دل میں آئے، اور سے استحضار حاصل نہ ہو۔

مخبر: وہ کام جس کی تصدیق اور تکذیب کا کوئی گواہ ہو۔

— محدثین کے نزدیک: حدیث کا بھی "مخبر" کہتے ہیں۔

مخبر واحد: اہل یمن کے نزدیک جو حدیث متواتر یا مشہور ہو، وہ خبر واحد ہے۔

— نفعاء کے یہاں یہ الفاظ اپنے لغوی معنی میں ایک شخص کی اطوار و صفات کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

مخبر مشہور: اہل یمن استاذ کے نزدیک جو حدیث حدیث ہو، اور محدثانہیں کے بعد متواتر کے روایت میں آجائے اور حدیث مشہور ہے۔

— محدثین کے نزدیک: جس حدیث کے روایت کسی طبقہ میں تین سے گہرہ ہوں اسے حدیث مشہور کہتے ہیں۔

مخبر متواتر: جس حدیث کے نقل کرنے والے

مضمون

مضمون

کہ فصلی تعلق سے کوئی شرعی یا فہمی مسئلہ نہ ہو۔
— ایسے سوال کے ساتھ جن کی عظمت دوسرہ
کہتے ہیں جیسے زوجین رمضان المبارک کا روزہ
و کئے ہوئے ہوں، یا عورت بغیر و طحا کی
حالت میں ۳۰ مہینہ شرعی نافذ ہے، عورت حالت
سجود میں ہو یا باندھ لیکن سے کوئی ایسی بیماری
میں ہو کہ طبی تفسیر کر سکیہ طبی ملے ہیں۔

نوعی سنی نائب اور قہر مقام کے ہیں، اصطلاح
میں امیر المومنین کہتے ہیں۔

انگور سے بنا ہوا نشہ آور مشروب، یہ قریب خلیق
کے مسلک پر ہے، جمہور کے نزدیک ہر نشہ آور
مشروب خود انگور سے بنا ہوا ایسی اور فہمی سے
"خمر" میں داخل ہے۔

پانچواں حصہ زمانہ نیست میں سے بیت المال
کے حق کے طور پر نکال جاتا ہے۔

یہ شخص جسے مردانہ اور زنانہ دونوں طرح کے
صنعتی اعضاء ہوں، یا ان دونوں میں سے کوئی
عضو نہ ہو۔

عقلی مشکل جس کے ساتھ مردانہ اور زنانہ اعضاء
ہوں، اور دونوں کی خصوصیات سہولتی طور پر
ہوں، کسی ایک کو ترجیح دینا دشوار ہو۔

کسی پندہ و مہجر سے محروم ہونا یا پندہ و
بات کے پیش آنے والے اندیشہ کی طرف سے
بید ہونے والی تھمر است۔

معاذ کے دو فرق سے ایک، یہ دونوں کے لئے
مساحہ کو پانی رکھنے یا نعم کر کے بے محتاجی کا

کے نئے نکاح ایسے کئے ہوں، یا خطبہ ہو سکے
ہوں۔

خطابہ وہ شخص جو انسان، یا یا اور مرد ہو جائے، جیسے
کلی کرنا یا پناہ نہ پانی ملنے سے بچے چلا گیا۔

— نقل فضاء اس صورت کو کہتے ہیں کہ متنوں
پر بعد کا رد و رد ہو اور وہ زور میں آجائے، جیسے
کسی جانور کو نہ غلامی اور آئی کو گت کیا، یا فضاء
بچہ زور کوئی چلائی، حالانکہ وہ نہ نہ۔

خطاب کا دوسرے کی طرف متوجہ ہو۔

خفہ بڑی موڑ، یا جس موڑ میں چڑے کی طعن
لگتی تھی ہو۔

خفی کسی کام کی مراد کو کم سے خارج میں پائی جانے
والی کسی بات کی وجہ سے پوشیدہ ہوگی ہو، اور
طلبہ وائل کے بغیر اسے حاصل نہیں کیا جاسکتا
ہو، جیسے مردہ (چرہ) کا کسمی رائج ہے، لیکن کیا
جیب کمر سے اور کفن چہرہ پر بھی چھو کا لٹاق ہوگا،
یہ امر خفی ہے مگر کماؤ سے یہ خفی ہے۔

خزائنہ امست میری۔

شرکت — اگر اصل میں میں شرکت ہو تو اس
کو "فقد ایمان" کہتے ہیں، اگر مومن ایک
انگ ہو، لیکن چہ گاہ، پانی وغیرہ میں
اشتراک ہو تو "فقد وصف" ہے۔

قطع عورت سے بچہ، لے کر عورت کو کراخ
کراخ۔

ضموت نوعی سنی تہائی کے ہیں۔
— غرضت چھو میاں بی بی کا اس طرح تھا ہوا

طلاق رجعی وہی ہے جس کی بنا کو لوٹایا جائے، جو کسی ایسے عمل کے ذریعہ جو شوہر اپنی بیوی سے کر سکتا ہے۔	طلاق رجعی وہی ہے جس کی بنا کو لوٹایا جائے۔
وجہ	شادی شدہ (نکاح) مرد یا عورت کو ذاتی بنیاد پر تنہا کرنا، یا یہاں تک کہ اس کی موت واقع ہو جائے۔
خصیت	جو احکام عبادت کی بنیاد پر حادشی طور پر دیئے جائیں۔
زور	زکوٰۃ میں ذلالت و غریب کا حصہ دینے کے بعد جو خیرات کے درمیان میں کوئی خاص کا حقد نہ ہو، اسے مصیبت کی طرف ان کے حقوق کے اعتبار سے لوٹا دینے کو زور کہتے ہیں۔
زوریت	ایسا کرنے کے بعد عقیدہ و نفس و انہیں کے ذریعہ ایسی ہمت کا ارتکاب جو دائرہ ایمان سے باہر نہ گزرتا۔
رشد	ان میں سے ہر طرح پر تعریف اور اس کے امتیازات کی صلاحیت کا حامل ہونا، اور جو شخص اس صابیت کا حامل ہوئے "رشید" کہتے ہیں، جس کی ضد "فسق" ہے۔
مروت	جو مال کسی کو اس کے حق سے محروم کرنے یا حق سے ملنے کرنے کے لئے دیا جائے، —
رض	مروت لینے، لے کر تکیہ دینے والے وراثتی اور لین دین میں واسطہ بننے والے کو کہتے ہیں۔
رضاعت	کسی غنی کو حقیقتاً کرنا اور اسے بزرگ کرنا۔
زکوٰۃ	مروت رضاعت کے بعد عورت کے ۱۱۱ھ کا ۱۱۱ھ پہنے واسے نے پہن تک خلی کے رامت
زکوٰۃ	مروت رضاعت کے بعد عورت کے ۱۱۱ھ کا ۱۱۱ھ پہنے واسے نے پہن تک خلی کے رامت

○ ○ ○

مکتوب مال میں سے مکتوب عقد کا اثریت کے یوں ملے ہوئے مضاف میں صرف کرنا۔

زکوٰۃ الفطر وہ صدقہ جو رمضان کی تکمیل پر واجب ہوتا ہے، اس کو "صدقۃ الفطر" بھی کہتے ہیں۔

زنا مرد و عورت کی آنکھ کی شرمگاہ میں بیاہ کرنا یا جو دیکھ نہ وہ اس کے نکاح میں ہو، نہ کلیت میں اور نہ نکاح کی کلیت کا شہہ ہو۔

زندقہ جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہو، لیکن باطن کفر ہو۔
زوال سورج کا وہ آسمان سے نیچے کی طرف اٹھنا۔

○ ○ ○

سائب وہ جو کورہ جیسے زمانہ جاہلیت میں بطور زچہ و چھوڑ رہا جاتا تھا، انسان پر اس کی کئی جاتی تھیں، مثال کا وہ وہ رہا جاتا تھا کہ وہ اس کے مال اور اس کے طور پر کاٹے جاتے تھے۔

سائیکہ جرجا اور سال کے اکثر حصہ چڑھاواں میں چڑھائی تھائی ضرورت پوری کرتا ہو اور وہ اور جاذو کی انفرادیت کے لئے اس کی پرورش کی گئی ہو۔

ساعتہ ایک گھنٹہ کا کوئی بھی حصہ ساعت میں شامل ہے، فقہاء کے یہاں ساعت سے مراد ساٹھ منٹ پر مشتمل مطلق نہیں ہے۔

سامی جسے بیت المال کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ترسرایا گیا ہو۔

سباغ ارمہ جاتو جو سامی کے درختوں سے نکال کر رکھا ہو۔
— "سباغ" کہلاتا ہے۔

سبب جو حکم شرعی تک پہنچنے کا ذریعہ ہو، بطور مثال اس کے کدواں حکم کے سلسلہ میں سوتر ہو، یعنی حکم کا وجود یا وجوب اس سے متعلق نہیں، جیسے دکن آداب نماز وغیرہ کے لئے سبب ہے لیکن نہ زکوٰۃ کا وجوب حکم الہی کا ہی ہے۔

نکذ دل آداب کی وجہ سے — یہ تریب احناف کے نقطہ نظر سے ہے، شریعت کے نزدیک اس کو اس طرح تعبیر کیا گیا ہے کہ سبب وہ ظاہر اور مضبوط وصف ہے جس کے حکم شرعی کے لئے بیان ہونے پر کتاب و سنت کی دلیل موجود ہو، جیسے یہی زوال آداب کا وقت ظہر کی خدمت ہونا جو جس سے ثابت ہے۔

سبر و تقسیم یہ آیا اس سے متعلق ایک اصولی اصطلاح ہے، اصل یعنی مطمئن عید میں جو اوصاف پائے جاتے ہیں، ان کو جمع کرنا اور بحران میں سے جو اوصاف جمع کئے جاتے ہیں، ان کی ملاجبت نہیں کیجئے ان کو جھاڑنا تاکہ جو وصف حقیقت میں ملتا ہے، اس کی تصدیق ہو سکے، اسی کو "سبر و تقسیم" کہا جاتا ہے، جیسے غریب کی اوصاف ہیں، مضایقہ نہیں ہونا، سیال ہونا، اپنی زبان سے نکھرے ہوئے، اور خوش آواز ہونا، غور کرنے کے بعد یہ بات سچ ہوئی کہ اس میں سے نظر آور ہونا ہی ایسا وصف ہے جسے حرمت کی قطع قرار دیا جاسکتا ہے، یہی گمراہان اور سبر و تقسیم سے مراد ہے۔

سبیل اللہ اللہ کے راستے میں لگانا۔

سبیلین خطاب و پاکان کے راستے۔

سترہ جو جمع معنی کے راستے نصیب کی جائے، یہ حال جائے تاکہ گمراہان والے معنی کے سامنے سے نہیں گذریں۔

سجدہ زمین یا زمین سے متعلق مٹی پر مخصوص وقت کے ساتھ چوٹانی کا رکنا۔

سجدہ تلاوت، جو سجدہ آیات سجدہ کی تلاوت پر کیا جاتا ہے۔

گواہاں میں رقم کو وصول کر لے گا، تاکہ اسے شہر
خالی ہونے کے بعد دسے ماحول ہو جائے۔

سفر الہی جائے اکامت سے مسافت شرعی کے بقدر حاصل
 طے کرنے کی اہمیت سے لکھا۔

منشیہ ایسا شخص جو ادا خفی کرنے میں بہت ہی بد تدبیر اور نادان ہو۔

سفر اول: جن جن میں چار سالہ عورت کی کیفیت کو مختلف فقہاء نے اٹھ اقد طریقوں پر واضح کرنے کی کوشش کی ہے

امام ابوحنیفہ: چراغان و زمین اور مرد و عورت کی
فرق نہیں کرتے۔

صالحین جس کے کلام میں اختلاف پیدا ہو جائے اور مذہبان کوئی کرنے لگے۔

امام شافعی جس کے کلام میں اعتدال پایا ہو جائے
لوہ رازی باقی کہنے لگے۔

بعض اقسام جس کے چال میں جانے کی اور بولنے کی کیفیت پیدا ہو جائے۔ اصل میں یہ ان کی عقل کی کمزوری ہے اور عقل کو ان کی قوت برداشت کے اقسام سے ظاہر ہوتی ہے۔

سکھنی بہ ہنرمندی مشغلہ ہے۔

مکوت قدرت کے ہاں نور کلام نہیں کرتا۔

طلب جنگ میں متحمل کا اختیار، کیزے، لگام اور ڈنڈا وغیرہ، جاں پوری ہو — بعض فقہاء نے نزدیک سواری بھی سب میں داخل ہے اور بعض کے نزدیک داخل نہیں۔

سُطرس پہاڑی کی وجہ سے انسان کا چوتھا سب سے اعلیٰ، مٹی، لکڑی کا

بعد اس کے کہ جبکہ وہ نماز میں بھول اوروں کی صفائی کے لئے کیا جاتا ہے۔

بعد اٹکر جو جگہ کسی ٹرٹ کے حاصل ہو، کسی رعیت
سے نجات دے دے اور پھر شہر سے گریز پاتا ہے۔

یادو، غیر مرئی طرح پر خارق عادت امر کا ارتکاب۔
جو بات ایک ہر صبح ہو، لیکن اس کا مقصد مذہب سے ہو۔

اس کا دفعہ فساد مے لئے، نکلا۔

سریں صحت میں پر تیزے ذلیل کر اسے دلوں کناروں
چر چھوڑ دیتا۔ بغیر اس کہ اسے باندھا جائے، یا
دوسرے دن میں مرے والا جائے۔

کلام کو اس طرح ۱۴ کزہ گزیم سے نظم خوانی لے —

اور بعض اہل علم کے نزدیک آپؐ کو سنانا بھی ضروری نہیں، اگرچہ اہل اعتدال پر مرتب ہو جائیں جو ان کا غرض ہے تو بھی کافی ہے۔

میں نے بھی ان کی چیز کو میسر کر لے لیا۔

چار سو پانچاویں سے کم افراد کو فوجی دستہ جسے سپر سالار دشمن سے جنگ، ان کے خلاف حاسمی کے لئے بھیجے۔

عام کو اپنی آزادی کے لئے کسب معاش کا مکلف قرار دیا۔

ایک نوجوان نے اپنے والدین سے کہا کہ میں ایک عورت کو دیکھ رہا ہوں جس کی عمر چالیس سال ہے، اور وہی لڑکی ہے جس کا نام "اسٹی" تھا۔

یہ "نکتہ" کا معرب ہے۔ نکتہ ناماری کا قسط ہے جس کے معنی مضبوطی، محکم کے آتے ہیں۔ کسی شخص کو اپنا پس منظر قرض دے دینا ایک سفر کے بعد وہ جہاں بھیجے

نقل کیا ہو۔		دایاں و غیرہ پر پے قابو ہو جانا۔	
گواہ، یعنی دو شخص جو کسی واقعہ کی مشاہدہ یا کسی دلیل کی بنیاد پر خبر دے۔	شہاد	سامان — روپیہ، چیرہ، طلا و دوسری چیزیں۔	سلعہ
اگلو غصے سے لے کر چھوٹی اگلی کے کنارہ تک پھیلائی ہوئی حالت میں، جس کو ہاشت کہتے ہیں اور جس کا اندازہ ۱۱/۱۲ انگلیوں سے لگایا جاتا ہے۔	شمر	دو بیج جس میں قیت نظر ادا کی جائے اور بیج اُدھار ہو۔	سلم
جو بیج ثابت نہ ہو، لیکن ثابت شدہ بیج کے مشابہ ہو۔	شہیدہ	گوشت اور سر کے بڑی کے درمیان جو چار یک جلد ہوتی ہے، اسے "سحقاق" کہتے ہیں، جو شمر اس جلد تک پہنچ جاتا ہے، اسے بھی قیتہء سحقاق سے تعبیر کرتے ہیں۔	سحقاق
شہر کی وجہ سے حرمت نافذ ہو جاتی ہے، اس لحاظ سے شہر کی تین قسمیں کی گئی ہیں:		یہ فارسی سے معرب ہے، اس میں شخص کو کہا جاتا ہے، جو بالغ اور وضو کی کدرمیان واسطہ ہو، جسے دلال بھی کہتے ہیں۔	سمسار
شہیدہ عقدہ: جس میں صورتاً عقد پایا جائے نہ کہ حقیقتاً، جیسے کسی عورت سے بغیر گواہ کے ایجاب و قبول کر لیا جائے۔		دو مسلک روایت جس کے ذریعہ متین حدیث تک رسائی ہوتی ہے۔	سند
شہیدہ فی النفل: بغیر دلیل کو دلیل سمجھ کر کے عمل کیا جائے، جیسے طلاق مغلطہ کے بعد عدت میں اس عورت سے یہ سمجھ کر صحبت کی جائے کہ عدت گزرنے تک اس سے صحبت کرنا جائز ہے۔		جس پر عمل کرنا باعث ثواب ہو اور جس کا ترک باعث عقاب نہ ہو۔	سنت
شہیدہ فی اکل: جو شہد کسی منافی حرمت دلیل کے قائم ہونے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو، اس کا دلیل کا عمل نہیں، جیسے اپنے بیٹے کی باندی سے یہ سمجھ کر وہی کرنا کہ وہ اس کی ملوک کے حکم میں ہے، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کے لئے مالک و ماریک لایبک۔		مال قیمت میں چھاپہ بین کے لئے مقرر کیا گیا حصہ۔	سکم
شہیدہ عم: اس کا تعلق نفل سے ہے، ایسی چیز سے مغلطہ کرنا، جو مہلک تھی یا نہیں ہیں، لیکن سوئے اتفاق جس پر مغلطہ کیا گیا، اس کی موت واقع ہو گئی۔		قلب کا کسی بات سے غافل ہو جانا۔	سمو
یہ "عقہ" کی جمع ہے، ذمہ کو کہتے، بحیثیت مجموعی دیت	شکاج	آیت قرآنی کا ایسا مجموعہ جو دوسری آیات سے ممتاز ہو — واضح ہو کہ قرآن مجید کی سورتیں تو حقیقی ہیں اور اس میں فکر و اجتہاد کو دخل نہیں۔	سورۃ
		یہ سیرت کی جمع ہے، وہ قوانین جو جنگ و امن اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کے تعلقات سے متعلق ہوں۔	سیر
		○ ○ ○	
		بلوغ سے چالیس سال تک کی عمر، چالیس کے بعد کا زمانہ "زمانہ کولت" کہلاتا ہے۔	شاب
		علم حدیث کی اصطلاح ہے، اس حدیث کو کہتے ہیں، جس کو ائمہ راوی نے اپنے سے زیادہ ائمہ کے خلاف	شاذ

شرکت متوازی چار قسمیں ہیں۔

(الف) دو شخص مال کے اعتبار سے برابر ہوں، اور
تصرف اور حق یعنی ہر چیز میں ایک دوسرے کے ساتھ
شریک ہوں، گویا ہر شریک تصرف کے اعتبار سے
دوسرے کا مکمل اور اہلین کے اعتبار سے دوسرے
کا مکمل ہو۔

(ب) شرکت عظام: دو یا اس سے زیادہ اشخاص کا
تجارت کی کسی خاص صورت پر مختلف صورتوں میں
ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوں، خواہ دونوں کے
مال کی مقدار برابر نہ ہو اور دونوں کے نفع کی مقدار
مساوی نہ ہو، اس میں ہر شریک دوسرے کی طرف
سے حسب معادہ تجارت میں مکمل ہو، نہ مکمل
نہیں ہو۔

(ج) شرکت مصانع: دو یا اس سے زیادہ کارکن خواہ
ایک ہی چیز کے کارکن ہوں یا الگ الگ اشیاء کے
ہیچے ایک تجارت ہو اور دوسرا مالدار دونوں میں سے کسی
کا مال نہیں ہو، دہانت دونوں اس بات کا معادہ کریں
کہ وہ مشترک طور پر کاموں کو قبول کریں گے، اور جو
نہ فی ہوا کی، نہ کو باہم تقسیم کریں گے۔

(د) شرکت درجہ: دو یا اس سے زیادہ اشخاص جن
کے پاس مال نہ ہو، اور انہی کی جاہلیت کی بنیاد پر مالانہ
خرید میں مداخلت کریں اور منافع پانے کے جو کہ نفع
ہو گا، ان دونوں کے درمیان مشترک ہو گا۔

یہ شیعہ کی بیعت ہے، ایسا چیزوں کو کہتے ہیں، جو اللہ
تبارکی کی مداخلت کے لئے مصلحت اور پہچان کا وجہ
رکھتی ہیں۔

کے باب میں رقم کی دس قسمیں کی گئی ہیں جو اس
مصرع میں: طاحرہ، دامعہ، دامیر، باہت، متلاصہ،
مکافئ، موقت، مہتمم، مکلف، آمد اور واعد (نہ تمام
الفاظ کو اپنی اپنی جگہ رکھا جاسکتا ہے)۔

شرکاء خریدنا، خریدار (مشتری) بابت را کرنے والے اور
میل لینے والے کو کہیں گے۔

شریب زمین وغیرہ کے لئے پانی کا حصہ۔

شرط کسی چیز کو اور اس چیز سے اس طرح مطلق کر دینا کہ
جب پہلی چیز پائی جائے، تو دوسری چیز بھی پائی جائے۔
— شرط اس امر کو بھی کہتے ہیں، جس پر کسی فی کا وجود
موقوف ہو اور وہی اس کی مابیت میں داخل نہ ہو،
جیسے پانی نہ ملنے کے لئے۔

— تعداد کی اصطلاح میں متجاوز کو بھی شرط کہا جاتا
ہے، اور متجاوز نہیں کا "شرطی"۔

شرکاء وہ گروہ جو جس کا مال مول میں پھنسا ہوا ہو۔

شرکت دو یا اس سے زیادہ اشخاص کا اس طرح اختلاط کرنا کہ
کو دوسرے سے ممتاز کرنا ممکن نہ ہو۔

— بعد کو شرکت کا لفظ معادہ کی مخصوص صورت کے
لئے استعمال ہونے لگا، اس کا وہ سے شرکت کی دو
قسمیں ہیں۔

(۱) شرکت املاک: کسی مال کی ملکیت میں دو آدمی کا باہم
شریک ہونا، جیسے عورت کے مال میں دو شخص کا
وارث ہونا یا دو آدمی مال کر کے میں کو بیچ کرے۔

(۲) شرکت مفرد: دو یا اس سے زیادہ افراد کے درمیان
مال اور اس کے نفع میں اشتراک کا معاملہ میں کرنا،
اصطلاح میں کسی صورت کو شرکت کہا جاتا ہے۔

تقریب ہے جس کو غسل نہیں دیا جائے گا نہ بہت سی صورتیں وہ ہیں، جس میں انسان آخرت کے اجر کے اعتبار سے عید سمجھا جائے گا۔ لیکن دنیا میں اس پر عید کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔
جس کی عمر چھ ماہ سے تجاوز کر چکی ہو۔

شیخ

بہت بڑا شخص جو روزہ رکھنے سے عاجز ہو۔

شیخ قاضی

صحابہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما، حبیبہ میں امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما، میں امام محمد بن اسماعیل بخاری اور امام نسفی۔

شیخین

○○○

صاحبین امام ابو یوسف اور امام محمد۔

صاحب ترتیب

جس کے پاس چھ روزہ میں طہر کے بعد سے باقی نہ ہوں۔
ایک خاص پانچ روزہ چار روزہ یا عراقی طہر کا ہوتا ہے، اور سورج و لہران میں ۱۸ گھنٹہ کے برابر ہے۔
صبح صادق کے اذان کے اتمام پر طہر ہونے والی اسلامیہ عراقی پر پانچ روزہ بھی ہوتی ہے، اور اس کے بعد روشنی یا صبح چلی جاتی ہے۔

صالح

ایک نابالغ جو بات کر سکتا اور بکھر طور پر جواب دے سکا ہو۔ — اس کی کوئی حرمین نہیں، کیوں کہ مختلف لوگوں میں نام و دلائل کی سزا لگے ہوئی ہے۔

صحتی مجتہز

جس نے عبادت ایمان و سوا اللہ علی اللہ صلی علیہ وسلم کو دیکھا اور ایمان ہی پر ان کی موت واقع ہوئی ہو۔

صحابی

فصل کا اس طرح نہام دیا جاتا کہ اس پر مطلبہ خبیثہ کا

صحت

یہ زمانہ جاہلیت کے کٹاج کے طریقوں میں سے ایک طریقہ تھا جس میں ایک شخص اپنی محرم کا کٹاج دوسرے مرد سے کسی شرط پر کرتا کہ وہ اپنی محرم کو کٹاج اس سے کر دے گا اور ایک کٹاج دوسرے کٹاج کے لئے ضرورتاً پاسے گا۔

وہ حق جس کے ذریعہ حرکت اور جوار کی بنیاد پر مطلقہ طہر کے کسی قیمت میں وہاں غیر متحرک کا مالک بن سکتا ہے۔

ادھر شی اور سفیدی جو غروب آفتاب کے بعد مغرب میں تقریباً ہے۔

دو احتمال پر اس طرح مساوی ہونا کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دی جاسکے۔

زبان یا لہجہ یا مال کے ذریعہ کسی سخت پر پاس کر دیا ہوتا۔

طواف کا ایک گھنٹہ پھر۔

مکائی — یعنی قاضی کی مجلس میں کسی اور شخص کا حق دوسرے پر جیت کرنے کے لئے دیکھی جاسکتی ہوئی بات کی تہذیب۔

شہادت بالشیخ بصیر لوگوں سے شہد کی بنیاد پر مکائی دینا حالانکہ اس نے اسے سچا دیکھا نہ ہو۔

شہادت کا اپنی درجہ کے مناسب چیز کے لئے طلب کر دینا۔

شہید وہ نابالغ مسلمان جو اپنی حالت میں ظناً قتل کر دیا گیا ہو اور نہ اس کی جگہ سے بہت واجب ہوئی اور اللہ نہ حملہ کے بعد اور موت سے پہلے دنیا کی خستوں سے اسے استغفار کا موقع نہ ہو — شہید کی اصطلاحی

ملاقا استنکار۔ جو نماز میں معاملہ کیا اور پھر بھی کسی سے شجر کی بہت دکن چاہا اللہ چہنے کے لئے پڑھی جائے۔

ملاقا استنکار۔ دوش سے لئے پڑھی جائے دلی نماز۔
ملاقا اشراق۔ سورج نکلنے کے بعد پڑھی جائے دلی نماز۔

ملاقا اوجی۔ مغرب کے بعد ایک یا دو یا تین سلام کے ساتھ ۶ رکعت نماز۔

ملاقا اولاد۔ رمضان المبارک میں پڑھی جانے والی قسمی نماز۔

ملاقا تہجد۔ چار رکعت فجر، چھ شمس سے پور رکعت شمس و کھڑکھٹ پڑھی جاتے ہیں۔

ملاقا لاغی۔ گھوڑے کے رکاب پر دو رکعت بیچہ قوبہ نماز ادا کرنا۔

ملاقا غار۔ مرد پر پڑھی جانے والی نماز۔

ملاقا ہست۔ اللہ تعالیٰ سے کسی ضرورت کی تعمیل کی نیت سے دعا کرنا۔

ملاقا خوف۔ دشمن و مجرم کے خوف کے وقت کھڑکی بیٹ کے ساتھ ادا کی جانے والی نماز۔

ملاقا اسوف۔ سورج اچھا نہ نکلنے کے ساتھ ہر ادا کی جانے والی نماز۔

ملاقا سلی۔ رات کو لی کے ساتھ صبح کی نماز۔

ایسا سہارہ جس سے زہید، امی رضا مندی سے مزاج ختم کرنی چاہئے۔

روزہ۔ یعنی فجر سے مغرب تک نیت کرتے کھاتے، پیتے اور جمنا سے کام نہ لے۔

ترتیب۔ جس میں تمام کائنات و شرائط کو چھوڑا گیا ہو۔

جمع۔ ۱۰ عبادت یا عبادت مکان و شرائط کی رعایت کے ساتھ انجام دیا گیا ہو۔

صدق۔ ۱۰ عبادت جس کا مقصد غنہ خانی سے اجازت و عبادت کا حاصل کرنا ہو۔ ۲۰ عبادت اور محبت و اگر وہ مقصود ہو تو عبادت ہے۔

صدق الفطر۔ صدقہ جو نبی الفطر کی مجلس واجب ہوتا ہے۔
صرف۔ ۱۰ ش کا شمس۔ ۱۰ جیسے سونے کا سونے، چاندی کا چاندی، ۲۰ چاندی کا ایک اور سے ۱۰ ایک کرنی کا اور سونے کی کرنی سے۔ ۱۰ غیر ضرورت کرنا۔

صرف۔ ۱۰ ش کا شمس۔ ۱۰ جیسے سونے کا سونے، چاندی کا چاندی، ۲۰ چاندی کا ایک اور سے ۱۰ ایک کرنی کا اور سونے کی کرنی سے۔ ۱۰ غیر ضرورت کرنا۔

صرف۔ ۱۰ ش کا شمس۔ ۱۰ جیسے سونے کا سونے، چاندی کا چاندی، ۲۰ چاندی کا ایک اور سے ۱۰ ایک کرنی کا اور سونے کی کرنی سے۔ ۱۰ غیر ضرورت کرنا۔

صرف۔ ۱۰ ش کا شمس۔ ۱۰ جیسے سونے کا سونے، چاندی کا چاندی، ۲۰ چاندی کا ایک اور سے ۱۰ ایک کرنی کا اور سونے کی کرنی سے۔ ۱۰ غیر ضرورت کرنا۔

صرف۔ ۱۰ ش کا شمس۔ ۱۰ جیسے سونے کا سونے، چاندی کا چاندی، ۲۰ چاندی کا ایک اور سے ۱۰ ایک کرنی کا اور سونے کی کرنی سے۔ ۱۰ غیر ضرورت کرنا۔

صرف۔ ۱۰ ش کا شمس۔ ۱۰ جیسے سونے کا سونے، چاندی کا چاندی، ۲۰ چاندی کا ایک اور سے ۱۰ ایک کرنی کا اور سونے کی کرنی سے۔ ۱۰ غیر ضرورت کرنا۔

صرف۔ ۱۰ ش کا شمس۔ ۱۰ جیسے سونے کا سونے، چاندی کا چاندی، ۲۰ چاندی کا ایک اور سے ۱۰ ایک کرنی کا اور سونے کی کرنی سے۔ ۱۰ غیر ضرورت کرنا۔

صرف۔ ۱۰ ش کا شمس۔ ۱۰ جیسے سونے کا سونے، چاندی کا چاندی، ۲۰ چاندی کا ایک اور سے ۱۰ ایک کرنی کا اور سونے کی کرنی سے۔ ۱۰ غیر ضرورت کرنا۔

صرف۔ ۱۰ ش کا شمس۔ ۱۰ جیسے سونے کا سونے، چاندی کا چاندی، ۲۰ چاندی کا ایک اور سے ۱۰ ایک کرنی کا اور سونے کی کرنی سے۔ ۱۰ غیر ضرورت کرنا۔

صرف۔ ۱۰ ش کا شمس۔ ۱۰ جیسے سونے کا سونے، چاندی کا چاندی، ۲۰ چاندی کا ایک اور سے ۱۰ ایک کرنی کا اور سونے کی کرنی سے۔ ۱۰ غیر ضرورت کرنا۔

صبر	مسرالی قریب۔	ضعیفی	سورج کا انجلی روشن ہو جانا۔
صواب	حق اور درست بات کو چاہنا۔	ضجور کبریٰ	نصف نہار شرعی، یعنی صبح صادق سے لے کر غروب کا نصف۔
صدید	فضل و کار: نامانوس جانور جو ملکیت اور قابو میں نہ ہو، کا شکار کرنا، — شکار کیا جانے والا جانور کو بھی صدید کہتے ہیں۔	ضر	انقصان — اکثر اوقات یہ لفظ جسمانی نقصان کے لئے استعمال ہوتا ہے، اسی سے "ضرر" کا لفظ ہے جس سے معنی ایسے نقص کے ہیں جس کی جراثیمی ختم ہو گئی ہو۔
صدقہ	دو حکمت اور مہارتیں جو عظیم کے ارادے اور اس کے تصرف کی کوہیت کو خارج کرتے ہوں۔	ضرر	ہر طرح کا نقصان خود جسمانی ہو یا مالی۔
ضابطہ	علم حدیث کی اصطلاح میں ایسے راوی کو کہتے ہیں کہ جو قوت حفظ کے اعتبار سے قابل اعتماد ہو۔	ضرورت	وہ امور جو پانچوں مصالح حفظ دین، حفظ جان، حفظ نسل، حفظ عقل، اور حفظ مال میں سے کسی کی تکمیل اور بقا کے لئے ناگزیر ہوں۔
ضابطہ	ایسا کلی تعمیم جو بہت سی جزئیات پر منطبق ہوتا ہو، یہ اصطلاح فقہ اور دوسرے علوم کے لئے عام ہے۔	ضررہ القانص	وہ شکار جو ایک مرتبہ جال ڈالنے یا حملہ کرنے میں حاصل ہو جائیں۔
	— فقہ کی ایک خصوصی اصطلاح بھی اس لفظ سے موسوم ہے۔	ضعیف	وہ روایت جس کا ایک یا اس سے زیادہ راوی درج و تقویٰ اور قوت حفظ کے اعتبار سے قابل اعتبار نہ ہو یا اس کی سند متصل نہ ہو یا زیادہ فقہ راویوں کی روایت کے خلاف ہونے یا کسی نقلی علت کی وجہ سے قابل قبول نہ ہو، یا اس سے ثابت ہونے والا حکم قرآن یا حدیث متواتر یا اجماع امت سے صریحاً متعارض ہو۔
	— ایسا کلی جو مختلف فقهی ابواب سے متعلق ہو، اسے فقهی قاعدہ کہتے ہیں، جیسے "المصلحة تجلب الضرر"، یعنی مشقت بھارت کا دروازہ کھلتی ہے، اس قاعدہ کا تعلق مبادیات سے بھی ہے، اور معاملات سے بھی اور ضابطہ ایسے فقهی کلیہ کہتے ہیں جس کا تعلق کسی خاص فقهی باب سے ہو، جیسے اکل من کماں محبوباً بحق العیبر کانت نفعہ علیہ، یعنی جو شخص دوسرے کے حق کی وجہ سے مجبور اور بندھا ہوا ہو، اس کا نقصان دوسرے شخص کے ذمہ ہوگا، اس کا تعلق فقہ کے باب سے ہے۔	ضمار	وہ مال جس کے ملنے کی امید نہ ہو، خواہ اس لئے کہ جہاں مال رکھا جگہ یا دہری، یا اس لئے کہ جراثیمی شخص نے لے لیا ہو، یا کسی کے ذمہ باقی ہو اور وہ دین کا اٹھا کر رہا ہو۔
		ضمان	کسی شخص کے ہاتھ ضائع ہونے والے مال کے خس یا اس کی قیمت کا اس شخص پر واجب ہونا — فقہاء بعض اوقات "کفالت" کو بھی ضمان سے تعبیر کرتے ہیں۔
ضابطہ	ایسا جانور جس کے مالک کا پتہ نہ ہو۔		
ضابطہ	اس طرح ہنسنا کہ دیر تک آواز نہ پہنچے۔		

طواف دار۔ حج کرنے والے آفاقی مصلیٰ کا اپنے وطن کو واپس ہوتے ہوئے بیت اللہ شریف کا آخری طواف کرنا۔ اس کو 'طواف صدوا' کہہ دیا جائے گا۔
مہد بالیقین۔ بھی کہتے ہیں۔

طوال قرآن مجید کی ابتدائی سات سورتوں کو "سبع طوالت" کہا جاتا ہے، اور سورہ بقرات سے سورہ ناس تک کو مفصل، پھر مفصل کی شش قسمیں ہیں، ان میں سے سورہ بقرات سے سورہ بروج تک کی صورتوں کو طوالت منقسم کہتے ہیں۔

طول قہر۔ اور کھانسی کے معنی ہیں۔
طہارت (طہ کے ذریعہ ساتھ) نجاست معنوی یعنی دھوسہ غسل واجب کر دینے والی، توں یا نجاست ظاہری یعنی پتھریں یا کھانسی خطرے اور محسوس کی جانے والی نجاستوں کو دور کرنا۔ طہارت (طہ پر زبر) کے معنی اس آئینہ ہیں جس سے نجاست دور کی جائے جیسے پانی اور طہارت (طہ پر جلی) کے معنی طہارت حاصل کرنے کے بعد آل طہارت کے بچے ہوئے حصہ کہتے ہیں، جیسے دھوسہ یا پانی۔

طہر وہ مدت جس میں موت کو بغیر یا کھانسی کے آ رہا ہو۔
طہر بقاء اور بقاء کی بات۔



ظاہر دو کلام جس کی سرحدوں کے عین صحت سے ظاہر ہو جائے الیہ اس میں تفصیل، اتار لی کی چھانچھان ہو۔

ظاہر و اہمیت

ظہری میں ان اقوال، راہ کا کہا جاتا ہے جو اہم فرقے چمکتی ہیں۔ بسوٹا، جامع کتب، جامعہ اسلامیہ، کتب

پاک و گونا گونی کی کھانسی ہوتی ہے۔ یہ علاقہ اس وقت پڑتی ہے، جب علاقے کے کھانسی کے ذریعہ ایک بار بار سے زیادہ بار بار طواف دی گئی ہو۔

طلب اس کے معنی مطالبہ کے ہیں، خاص طور پر حق شفعہ کے تحت یہ اصطلاح ذکر کی جاتی ہے، طلب کی تین قسمیں ہیں:

(۱) طلب مواجہہ۔ یعنی جس ہی مسلم ہو کہ وہ زمین جس میں اسے حق شفعہ ملے گا، چاہے وہ کسی ملک میں ملے گا، حق شفعہ کا مطالبہ کرتا۔

(۲) طلب اثناء مواجہہ کے بعد اور آدمی کو کوہا دینا کہ وہ حق شفعہ کا طالب ہے، اس کو طلب تفریح بھی کہتے ہیں۔

(۳) طلب قصور۔ ان دو صورتوں کے بعد قاضی کی عدالت میں حق شفعہ کے لئے مقدمہ دائر کرنا۔

طریقہ نمازی جس کیفیت میں ہو، اس کیفیت میں، عطاء کو جہاں رہنا چاہئے، وہاں سکون کے ساتھ ان کا چکر رہنا (فقد کی کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے)۔

طواف عبادت کی نسبت سے کہتے ہیں کہ چاروں طرف چکر لگاتا۔

طواف زیارت حج کا صوفی فرقہ جس کو "واکی طواف" صبح سے ۱۲ بجے کے قریب آفتاب تک کرنا ضروری ہے، اسے "طواف کئی" کہہ "طواف آفتاب" بھی کہتے ہیں۔

طواف قدوم: آفاقی کے لئے بیت اللہ شریف کی زیارت کے ساتھ ہی کیا جانے والا طواف۔

اسے طواف تہجد، طواف قہار اور طواف مہد بالیقین بھی کہتے ہیں۔

سیر مطہر، اور لوازمات میں لکھ رہوں۔

طرف طرف کے تھکی مٹی کی فصل کے ساتھ ہونے کے زمانہ مکان کے ہیں۔ اصول فقہی اصطلاح میں کسی عزم سے متعلق ایسے مقررہ وقت کو کہتے ہیں جس میں اس عزم کی تعمیل کے بعد وقت بچا رہے، اور رد یا ہو گیا اس عمل کو کرنے کی گنجائش ہو، جیسے نماز اور اس کے لئے مقرر کیا ہوا وقت۔

قلم حق سے اٹل کی طرف ہر دل، اسی لئے دوسرے کی ملکیت میں بلا اجازت تصرف اور کسی عمل میں شریعت کی مقررہ حد سے تجاوز کرنے کو بھی قلم کہتے ہیں۔

عین جس معاملہ میں تردد ہو، اگر اس میں کسی ایک پہلو کی طرف رجحان ہو تو وہ "عین" ہے۔

تجہار پیوی یا پیکی کا لیا جائے جس سے اس کے چارہ و دھار کو تعبیر کیا جاتا ہو، یا اس کے جزو شائع — جیسے نصف، تم لی، چونکائی وغیرہ — کو نہیں یا رضائی عزم صورت سے یا اس کے ایسے مضمر سے جس کو دیکھنا حرام ہو تعبیر دینا۔

○ ○ ○

عارف وہ آدمی جنہیں طبیعت مطہرہ بارہ کرنے کی صلاحیت ملتی ہے، اس کا نقل قول سے بھی ہے اور فعل سے بھی، بعض حضرات فعل سے متعلق ایسے امور کو "عارف" سے اور قول سے متعلق ایسے امور کو "عرف" سے تعبیر کرتے ہیں۔

عارض وہ باتیں جو انسان کی الہیت کو متاثر کرتی ہیں، انہیں اصول فقہ کی اصطلاح میں "عارض الہیت" سے تعبیر کیا جاتا ہے، یہ عوارض اور قسم کے ہیں، عوارض ۱۲۰

اور عوارض مختلفہ۔

— عوارض متعلقہ وہ ہیں جن کے پیش آنے میں انسان کے ارادہ کا کوئی دخل نہیں ہو، یہ ہیں: جنون، عیالگی، بے شعوری (حسد)، کھول، زہر، بے ہوشی، بیماری، موت، بخاری، جیٹھ اور ناکاس۔

— عوارض منقطعہ وہ ہیں جن کے پائے جانے میں انسان کا دخل ہو، اور وہ یہ ہیں: جہالت، غش، سزا، اگر عوارض منقطعہ، ذوق، بے وقوفی (مذق)۔

عارفیت دوسرے شخص کو کسی مادی چیز کے بلا واسطہ منقطعہ کا مالک بنانا۔

عاشر جسے حکومت نے راستہ پر اس لئے مقرر کیا کہ گزرنے والے تاجروں سے ذکوۃ یا حکومت کا مقررہ ٹیکس وصول کرے۔

عاشوراء عرم یا عرم کی وہ ہی تاریخ۔

عائکہ وہ اہل تعلق جن کو خطا کی دیت میں شریک بنانا جائے، خواہ قرابت کی وجہ سے، یا ہم چہرہ ہونے کی وجہ سے۔

عام وہ لفظ جو افراد و اشخاص کے مجموعہ کو لفظ یا معنی کے مجموعہ کے اعتبار سے شامل ہو۔

عالم جس شخص کو حکومت کی طرف سے ذکوۃ یا ٹیکس وصول کرنے کے لئے مامور کیا گیا ہو۔

عبادت اللہ تعالیٰ کے سامنے تدبیر اور فرد کی اختیار کردہ — اسی فرد کی کے شخصوں میں ایک باری تعالیٰ کے احکام کی اطاعت یا غرضی برداری بھی داخل ہے۔

عبادہ فقہاء کے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت محمد

دوسرے نکار اور صبر و ضبط سے کام لےنا۔	کہا جاتا ہے۔
دو اشیاء میں کی مقدار میں کم و بیش کی جاتی ہے۔	مطلوبہ شخص کا نام سے جو اس کا نام ہو، اور ہی کے لئے وہ کام لے گا۔
اگر ان کے افراد میں زیادہ تفاوت نہ ہو تو "معدنی" کہتے ہیں، اور اگر ان میں زیادہ تفاوت ہو تو "معدنی تفاوت"۔	مطلوبہ شخص کا نام سے جو اس کا نام ہو، اور ہی کے لئے وہ کام لے گا۔
عدالت کے نام سے۔	انسان کے اندر مستقل طور پر ایسی کیفیت کا پیدا ہونا جس سے عقل واقع ہو۔ چنانچہ جو شخص اس میں جی ہو، کبھی سمجھ اور ان کی سی بات کرنا ہو اور کبھی نہ کرنا ہو، ایسے شخص کو مستعد کہتے ہیں۔
عدلیہ کا ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف متعلق ہونا۔	زمانہ و بلیت میں درجب میں بھی قربی کی جاتی تھی، اسلام میں اتنا اس قربی کا تصور باقی تھا، بعد میں منسوخ کر دیا گیا۔
عدلیہ کا ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف متعلق ہونا۔	ہر آواز بلند قیہ پڑھنا۔
عدلیہ کا ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف متعلق ہونا۔	کسی بات کے ممکن نہ ہونے یا اس کی وجہ سے شدید مشقت میں مبتلا ہونے کے اندیشے یا شدید مشقت کے خوف کی وجہ سے کسی کام کو کرنے کا نہ ہونا۔
عدلیہ کا ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف متعلق ہونا۔	اتحاد یا جانور نہ جس میں معمول کے مطابق گونا گور کیا ہو۔
عدلیہ کا ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف متعلق ہونا۔	جو چاہے۔ اس معنی زبان کے ہیں مادی کے سونٹے کو چھوا کہتے ہیں۔
عدلیہ کا ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف متعلق ہونا۔	روح پر اس صورت قدر بنا کر تائی یا قوس سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے، یعنی نہ کہیں اور نہ کہیں نہ ہو اور ہر قوس پر کرے اور گناہ سترہ کا بار، درجہ تک نہ ہوتا ہو، نیز ایسی قوس سے جنہاں جو صورت اور شرافت کے خلاف تھی مٹی ہو۔
عدلیہ کا ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف متعلق ہونا۔	تلاش کے قسم ہونے کے بعد خواہ موت کی ذریعہ ہو یا صلح کے ذریعہ، یہ ایک متعلقہ حالت تک صورت کا

— فقہاء کے یہاں سونے اور چاندی کے علاوہ
دوسرے اسال کے لئے بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے —
اس کی مختصر معنی ہے۔

غرضی

حرز و تبرک

عرف بوقول یا فعل دولی میں گھر کر کیا ہو، اور مع علم اس
توقیل کرنا ہو۔

عرف

عرف عام بزلفہ ملا تو اس میں مردع ہو۔

عرف خاص: جو خاص شہر قبیلہ، پیشہ کے لوگوں میں
رادع بنا کر ہو۔

عرف عملی: دھوکے کے درمیان پایا جانے والا عملی راج
جیسے قمار، نہ حلیہ یا سر کھلا رکھنا وغیرہ۔

عرف فنی: تعمیر دیان سے متعلق پایا جانے والا راج
کسی امر میں رد کے بعد اس کو انہام اپنے کا پختہ
اور رد کر لینا۔

عرفیت: وہ احکام جو اصل کے اعتبار سے مشروع ہوئے ہوں،
نہ کہ کسی عارض کی وجہ سے۔

عشر: زمین کی پیدوار میں واجب ہونے والی زکوٰۃ —
چوں کہ عام طور پر پیدوار کی فیصد واجب ہوتی ہے،
اس لئے اسے عشر کہتے ہیں۔

عشر ذی الحجہ

اس سے ذوالحجہ کی پہلی سے لے کر نویں تاریخ تک
مرد ہے، یعنی یوں تو عشر کے معنی دس کے ہیں لیکن
عربی زبان میں اکثر پر کل کا طلاق کر دیا جاتا ہے،
اسی لحاظ سے اسے عشر کہتے ہیں۔

عصبہ

وہ قرابت دار جس کا عصبہ میراث میں صرف ہو اور ذوالی
القرابت کو اپنے سے بعد نہ پہنچے، ہے وہ اس کی طرف

نہتا ہو۔

عصبہ الحرة: وہ مرد و عورت جس کا میراث سے رشتہ
جوڑنے میں کسی عورت کا واسطہ نہیں ہو۔

عصبہ غیر ذوالعورت: جو عورت کی میراث کے ساتھ مل کر
عصبہ فنی ہو جیسے بھتیجی اور بھتیجی۔

عصبہ بالمسب: جو نسبی رشتہ کی بنیاد پر نہیں، بلکہ آزاد
کرنے کی وجہ سے عصبہ قرار پاتا ہو۔

عصباء

وہ جانور جس کا کانا نکلا ہو۔

عقل و

وہ عورت جو عقل و فہم کی بنا پر نکلا ہو اس بیماری
میں عورت کی شرکت میں نکلا ہو ایسا گوشت اجیرا جاتا ہے جو
برائے کس رکاوٹ اور شواہد کا باعث ہوتا ہے اس
بیماری کو "قرن" بھی کہتے ہیں۔

عقو

نصاب زکوٰۃ کے لئے جو درجہ چھین گئے ہیں،
ان کا ردائی عصبہ عقو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ ایک کبوتر اور دس اونٹ میں دو
کبوتری ہے تو پانچ سے نو تک کا عدد عقو کہلائے گا۔

(راغب برزنجی) وہ چیز جن کو قرار دوام ہو جیسے زمین،
مکان۔

عقبہ

(راغب برزنجی) برقی برزخ (سوت کے بعد ہوتی رہا جانے والا)
اور ذوالعمر اور عورت۔

عقد

کسی تصرف کے سلسلہ میں ایجاب و قبول کو ایک
دوسرے سے مربوط کرنا۔

عقد مضایف: ایسا معاہدہ جس کو مستغنی کی طرف منسوب
کیا گیا ہو۔

عقد مستغنی: وہ معاہدہ کسی شرط کے ساتھ مشروط ہو۔
عقد مکتو: جو معاہدہ کسی شرط سے متعلق نہ ہو اور نہ مستقبل

کل ہو: ایسے کل کو کہتے ہیں جس میں قائل کا مقصدی
مشقوں کو کتنی کن ہو اور اس سے اس کے لئے ایسا اعتبار
استعمال کیا ہو جو یا موصوفی یا موصیہ ہوتا ہو۔

(معا پریشی پر جزم) — کل کی مخلص اپنی چیز دوسرے
کس کی عمر بھر کے لئے بہرہ کرے اور کہے کہ تمہاری
سوت کے بعد یہ میری طرف واپس آ جائے گی۔

بیت اند شریف کی احرام کے ساتھ عمرہ کی نیت سے
زیارت و طواف اور صلا اور وہ کئے اور یہاں مخصوص
طریقہ پر جمی۔

دافل جو انسان یا جانٹ سے ہلا مارا دوسرا ہو۔

تسی کو لیا کہ تمام افراد کو یہ یک وقت ملے ہوتا۔

غیر مجاز: ایسی محنتی مجازی مراد لیا جائے کہ حقیقت بھی
اس کا ایک جز ہو نہ جائے۔

مرد مشترک: لفظ مشترک کے ایک سے زیادہ معنی ہ
یک وقت مراد لئے جائیں۔

(معا پریشی) شرکت کی ایک قسم — شرکت کے ذیل
میں لکرا چکا ہے۔

(معا پریشی) بدقولی پر ذریعہ تحریف (معا پریشی)۔

(معا پریشی) ان کا غافل ہو جو ہونے کے باوجود جو مراد
طوت سے صحبت کرنے سے قاصر ہو، یعنی امرود۔

(معا پریشی) اس لفظ سے متنی ہر کے کہیں ہیں اور صل
کے بھی، عام طور پر بہ ذرا نفرت قی کرنے کے معنی
میں استعمال ہوتا ہے۔

عادت کی جمع ہے، دیکھئے: عادات۔

عارضی کی جمع ہے، دیکھئے: عارضی۔

مرد اور عورت کے جسم کا وہ حصہ جسے دوسروں کے سامنے

کی طرف منسوب ہو۔

مقدور موقوف: جو اپنی اصل کے اقتدار سے شروع ہو،
جس کا دوسرے کے حق کی وجہ سے محض تکمیل ہو۔

جانور کے جسم کے کسی بھی حصہ میں لگایا جانے والا دھرم
نکڑا کی وجہ سے ہر ذریعہ واجب ذہن اور عورت کو بہ

طور پر جان سے بھرنا کہ وہ حصہ دلا یا جاتا ہے، بہ شریک
مرد کے ہم ہمت ہونے میں عورت کی رضامندی نہ ہو،
اس کی کوٹھڑی کہتے ہیں۔

(معا پریشی) اذیت، یعنی وہ مال جو جان کے بدلہ دیا
جائے۔

دورانی چلا کے والا کی کی بدائش کے ساتویں دن یہاں
اس کے بدلہ کی اور ان دی جاتی ہے۔

اصول فقہ کی اصطلاح میں مکس اسے کہتے ہیں کہ کسی
دفعہ کے پائے جانے کی وجہ سے اس سے متعلق

علم کے نہ پائے جانے کا حکم لگایا جائے۔

جو بھی کسی دوسری جہی کے پائے جانے کو بتاتی ہو —
اہلہ علامت اور جس چیز کی علامت ہو ان کا ایک

دوسرے کے ساتھ پایا جانا لازم نہیں۔

دو دفع جس کی طرف حکم کی نسبت کی جائے، جیسے:
مگر چیزوں میں منفعت نہ کی طرف رجوع کی نسبت

کی جاتی ہے۔
طوت دوسرا ایسی طوت جو نفس حق تک محدود ہو۔

طوت متعین: ایسی طوت جو مخصوص سے غیر مخصوص
تک محدود ہو۔

(معا پریشی) ماحول کی اجرت۔

کسی چیز کا بالا، اوپر کرنا۔

(۱) لینا موقوف جس کے پاس اپنا قرض ادا کرنے کی

استطاعت تھی ہو، اور قرض ادا کرنے کے بعد وہ

نقدہ بزرگوں کے ہندو مال کا مالک بن گیا ہے۔

(۲) وہ شخص جو دو مسلمانوں میں صلح کرنے یا کسی شے کو

بیع کرنے کے لئے کوئی مالی ذمہ داری قبول کرے۔

نسی فی کی ادا کی یا اٹھائی۔

نسی فی کے غرض میں جو چیز دی جاتی ہے، اس میں

نقص کا پناہ نہ۔

— اگرچہ نقص دہی انشا ہوا جسے عام طور پر نقصان

کہا جاتا ہے تو یہ ”نقص بیز“ ہے۔

— اگر اس وجہ سے نقص ہوا جسے اس میں چیز میں نظر

انداز نہیں کیا جاوے تو ”نقص فاحش“ ہے۔

دن کا کھانا صبح سے سہرے کے گھٹنے کو خوا

نہتے ہیں۔

جس کا پایا جائے اور نہ پایا ہو تو اس کا مکان ہو۔

نسی فی کی قیمت ایچ ایڈا سٹی کی مدت میں جہالت

داہیا ہوگی غرض سے تعمیر کیا جاتا ہے۔

جس کا پورا جائزہ پایا جائے دونوں کا مکان ہو۔

نسی فی کی قیمت ایچ ایڈا سٹی کی مدت میں جہالت

داہیا ہوگی غرض سے تعمیر کیا جاتا ہے۔

نظام یا باڈی۔

دھوکہ دینے والے شخص جسے نظر انداز نہیں کیا جاتا چھوڑنا۔

اس کے خلاف وصف کا اٹھا کرنا۔

وہ حد تک جس کے سلسلہ سند میں نہیں مرنا۔

دار کی یا باڈی۔

جس پر دین واجب الاداء ہو۔

کھانا بزرگوں۔

مرات فیض سے مراد ٹرگا، پچھلا جھڑ اور غصہ تین

ہیں۔

غرض فیض یا اعطاف ہے۔ — میراث کی تقسیم کے

اصول کے اعتبار سے دارمیں کو نقصان پہنچنے کے لئے

جہد و سبقت کی گئی ۱۰۱۷ء دارمیں کے مجموعہ

سے تنگ ہو جائے تو حقیقت بعد مسئلہ و مقررہ حصہ کے

نہ کر رہا۔ لے لیا ہے۔

نسی فی کی ذلت یا اس کی دیت میں ایسا نقص جو اس

کی میں غفلت نے طرے ہو۔

میراث یا موقوفہ میں کسی شے کی قیمت لگانے

والے کو دیت نہیں دیتے ہوں۔

میراث فاضل یا تقسیم جس کی جہد سے اس میں کی قیمت

میں قرض و قرض واقع ہو جاتا ہو۔

اس پر نہ ایہ واسطہ دیا جائے کہ اسے صریح

ہے کہ یہ شخص قرض مانگے، قرض دینا، یا یہ شخص

ہے اصل کرنا چاہتا ہو، یا نہ یہ، و قرض، یا کے ساتھ

ماخذ مسئلہ ایک دوسرے کو پہنچنے سے ہی ہارو

۱۰۱۷ء میں اٹھا، غرض کہ ۱۰۱۷ء کو کرنا۔

اس پر نظر نہ ملے ہوئے

(۱) (۲) (۳)

الغرض فیض میں جہد سے اس میں جہد سے دیت نے

لے لی گئی یا جہد یا جہد نہ کرنا ہے۔ اس نے جہد

پیدا کیا، یا نہ کرنے، یا نہ کرنے سے تعمیر کیا گیا ہے۔

نکاح کے صرف میں غرض میں گامی ذکر آیا ہے، نظام

سے کیا گیا ہے، لیکن مسئلہ میں دوا نہیں ہیں :

غیلہ : ماخذ حرات کا داروہ چلا کر داروہ چلانے کی حرات سے ہم بڑھتی ہوا۔

(۱) (۲) (۳)

غیر : نئے عام فتنہ کا ارتکاب کرنے والا۔

غاسر : جو سولہ نئی اصل کے اعتبار سے درست ہو اور کسی عام حرجی و صلیب کی وجہ سے درست اسے اختیار کے یہاں غاسر کہتے ہیں، جیسے خرچہ و فراغت کے معاملہ میں بھی میں بھی میں ہی بنے کی علامت ہو، یہاں تو یہ بھی ہوا ہو، لیکن سامان کے تقاضوں کے خلاف کوئی شرط نکالنے کی ہو۔

غاکبہ : یہ بھی جو چھوڑت کے کھائے جاتے ہیں، نہ کو بطور حقہ رکے۔

غوی : احکام تہذیب کے بارے میں سوال کا جواب۔
غرائض : جو عمر میں نے ذریعہ حیرات کی قسم کے احکام مستور ہوں۔

غریضہ : فتنہ یا فریضہ میں ملے کر کہتے ہیں اسی کو کہنا نام ہو
واماں کا ثبوت دلائل شرعی سے ہو۔

غسارہ : غسارہ اس اصطلاح کا تعلق قیاس سے ہے یعنی فریق مخالف کا اس مسئلہ میں قیاس سے استدلال نہ کرنا صحیح نہ ہو، لیکن یہ نفس اس قیاس کے خلاف پر دلیل ہو۔

غسارہ : اس کا تعلق بھی قیاس سے ہے اسرار سے ہے کہ فریق مخالف نے فکر سے لے کر جس بات کو علت بنایا اور اس علم کی جائے اس کے برعکس علم سے لے کر علت ہو۔

غسارہ : غسارہ کا تعلق بھی قیاس سے ہے اسرار سے ہے کہ فریق مخالف نے فکر سے لے کر جس بات کو علت بنایا اور اس علم کی جائے اس کے برعکس علم سے لے کر علت ہو۔

غسارہ : غسارہ کا تعلق بھی قیاس سے ہے اسرار سے ہے کہ فریق مخالف نے فکر سے لے کر جس بات کو علت بنایا اور اس علم کی جائے اس کے برعکس علم سے لے کر علت ہو۔

غسل : (غ پر پیشانی) پر سے جسم پر پانی بہاؤ (جس میں کالی ترہ اور کاس میں پانی کا عامی شامل ہے)۔

(غ پر ہر) : مطلقہ معنی: ہر وہ بدن جو یہ جاسے کہ کوئی اور بھی۔

(غ پر ہر) : غسل میں مساوات معنی: ہر وہ بدن جو یہ جاسے کہ کوئی اور بھی۔

غیر : خرچہ و فراغت میں بھی کا کوئی غیب کر وہ نہ کہہ کر خریدار سے چھوڑ دے۔

غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔
غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔

غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔
غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔

غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔
غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔

غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔
غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔

غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔
غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔

غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔
غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔

غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔
غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔

غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔
غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔

غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔
غصب : (غصب) : غصب کے بغیر خرید چھوڑ دے۔

کی کار تکلیف ہو۔

فرضی جو فرض ہے۔ حدود کے لئے شریعت کی طرف سے یا حلقہ فرض کی طرف سے جاری نہیں ہو۔

فرد شرعی، علی احکام کو اس کے متعلق اس کی روشنی میں ہانا۔

فقیر جس شخص کے پاس معمولی مقدار میں مال ہو اور غائب زکوٰۃ کا قیمت کے بقدر مال کا مالک نہ ہو۔

فلکوس نفس کی حق ہے اور عاقبت سے جانے جا۔ الے کیے۔

فنا اذالہ جو دشمنوں سے بغیر جنگ کے اسامی غور سے کو حاصل ہو۔

— سایہ زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک کا سایہ۔

فی سبیل اللہ

اللہ کے لئے جس قابل ز۔ زوالے۔

○ ○ ○

قابلہ آپارینی اور صورت اور ادب ش۔ زمرہ ہے۔

قائدہ وہی قصہ جو اپنی جزئیات پر منطقی ہو۔
قائدہ فقہیہ، پتہ فقہیہ کہہ کو کہتے ہیں، جس کا تعلق فقہ کے مختلف مذاہب سے ہو۔

— مذہب اور فقہیہ کہہ جو کسی ایک ہی فقہی باب کے مسائل پر منطقی ہوتے ہو۔

قانون اور مراد جہاں اپنی تمام جزئیات پر منطقی ہو اور اس سے اس جزئیات کے احکام جانے چاہئے ہوں۔

قبضہ قبضہ کسی مبیعہ کی حیثیت اور اس سلسلہ میں لوگوں کے مداخلت کو سمجھانے کو کہہ اپنی قبول میں لینا۔

قبلہ

توں

فعل

وہ صفت جس کی طرف رخ کر کے لڑاؤ کیا ہے۔

کسی بھی معاملہ میں ایک طرف کی طرف سے پیش کش کے بعد دوسرے شخص کی طرف سے کسی شکایت کے لئے تعمیر العقبہ کی جاتی ہے اسے قبول کیجے ہیں۔

ہانا سے ہانا ہانا۔

قتل قتل کرنا یا جان پر جو کہ تہدید یا تہدید کی طرف سے ایک شخص سے مل کر کے، زہن، جان، جسم، تلو، روح، دار و بخت اور گھر کی آگ و دھیر ہو۔

قتل عمدہ یا ارادہ کوئی چیز سے دار کرنا جو تہدید نہ ہو تہدید کی طرف سے ایک تہدید یا تہدید اس سے موت آتی ہو جانے، ایسے تہدید کو دہیر ہو۔

قتل خطا غلطی میں کسی شخص پر دہیر کرنا یا تہدید چاک ہانے کی وجہ سے کسی آدمی کی جان چل جائے ایسے تہدید کو تہدید اور دہیر سے تہدید تہدید پر مطلق ہو کہ وہ تہدید ہے، یہ تہدید تہدید کی جان کو اور تہدید کی تہدید۔

قائم قائم و مضبوط جس میں تہدید کوئی ارادہ نہ ہو، تہدید کی کامیابی کو اور دہیر سے تہدید کی کامیابی کی جان چل جائے ایسے تہدید کو تہدید اور دہیر سے تہدید تہدید پر مطلق ہو کہ وہ تہدید ہے، یہ تہدید تہدید کی جان کو اور تہدید کی تہدید۔

قتل قتل کرنا یا جان پر جو کہ تہدید یا تہدید کی طرف سے ایک شخص سے مل کر کے، زہن، جان، جسم، تلو، روح، دار و بخت اور گھر کی آگ و دھیر ہو۔

قصد قصد کسی مبیعہ کی حیثیت اور اس سلسلہ میں لوگوں کے مداخلت کو سمجھانے کو کہہ اپنی قبول میں لینا۔

کے لئے۔	انگریزوں کا وہ نہیں کر سکتا تو اس کا مثل ادا کرتا۔
اس طرح ہنسنا کہ ہنسی بھی نہ لے۔	— کسی ناخوشی، غم، شرمی کو جان کرنا اور اسے
یہ طرح کی بات ہے، یعنی موقع ہو جاوے تو کسی اہل کے	فریقین پر لازم قرار دینا کسی سے خاصی ہے۔
سمجھتا ہوں، میں نے اس طرح ہنس دیا، جس کو دلچسپی کہتے ہیں۔	نفسی لکھی جاتی ہے، جس کے خلاف پہلو کا کوئی احتمال نہ ہو۔
(نہ ہر روز) قصاس اور ابر کا بدلہ۔	تفسیر ایک خیانت، جرم، ماتہ، قدیم میں سرورج تھا یہ آٹھ ٹوک کا
دو بول جس کا انسان اپنی زبان سے بھٹک کرے، غواہ	ہوتا تھا اور ایک ٹوک ڈرچہ صانع کا۔
وہ ایک عملیات ہو کر قص، — مہاراجہ کی رائے	فلسفہ پانی یا کھانے کو لئے جو معدہ کی طرف سے آتی ہے۔
کو بھی قول سے تعبیر کیا جاتا ہے۔	فلفہ مٹکا، مٹکا کے یہاں وہ فلفہ پانی کی مقدار، بغیر کھاتی
کسی منصوبہ یا عہد کی طرح منصوبہ، مقررہ حالت	ہے، خواہ مخواہ کے گچ قول کے مطابق وہ فلفہ پانچ سو
مسئلہ پر غلطی کے مشترک ہونے کی وجہ سے لگتا۔	نقد اور دی و دل کا ہوتا ہے، جس کا وزن سو جودہ اور اذان
اس طرح کہڑا ہے کہ اس میں جھکاؤ نہیں ہو۔	میں میں خواہ کے نزدیک ۱۸۵۷ء کو شروع ہوا ہے۔
قیام لیکن، رات کے وقت ادا کی جانے والی نماز،	تہار جہاں، یعنی ایسی رقم جس کا حاصل ہونا اور نہ ہونا معلوم
لیکن خاص طور پر اس سے نماز پھر ادا ہوتی ہے۔	نہ ہو اور یہ کسی معقول سبب کے بغیر ہو، خاص طور پر
پانچ جہاں اور چھ اور اذان شمس ۱۸۵۷ء میں شروع ہوا۔	تعمیل میں وہ صرف شرط رکھنے کو بھی کہتے ہیں۔
خلف ہمارا کوئی ایسا کام کرنا۔	تفن تکمیل نظام جو نہ صاحب ہوا اور نہ ہو، یعنی نہ اس سے یہ
کسی بھی کا حاصل نفع نہ ہو کہ وہ ریت جو فریقین کے	تفت اختیار دیا گیا ہو کہ وہ ایک متعین رقم دے کر آزاد
درمیان غصے پائی ہو، جو قیمت فریقین کے درمیان	تفت ہو جائے، مگر نہ یہ کہا گیا ہو کہ ایک کی صورت کے بعد
لئے پائی ہو، اس کو کھنٹے کہتے ہیں۔	تفت وہ آزاد ہو جائے گا۔
○ ○ ○	تفت اس کے متعدد معنی ہیں، آزاد کرنا، مطلق کرنا،
اذا حار۔	تفت اطاعت کرنا، قیام، دستور۔
کالی	تفت — دعا و خیرت جو نماز و رخصتی میں چلی جاتی ہے، معروف
کاہن	تفت ہے، اسی طرح کسی خاص نصیحت اور اہلکار کے مروج
ہو، جو خیر کی باتوں سے باہر ہونے کا دلی ہو۔	تفت کے لئے ایک مخصوص زمانہ احتیاج ہے، جسے قوت
کیرہ	تفت ہزار کہتے ہیں۔
روانا، جس پر حدیث کا وہ مقرر ہو، یا اس پر اللہ و رسول	تفت (نہ ہر روز) جو اہل استعمال کے لئے ہو، نہ کہ نہایت
کی حالت غضب کا انکار ہو، یا اس پر عذاب آخرت	تفت
کی ہو چلا ہو۔	

کفر کی نذر دینی حدود پر تین قسمیں ہیں	لعان	شوہر کی طرف سے اپنے زوجہ کی بیعت ہونے پر
کفر خرد: خدا کا یا خدوہ بات دین میں سے کسی کا انکار کرنا۔		خداوندی سے مربوط قسم اور عورت کی طرف سے شوہر کے چھ ہونے پر غضب الہی سے مربوط قسم، یہ مرد کے حق میں تہمت اندازگی کی حد اور عورت کے حق میں نہ کی حد ہے اور یہ مکمل اس وقت سراہا جاتا ہے جب شوہر نے بیعت پر نہ کی تہمت لگائی ہو، لیکن وہ چار بتی کو باطن میں نہیں کر سکے، اور عورت کو اس کا اقرار بھی نہ ہو۔
کفر لسانی: دل سے ایمان نہ لانا اور زبان سے ایمان کا اقرار کرنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسے کافر کو منافق کہا جاتا تھا، ہر اس شخص کی یہ کیفیت ظاہر ہو جائے تو اسے زہریق کہا جائے گا۔	لعب	مزاج کے طور پر کیا جانے والا فعل، یا بطور تفریح یا کسی درست مقصد سے خالی یا غیر فاعل۔
کفر آخرت کا دوسرا جنہوں کو چھپا جاتا ہے۔	لغو	مٹنے کی کسی سادہ الفاظ اور لغو کا ہونا۔
جس کی وفات اس حال میں ہوئی ہو، جس کی اولاد اور والدین نہیں ہوں۔		— کسی واقعہ کے بارے میں غلط واقعہ بات کو صحیح سمجھ کر منہ بھرا۔
دو قسمیں ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اعتقاد سے بحث کیا جاتا ہے۔	لغاف	کٹن میں اوپر کی کپڑا اور چم سے چلنا کو ہیبت لیتا ہے، اور سر کے اوپر اور پاؤں کے نیچے باندھا دیا جاتا ہے۔
رومی یا کیفیت جس کا معنی دوا کا دوسرا وجہ ہے۔	لغف	جہاں زمین پر لایا جائے اور مالک کا پتہ نہ ہو۔
وفاق جس کا معنی سستی تو دیش ہو، لیکن اس کے استعمال میں میں ایک سے زیادہ معنوں کا استعمال ہو۔	لغفہ	ایسا تاباغ جس کی ماس زب کے پتہ نہ ہو، جو لوہم ہو جانے کی وجہ سے یہ افرات فرات کے خوف پانہ کی تہمت سے بچنے کے لئے بچے کھرا دیا چھوڑا گیا ہو۔
زمین کے اندر لایا جانے والا نہیں۔	لجو	بے ناکہ کام میں لگانا۔
مستقل سے متعلق خبریں ہیں۔		
لاحق	لواطت	جوابدہ، نماز میں امام کے ساتھ شامل ہوا، لیکن عضو اوت چاہنے کی وجہ سے نماز کے درمیان با آخری صدمہ ماسکی افتہ نہیں کر سکا۔
لحم	لوٹ	جس کے بعد کی واپسی۔
لحمہ	میل	خودب آفتاب سے طالع صاف صاف کھاتہ۔
	لیانہ الیہ	شعبان کا دن گذر کر آنے والی شب۔
	لیانہ القدر	شب قدر، جس کی تاریخ میں طبعی طور پر معلوم نہیں۔

مادہ آجمن	درخت سے لے کر ہر شے کی چیز کے لئے بغیری جس میں شے خیر آگیا ہو۔	مارن	ناک کا زخم دھ۔
مادہ عظم	جو پاؤں میں خیر آگیا ہو۔	ماحول	دو استخوان یا شیاؤں جو ایک دوسرے کو دیکھتی جاتی ہیں۔
مادہ عظم	خیر اور پاؤں میں خیر آگیا ہو۔	مال	دو شے جس کی طرف طریت اٹھل ہوتی ہو، اور اس کی خرید و فروخت کی جاتی ہو وغیرہ ایک جگہ سے دوسری جگہ آملی انتقال ہو یا نہ ہو۔
مادہ عظم	جو خود پاک ہو، لیکن پاک کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہو۔	مال مستوفی	دو مال جس سے شرعاً نفع اٹھا جا سکتا ہے۔
مادہ عظم	جو پاک بھی ہو اور پاک کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔	مال ذی	جس مال میں قلم و حرام یا تجارت کے ذریعہ افزائش ہوتی رہتی ہے۔
مادہ عظم	جو پاک ہو اور پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، لیکن اس کے استعمال میں کراہت ہو۔	مانع	دو صفت میں کی ہو، سے غلطی کے پائے جانے سے روک دینا کہ ہمت نہیں ہو پاتا، جیسے وارث نے مورث کو حق کر دیا تو یہ حق میراث میں مانع ہو جائے گا۔
مادہ عظم	جو پاؤں میں اپنی اصل خلقت پر باقی ہو، اس میں کوئی ناپاک چیز ملے ہو، اور نہ کوئی پاک چیز ملے کر ناپاک آگئی ہو۔	مؤلفہ القلوب	جو مسلمانوں کو اسلام پر دعوت دے، کچھ غیر مسلموں کو اسلام کی طرف، مگر کرنے والا اسلام اور مسلمانوں کو ان کے شر سے بچانے یا مسلمانوں کو دھوئی زکوٰۃ کے سلسلہ میں فتوان کے طور پر ابتداء اسلام میں زکوٰۃ کی رقم بھی دی جاتی تھی۔ — ان حضرات کو مؤلفہ القلوب کہتے ہیں۔
مادہ عظم	جو پاؤں میں ایسا نہ ہو، اور نہ ایک ہی جگہ پر پاک پائی ہو دوبارہ استعمال نہ کیا جائے اور گہرائی اتنی ہو کہ دونوں ہاتھوں سے پاؤں لایا جائے تو زمین کھلے نہ پائے۔	مؤول	دو لفظ مشترک جس کے مختلف معنوں میں سے کسی ایک معنی کو عام مکان کی بنیاد پر ترجیح دی گئی ہو۔
مادہ عظم	جو پاؤں میں ایسا نہ ہو، اور نہ ایک ہی جگہ پر پاک پائی ہو دوبارہ استعمال نہ کیا جائے اور گہرائی اتنی ہو کہ دونوں ہاتھوں سے پاؤں لایا جائے تو زمین کھلے نہ پائے۔	مہاج	شارع فقہان نے جس شخص کے کرنے اور نہ کرنے میں اختیار دیا ہو۔
مادہ عظم	جو پاؤں میں ایسا نہ ہو، اور نہ ایک ہی جگہ پر پاک پائی ہو دوبارہ استعمال نہ کیا جائے اور گہرائی اتنی ہو کہ دونوں ہاتھوں سے پاؤں لایا جائے تو زمین کھلے نہ پائے۔	مہارات	یہی طور ہے اسی طرح طلاق حاصل کرنے کے بعد دونوں ایک دوسرے کے جملہ حقوق سے بری اٹھ رہیں گے۔
مادہ عظم	جو پاؤں میں ایسا نہ ہو، اور نہ ایک ہی جگہ پر پاک پائی ہو دوبارہ استعمال نہ کیا جائے اور گہرائی اتنی ہو کہ دونوں ہاتھوں سے پاؤں لایا جائے تو زمین کھلے نہ پائے۔	مباشرت	نہیں شخص کو باطلہ اصطلاحاً مہارت — بالواسطہ کسی شخص

نہیں آتی تو یہ واجب ہے اور دوسری حلقہ عورتوں کے لئے واجب۔

مستن: حدیث کا اصل معنیوں میں سے ایک ہے۔

— فقہاء کے یہاں ان کتابوں کو مستن کہا جاتا ہے، جن میں زیادہ تر اربعہ اربعہ کے احکامات کے متعلق نقل کرنے کا اہتمام کیا گیا ہو اور جو کسی اور کتاب کی شرح یا تفسیر نہ ہو۔

مستحضر: جو صورت چہرہ سے باز آکر دے۔

متواتر: وہ حدیث جس کی نقل کرنے والے درود میں کئی جڑی تعداد میں رہے ہوں، کہ عادتاً ان کا جمع ہونا متعلق ہوتا تھا۔

مقدام: قدم چلنے، مس کرنے کا وقت گزرنے کے بعد، قدم کی وجہ سے بعض فقہاء کے نزدیک حد موقوف ہو جاتی ہے، شراب نوشی میں سہ سے شراب کی ہر ذرہ اور جانتے تو مقدم تھیں اور جانتے گا نہ، چھری، جہت انداز کے جرائم میں ایک ماہ گزر جائے، تو مقدم ثابت ہو جائے گا، اسی وقت اعلیٰ کیا ہو دھڑکی کے لئے کوئی مقول جیب ہو جوتا۔

مقدمین، متاخرین:

مقدم اور تاخر یعنی پہلے ہونا اور بعد میں ہونا ایک ہی چیز ہے، لیکن عام طور پر تیسری صدی ہجری کے آخر پر کی کوششوں اور بعد کے لوگوں کو متاخرین میں شمار کرتے ہیں۔

محتوی: جو شخص وقت کا گھبراہٹ اور اس کا حوالہ ہو۔

مشتعل: عین تیرا۔

مشکت: گھبراہٹ، شہرہ سے کسی طرح پکایا گیا ہو کہ وہ تھوڑا سا علی

کے انچا سو دینے کو سب کہتے ہیں۔

مہاجر: عادتاً یہاں ہی حالت میں مرد و عورت کا ایک دوسرے سے اتصال اور دخول کے بغیر اعطاء نکاح کا ایک دوسرے سے محاسب۔

مہملہ: ایک دوسرے پر اس طرح سخت بھینچنا کہ اگر میں حق اور فریق مخالف باطل پر نہ ہوں تو مجھ پر اللہ کی سخت ہو۔

معتد: جو شخص نکاح یا طلاق کی وجہ سے پاک ہو گیا ہو۔

مہرم: سرنام کا مہرم۔

میلون: جس کی موت حدیث کی بنیاد میں شروع ہوئی ہو۔

مین: جس کی مرد و عورت ہو، یہ اصطلاح محل کے مقابل میں استعمال ہوتی ہے۔

مستحکم: عقد نکاح میں نذر دیہہ میں پیدا ہونے والی حرمت کی وجہ سے دخول کے بعد ایسی سے پہلے مرد و عورت کا ایک دوسرے سے ترک تعلق کر لینا، — بعض فقہاء کے نزدیک صرف کلی طور پر ترک تعلق کافی نہیں، بلکہ ان سے بھی اس کا تہ و نہی ہو رہا ہے۔

مستحیر: وہ عورت جس کی فیض کے مسئلہ میں کوئی مستقل عادت نہ ہو۔

متردپ: وہ جانور جو اپنی جگہ سے گرنے یا کسی اور سبب سے چھٹ کھانے کے باعث مرتب ہو۔

مکشاپہ: وہ لفظ جس کی مراد اس کے معنی یا اس کی کیفیت کے اعتبار سے آتی ہو جیسے کہ اس کی مراد سے واقف نہیں ہو سکا، جیسے حرف متعصبات، یہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات۔

مستند: وہ شخص حقائق دینے والا اور اپنی بات کو ثابت کرنے والا، اگر اس کا ہر جہت میں ہوا تھا اور دخول کی توبہ بھی

میں نکل بسٹ کے اور یوں خون کی کیفیت کو بگاڑنا کہنا ہے۔

تجوس آتش پرست۔ سورج، چاند اور ستاروں کے پرستار کو بھی تجوس کہتے ہیں۔

مقاوتہ مقابل میں ہونا۔ فقہ حنفی میں محاذات سے عمارت کا سر کی صنف میں اس طرح کھڑا ہونا ہے کہ وہاں کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے اور امام نے عورتوں کی افتادہ کی نیت بھی کر لی اور

کاروبار و زین، وغیرہ اس کا ارادہ لے گا تو یہ اہل لوشے کا یا کسی اور طرح کا بے ادب اور ضرر پہنچانے کا۔

مخالفت زمین میں تکی ہوئی کھیتی کراہی جس کی تکی ہوئی بھجدار سے فروخت کرنا۔

مخال ایک چیز جس کا واقع ہونا فاضل ضرر ہو، جیسے ایک سی چیز کا منہ بھی ہونا اور دیا بھی۔

محرز (مہ پر پیش پر زہر) اور مال جس کو دوسرے کی دست برد سے پی کر رکھنے کی کوشش کی گئی ہو، خواہ غریب رکھ کر ہو، یا کسی اور طریقہ پر محفوظ کر کے۔

محرم ہجری میں کا پہلا مہینہ۔ وہ فعل یا شئی جسے تمام ہزار دیا گیا ہو۔

مصر منی اور مدینہ کے درمیان کی وادی۔ یہ فعل احرام باندھنے کے بعد کسی دفعہ جیسے دشمن، بیمار کی یا روک دینے جلنے کی وجہ سے حج یا عمرہ سے قاصر ہو جائے۔

مصب منی اور مدینہ کے درمیان کی وادی۔ (مہ پر زہر اور زہر دونوں کی محاش ہے) اور آزار عائلہ بالیہ مرد یا عورت جو علاج گنج کی بیماری پر ہم

ہو اور کسی کی تباہی آتی ہو۔

محنی وہ اشیاء جن کی مقدار قول کر چہ نہ یا کمزور و خرد سے بچ کر معصوم کی پائی ہو، یا کمزور و خرد معصوم کی پائی ہو، لیکن اس کے مختلف افراد میں کامل و ناقص تفاوت نہیں پایا جاتا ہو۔

مخارذ لفظ اپنے معنی محن کے بجائے کسی اور معنی میں ان دونوں کے درمیان میں سبکی کی وجہ سے استعمال کرنا۔

محبوب دھڑ دھڑ کا ہوا صحت کامل یا اس کا کچھ حصہ کاٹ دیا گیا ہو۔

مجبہ وہ فعل جس میں استہار کی صلاحت ہو۔

مجتہد فیہ وہ مسائل جن پر حق ہو یا بائیں کے بارے میں خصوصاً حشاش ہوں، بائیں میں ایک سے زیادہ معنی کا ہونا ہو یا اس کے بارے میں اشتباہ کے درمیان اختلاف رائے ہو۔

مجتہ جس پر مذکور کا بعد کر دھانے میں پھر پھر پھر پھر۔ زیادہ ذریعہ لفظ باندھے ہوئے پر مدد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

مکلس وہ مقام جہاں اور طریق کے درمیان کوئی معاملہ ملنے پائے۔

محمل وہ جگہ جس میں ایک سے زیادہ معنی کا استعمال ہوا اور کسی ایک معنی کو ترجیح دینے کی دلیل موجود نہ ہو، چنانچہ جب تک خود بولنے والے کی طرف سے وضاحت نہ ہو اس کی مراد سمجھ میں نہ آئے۔

مجنون جس کا دماغی توازن متاثر ہو۔ فقہاء نے مختلف کیفیتوں کے ذریعہ مجنون کو معصوم کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ان کی حیثیت غایات کے ہے، آج کل

بہتری کر چکا ہو۔

مختلور وہ اصل جس سے شریعت نے ہر دین طرح منع کر دیا ہو۔

مختصم وہ نص جو معنی کے اعتبار سے واضح ہو اور اس میں تخصیص، تبیین اور نسخ کا حال نہیں ہو۔

مختلور علیہ جس سے شریعت کا خطاب متعلق ہو یعنی مکلف۔

مختلور فیہ جس چیز کے بارے میں شریعت کا کوئی حکم ہو یعنی مکلف کا فعل۔

مختل وہ شخص جو تین طلاق یا فدا عورت سے اس لئے نکاح کرے کہ وہ اسے پسینے شوہر کے لئے طلاق کرے گا۔

مختارہ بنائی پر تھنی دینا، اس کی تلف صدقہاں ہیں، بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض ناجائز۔

مختار بہت آواز جس کی عبارت کو آواز کہتے ہیں، گویا یہ پڑھنے اور بولنے کا کم سے کم ذریعہ ہے۔ زبان کی کسی

ادجک حرکت پر قراءت اور لفظ کا اطلاق صحیح طور سے جاری ہوا جائے، خواہ اس سے آواز پہنچا ہو یا نہ ہو یہ

ناتے الہام کرئی اور لکھ کرئی کی ہے، دوسری رائے ہے کہ خود آواز دانی، آواز کو کسی نے یہ تو علامت ہندوئی اور فعلی کا ہے، چنانچہ خاں اور علامہ حوالی نے اس کو ترجیح دیا ہے۔

مختصوم وہ چیز جسے نفس کے حقوق نظم سے الگ رکھا گیا ہو

مختصوم منہ وہ شخص جو اپنے مضمون کے اعتبار سے عام ہو، لیکن اس سے بعض افراد کو مستثنیٰ کر لیا گیا ہو۔

مختص واکت تحریر یافتہ۔

مخت جو کشتہ اور چال و حال سے عورتوں کی طرح کا طرز پر تلف اختیار کرے ہو۔ ختمی یعنی جس کو عقلی

خود ہر مردانہ اور زنانہ سفلی اعضاء ہو، اس کو بخش بھی کہتے ہیں۔

مختار وہ شخص جس سے نص کے بغیر مسنونہ اور خوش اخلاقی کا یہ ذکر کرنا، یہ "وفا" سے اخذ ہے، جس کے معنی دفع کرنے کے ہیں خوش اخلاقی چون کہ اس شخص کے شر کو دور کرنے کی باعث ہوئی ہے، اور نقصان سے بچاتی ہے، اس لئے اسے عادات سے تعبیر کیا گیا۔

مختار اہل باطل کو خوش کرنے کے لئے حکام دین میں زنی رتا۔

مختار وہ عام ہے کہ یا گیا ہو کہ قہر موت کے بعد آزاد ہو۔

مختار کسی کی غیر اختیاری خوبی پر اس کی تعریف کرنا۔

مختار وہی وہ عامل ہے

وہی وہ ہے کہ اگر وہ مقدمہ کی بیرونی سے رک پڑے تو اسے بیرونی پر مجبور نہیں کیا جائے، وہ عاملیہ اسے

کہ اگر وہ بیطرف مقدمہ کی بیرونی سے رکھا جائے تو اس کی اجازت نہیں دی جائے گی، بلکہ بیرونی پر مجبور کیا جائے۔

وہی وہ عامل کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں، زیادہ تر لوگوں نے یہی تعریف کی ہے۔

مختار (م) پیش اور ہر ذریعہ مقتدی جھڑپوں سے آخر تک امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو۔

مختار رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سہارہ شہزاد اللہ فی شرف، اس کا نام عابد علیہ بھی ہے۔

— یا شہر۔

مختار لغوی معنی پانے کے رہنے کے ہیں، اصطلاح میں اس طریقہ کو کہتے ہیں، ایسے کوئی شخص اختیار کرے یا

— حدیث کی دیکر کہیں کو بھی سند پہنچیں جس میں راویوں کی ترتیب سے حدیثیں نقل نہ کی ہوں۔

مشترکہ: لفظ جو ایک سے زیادہ معنوں کے لئے وضع کیا گیا ہو۔
مشروع: اصل جس کا شریعت میں ثبوت ہو، ایضاً: ان کا عام دیا گیا ہونا اس کے معنی میں کیا ہے۔

مشروع رسم: عروذ کی ایک خاص جہ، لیکن چارے عروذ کو بھی کہتے ہیں۔

مشکل: جس کا لغوی معنی تو ظاہر ہو، لیکن مراد ہی معنی مشتبہ ہو۔
ادنیٰ: دگر سے منسوب ہو سکتا ہو۔

مشہور: دروہیت ابتدائی اور پس لکھی میں یہ اور خاصیت تک خبر واحدہ ہی ہے، اور تحقیق کے بعد واضح کہ وہ میں آج بھی ہے، یہ اصطلاح معطلین اہلک کی ہے۔

— محدثین اصطلاح میں دروہیت ہے مگر سند میں کسی بحر علم میں حق سے مراد ہی نہیں ہوں
معاذ حق: سلطان یا سرکاری ذمہ دار کا کھانا کسی شخص کا مال لے لیا۔

معاذ: ہاتھ سے ہاتھ مارا۔
مصلحت مراد:

وہ مصیبت کہ شریعت میں ناس کے معنی ہوئے کی مراد ہے اور ان کے لئے سبب ہوئے کی۔

معاذ حق: سربراہان کا حق ہو گا۔ — اس سے مراد معاشرت ہے یعنی کسی صورت کے ساتھ ایسا فعل، گفت و ناوازاچی ہوئی کے ساتھ ہی کیا جاسکتا ہو۔

مصر: ایسی جہاں کے مزارع کے تمام لوگ وہاں کی سب سے بڑی مسجد میں اکٹھا ہو جائیں تو مسجد کا کوئی نہ ہو جائے۔

مصر مع: بلا شکر، جس میں عدالت ہو، سزا میں ہار کی جاتی

کیا مگر ہو، خود اس لئے کہ اسے وضو یا غسل کی ضرورت ہو، یا اس لئے کہ اس نے نیت اور ثواب وضو یا غسل کیا ہو۔

مستحق: وہ شخص جو عذر شرعی اور بافت نہ رہے۔

مستغنی: ایسی چیز جسے بہت سے لوگوں نے تقویٰ کیا ہو کہ بظاہر ان سب کا ثبوت ملتا یا ظنی کرنا قابل تصور ہو۔

موصول: جمع، پتے سر میں دوسرے انسانوں کے ہاں ملوانے۔

مسجد: دو جہت نماز پر مبنی لئے وقف کردیا گیا ہو۔

مسجد اقصیٰ: بیت المقدس میں موجود مسجد، اقصیٰ کے معنی دور کے ہیں، چونکہ یہ مسجد مکہ کے نزدیک ہے، ان لئے اسے مسجد اقصیٰ کہتے ہیں۔

مسجد قراقرم: کوپہاڑ کے کرب مسجد۔

مسجد نوکیلا: حدیث نوکیلا دو مسجد تھے آپ ﷺ نے شہر نوکیلا میں مسجد کے احاطہ میں جو خانہ بناوا دیں مسجد نوکیلا کے علم میں ہے

صبح: رہا جو کسی عضو پر پھیرا۔

سک: ایک شے کے ظاہر کا دوسری شے کے ظاہر سے ملنا۔

اسی لئے یہ لفظ بطور کنایہ مرد و عورت کے معنی استعمال اور اس کے ذوق کے لئے بھی ہوا ہے۔

سنگر: خزانہ، وہ جس جہ سے شہر چلا اور ہو

سند: دو حدیث جس کی سند شرا سے غیر تکمیل ہو اور انیس سند میں کوئی واحد حذف نہ ہو، بعض دفعہ خاص طور پر مرفوع شعل یعنی ایسی حدیثوں کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے، جو موصولی اندہ صیر

و مصلحت سے سند صحیح ثابت ہو۔

۔ اور مٹا، ہاں جیسے۔

صفحہ ۵۱ ۱۰ جانور جس کی ۱۰۱۵ پنڈو دلوں در بہت جا تھی ،
تا کہ ان کے تھمن میں باور دلوں جمع ہو جائیں ۔

مصلحت
الفضل بس میں رہنے اور آخری دنیا کا خوف قائم رہ
مصلحتی
نہ نہ رہنے والا۔

— مقابلہ میں دوسرے نمبر پر آئے والا شخص۔

مفسرین: یہاں حاکم کی ایک مجلس دوسرے کو تہذیب کے لئے اپنا سرایا دے، اس شرط پر کہ تہذیب کا فیض ان لوگوں میں مقرر و تمام سب کے مطابق تقسیم ہو جائے گا۔

معاذ اللہ! جیسا کہ ہم نے اس کی تشریح آخر کے صوبہ میں دے چاہئے والے مادہ کو قید کر کے دیا ہے، جو کہ نہ وہی روح کی صورت اختیار کر سکتا ہے، اور بعض لوگوں نے با: کے پیٹ میں دے جانے والے اسلے۔

مضبوط وہ لوہا ہوا کوئی اور شئی جس پر چاندی کا خلاف چڑھا دیے

مضمون: تمکلی کرنا، منصوبہ میں جالی کو درست دینا۔

مطہودنا جس کی موت ملک کی بناء کا مشیہ ہے۔

مطلوبہ : دل مشغول سے کام لیں۔

مطلوبہ جو ایک فیہ یحییٰ مولانا کرے۔

معائنہ
کمرے۔

محلہ اور دارالمرکز و غیرہ۔

معاوضہ: شخص کا ایک دوسرے سے عوض مالی کے تبادلہ پر
 معاوضہ کرنے کا۔

محاومہ ایک سال سے زیادہ کے لئے جاری وزارت کا پھل
فروخت کروئے۔

مولا عارف عادت امر جوئی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔

معدن قانون و دستور یا چاندی و غیرہ جو خطی طور پر زمین پر پایا
جاتا ہے۔

معہ اول اصول نقد، صلاح میں خلاف قیاس امر کو کہتے ہیں۔

معصوم

— جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ملکہ دیا ہو کہ وہ گناہ نہ کرے۔ اس کے باوجود گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رہے، یہ صرف انبیاء و مرسلین کا شان ہے، اگر وہ گناہ سے ٹکڑا کر رہے ہیں۔

معصیت قدم کی حکمت کے خلاف تھا کرتا۔
مقاومت کسی شخص کو اقتدار و زمین دے گا کہ وہ اس تلخ اور تفت
انگائے اور آفتِ عدت تک کسی کی پیادہ میں متحرک
نہ رہے کے مطابق دونوں کا معصوم۔

مقارنہ: مجموعہ شرکت

مغفروہ : دیکھو جس کا جزا ہے اس کے معنی کے جزو و ذرات نہیں
 کر۔

مفسر
یہاں کلام جس کی مراد اس قدر واضح ہو کہ کسی میں
تخصیص اور اطلاق کا انتقال نہ ہو۔

مفصل سورہ ہجرات سے لے کر اخیر تک کی صورتیں، تفصیلات
کتاب آیت اللہ العظمیٰ (علیہ السلام) میں موجود ہیں۔

فصل منہل : سردا جرات سے سردا برونج تک

فصل: سورہ پینہ کے بعد سے آخر قرآن تک۔

مقایض مساوی کی سامان کے بدلہ خرید و فروخت۔

مقتضیٰ جو نقصان میں مذکور ہو، لیکن ضرورتاً اس نقصان کو مقدمہ مانا جائے مگر یہ ضرورت لغوی ہو تو جزو و ثواب اسے مجزول کہتے ہیں، البتہ مقدمہ شرعاً ہو تو جزو و ثواب مقتضی۔

مقید جو کسی فرد یا فرد یا فرد کے ساتھ حالات کرے۔

مکاتب جس خداداد کو اس کے ملک نے سکونت دی ہو کہ وہ ایک شخص کو قائم کرے، آزاد ہو جائے۔

مکافات کسی انسان کا کسی قدر حسن سلوک، یا اس سے زیادہ یا کم سے بدلہ دینا۔

مکروہ فی الجملہ میں کے مجوز نے کا حکم ہو، اگر قوت کے ساتھ منع نہیں کیا گیا ہو تو مکروہ و حرام کی ہے، اور قوت کے ساتھ منع کیا گیا ہو تو ایسی بات کا ثبوت دیکھ کر نفس سے جزو و ثواب مکروہ ہو کر رہتا ہے۔

مکس دو ٹکڑے جڑوں سے یا کون پر لیا جاتا ہے۔

مکتف ناقص و بالغ شخص، جس تک خطاب شرعی چکا ہو یا نہیں پہنچا ہو، لیکن وہ اسے حاصل کر سکتا ہو۔

مکلیان چنانچہ جس سے ایک کرکری پر تاپا جائے۔

معاذہ یہاں تک کے درمیان میں ہو۔

مماسہ (دیکھئے بیچ)

مائم اسی اصطلاح کا مطلب تو اس سے ہے، یعنی وہ نصف جس کا نوع حکم نوع میں اور جس کی جنس حکم جنس میں مؤثر ہو۔

مشوم باب کو بے خبر اسود تک کا حصہ۔

مکتب تھمر شرعی کی بنیاد پر کسی شخص کو کچھ میں صرف کا ہونا اختیار حاصل ہو۔

مطل کیا گیا ہے۔ — ان کو مصلحت اس لئے کہنے سے کہ یہ سوشل جھوٹی ہیں، اور ان کے دو سامان جلد فاسطہ آتے ہیں۔

مفقود جو شخص غائب ہو گیا، اس نے اسے تیار کر لیا، اور معلوم نہیں ہو کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا، اور اگر زندہ ہے تو کہاں۔

مفلس وہ شخص جس کے مفلس ہونے کا قاضی نے فیصلہ کر دیا ہو، کیوں کہ اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اس کی ضرورت اور واجبات کو پورا کر سکا ہو۔

مقبوم کلام میں وہ بات کو جہانہ ہو، لیکن کلام میں بدالامت کریم، اؤ حکام کی ولایت دوسرے کسی حکم کے ہونے پر، اسے مقبوم موانع کہتے ہیں، جیسے:۔

باپ کو ناف کہنے سے منع کیا گیا ہے یہ اس بات پر دلیل ہے کہ ماں باپ پر ہاتھ اٹھا دینا بدیہی اولیٰ منکر ہوگا، اور کسی حکام سے اس کا برکتیں غرض یہ کہ اسے قویہ مقبوم مخالف ہے، جیسے غرض میں خاصا دیکھنے کا حکم، یا کیا اس سے یہ بات اٹھ کر جائے کہ اگر نوز میں مشکوک کوئی تو نہ سہ ہو جائے گی، یہ مقبوم مخالف ہے۔

ممنوعہ (ایہ زبرد) روایت جو بغیر ہونے کا گارنٹر ہو، بعض لوگوں نے اسے "ذکر کے زبرد کے ساتھ پڑھا ہے، اور اس سے وہ عبارت مراد لی ہے، جو اپنے ہر کا مطالبہ اپنے دلی کے قول پر کرے۔

مقاعدہ وہ اشخاص کا ایک دوسرے پر کچھ مطالبہ ہو، اور وہ دونوں ایک دوسرے کی کہ بے اپنے مطالبہ سے دستبردار ہو جائیں۔

— ملک نام: کسی شے پر ملکیت بھی حاصل ہو سکتی ہے۔
اسی میں ہر طرح کا تصرف کرنے کے موافق میں بھی
ہو، اور یہ ہر سطور پر اس وقت بھی ہوتا ہے، جب اس
فی پر اس کا کسی یا سب کو قبضہ ہوتا ہے۔

ملک ہاتھ: کسی شے پر کامل تصرف کرنے کے
موقوف میں نہ ہو۔

منہ ذوق: (دیکھئے: سلیقہ)

مناسب: یہ اصطلاح قیاس سے جھٹکتی ہے، یعنی وہ وصف ہر
شے میں پائے جانے والے حکم سے نام آتا ہے۔

مناسب مؤثر: وہ وصف جس کے حکم میں مؤثر ہونے
کی مراد سے شے یا اجزاء میں کی گئی ہو، جیسے ٹی کے
پورے سے نچاؤ نہ ہونے کی علت حدیث میں
طواف یعنی اس کی بار بار گردش کہتا ہوا ہے۔

مناسب مایم: وہ وصف جس کے علت ہونے کی
مراد نہ ہو، لیکن وہ اشارے کے حوالہ مذاق کے
اعتقاد سے صحت میں آتا ہو۔

مناخ: میراث کی تقسیم ہوتی ہو یا اصل ہو یا کسی صورت ہو جانے
اور بعد میں آنے والے ورثے میں تقسیم میراث کی
نوبت ہو۔

مناکب: ملک (سپاہ، زمین، وغیرہ) کی جمع ہے، انعام، فتح کے
مناکب کہتے ہیں، درخوا، انعام، فتح، وغیرہ۔

مناظرہ: تفسیر یا فکر، نہ، خواہ، — اصطلاح میں کسی شے
میں پاسے جانے والے اور پہلو کے ذریعے میں غور
کرنا کہ کوئی سادہ و سادہ ترین جواب ہے۔

مناظرہ: یہ کلمہ ہے، مانو: ہے، مکمل کے معنی کوڑنے کے ہیں،
گو یا غریبی خالف کی دلیل کوڑنا زمیناظرہ ہے، اصطلاح

میں مناظرہ سے مراد تفریق خالف کی دلیل، نہ مناظرہ
کوڑنے کو کہتے ہیں، — اصل میں یہ اصطلاح
نہیں نہ غور کی ہے، لیکن مناظرہ کی بعض اصطلاحات
اصول فیہ میں بھی لے لی گئی ہیں، ان میں سے ہر
بھی ہے۔

منہب: جہنم لینے والا، اسی سے قرنی ایک اور مطرغہ شمس
کی ہے، شمس کے معنی اچک بنے اے کے ہیں،
دونوں ہی ملک کے دیکھنے والے سامان لے لیے
ہیں، لیکن فرق یہ ہے کہ منہب ذریعہ لے لیتا ہے،
اور شمس مال لے کر بھاگ نکلتا ہے۔

منہج: منہج دو سو کے اصل معنی وہ طبع کے ہیں، لیکن عرف
میں منہج کی ایک خاص شکل کہتے ہیں، کسی کو کوئی
فیہ حوالہ دینے کے لئے کہ وہ اس سے پیدا ہونے والی چیز
سے ذرا دور نظر لے، جیسے درست دینے کے لئے کہ وہ اس
کے بعد سے فائدہ لے، چنانچہ دینے کے لئے کہ وہ
اس کے لئے اس سے غیر اعتدال ہو، کتبہ کہتے ہیں۔

منہج: وہ چاروں میں کی موت کو کھنٹ دینے کی وجہ سے
ہوتی ہو۔

مندوب: وہ شے جس کا زحمت دینے کے بغیر شریعت نے مطالبہ کیا
ہو، اسی لئے اس کا ترک قلمی مذمت نہیں ہوتا

منسوخ: وہ حکم جو پہلے تھا اور بعد کی نئی نہیں رہا، جیسے پہلے
دوا کے لئے وصیت نہ تھی، بعد میں ارشاد کے
نئے وصیت کی مخالفت نہیں رہی۔

منصف: شہرہ گور، جس کو ان کا پورا جائے کہ نصف باقی رہ جائے۔

منطوق: جو بات کلام کے الفاظ سے ثابت ہو، جیسے فلاں فلاں
لہذا الف (۱۰۰) (۱۰۰) ایک کہنے کی مخالفت اس کا اس کا

ضم کر دینے کو فتح کہتے ہیں اور جو ضم بعد میں آیا ہو اسے
استباح کہتے ہیں۔

مربوع - وہ ملو، پر سکڑاؤ کو کہتے ہیں۔

جو ضم زخم یا زنجب نہ ہو لیکن مطلب ہو اس
میں سحاب اور سکتہ کہتے ہیں۔

مربوع کا لفظ چوری کرنے والا بھی ہے۔

وہ پانی جس میں محو یا بھونچا یا اس طرح کی کوئی چیز
مستحسب پیدا کرنے یا بھونچا رہی اور گرنے کے لئے
زالا یا ہوا۔

ہو کر دے پڑھنے کو کہتے ہیں۔

نہایت، یعنی ایسی چیز جو نماز کے درست ہونے میں

مانع ہو، خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ۔ — اس

تقریب میں نہایت غامبی و شتاب پانچ نہ ہو بلکہ

بھی آہستہ اور نہایت باطنی خواہ نفس و خواہ نفس و خواہ

کی صورت میں بھی آئیں۔

گودن اور پیٹ کے درمیان جانور کی شرمگ پر پڑا ہوا

اور کسی چیز سے دار کرنا، — نہایت میں جو سحاب

ہو اور دوسرے جانور یا انسان کا۔

اصول فقہی اصطلاح میں مذکور کہتے ہیں۔

مسند، مخالف شخص کا کسی عقد، عبادت کو پہنچانے

مطلق یا مشروط طریقت سے لازم و ملزوم۔

ان روز پر چڑھی ہو کر کھانا جو مہمان کے اہتمام میں دیا

جاتا ہے۔

(نہ روز پر کھانا)

ناراضی کی جانب سے حکم کی مطاعہ کو بیان کرتا، —

موسیٰ نے فرمایا کہ یہ یا آزاد کرنے والا تھا۔

موسیٰ نے فرمایا کہ یہ یا آزاد کرنے والا تھا۔

نفس سے مولا کا قاتل کرنے والا کہ ان میں سے کسی

ایک پر جہاد، جب ہو تو دوسرے بھی اس کی راہنمائی

میں شرکت دے گا، اور یہ کہ اگر تجھے مال حاصل ہو، تو

میری موت کے بعد تم اس میں وراثت کے حقدار

ہو گے جس شخص کا نسب معلوم متعارف ہو اس کو

موسیٰ نے فرمایا ہے۔

مردار یعنی وہ جو درجہ غیر ذرا کم ہو سے مراد ہے۔

اسے شرعی اصول کے مطابق ذکر کیا گیا ہے۔

انہی حضرات نے فرمایا کہ (ج) کو مہر بھی تینے

تینے۔

یعنی کے مقررہ زمانہ اور مکان حد۔ — زمانی حد

سے مراد ہے کہ مہینے ہیں اور مکانی ہے کہ درجہ

مقاتلات ہیں اور جہاں سے جہاں کا احرام باندھنا ہے۔

یہ نفس کی مخصوص مقدار، پس شرعی کی مقدار دو ہزار گز

ہو، یہ میل انگریزی کی ستر سو ساٹھ گز۔

میلین انھیں

معا اور مردوں کے درمیان و نیز سن و سن کے درمیان

کسی قدر روزہ نہ رکھنا ہے۔

نہ خیر و نہ خیر، نیز خیر و نہ خیر، نیز خیر و نہ خیر،

واقع ہونے والی طلاق و طلاق، نیز طلاق و طلاق

جاتا ہے۔

بعد میں آنے والے حکم شرعی کے اور پہلے حکم کے

ناراضی

ہے، جس میں شوہر پرانے کا عقد واجب نہیں رہتا۔

نفس سے مراد کتاب و سنت بھی ہے اور نفس کا لفظ

مراست و وضاحت کو بتانے کے لئے بھی ہوتا جاتا

ہے۔ اصطلاح فقہ کی اصطلاح میں مہارت سے

ماخوذ اس معنی کو کہتے ہیں جس کو جان کر مرنے کے لئے

آیت یا حدیث دہر ہوئی ہو۔

محکم چینی کی کم سے کم زیادہ سے زیادہ دفعہ در ذکر و

حد در دور، جنس میں مہم طور پر یہ اصطلاح استعمال

ہوتی ہے۔

ان پر جنس میں بچش یا سکون اور مذمت جہاں اس

مذمت کے احترام میں جانور ذبح کئے جاتے ہوں،

خوبیت ہاں جیہ کہ مذمت جاہلیت میں ہوا کرتا تھا یا

کوئی اور صورت ہو۔ ایسے مقام پر جو مہم نور ذبح

کیا جائے وہ غیر مذمت کے لئے ذبح کیا گیا جانور سمجھا

جاتا ہے۔

دھوکے کے جھوٹے اسباب پلے کر شرکاء ہر کسی میں

ارٹا تاکہ دوسرے سے حفاظت ہو۔ حدیث میں

اس کا ذکر آیا ہے

مرد کا دھوکہ ہے۔

جس جانور کی موت کسی جانور کے سبب سے

ہوئی ہو۔

دھوکہ نہ کامل شکست یا نفس الکلفت سے کہ ولادت

کے بعد صورت کو تائے۔

دو ضروریات جس پر زندگی کی ہوا جھوٹ ہو، یعنی

خود اک و پوشاک، غذا و پانی۔

نفس

نصاب

نصب

نفس

نقذ

نطمیہ

نطاس

نقد

نکاح عقدی کے طم کے اعتبار سے سابق حکم کی بنا پر

نکاح ہے اور نہ نکاح کے طم کے طم سے سابق حکم کو طم

کرنا یا اس کو تبدیل کرنا ہے۔

نکاح اور وہ طم حق جواز عقدی کی ذات سے متعلق

ہیں۔ خاص طور پر پرائی اور انہماک کی وجہ سے کہتے

ہیں۔

نسیان حالت یہ وہی معنی معلوم طم سے ناخوش و جانا

بھول دھوکہ۔ نسیان کی تعریف اس طرح کی

ہے بھول جانا اور بھولنے کی ضرورت کسی بات کا

ذہن میں متخضر نہ ہونا۔

نسیان خرید و فروخت میں فریقین یا کسی ایک فریق کی طرف

سے غلطی کا ارادہ ہونا۔ اس کی بعض صورتیں

جائز ہیں اور بعض ناجائز۔

نشرہ جھوٹا بیوک۔ عام طور پر نشر و اس صورت کو کہا

جاتا ہے کہ کاذب قرآن کی کوئی آیت یا حدیث نقل کے

ساتھ نقل کیے جائیں اور اسے جھوٹ کر ماریں تو چلایا

جاتا ہے۔

نشوز جن امور میں شوہر کی اطاعت واجب ہے وہ ان میں

ہوئی کا شوہر کی نافرمانی کرنا۔ نافرمان اور نشوز

جائی جب تک شوہر کے گھر میں ۱۲ گھنٹے ہو شوہر پر اس

کا نفقہ واجب ہوتا ہے اگر شوہر کے گھر سے بلا

اجازت چلی جاتے تب اس کا نفقہ واجب نہیں ہوگا،

چنانچہ نکاح عقد کے بنیاد میں بعض فقہاء نے نشوز کی

تعریف میں عورت کے گھر چھوڑ دینے کی تہ کا اضافہ

کیا ہے لیکن دراصل یہ نشوز کی ایک خاص صورت

نکاح

نسیان

نسیان

نشرہ

نشوز

جاتی تھی، اسے متاخرین فقہاء وغیرہ سے تعبیر کرتے تھے۔

دوسرے سے مشتق مستقل میں کسی کام کو انجام دینے کی خبر دینا یا سچا ہے یا کھانا یا دیرا۔

یعنی وہاں فقہاء متاخرین کے دور میں مروجہ ایک طریقہ معاملہ تھا، جس میں خریدار کو اسے اپنے شرط پر بخو جائے کہ جب وہ اپنی قیمت کو وہاں پر کرے گا، اس کا یہ سامان اس کی باتوں پر فروخت کر دیا جائے گا۔

کان کو پھر سے ہونے کے بالی۔

”ذہب پر ذہب“ پر خرید کر کوئی مکان یا کوئی چیز کے لئے مقصد ایک اور دوسرے سے ٹھکانے کی اور میانی مقدار، جیسے ہانگی اونٹ پر ایک کھری اور دوسری اونٹ پر دو کھریاں اور جب ہیں، اب اس سے ایک کی قیمت کو بھی کھلائے گی۔

امام ابو حنیفہ کی رائے پر واقع کی ملکیت پر کسی شی کو روک رکھنا اور اس کا قطع صحت نہ ہو، یعنی متاخر واقعہ پر خرچ کر دینا واقعہ ہے، امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک ان کی کسی چیز پر وقف کرنے والے کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے، اور وہ خدا کی ملکیت میں داخل ہو جاتا ہے۔

”ذہب پر ذہب یا ذہب“ معینین تصرف میں دوسرے کو اپنا قائم مقام بنانا۔ اگر پہلے مطلق ہو تو نکالت معلق ہے۔ اور اگر کسی شرط و تہ کے ساتھ یا محدود وقت کے لئے ہو تو نکالت مقید ہے۔

جو دوسرے کے لئے اس کے عزم سے تصرف کرے۔

وکیل مختار: اگر وہ عاقل حاضر نہ ہو، اس کا حاضر کیا

وصال سے مراد یہ ہے کہ مسلسل شب و روز کا روزہ رکھا جائے اور میان میں کچھ کھایا جائے۔

وصف دو قسم کی کیفیت جو صوف کی ذات سے قائم ہوتی ہے۔

وصیل: وہ بارہ جو اپنے زبانی کے ساتھ پیدا ہوئی ہو، عربی اسکی فائدہ کو مانتا ہے، سمجھتے تھے، وصیلہ کے سلسلہ میں بعض اور اصطلاحات بھی ہیں۔

وصیت کسی کو اپنی جائیداد کی کاسوت کے بعد مالک بنانا۔

وضع دیکھئے تحفہ شمس۔

وضوہ ”و وضو“ مخصوص اعضا کو وضو اور سنا کر، ”اگر تو“ پر خرید کر اپنی اور کسی ہوگا، جس سے وضو اور ختم کیا جاتا ہے، یعنی وضو طہارت ہے اور وضو آلود طہارت۔

وضیعت جس قیمت میں خرید کیا ہو، اس قیمت سے کم میں سامان کو فروخت کرنا۔

وطن وہ مقام جہاں انسان رہتا ہو۔ احکام کے اعتبار سے وطن کی دو قسمیں کی گئی ہیں:

وطن اصلی: یعنی وہ جگہ جہاں انسان کی پیدائش ہوئی ہو اور وہ اس کے والدین یا زمین و جائیداد موجود ہو، اسی طرح وہ جگہ جہاں اس نے نکاح کیا ہو، اور اس کے سرسرا کے لوگ وہاں، رہے ہوں۔ نیز وہ جگہ جس کو وہ اپنے اپنی مستقل جائے قیام بنالیا ہو۔ یہ بھی وطن اصلی قرار ہوگا۔

وطن قاصد: وہ جگہ جہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ کے قیام کی نیت سے مقیم رہا ہو، وہ وطن اصلی نہیں ہو۔

یہ یہ کھانے کی جو مقدار یا پیمانہ ملک کی مقدار میں شمار کی

وکیل

جس چیز کے ہونے کا خیال مغلوب ہو، اس سے عقاید میں نہ لب پہلو "فقہی" سمجھے ہیں۔	وہم	جاء مشاہیرہ و تو قاضی مد عالمیہ کی طرف سے کی اپنے فقہی اور اسی مشترک رائے کا، جس کے بارے میں قاضی ہوا کہ، عاقلین طرف سے قاضی انہماک سے کیا۔ اور یہ کہ، کسی شخص کی جاتا ہے۔
نہیں، انہماک، اپنی وحاشا، سے، باطن سے ذہنی ثبوت جاتا۔	ذہن	نحوہ انہماک کا حصول۔ — دل کی دو قسمیں ہیں۔
اسی شخص کا بچے وال کا دماغ مانگ جاتا ہے۔	ہیہ	دوام قیامت جب کوئی شخص غلامی کا کاروبار اور
ادھر زور ازاد خلق — بدی داپے کو سے نہ	تجر	نہ زور، جس کا کوئی عہدہ نہیں ہو، جو نہ آزاد کر سکتا
جانا نہیں، نہ وہ اس سے نہیں، بدی کا خلق نہیں		دلانی، نہ اسے، اس کا، وراثت اور میراث میں کا عہدہ
دیکھنے کو بھی نہ کہتے ہیں (۱۱، ۱۲) — حدیث میں ترک کام کے سے بھی جبر کی تفسیر آتی ہے۔		نہاں چاہے، ترک کرنا، وقتہ، یا دماغ سے کہتے ہیں۔
دین کی حفاظت یا اثرات کے لئے دار لکھ سے دار	ہجرت	دل، دولا، کسی جہل فہم نفس کے ساتھ ساتھ
دار میں سے نکلتی ہو۔		سو جانے۔ وہاں کا ساری تصور کیا جائے گا اور انہیں
مسخران کا میر مسلطوں، سرور جنگ لوگوں سے	بدنہ	مجبور نفس کا کوئی وارث نہ ہو، یا اس کا وارث ہوگا،
ایک مخصوص مدت کے لئے، مطلق ترک جنگ کا		اور انہیں میرا ہے، واجب ہو، یہ ایسی صرف فہم
محدود وقت۔۔۔۔۔		فہم کا فائدہ، اسے فی ادا، کسی نہ شریک، سے گا،
قرہنی کا ہر نور جو قرانی کے لئے حرم شریف سے جایا	بدی	جسیر کرنا، مانا، نہ شریک، چنا، میراں، کو، اور موارث
چودہ ۳۔		کہتے ہیں، یہ مانا، یا بھی محدود وقت میں ہوتا ہے۔
یاد دہش کسی کو مال کا مالک مانا، — میر اور محدث	چرہ	اور یہ نہ تعریف کا حق حاصل ہو، — وراثت
مانع میں فرق یہ ہے نہ صدقہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا		کی دو قسمیں ہیں
فوج نظر دیتی ہے، یہ میر میں فہم کی محبت اور		وراثت سے عام مسلمانوں پر تعریف کا حق حاصل
خوشی بھی، مصوب، بدی ہے، جس کو یہ کرنا ہو۔		ہو، یہ وراثت اس پر مطلق کو دینا کے، اس سے
ہو بات بعد، حراج کے بھی چاہئے، مظلّم نے داس	جبر	قاضی وہ عمل ہوتی ہے۔
لفظ کا معنی عقلی مراد یہ، اور معنی مجازی		وراثت نام کسی خاص فہم پر کچھ تعین معاملات میں
○ ○ ○		تعریف کا اختیار حاصل نہ دیتے، ہاں، کو، دل، پد۔
فہم سنی نامہ بی کے ہیں، عقلی اصطلاح میں اس	یہ	جو اور سے کے امور میں تعریف، اور نظام کا دہ بار ہو۔
عمر کو کہتے ہیں، جس میں صورت سے جس کا سلب نام		یہی سے کجائی کے بعد روئی طرف سے کیا جانے
نہاں ہے۔		والی صورت۔

عظیم

دو ماہ لڑکا لڑکی جس کے والد کا انتقال ہو گیا ہو۔

بڑا

باقی بچے کوٹھڑے سے اگلیوں کے کنارے تک کا حصہ
— ہمارا بچہ ہو گیا کہتے ہیں۔

پرہیز

مال کی اتنی مقدار حاصل ہونا جس سے بسولت
ضروریات زندگی پوری ہو جائے — پرہیز کے لئے
تکلیف دولت ضروری نہیں۔

نہیں

اتنی کم مقدار جس کو خاطر میں نہ لایا جاتا ہو، غرور،
جہالت اور غیورگی کے، تو یہ اصلاحی ذکر کی پابندی
ہے اور اس کے تحت بدلتی کثیر یا لامتناہی استعمال
ہوتا ہے۔

یقین

کسی چیز کے بارے میں ایسا یقین کرنا کہ کسی باقی
نہیں رہے۔

معلم

تھامس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ، جو اسی میں
اور اسی بندہ وغیرہ کی مقامات ہے، ابام تاجے کہہ سکتا
کہ وہ ۵۵۰ گیم میٹر پر واقع ہے۔

محکم

اللہ تعالیٰ کے نام پر اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کے ذخیرہ
یا کسی ذخیرہ شراب کے ذخیرہ کی بات کہنا کہ کرنا، خواہ
اس کا تعلق ماضی سے ہو یا مستقبل سے، — محکم
کی تہی قسمیں کی گئی ہیں :

محکم متقدّم، مستقبل کے بارے میں قسم کھانا۔

محکم غموض، ماضی کے بارے میں جھولی قسم کھانا۔

محکم لغو، امام ابوحنیفہ کے نزدیک، ماضی یا حال سے
متعلق خلاف واقعہ بات کو درست گمان کرتے ہوئے
قسم کھانا، — امام شافعی کے نزدیک ہمارا اور
زبان پر لفظ قسم کا آ جانا جیسے، لا واللہ وغیرہ۔

محرم

سورن کے طور پر ہونے سے ڈوبنے کا وقت۔

محرم قرآن: ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱۔

محرم عرفہ اور ذوالحجہ۔

محرم غفر: ۱۰۱۰-۱۰۱۱ اور ذوالحجہ۔

محرم بقرہ: ۱۱۰۱ اور ذوالحجہ۔

محرم عاشورا: ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱۔

محرم کتب: ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱، جن کے درمیان رمضان

یا شعبان ہونے کا شہید ہو۔



قاموس الفقہ جلد اول
مقدمہ

فقہ اسلامی
تعارف اور تاریخ

از: مولف کتاب

مقدمتہ

نقہ اسلامی تعارف اور تاریخ

اسلام نے حق پرستیم کو دینے اور مکمل طور پر اپنے آپ کو حوالہ کر دینے کے ہیں، جس جو شخص اسلام قبول کرے وہ پوری طرح اپنے آپ کو خالق کائنات کے حوالہ کر دیتا ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ پوری طرح اسلام میں داخل ہو جاؤ سنا لیا اللہ سبحانہ و تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام، (الفرد: ۱۷۵) اس ارشاد، ہائی میں اشارہ ہے کہ شریعت اسلامی جسکی چند مہمانائی، رسم و رواج کو خود خالق ہندگی کے طریقہ کا نام نہیں، بلکہ وہ ایک مکمل نظامِ حیات اور کمال طریقہ زندگی ہے جو انسانیت کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ نورسوی، حمت اور شہر و ملاح سے عبارت ہے۔

اسلام کی کلاسیک قانون ۵۵ نے کو ردھل اور مردم کو متعین کرنے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہے، ہذا الحکم بالافہ (الاصحاح: ۵۵) اولہ الاصحاح (الاصحاح: ۵۳) میں کہ چوکی انسانیت کے لئے وہی ذاتِ حکام حیات کو طے کر سکتی ہے، جو ایک طرف چوکی کائنات کے بارے میں یا خبر ہو اور چوکی انسانیت کے جذبات و احساسات اور اسی کی خواہشات و ضروریات، نیز اس کے فطری نقصان اور اشیاء کے متنازعہ اثرات سے چوکی طرح واقف ہو: کیوں کہ اگر وہ ان چھتوں کا طریقہ نہیں دیکھتا تو اسے ممکن ہے کہ اس کے دینے ہوئے بعض احکام فطری کے بجائے نقصان اور خیر و صلاح کے بجائے ناکامی و خسار کا باعث بن جائیں۔

دوسری طرف وہ تمام انسانی طبقتوں کے ساتھ عدل و انصاف کا پورا کر سکا ہو، کالے گودے، امیر و غریب، مرد و عورت، و عہد و نسل اور زبان و وطن کی بنیاد پر ان کے درمیان کوئی تفریق نہ رہے نہ حسد اور احمی ذات خدا کی جو سکتی ہے، ان کو کہ وہ عظیم و عظیم بھی ہے اور عادل و متصف بھی۔

انسان یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ کائنات کی تمام امتیاز کے فائدہ و نقصان اور پوری انسانیت کے جذبات و احساسات سے واقف ہے، بلکہ وہ اپنے آپ سے بھی پوری آگاہی نہیں ہو سکتا، اور ہر انسان چل کر کسی خاص رنگ و نسل، گنبد و خاندان اور زبان و علاقہ کی وابستگی کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے اور یہ وابستگی اس میں فطری ضرورت پر ترجیح و طرفدار کی کا ذہن پیدا کرتی ہے، اس لئے کسی انسان یا انسانی گروہ کے بارے میں یہ بات نہیں سوچنی جاسکتی کہ وہ تمام انسانوں کے ساتھ مساوی طریقہ پر عدل و انصاف کا بہتاؤ کرے گا، اگر ایسا ممکن ہو تا تو زبان و وطن اور نسل و رنگ کی بنیاد پر جو خوراکائی تقسیم پائی جوتی ہے، وہ نہیں ہوتی، اس لئے خدا کا بھیج دیا قانون انسانی قانون کے مقابلہ پر بھیج دیا قانون، اور یہی بنیاد انصاف ہوگا۔

میں سیاہ فام نس کی آبادی کے لحاظ سے حکومت کے اجماع میں اور عارضی طور پر اس کا تقاضا نہایت ہی حساس ہے۔

اسلام نے دنیا کو ایک ایسے قانون سے روشناس کیا جس کی بنیاد انسانی وحدت و مساوات اور ہر طبقہ کے ساتھ انصاف پر ہے اور جو کسی طبقہ کو حقیر اور اچھوت جاننے کی اجازت نہیں دیتا!

توازن و استحصال

شریعت اسلامی کا دوسرا مقیاسی وصف اس کا ”قانون و استحصال“ ہے۔ مشنر دو صورت انسانی حلقہ کے بارے میں چڑھیں، دنیا میں کچھ ایسے قوانین وضع کئے گئے ہیں جن میں خودی کی حیثیت جو نور اور بے جان مادہ (Matter) کی کی قدر دہائی گئی ہے وہ کسی جانید و کی نہ لگے ہو سکتی تھی۔ انسان میں تصرف کر سکتی تھی۔ انسان کو اپنے دل پر اختیار حاصل تھا۔ انسان اپنی جان پر، یہاں تک کہ اہل علم کے درمیان بحث جاری تھی کہ عورتوں میں انسانی راج پائی جاتی ہے یا حیوانی؟۔۔۔ جس کے مقابل دوسری طرف کچھ لوگوں نے عورتوں کو تمام ذمہ داریوں میں مردوں کے مساوی قرار دے دیا۔ عورتوں کی جسمانی کمزوری، ان کے ساتھ پیش آنے والے قدرتی حالات (عوارض اور عیبت و عراج اور قوت نہ ہونے پر ان کے اثرات کو نظر انداز کر دیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ ظاہر تو اسے عورت کی حمایت سمجھا گیا، لیکن انجام کار اس نے اسے اپنی نے طبع کو بے حیالی، اخلاقی نامانی، ناقص مزاج عارض اور خودیوں کو ناقص قیاسی عمل قرار بخش کر کاٹ دیا۔

اس پر نے مردوں اور عورتوں سے متعلق نہایت متوازن قانون دیا ہے۔ انسانی حقوق میں مردوں اور عورتوں کو مساوی دیکھ دیا گیا ہے۔ ولیمز مثل الذی علیہم، (مسئلہ ۱۸۸۰ء) لیکن ہماری ذہنی کمزوری کے قوانین اور مصلحت کے لحاظ سے فرق کیا گیا ہے اور بال بچوں کی تربیت کی ذمہ داری عورتوں پر اور سبب موش کی ذمہ داری مردوں پر رکھی گئی ہے۔ انسانی زندگی کا یہ نہایت ہی ذریعہ اصول ہے۔ جس میں خاندانی نظام کا تمام اخلاقی تقاریر کی حفاظت اور عورت کو قابل برداشت مہمناہب سے بچانا ہے۔

دولت مردوں اور عورتوں، عورتوں اور مردوں، عوام اور حکومت کے تعلقات اور مجرموں اور جرم سے متاثر مظلوموں کے درمیان انصاف، انصاف و انصاف کو اگر حقیقت پسندی کے ساتھ دیکھا جائے تو قانون شریعت میں جو اعتدال نظر آئے گا، نہایت اور موجود اور اور میں انسانوں کے بنے ہوئے کسی قانون میں اس کی مثال نہیں ملے گی۔

عمل و حکمت سے مطابقت

خدا سے بڑھ کر کوئی ذات انسانی کی مصلحتوں سے گاہ نہیں ہو سکتی، اس کے شریعت کے احکام عقل کے تقاضوں اور مصلحتوں کے متن مطابق ہیں، یہاں تک کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ شریعت تمام تر مصلحت ہی سے عبارت ہے اور ہر حکم شرعی کا مقصد یا تو کسی مصلحت کو پہنچانے یا کسی نقصان اور مفیدہ کا ازالہ ہے۔ ”ان للشریعة کلھا مصلح“ (ماہد، مسند ابی حنبلہ، مصلح)۔ (۱)

اس کے برخلاف انسان کی عقل کو اس کا وہ دماغ اور خواہنے لطف انصاف کو نقصان سے بھی بچا کر دے، جو دوسرے انسان بعض اوقات

(۱) قولہ ”ان للشریعة کلھا مصلح“ ابی حنبلہ، مسند ابی حنبلہ، مصلح، ۱۰۰

خواہشات سے نہ قدر مطلب ہو جاتا ہے یہ بھی بات کو نقصان جانتے ہوئے بھی اس کو تسلیم کر جاتا ہے، اس کی واضح مثال شراب ہے۔ شراب انسان کے لئے نہایت نقصان دہ اور اس کی صحت کو برباد کر دینے والی چیز ہے، اس پر حاکم ہے؛ لیکن آج دنیا کے ان قوموں میں جو انسانی قانون کے زیرِ مادیہ نہ لگی ہو کر رہے ہیں، شراب کی اجازت ہے، فحشہ کو کافی قسمی قہقہہ دے، ہم جنسی کے بارے میں قوم میڈیکل، برہنہ فحش ہیں کہ یہ صحت کے لئے نہایت مہلک فعل ہے اور نہ صرف اخلاق کے لئے جائز ہے؛ بلکہ طبی فحش سے بھی صحت کے لئے زہر پڑا ہے۔ لیکن ہمیں اس کے باوجود وہی زیادہ دہرا اور خیال لوگوں کی کثرت سے بخور ہو کر بہت رستہ فرنی یا نہ ٹھوسا میں نہ ظافہ فطرتِ انسانی کی بھی اجازت ہے، یہی سچی ہے۔

انسانی شریعت نہیں بلکہ حق اور حکمت و صحت سے سر پر یہ فطرت نہیں آتی اور اس کا ایک ایک قسم انسانی مذاہب و مصلحت پر مبنی ہے۔

فطرتِ انسانی سے ہم آہنگی

خدا تعالیٰ نے جیسے کائنات کو پیدا کیا ہے، وہی طرح وہی انسانی فطرت سے بھی اپنی طرح واقف ہے، اس لئے اس کی بھیجی ہوئی شریعت مکمل طور پر فطرتِ انسانی سے ہم آہنگ ہے۔ اسی لئے قرآن نے اسلام کو دینِ فطرت سے تعبیر کیا ہے، بطورِ اذکارِ اہلِ فطر لایہ علیہا۔ اگر وہ فطرت سے بغاوت، ہمیشہ انسان کے لئے نقصان دہ خسران اور تباہی کا سبب ہے، انسان کے بنائے ہوئے قانون میں فطرت سے بغاوت کا، خود قوم کو قدم پر مٹا ہے، مثلاً اللہ تعالیٰ نے عورت کی فطرت میں جدِ بازاری اور رگڑ اور رگڑ اور جلجت قدم اٹھنے کا طراز رکھا ہے، اسی لئے اسلام نے طلاق کا اختیار عورت کے ہاتھ میں نہیں رکھا، عورت کو طلاق کا اختیار دیا اور عورت کے واسطے سے گھوٹا صحت کی صورت دی، مغرب نے عورت کو سدا کی دینے دیتے ہوئے طلاق کے معاملہ میں بھی اور ان کی ویسوں کیفیت دے دی، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ طلاق کی شریعت بہت بڑھ گئی، یہ بات نہ کہ بہت سے غلوں میں نکالنے سے مقابلہ طلاق کی شریعت بھی بڑھ گئی ہے اور اس کے نتیجہ میں سماجی نظام بکھر کر رہ گیا ہے، اس وقت مغربی ممالک میں ان کے وراثتیں گر رہی ہیں اور رشتوں کی بنیاد صحت کے جوئے خود غرضی پر قائم ہو گئی ہے۔

اسی طرح انسانی فطرت ہے کہ سخت اور نرم سب سزا نہیں ہی انسان کو جرم سے باز رکھ سکتی ہیں اور مجرم کے ساتھ حسن سلوک اور اصل محکوم کے ساتھ کٹھنہ کا معاملہ ہی اور تاج کو اس سے عزم کر دینے کے خلاف ہے، اسی لئے اسلام میں قتل کی سزا قتل رکھی گئی اور بعض دیگر جرائم میں بھی سخت سزائیں رکھی گئیں؛ لیکن مختلف حکموں میں قتل کے مثلاً بلکہ قتل کی سزا عزم کر دی گئی اور، اور دینی انسانیت کے کام پر ہر فرد کو جو تیس دن تھیں، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرم پر عسارت یا جہنم جاری ہے اور جو سزائیں دی جاتی ہیں، وہ جرم سے معاف کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہی ہیں، اسی لئے بعض غلوں میں قتل کی سزا عسارت کر سنے کے بعد دوبارہ ان کے بارے میں فیصلہ کیا گیا۔

شریعتِ اسلامی کے جس حکم کو بھی حقیقت پسندی کے ساتھ دیکھا جائے، غلوں سے جو گواہی میں تاؤں فطرت کی مطابقت غیر معمولی حد تک پائی جاتی ہے، یہ عرفِ خرد انسان کے خرد مادیہ قوانین کے، اگر اس میں فطرت سے بغاوت اور غلوں پر خواہشات کے غلبہ کا

ہو ہے تو اس وقت جہاں اس کے لئے سوزوں ہو رہے ہیں اس کے لئے کافی ہو رہے ہیں اور اس کی سوزنیت باقی رہتی ہے۔ اسی طرح انسانی تمدن کے دفاع کے ساتھ ساتھ تمدنِ حقانی کی طرف سے سب سے زیادہ فائدہ آئے رہے۔ یہاں تک کہ جب انسانی شعور اور اس کا تمدن اپنے اہل کائنات کو فتح کیا تو اسے شریعت محمدی سے آزاد کر دیا۔ اب یہ انسانی تاریخ کے نئے ایسا دور ہے۔ اس قانون نے جو قیامت تک اس کی سوزنیت اور اس کی ذہنی و جسمانی سستی

حقیقت کی قوت

کسی بھی قانون کا تھا۔ طریقوں پر مبنی ہے۔ اس کے اندر قبول و جامعیت کا جذبہ۔ یہاں کر کے اس قانون کے خلاف یہ قوت کا استعمال۔

کچھ مختصر اسلامی اور شرعی کی حامل سہی ہیں۔ ان میں از خود قانون پر عمل کرنے کا جذبہ موجود ہے۔ لیکن ان طبیعتوں میں سرکشی اور بغاوت ہوتی ہے۔ ان پر جو بدشانت سے مطلوب ہوتی ہیں اور بدخوشی کے بغیر یا تو ان کو قبول کرنے کی عقل میں اس سے خوب تر کی امید کے بغیر برقی نہیں کرتے۔ انسانی قوانین میں یہ حالت اور چالیس اور ان دونوں شعبوں کے ذریعہ سزاؤں کا خوف ہی انسان کو جرم سے باز رکھتا ہے۔ تب تک شریعتِ اسلامی میں اس سے آگے ایسا اور عقیدہ "آخرت کے عذاب و ثواب" کا ہے۔ اسی لئے قرآن و حدیث میں یہ حکم کے ساتھ اس کے سامنے پرتو کا اور اس کے نہ لانے پر آخرت کی ہلاکت کا ذکر موجود ہے۔ یہ ایسا عقوبت گیر عقیدہ ہے جو طغیانیوں سے محفوظ انسان کو ہلاکت کا درد نہ دے اور اسے اسے بڑے بڑے گناہوں کو قانون کے سامنے پر انداز دے پر بھڑک کر کہے۔ جب کوئی آئندہ کہنے والی اور کوئی زبان نہ کہنے والی نہیں ہوتی۔ اس وقت بھی یہ عقیدہ اس کے ہاتھوں کے لئے جھک کر اس کے پاس کے لئے زنجیریں بن جاتا ہے۔

مسموم ہوج میں اس کے لئے کہ وہ اور میں بھی اس کی مثالیں یہ ساری دیکھی جا سکتی ہیں۔ مثلاً کئی خشکی کا مسئلہ ہے آج پوری دنیا اس مسئلہ سے دوچار ہے۔ اور اس کے نقصانات بہت سے بار بار ہیں۔ امریکہ نے ان حالات کو دیکھتے ہوئے ۱۹۳۰ء میں ایک نئی کمیٹی کا قیام قانون بنانا اور شراب کی معروض کو واضح کرنے کے لئے صرف تیس ہزار ۵۰۰ ملین ڈالر خرچ کئے۔ ۱۹۷۱ء میں اس سفارتِ شراب کے قصبات پر نئے ملے ۲۰۰۰ آدمی شہید ہوئے۔ ۵۰ لاکھ کو تھکی سزاؤں کی ان لوگوں پر جو جرنلے کئے گئے۔ اس کی مقدار سب سے بڑی لیکن اس کے باوجود قانون کی طاقت سے قانون کو منسوخ نہیں ہو سکا۔ ۱۹۳۳ء میں امریکی حکومت اس بات پر مجبور ہوئی کہ اس قانون کو واپس لے لے۔

قرآن مجید نے جب شراب کو حرام قرار دیا تو عرب اس کے بے حد عادی تھے۔ یہاں تک کہ اسلام سے پہلے ان کی مذہبی تقریبات میں شراب سے خالی نہیں ہوتی تھیں۔ لیکن شراب کی حرمت کا حکم آتے ہی لوگوں نے اپنا سر جھکا دیا اور بدعت کی گھنٹی اور جہنم میں شراب پہنچ گئی۔ آج بھی صورتِ حال یہ ہے کہ جہاں بدعت و فحشیت کے باوجود مسلمان نماز میں شراب سے جو احتیاط کرتی جاتی ہے وہ مشرک و کافر کی مثال بن گئے۔ مغربی ممالک میں خاص طور پر اس کو محسوس کیا جاسکتا ہے کہ وہاں بدعت و فحشیت کے گمراہ نے اسے مسلمان اور غیر مسلم کے فحش

قانون شریعت (۷۰)

ادکام مردم سزا (۳۰)

مدالیتی قوانین (۱۳)

استوری قدامت (۱۰)

اقتصادی قوانین (۹)

قومی، ذریعہ ترقی نہیں (۲۵)

نفسی ادکام کی اہمیت اور عملی زندگی سے اس کے تعلق کی وجہ سے بہت سے اہل علم نے آیات ادکام کی تفسیر کا اجزا کر لیا ہے، ان سے
سے اہم کتابیں اس طرح ہیں:

ادکام قرآن امام ابو بکر جصاص رازی (م ۳۷۰ھ)

ادکام عقوبات لفظی: ابو بکر احمد شیبی (یہ اصل اسامی کے الادوات ہیں، اس کو حصار شیبی نے (م ۴۵۸ھ)
تجاوہ، مرتب کیا ہے)

ادکام قرآن ابو بکر محمد بن عربی (م ۵۳۳ھ)

تفسیر استیعوبی لما اجازہ یون (م ۱۳۰ھ)

نیل المرام فی تفسیر آیات الادکام: ابوبکر محمد بن مسعود بن

ادکام قرآن زیر تحریر: مولانا شرف الدین محمد قزوینی (یہ اس موضوع پر بہت مفصل اور جامع

مجموعہ ہے، جسے مولانا ظفر احمد علی، مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا ادریس

کاندھلوی نے تالیف کیا ہے)۔

ردائع الہدای فی تفسیر آیات شیخ محمد علی صابونی

ادکام من القرآن

تفسیر آیات الادکام: محمد بن ادریس، مدید اللطیف، استیعوبی، محمد ابراہیم محمد رشون

ان کے علاوہ مولانا محمد رشید محمد قرطبی (م ۶۷۰ھ) کی جامع الادکام القرآن، مولانا قاضی شامہ دہلوی (م ۱۲۵ھ) کی

”التفسیر المستندہ“، ہے تو یہ، سے قرآن مجید کی تفسیر لیکن اس پر نفسی ادکام غالب ہے، اور قرآن کے نفسی ادکام پر بہت شرح و بسط کے ساتھ

مکتبہ کوفی جی ہے۔

سنت رسول

احکام شریعہ کا دوسرا ذریعہ سنت رسول ہے۔ سنت رسول سے مراد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات، آپ کا عمل و خیر و قول، نفس ہے۔ جو آپ کے سامنے آیا ہو، آپ نے اس پر کبھی ٹھیس فرمائی ہو، مستند کے تحت ہونے پر امت کا اجماع و اتفاق ہے، کیوں کہ قرآن پر کبھی کثرت سے مستقل طور پر اس سے، اس کے رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، مگر کیا گیا کہ رسول کی اطاعت و اطاعت اللہ کی اطاعت ہے، ومن قطع امر رسول فقد قطع امر الله، واللہ اعلم بالصواب، اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے :

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَنْ نَكَحَ مَا نَهَاهُ اللَّهُ...

رسول نہ دے گا، اسے اسے قبول کرنا اور اس سے منع کرنا اس سے رکنا۔

بلکہ سنت رسول اصل میں قرآن مجید کی تفسیر و توضیح ہے، اسی لئے امام شافعی نے فرمایا ”حضور ﷺ کی سنس میں طرح کی ہیں، یا تو قرآن میں جو حکم ہے، وہی حکم سنت رسول میں بھی ہے، یا قرآن میں کوئی حکم محض ہے، سنت نے اس کو واضح کر دیا ہے، یا قرآن مجید اس سلسلہ میں خاموش ہے، اور سنت کے ذریعہ اس صورت کا حکم معلوم ہوتا ہے، انہیں گمراہ کیا جائے، تو یہ صورت بھی قرآن مجید کے بتائے ہوئے عام اصولوں کے دائرہ میں آتی ہے، گویا قرآن نے ایک اصول بیان کر دیا اور سنت کے ذریعہ اس کی تفسیر اور عملی صورت کر لی، سامنے آئی، اسی لئے امام ذہبی نے فرمایا کہ بیان و وضاحت اور تفہیم مراد کے اعتبار سے قرآن کو حدیث کا حصہ نہ دیا، ہے، بقول امام ربیعہ کے جو حدیث کہ قرآن کی ہے، الکتاب اصوح، البی السنۃ من السنۃ فی الکتاب (۱۲)

حقیقت یہ ہے کہ فقہی اعتبار سے احادیث کی بڑی اہمیت ہے، قرآن مجید ایک دستہ کی کتاب ہے، اس میں اصولی احکام دے گئے ہیں، اور، ان کے بعد اور بعد کو متنبین کرنے کی کوشش کی گئی ہے، حدیث کے ذریعہ ان قرآنی احکام کی عملی تصویر سامنے آ جاتی ہے۔ اور اس طرح اہل ہوں کے لئے قرآن کے معنوں میں اہلک بھیر تحریف اور من چاہنے والوں کا دوازدہ بند ہو جاتا ہے، وہ جوں جوں احکام اور کاروں کے ذریعہ الفاظ قرآنی کی مخالفت کا فقہی انتظام ہوتا ہے، اور جیسا کہ حنفی تحریف اور آئینہ شریعت سے مخالفت کا امر، سامانہ حدیث کے ذریعہ انجام پایا ہے، اس طرح احادیث قرآن مجید کی حنفی خدمت کا ذریعہ ہیں۔

وہ احادیث جو احکام فقہیہ سے متعلق ہیں، ان کی تعداد تقریباً سات، آٹھ ہزار ہے، کتب الحدیث میں جو احکام فقہیہ متداول سے آنے والی راویوں کو مختلف حدیث شمار کر لیا، ۲۰۰۰ سے زائد ہیں، ان کی تعداد زیادہ معلوم ہوتی ہے، لیکن کبریات کو چھوڑ کر اصل مضمون اور مشن کے اعتبار سے احادیث احکام کی تعداد سات، آٹھ ہزار سے زیادہ نہ ہوگی، جن مضمون نے اسکی حدیثوں کو پیش کرنے کا اہتمام کیا ہے، اگر فقہیہ کے لحاظ سے ملاحظہ نظر آج حنفی کا کام اس میں سب سے زیادہ جامع ہے، جنہوں نے احادیث السنن بھی عظیم نشان کتاب تالیف کی اور، حدیث احکام کو جمع کر لیا، اس میں حدیث اور احادیث کا مجموعہ (۶۱۲۰) ہے، دوسری کتابیں جن میں خاص

(۱) السنۃ فی الکتاب، ص ۱۲۰، دار ماہان، دار الفکر، دمشق، ۱۴۰۵ھ، علی رسولہ السلام، ماؤمہ، البیہ

(۲) شرح السنۃ، ص ۱۲۰، الفکر، ص ۱۲۰، دار ماہان، دار الفکر، دمشق، ۱۴۰۵ھ، علی رسولہ السلام، ماؤمہ، البیہ

نور پر احکام سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہیں۔ اس سے بہت کم تعداد پر مختص ہے۔ وہ ایک فصل فی فیہ میں ہے۔

احادیث احکام سے متعلق کتابیں دو طرح کی ہیں۔ ایک وہ جس میں مختلف مضامین کی احادیث ہیں، انہیں احادیث کی سی ایک بڑی تعداد میں شامل ہے، جو ہے اس کی ترتیب فقہی ہو، یا وہ احادیث کی ترتیب پر نہ ہو، فقہی ترتیب پر جو کتابیں ہیں، وہ مندرجہ بالا ہیں۔ دوسری کتابیں جو سنیں، لیکن ان میں احکام سے متعلق حدیثیں بھی ہیں، بہت ہیں، لیکن ان میں مشہور احادیث کم کتابیں یہ ہیں۔

مکتب بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری	(متوفی ۲۵۶ھ)
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	(متوفی ۲۶۱ھ)
ترغیب و ترہیب	امام محمد بن اسماعیل بن خزیمہ سیماپوری	(متوفی ۲۷۳ھ)
مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن محمد بن حنبل	(متوفی ۲۴۱ھ)
مسند بزار	امام ابو بکر محمد بن بزار	(متوفی ۲۵۶ھ)
مسند ابوداؤد طبرسی	امام طبرسی، ابن ابی داؤد طبرسی	(متوفی ۲۸۰ھ)
المجموع الکبیر	امام ابو نعیم عیسیٰ بن احمد ہیراتی	(متوفی ۳۰۰ھ)
المجموع الاوسط	"	"
المجموع الصغیر	"	"
مسند کتبہ حاتم	امام ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ ہمدانی	(متوفی ۲۸۵ھ)

یہ کتب احادیث فقہی ترتیب سے جمع کی گئی ہیں، اس میں سے ابھر کتابیں یہ ہیں۔

مواہبات لکھنؤ	امام مالک بن انس	(متوفی ۱۷۹ھ)
مواہبات مامور	امام محمد بن حسن شیبانی	(متوفی ۱۸۹ھ)
کتاب الآوار	امام یعقوب ابو جعفر	(متوفی ۱۸۲ھ)
کتاب الآوار	امام محمد بن حسن شیبانی	(متوفی ۱۸۹ھ)
مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابی ذہب یحییٰ بن محمد بن ابی شیبہ احموی	(متوفی ۲۴۵ھ)
مصنف عبد الرزاق	امام ابی ذہب الکبیر یحییٰ بن محمد بن رزاق بن حاتم اصفہانی	(متوفی ۲۶۱ھ)
مشترک ترمذی	امام محمد بن یحییٰ بن سہروردی ترمذی	(متوفی ۲۵۵ھ)
مشترک ابی داؤد	ابوداؤد سلیمان بن شعیب ترمذی	(متوفی ۲۵۵ھ)
مشترک نسائی	ابو عبد الرحمن محمد بن یحییٰ نسائی	(متوفی ۲۷۵ھ)
مشترک دارقطنی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمن دارقطنی	(متوفی ۳۵۵ھ)

سُنی ابن ماجہ	ابو محمد بن زید بن ماجہ قزوینی	(متوفی ۳۵۰ھ)
سُنی دارقطنی	سافہ بن یونس بن عمر دارقطنی	(متوفی ۳۸۵ھ)
سُنی بیہقی	حافظ ابو محمد بن حسین بیہقی	(متوفی ۳۵۹ھ)

کچھ توافقات ہیں جن سے مفسرین نے کتب احادیث کی روایت کو کثرت کرنے کی کوشش کی ہے اور ان میں احادیث کا شمار بہت زیادہ کیا گیا ہے اور سند میں بڑا کٹاؤ ہے۔

○ جامع الترمذی اور جامع البیہقی

یہ کتب جامع ہیں۔ ترمذی نے بیہقی کی تصنیف کو اپنا اضافہ کر لیا ہے اور بیہقی نے ترمذی کی تصنیف کو اپنا اضافہ کر لیا ہے۔

○ جامع الترمذی اور جامع البیہقی

یہ دونوں کتب اجمالی ہیں جن کی تالیف ہے۔ جس میں احادیث کے ساتھ ساتھ روایات بھی شامل ہیں۔ اور ہر روایت کی تفسیر بھی شامل ہے۔ اور ترمذی نے بیہقی کی تصنیف کو اپنا اضافہ کر لیا ہے اور بیہقی نے ترمذی کی تصنیف کو اپنا اضافہ کر لیا ہے۔

○ جامع الترمذی اور جامع البیہقی

یہ دونوں کتب اجمالی ہیں جن کی تالیف ہے۔ جس میں احادیث کے ساتھ ساتھ روایات بھی شامل ہیں۔ اور ہر روایت کی تفسیر بھی شامل ہے۔ اور ترمذی نے بیہقی کی تصنیف کو اپنا اضافہ کر لیا ہے اور بیہقی نے ترمذی کی تصنیف کو اپنا اضافہ کر لیا ہے۔

یہ دونوں کتب اجمالی ہیں جن کی تالیف ہے۔ جس میں احادیث کے ساتھ ساتھ روایات بھی شامل ہیں۔ اور ہر روایت کی تفسیر بھی شامل ہے۔ اور ترمذی نے بیہقی کی تصنیف کو اپنا اضافہ کر لیا ہے اور بیہقی نے ترمذی کی تصنیف کو اپنا اضافہ کر لیا ہے۔

یہ دونوں کتب اجمالی ہیں جن کی تالیف ہے۔ جس میں احادیث کے ساتھ ساتھ روایات بھی شامل ہیں۔ اور ہر روایت کی تفسیر بھی شامل ہے۔ اور ترمذی نے بیہقی کی تصنیف کو اپنا اضافہ کر لیا ہے اور بیہقی نے ترمذی کی تصنیف کو اپنا اضافہ کر لیا ہے۔

احسان . نفس واجتماع وغیرہ صلیحت عرفیہ اور غیر خابری نہیں لیکن قیاس کے مقابلہ میں طہ بری قیاس کو پھینک دینے کا نام حقیقہ ہے۔

صالحہ مصلحت کتاب وسنت میں نہیں مصلحتوں کے لئے معتبر ہونے کی ضرورت ہے اور نہ معتبر ہونے کی دلائل کو مصلحت مراءتہ کہتے ہیں بلکہ یہ شریعت کے مروجہ اور عمومی ہدایت ہے۔ ہم آج تک صحت معتبرہ ہے۔
اصحاب مکتبہ شریعت میں کسی امر کے ثابت ہونے کی وجہ سے سوہو دلیا سکندرانہ زمانہ میں بھی اس کو موجود ہی نہ جانے دیا اور اصل رائے میں "اصحاب" کہتے ہیں۔

۱۔ یہ ذریعہ عقلی وسیلہ کے ہیں، لہذا ان کوئی امر کی واجب یا مستحب کا ذریعہ بننا ہو تو وہ یہ مطلوب ہوگی، اس کو "فایض" ذریعہ" کہتے ہیں اور اگر وہ منکر ہو گا تو یہ منکر ہو تو وہ سوہو دلیا گا دلیا سوہو دلیا کہتے ہیں اور جو منکر ہو گا تو یہ منکر ہو گا۔
ای نسبت سے اس کا علم ہو گا۔

حرف . لوگ مکتبہ کے امور اور معاملات میں خیر قیاس، نفس یا مکتبہ عقل کے عادی ہو گئے ہوں، ان کو "عرفیہ" کہتے ہیں عرفیہ کا بے علم ہونے کے حالات کے پس منظر میں ان کا کام کی تبدیلی سے گزرنا چاہیے۔

انتہاء عقیدہ

مکتبہ شریعت میں ایک وجہ کے جانے سے پہلے دوسرے کو غیر صحیح دیکھتے ہوئے عقیدہ اور عقائد کا شرعیہ کے باب میں امت کی رہنمائی کا کام کرتے تھے، چونکہ رسول اللہ ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا اور یہ ممکن نہیں کہ چودہی امت بطور خود شرعی مسائل کا استنباط کرے دلیا دلیا سے امت میں علماء (جن کو مفسرین) نے خیر و کوارت قرار دیا ہے (کا فریاد ہے کہ وہ کام شریعہ کے عہدہ کریں اور عوام اس پر عمل کریں دلیا استنباط ان کا کام کو "انتہاء" اور اس پر عمل کرنے کو "تہدیکہ" کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جہتہ کرے اور دوسرے نتیجہ پر پہنچے، آپ تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے، ایک جہتہ کا اور دوسرے نتیجہ تک پہنچنے کا، اور اگر اس سے فطو ہو جائے اور وہ نتیجہ تک نہیں پہنچ پائے۔ تب بھی ایک اجر کا ضرور ہی مستحق ہوگا، کیوں کہ اس نے نتیجہ میں گمراہی سے بچنے اور مکران کی تحقیق کرنے میں کوشش کی ہے (۱) اس حدیث سے واضح طور پر امت کا ثبوت ملتا ہے، انتہاء کی اصطلاحی تعریف اس طرح کی گئی ہے: "کسی بات کی تحقیق میں چاروں قوت صرف نزدیک کتاب میں سے زیادہ تحقیق و جستجو

کا امکان پائی نہ ہے" اصطلاح اقوام فی تعظیم امر من الامور۔ (۲)

تہدیکہ کی حقیقت کو دلیا منکر علی قہر قہر نے اس طرح بیان کیا ہے :

العقیدہ الباع الانسان غیرہ لہذا یقول لہ عمل معتد للخطیہ من غیر نظر الی الدلیل . (۳)

(۱) دیکھئے تصدیق ۱۱۱۰ ص ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵

تقلید کے سنی یہ ہیں کہ کوئی کسی دوسرے کے قول یا فعل کی دلیل غالب کے بغیر اس کو نقل نہیں کرے اجتماع کرے۔

جو لوگ اجتہاد پر قدرت نہیں رکھتے ہیں ان کے لئے تقلید واجب ہے: کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اللہ، رسول اور "مولیٰ الامر" کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور بقول ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما "أولوا الامر" سے مراد اصحاب فقہ اور اصحاب دین ہیں، اولی الامر یعنی اہل العلم والادب۔ (۱)

میں نے خطاط اور نقاشی کی کئی ذراچھانٹیں کئے انہی میں سے دوسری صدی ہجری کے بعد سے فنی تقلید کا رواج قبولی خاص و عام ہو چکا ہے اور بقول شافعی اند صاحب کے بہت کم لوگ دوسری صدی کے بعد ایسے گمراہ ہیں جو کسی متعین مجتہد کے چرند نہ ہوں اور بلکہ اہل زمانہ میں واجب تھا، موفقی میں کان لا یعمد علی ملحد مجتہد بعید وکن عفا ہوا واسب فی ذلک المردن ۱۲۸ اور اسی سے صدیوں سے فقہ اربعہ (اہم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ) کی اتباع پر امت کا سوا بظہر من الشمس ہے اور شافعی اند صاحب کے حسب تحریر ان کی تقلید سے باہر جاؤ مولانا عظیم سے نقل ہے کہ (۳۰) یہ تو کہیں کہا جاسکتا کہ اب اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور یہ دروازہ کبھی کبھی کھلے گا مگر قریب کر قریب اور صدیوں میں ایسی کوئی صراحت نہیں آئی ہے اور شافعی مجتہدین سے یہ منقول ہے اس لئے اس کو اجازت تہ بھی دشوار ہے: کیوں کہ اب رجوع صرف مجتہدین کا مستحق ہے، فقہاء، فاضلین کے لئے علمیت اجتہاد کا مال ہوا مستحب قرار دیا ہے، حکام پر ہے کہ فاضلین کا معتبر کرنا ہر عہد میں شرعی فریضہ ہے، ہر اس امت کے تخری صدر میں حضرت مجتبیٰ علیہ السلام کا نزول اور اس مہدی کا ظہور ہوگا ان حضرت کو کسی امام کا مقلد قرار دینا ان کی شان سے فرتربات ہے، اس لئے اجتہاد کا دروازہ اصولی طور پر بند نہیں ہوا ہے، لیکن معاصرین اجتہاد کے مقلد ہونے کی وجہ سے مقلدوں سے مستقل طور پر اجتہاد کا مسدود کیا جاتا ہے اور ان زمانہ تقلید میں ایمان حرا مسلمین کے تقلید و نقل کی مخالفت ہے۔

(اجتہاد و تقلید کی حیثیت اور اس سلسلہ میں فقہی اصول و قواعد، خود ان الفاظ کے ذیل میں دیکھے جاسکتے ہیں۔)

اسباب اختلاف

ہاں کہ احکام شریعہ کو سمجھ کر نہ ہی اجتہاد اور غرر اور غرر کو دخل ہے، غور فکر کے نتیجہ میں اختلاف رائے کا پایا جانا عصرین امر ہے اور انسانی سوچ درست بھی ہو سکتی ہے اور نادرست بھی، اور اللہ کے سوا حق بھی ہو سکتی ہے اور اس کے خلاف بھی، ان لئے بہت سے مسائل میں مجتہدین کے درمیان اختلاف رائے پایا جاتا ہے، جسے قانونی شریعت کی زندگی اور حیات کی طامط قرار دیا جاسکتا ہے اور یہ امت کے لئے رحمت ہے نہ کہ دقت: کیوں کہ اس کی وجہ سے خلف اسود میں امت کو درپیش مشکلات کو حل کرنے کے لئے مختلف نظام نظر سے اختلاف کی گنجائش فراہم ہوتی ہے: اسی لئے سلف صالحین اور خاص کر امام کلمہ نے اس بات کو اچھنک کیا کہ تمام لوگوں کو ایک ہی رائے کا

پابند کرنے پر مجبور تاج نے وہاں اور حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ سکار میں کوئی اختلاف ہو نہ ہوتا ماس لئے کہ اگر سکار ہر تمام مسائل میں ایسے ہی نقلی ہوتا تو لوگ تنگی میں پڑ جاتے، کیوں نہ صحابہ مشرکین ہیں، اگر اسی مان میں سے کسی ایک کے قول کو اختیار کر لیں تو اس کی مخالفت ہے، اسی بنیاد پر خلف صالحین نے اختلاف فقہ کو منع کرنے کا خاص دین فرمایا ہے۔

اختلاف رائے کے اسباب بہت سے ہیں، لیکن جتنا سبب بنیادی لوایت کے حامل ہیں، ویسے انھیں کے ذکر پر اتفاق کیا جاتا ہے

(۱) بعض امور کے بارے میں اختلاف ہے کہ ان کی حیثیت دلیل شرعی کی ہے یا نہیں؟ مثلاً احسان اور معدل، امر مسلم و منافیہ کے یہاں اس کا اعتبار ہے، اور حد کے سلسلہ میں مالکیہ کا نقطہ نظر دوسرے فقہاء سے مختلف ہے، عرف سے تفسیر و دو کام لیتے ہیں، انھیں سب کا اعتبار سب کے یہاں نہیں کیا گیا اور ہے، دارم و کورس مانے میں حنفیہ اور مالکیہ کے یہاں زیادہ درست ہے اور بعض فقہاء کی طرف منسوب ہے کہ اور دارم و کورس کو عقلی حجت نہ مانتے تھے۔

پس جن فقہاء نے ان کو مانتا تھا قانون کا وضع یہ ہے انھوں نے ان پہنچا احکام کو قبول کیا اور جنھوں نے ان کو ماننا شروع نہیں کیا، ہے انھوں نے ان احکام سے اختلاف کیا۔

(۲) اختلاف رائے کا دوسرا امر لازمی سبب خصوص کے ثابت و مستحق ہونے اور نہ ہونے کے سلسلہ میں اختلاف رائے ہے، جیسے حد میں امر مسلم و منافیہ کے یہاں بہت سے اختلاف ہیں، مثلاً بعض مستثنیات کو جو ذکر حد میں کسی قسم کو ثابت نہیں سمجھتے وہی اس کے مقابلہ فقہ کے یہاں حد میں ضعیف کا اعتبار ہے، بشرطیکہ اس کا ضعف بہت شدید نہ ہو، دوسرے فقہاء اس سے اختلاف ہے۔

اسی طرح کسی حد میں مستحق غیر مستحق ہونا، دیون کے مستحق ہونے اور نہ ہونے، یہ سب اختلاف ہوتا ہے اور انھوں کے بارے میں مجتہد کی جواز سے ہوتی ہے، وہ بھی اجتہاد پہنچی ہوئی ہے، اور اس میں غلطی بھی ہو سکتی ہے، ایسا ممکن ہے، ایک راوی بعض اہل علم کے نزدیک قابل اعتبار ہو اور دوسروں کے نزدیک نا قابل اعتبار ہو، ایسی صورت میں دونوں گروہ کی رائے اپنے اپنے نقطہ نظر پر مبنی ہو گا۔

(۳) کوئی انسان خواہ کتنا بھی صاحب فہم ہو، وہ اس بات کا کوئی نہیں کہ اس نے مصلحت کا احاطہ کر لیا ہے، اس بنیاد پر ایسا ممکن ہے کہ بعض انہیں ایک مجتہد تک پہنچی ہوں اور دوسرے تک نہ پہنچی ہوں، یا کسی دلیل کی طرف ایک مجتہد کا ذہن مائل ہو اور دوسرے کا نہیں ہو، یہاں تک کہ اگر امام شافعی جیسے فقیر و محدث نے جب حجاز سے نکل کر عراق اور عراق کے بعد مصر کا سفر کیا اور وہاں کے علماء سے استفادہ کیا تو بے شمار مسائل میں ان کی رائے بدل گئی، اسی لئے فقہ شافعی میں قول قدیم اور قول جدید کی مستقل اصطلاح پائی جاتی ہے، اسی طرح امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ کی وفات کے بعد جب حجاز آئے اور امام مالک سے استفادہ کیا تو وہ بھی دوسرے مسائل میں نہ صرف یہ کہ ان کی رائے بدل گئی، بلکہ انھوں نے یہ بھی فرمایا، ”اگر امام ابو حنیفہ اس پر مطلع ہوتے تو وہ بھی دوسری کہتے جو میں کہہ رہا ہوں“، اسی طرح کارجع اور خلاف فقہاء کے یہاں پایا جاتا ہے، جو طلبہ حق کے سلسلہ میں ان کے خلاف اور بے فہمی کی دیکھا ہے!

قرآن پر اجرت لینے کو جائز نہیں سمجھتے تھے، لیکن متاخرین نے اس کی اجازت دی، جسے ابن حجر کوس کے پاس ضائع ہو جانے والے ماہ کا خاتمہ نہیں غمزدہ تھے، لیکن متاخرین نے بدعتی ہوئی جدیدی کو دیکھتے ہوئے ان کو ضامن ٹھہرایا، اس طرح کے بہت سے مسائل ہیں۔ جن میں فقہ و محدثین اور متاخرین کے تقابلی نظر میں اختلاف پایا جاتا ہے اور ایک عیوب و استیفاء سے متعلق پیسے اور بعد کے عملی علم کی رائے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

یہ فقہی اختلافات کے اہم اور بنیادی اسباب ہیں، مورتز اسباب اختلاف کی بڑی تعداد ہے، مثلاً کوئی اللہ صحت و بھوکے لئے "الاصل فی بیان صلاۃ و صلاۃ" میں ان نکات کو ملح کرنے کی کوشش کی ہے، جو اہل علم کے درمیان اختلاف کا موجب بنے ہیں، بالمشترک میں بھی اس سلسلہ میں بعض اہم خدمات انجام پائی ہیں، جن میں شیخ محمد امجدی، الفکر، سعید بن مسعود، الشریف، اہل اصناف، الاصل، الصفیاء، وحی اللہ، ص ۱۳۶ اور ڈاکٹر معنی سعید الحسن کی "اہل اصناف، اہل الفوائد، الاصول، لہذا" (ص ۶۳۵) خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

فقہی اختلاف: دور مجتہدین کا اختلاف بذوق

اسباب اختلاف کے سلسلہ میں اس بات کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ اس سلسلہ میں فقہ و علماء قالی اثرات اور مذہبی افکار نے بھی اثر کر لیا ہے، امام ابو حنیفہ کو مذہب پیروا ہے، لیکن آپ کی علمی نشو و نما ہوئی اور یہیں سے آپ کے فکرو، اجتہاد و عقیدہ عالم تب طلوع ہوا، کوئی زیادہ تر اہل علم حضرت مہدائے بن مسعود رحمہم اللہ اور حضرت علی رحمہم اللہ کی درس گاہ سے تعلق رکھتے تھے اور ان کے فتاویٰ کو ترجیح دیتے تھے، اس لئے امام ابو حنیفہ کی آراء پر ان صحابہ کے فتاویٰ اور فضیلت کی اتباع کا رجحان غالب ہے، امام مالک نے پوری زندگی مدینہ میں گزار دی، لیکن فیض اہل انصاف اور یہیں سے آپ کے فیضان کا چشمہ جاری ہوا، مدینہ میں حضرت عمر رحمہم اللہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رحمہم اللہ کے علاوہ مشہور شخصیات کی عمر کی عمر کی چھاپ تھی، اس لئے امام مالک کے مسلک پر ان صحابی فتاویٰ آراء و افکار کا غلبہ ہے، یہاں تک کہ "تعالیٰ اللہ عنہ" ان کے یہاں مستحق ایک حصہ و شری ہے۔

حضرت امام شافعی کی پیدائش کے کمرے میں ہوئی اور یہیں آپ کی علمی نشو و نما انجام پائی، مگر حضرت عبداللہ بن عباس رحمہم اللہ نے اپنے علمی طبع و ہر بات کا مرکز بنایا تھا اور ان کے لائق و فاضل علاوہ کوئی علمی نظام پر چھائے ہوئے تھے، چنانچہ امام شافعی کی آراء پر حضرت مہدائے بن عباس رحمہم اللہ اور ان کے شاگردوں کے فتاویٰ کا واضح اثر ہے، — امام احمد چوں کہ بخاری مدینہ پر عمل کرنے کا خاص ذوق رکھتے تھے اور صحابہ رحمہم اللہ میں حضرت ابو بکر رحمہم اللہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رحمہم اللہ کا ذوق ملتا تھا، اس لئے امام احمد کے یہاں ان صحابہ کے فتاویٰ کی پیروی کا رجحان نمایاں ہے۔

غرض، اختلاف رائے کے اسباب میں جہاں استدلال اور طریقہ استنباط میں اختلاف کو دخل ہے، وہیں احوالی زمانہ میں شہدائی اور مجتہد کے مذاق اور جہان کا عمومی حصہ ہے۔

فقہ — لغوی واصطلاحی معنی

فقہ کے لغوی معنی کسی بات کو جاننے اور سمجھنے کے ہیں، مگر آج مجید میں کم سے کم دو معنیوں پر یہ لفظ اسی معنی میں مستعار ہوا ہے۔
 (۱) امام ابو حنیفہ (۱۵۰ھ)۔ اسی کا سب سے احکام شریعہ کے علم کو بھی فقہ سے تعبیر کیا گیا، مگر شریعت کے تمام احکام کے جاننے کو "فقہ" کہا جاتا تھا، خواہ معتاد ہیوں، یا اخلاق و اور عبادات ہوں یا معاملات۔ مگر آج وصیث میں اسی معنی کے لحاظ سے اس لفظ کا ذکر کیا گیا ہے، جیسے فقہ توئی نے ارشاد فرمایا:

ومن كان السمعون لسمعوا بكلامه، ولولا نظر من كل طرف منهم لما ظفوا له ظنهم
 . لظفهم بهشرون (توضیح: ۵)

فہم ایمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ کبھی کوچ کر جائیں، تو کچھ نہ ان میں سے ایک گروہ نے
 کوچ کیا، تاکہ نہ ان میں فقہ حاصل ہو، تاکہ کوچ کر جائیں۔
 حضرت سہابؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من يراد منه خير، يفقهه في الدين (۱)

فقہ توئی جس کے متن میں بہتری چاہتے ہیں، اس کو ان کا فقہ طے کرتے ہیں۔
 امام ابو حنیفہ نے منہج میں اسی وصیث کے لحاظ سے ان الفاظ میں فقہ کی تعریف کی ہے:

هو معرفة النفس، ما لها وما عليها (۲)

انسان کا اپنے حقوق اور فرائض کو جاننا "فقہ" ہے۔

اسی تعریف میں اسی لحاظ سے شریعت کے تمام احکام کو فقہ کے دائرہ میں شامل کیا گیا ہے، اسی لئے امام ابو حنیفہ نے معتاد پر جو
 کتاب تالیف فرمائی ہے، ان کی طرف منسوب کی گئی ہے، اس کا نام "فقہ الکبیر" ہے، بلکہ اسی نام سے معتاد پر ایک کتاب امام شافعی کی
 طرف بھی منسوب ہے، لیکن مستحب نہیں۔

ابو حنیفہ کے معتاد کی ترویج اور اخلاقی تربیت نے متعلقہ ان کی حیثیت حاصل کر لی، چنانچہ معتاد سے محض "احکام" "علم احکام" کہلایا
 اور اخلاق سے متعلق مباحث کو "تعریف" کا نام دیا گیا، ان دونوں فنون کے ماہرین کو بھی مستقل حیثیت حاصل ہو گئی اور انھیں "مفسرین"
 اور "مؤلفین" کا لقب دیا گیا۔ اس طرح اب وہ کلی احکام بآئی رہ گئے، جو محض اخلاقی حیثیت کے حامل تھے، بلکہ ان کی حیثیت رکھتے
 ہیں، ان کو "فقہ" سے موسوم کیا گیا، اسی لحاظ سے ان الفاظ میں فقہ کی تعریف کی گئی:

العلم بالاحکام، فليس حجة العقلية من قولها انفسها، بل بالسنن (۳)

(۱) التوضیح: ۱۰۰

(۲) بخاری: ۱۶، مسلم: ۳۳۴

(۳) التلویح: ۱، توضیح: ۱۶۱، نیز دیکھئے المستعین للفرانی: ۴-۵، سلفہ ابن خلدون: ۴۳

فقہ "معلیٰ شرعی احکام" کو ان کے تفصیلی دلائل سے استدلال کے ذریعہ جاننے کا کام ہے۔

○ معلیٰ شرعی احکام سے علم کا نام اور تصوف کو نکالنا مقصود ہے: کیوں کہ اعتقادی طور پر کسی احکام پر غور و فکر سے ہوتے ہیں، ماحضہ اور جوارح کے عمل سے ان کا تعلق نہیں ہوتا، معلیٰ احکام میں عبادات بھی شامل ہیں اور معاملات بھی۔

○ تفصیلی دلائل کا مطلب یہ ہے کہ مسئلہ کس دلیل شرعی پہنچی ہے؟ کتاب اللہ پر، سنت رسول پر، اجماع پر یا قیاس وغیرہ پر؟ حکم اور دلیل کے درمیان ارتداد کو جاننا بھی فقہ میں شامل ہے۔

○ استدلال سے مراد اجتہاد اور غور و فکر ہے۔

○ اس تعریف کا مطلب یہ ہوا کہ مجتہد کا علم ہی اصل میں فقہ ہے، مقلدین کو ان احکام اور ان کے دلائل کا علم ہوا تو یہ فقہ کس راہی لئے فقہ میں مجتہد ہی کو "فقہ" کہا کرتے تھے، بعد کے ادوار میں مقلدین جو مسائل اور ان کے دلائل کا علم رکھتے وہ ان کو بھی "فقہ" کہا جانے لگا اور ان کی بھی تعبیر و مراد مراد ہے: اسی لئے قاضی عتب اللہ جہاڑی نے "بلا استدلال" کی قید حذف کر دی ہے اور فقہ کی تعریف اس طرح کی ہے:

العلم بالأحكام الشرعية من أدلتها التفصيلية، (۱)

تفصیلی دلائل سے شرعی احکام کو جاننے کا نام فقہ ہے۔

○ "شرعی احکام" سے کھف کے افعال پر شریعت کی جانب سے جو حکم اور صلت مرتب ہوئی ہے اور مراد ہے، جیسے کسی عمل کا فرض، واجب، مستحب یا مباح ای طرح حرام و مکروہ ہونا۔

پس اب فقہ کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے:

شرعی حکم جاننے کو فقہ اور جاننے والے کو فقہ کہتے ہیں۔

فقہ اور دین و شریعت

فقہ سے تشریح زد اور تعبیر لگتی ہیں: دین اور شریعت، مثال یہ ہے کہ کیا یہ تھا ملا عمر اف ہیں، یا ان کی مراد اور مصداق شرعی ہے؟ — اس سلسلہ میں قرآن و روئے کی تعبیرات پر غور کیا جائے، تو معلوم ہوتا ہے کہ دین کی اصطلاح تمام احکام اسلامی کو شامل ہے؛ بلکہ قرآن میں اعتقادی احکام کے لئے "دین" کا لفظ زیادہ استعمال کیا ہے، اس لئے دین اعتقادات، ماحضاتی، عبادات اور معاملات تمام احکام کو شامل ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

شرع لکم من اللہ ما وصىٰ به نوحاً والذىٰ نوحىٰ الىٰ محمد . (النور ۳۱)

نہ تو کون کے لئے اللہ نے وحی دینی مقرر کیا ہے۔ جس کی نوح کو ہدایت دی تھی اور جو ہم نے آپ کی طرف آئیں۔

شریعت کے معنی ان امور کے ہیں جو امت کے لئے مشروع کئے گئے ہوں، اس طرح شریعت کے کلمات میں بھی تمام احکام وین شامل ہیں وہ نہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَمَّا جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرْعٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (العنکبوت: ۱۸)

پھر ہم نے آپ کو دین کے کام کے ایک راستہ پر دکھا تو اسی پر چلے اور ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی مت کیجئے جو نادان ہیں۔

اس آیت میں آپ ﷺ کو شریکین و کونکر خواہشوں کی رو سے منع کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ ان کی اصل خواہش مقتادات اور بغاوت میں ان کی ہی تھی لہذا اس اعتبار سے دین و شریعت اور فقہ کا وہ مفہوم جو محدثین نے یہاں تھا، خرافہ ہے، البتہ بعد کے ادوار میں اور خاص کر سوچو اور دین میں شریعت کی تعبیر فقہی احکام کے لئے غالب ہو گئی ہے اور آج کل احکام و شریعت سے مراد خلاصہ فقہی ہے، قرآن میں، انسانی معاشرت سے محروم فحشی تفسیر میں زادہ نے اپنی کتاب کو ”شریعت اسلام“ سے سوسہ لکھا ہے، جس تفسیر کے لئے ایک قرآنی ماثر، یعنی موجود ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَنُكَلِّمَنَّكَ فِي الْوَيْلَةِ مِمَّا هُوَ حَاشٍ لِّكَ (العنکبوت: ۲۸)

قرآن میں سے ہر ایک کے لئے میں نے شریعت اور مہمان بنا دیا ہے۔

یعنی ہر امت کے لئے اللہ تعالیٰ نے علاحدہ شریعت مقرر کی ہے اور کب ہر ہے کہ مختلف امتوں کے لئے اختلافی احکام وین ہیں اور وہی احکام میں اختلاف واقع ہوا ہے، یہی اس آیت میں ”شرع“ کے معنی دکھائے ہیں، اس طرح فقہ و متاخرین نے فقہ کی بہترین کئی ہے، اور اور شریعت کا مفہوم ایک دوسرے سے قریب نظر آتا ہے۔

فقہ اسلامی کا دائرہ

فقہ کی اس تعریف پر غور کیا جائے، تو اس کا اندازہ بھی واضح ہو جاتا ہے، فقہ و اصل انسان کی چوٹی زندگی کا معاملہ رہتا ہے اور وہی ان میں صحیحے احکامات کی ہدایت اور ان کے ارادہ و عمل کی ہے۔

عبادات

یعنی وہ احکام جو خدا اور بندہ کے درمیان تعلقات پر مبنی ہیں — نماز، روزہ، زکوٰۃ، قربانی، حکامات، مندرجہ ذیل میں شامل ہیں اور عبادات سے متعلق احکام خاصہ اللہ تعالیٰ کی حمایت و جہائی پر موقوف ہیں، اگر شریعت کی رضائیت نہ ہوتی، تو انسان اپنی عقل سے ہی کوہ پائنت نہیں کر پاتا۔

احوالِ شخصیت

یعنی دو سیموں کے درمیان غیر مالی بنیاد پر تعلقات سے متعلق احکام میں اس میں نکاح و طلاق، طبع و تفریق، عدت و ثبوت، نسب و منکح، حضانت، ولایت، میراث، وصیت و غیرہ احکام آجاتے ہیں مقدمہ فقہاء اس کے لئے "مناکات" کا لفظ اختیار کرتے تھے، مگر دور میں اس کو "احوالِ شخصیت" اور وہ زبان میں "عائلی قانون" کو مانگ کر پڑی جس میں Personal law کہا جاتا ہے۔

معاہلات

یعنی دو اشخاص کے درمیان مالی معاہدہ یعنی تعلقات، اس میں خرید و فروخت، شرکت، دہن و کفالت، حبرا، عاریت، اجارہ و غیرہ قوانین شامل ہیں، تجارت کی بات (تجارتی قوانین) سے تمیز کیا جاتا ہے۔

مرافعات

مرافعات سے مراد عدالتی قوانین ہیں، یعنی کاغذی کاغذ پر شہادت و کالت کے احکام، مقدمات کو ثابت کرنے کا طریقہ وغیرہ۔

دستوری قانون

یعنی وہ قوانین جو حکومت اور ملک کے شہریوں کے درمیان حقوق و فرائض کو تنظیم کرتے ہیں۔

مقدمات

ہر دور سے متعلق قوانین، اس میں شرعی حدود و نکل و جناح کی سزا اور جن جرائم کے بارے میں کوئی سزا نہیں نہیں لگائی گئی ہے، اس کی اہم سزا تین قسم کی اصطلاح میں "تحریم" کہتے ہیں، مثالی ہیں۔

بین الملکی قانون

یعنی دو ممالک اور دو قوموں کے درمیان تعلقات و معاہدات اور حقوق و فرائض سے متعلق قوانین، ان کو فقہاء ماسلام "بینر" سے تعبیر کرتے ہیں، وہ قانون کی دنیا میں اس موضوع پر پہلی جالیف، امجد کی "کلب سیر" ہے، مستشرقین کو بھی اس حقیقت کا اعتراف ہے۔ اس کے تحت سے آغاز وہ کیا جاسکتا ہے کہ فساد کی کا دائرہ کسی قدر وسیع ہے اور کسی طرح اس نے زندگی کے تمام شعبوں کو اپنے اندر سوا لیا ہے، یہی وجہ ہے کہ محمد نبوی سے لے کر خلافتِ عباسیہ کے ستونیک فقہ اسلامی نے ایشیاء، افریقہ اور یورپ کے قابل لحاظ حصہ ہر نماں روائی کی ہے، اگر فساد کی میں ہر جہت و رجائی کی حمایت نہیں ہوتی، تو ہرگز یہ مقام حاصل نہیں کر پاتی؛

فد کی فضیلت

فد کی فدی کی بڑی فضیلت ہے، اللہ تعالیٰ نے خود اس میں مصلحت حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے (۱۰۰: ۵۰) حضور ﷺ کا ارشاد مکرر

تدوین فقہ کے مراحل

فقہ کی تدوین فقہ کے مراحل میں انجام پائی ہے اور ہندوستان اس نے ارتقا کا سفر طے کیا ہے، ان اردو کو بعض حضرات نے فکری اور فنی ارتقا کے لحاظ سے تقسیم کیا ہے اور پانچ اوارقہ وضع کئے ہیں :

اول : محدثی و حفاظت راشدہ۔

دوم : فقہی تائیدیں اور دوسرے گناہ اور دوسرے عرق کی نشوونما کا دور۔

سوم : فقہ کے ارتقا و تغیر و تبدل کی فنی تدوین اور مذہب کا عہد کی تکمیل کا عہد۔

چہارم : تقلید اور دور افراط و تفریط کے بعد ہو جانے کا زمانہ۔

پنجم : فنی فقہی بیرونی کا عہد۔

دوسری تفسیر وہ ہے جو مسلمانوں کے سیاسی اور اجتماعی حالات سے مربوط ہے اور اس کے مراحل اسی طرح ہیں :

۱۔ عہد نبوی (۱۱۲۰ ہجری)۔

۲۔ خلافت راشدہ (۱۱۲۰ تا ۴۰ ہجری)۔

۳۔ اصغر خلیفہ اور کبیرت بنین کا عہد (۴۰ سے ۱۱۲۰ ہجری)۔

۴۔ دوسری صدی ہجری کے اوائل سے چوتھی صدی ہجری کے نصف تک۔

۵۔ چوتھی صدی کے نصف سے سقوط بغداد (۱۱۵۶ ہجری)۔

۶۔ سقوط بغداد سے عصر بہتر تک۔

موجودہ دور میں جس اہل علم نے تدوین فقہ کی تاریخ رقم اٹھائی ہے، انھوں نے عام طور پر تدوین فقہ کے مراحل کی اس دوسری تفسیر کو اختیار کیا ہے، لیکن کسی علاقہ کے سیاسی و اجتماعی و تہذیبی و تمدنی حالات کا اس قوم کے علمی و فکری سرمایہ اور نشوونما سے ہر تعلق ہوتا ہے، اس لئے یہاں اسی تفصیل کے مطابق تدوین فقہ کے مراحل بیان کئے جاتے ہیں۔

عہد نبوی

(۱) قرآن احمدیہ کی بنیاد پر اور راستہ فرمان باری ہے، فرق یہ ہے کہ قرآن مجید میں الفاظ و معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، اور حدیث میں الفاظ اور فقیر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہے، یہی قرآن و حدیث کا سرچشمہ دستور خداوندی ہے، اور واسطہ رسول اللہ ﷺ کا ہے، اسی لئے اس کے ذریعہ جو حکم حاصل ہوگا وہ محصوم ہوگا، یعنی غلطیوں اور غلطیوں سے محفوظ اور اجتناب کے ذریعہ جو احکام اللہ کے جاتے ہیں، ان میں غلطی کا احتمال موجود ہوتا ہے اور جب محفوظ طریقہ عظیم موجود ہو تو غیر محفوظ اور غلطی کا احتمال دیکھنے والے ذریعہ غلطی ضرورت نہیں رہتی، اسی لئے عہد نبوی میں احکام صحیحہ کا ذکر کتاب و سنت پر تھا۔

(۲) پھر چون کہی زندگی میں آپ کے عاصب نہ زیادہ رکھو و شریکین تھے اور ابھی سب سے اہم مسئلہ ان کے دلوں میں ایمان کا پودا لگانے کا تھا، اس لئے زیادہ توجہ اعتقادی اور اخلاقی اصلاح کی طرف تھی، مکہ میں نبوت کے بعد آپ کا قیام بارہ سال پانچ مہینہ تیرہ دن رہا ہے، قرآن مجید کی ایک سو چودہ سورتوں میں سے زیادہ سورتیں مکہ ہی میں نازل ہوئیں، کئی کئی سورتوں کے مدنی ہونے پر اتفاق ہے اور بارہ کے کئی یا نہ ہونے کی بات اختلاف ہے، باقی بیانی سورتیں بالاختلاف ہی ہیں۔

کئی زندگی میں قرآن کا خاص موضوع دعوت ایمان اور اصلاح عقیدہ تھا، اس بعض اصولی احکام اور بعض متعلق طلبہ و انجمن کی خدمت سے متعلق ہدایات زندگی میں بھی آری گئیں، جیسے کل تاریخ کی مسامتہ (الانعام: ۱۵۱) کہ لڑکیوں کو زندہ اور گور کرنے کی نہ مت (ہنکمر: ۹۷۸) زنا کی حرمت (المومن: ۵-۷) تیسوں کے ساتھ بدسلوکی کی ممانعت اور آپ قول و درست رکھنے کی ہدایت (الانعام: ۸) غیر اللہ پر نور پانہ رکنی ممانعت (الانعام: ۳۳-۶) بلان ہی جانوروں کا گوشت کھانے کی اجازت جن پر نذرتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو (الانعام: ۱۱۸)، ہر اذیت میں بالافتقار "نماز" کی زندگی میں فرض ہو چکی تھی اور زکوٰۃ کے بارے میں اختلاف ہے، لیکن زکوٰۃ ذکر کی آیات میں بھی ملتا ہے، لیکن ہے کہ مکہ میں اہل عہد دیا گیا تھا اور مدنی زندگی میں اس کی تصدیق میں آئی ہو۔ عملی زندگی سے متعلق احکام عام طور پر مدنی زندگی میں ہی آچکے تھے ہیں۔

(۳) قرآن مجید میں ہر قسمی احکام آئے ہیں، ان میں بعض اپنے منشاء و سروے اعتبار سے بالکل واضح ہیں، جیسے: نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا فرض ہو، نماز، حج، تہمت و فتنہ کی حرمت، میراث کے احکام، نکاح میں محرم اور غیر محرم رشتہ داروں کی تعیین، یہ عقیدہ کے درجہ میں ہیں اور ان کا انکار سو جب کفر ہے۔ اور بعض میں ایک سے زیادہ معنوں کا احتمال اور اختلاف ماننے کی گنجائش ہے، لہذا ان میں اختلاف میں اختلاف ماننے کی وجہ سے ایک دوسرے کی تکلیفوں کی جاسکتی۔

قرآن کا طرز و بیان لغوی اور کالونی نگاہوں جیسا نہیں ہے، کہ ایک موضوع سے متعلق تمام مسائل ایک ہی جگہ ذکر کروائے گئے ہوں، بلکہ قرآن میں حسب ضرورت ایک موضوع سے متعلق احکام مختلف مقامات پر آیا کرتے ہیں اور قسمی احکام کے ساتھ ترغیبات و ترہیبات اور ان احکام کی مستحسن اور مستحقوں پر بھی روشنی ڈالی جاتی ہے، تاکہ انسان کو اس کے ساتھ عمل پرمیل کرنے کی رغبت ہو، کیوں کہ قرآن مجید کا اصل مقصد ہدایت ہے۔

(۴) حدیث نبوی کے مسئلہ میں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ کی ۱۱ حبشیتیں تھیں، ایک شری اور دوسرے نبوی، چنانچہ آپ کی شری حبشیت تھیں، ان کے چورے آپ سے بیان کیا ہے، کل دنسا نما بشر منکھہ اکھبہ ۱۰۰، اس حبشیت سے آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہو، اس کی حبشیت ہم شری کی نہیں ہوگی، جیسا کہ آپ نے اپنا اہل مدینہ کو محمد میں "ناشر" یعنی مجھ کے ۱۱ اور سنت میں خود سنت کے ایک خاص حصہ کو ڈالنے سے منع فرمایا تھا، لیکن جب اس کی وجہ سے عداوت رکھ گئی، تو آپ ﷺ نے اپنی جدیت کو کواہل سے لایا اور فرمایا: انھم بائعہم بائعہم، لیکن یہ فرق کرنا بہت دشوار ہے کہ آپ کے کون سے احکام شری حبشیت سے تھے، اس

لئے جب تک اس پر کوئی واضح دلیل موجود ہو آپ کے تمام فرمودات اور مسلمات کی حیثیت شرعی رہتی ہوگی۔

(۵) آپ کے بعض افعال طبعی اور عبادت کے ہیں، مثلاً آپ کے استراحت کا انداز، کئی غذا کا آپ کو پختہ ہونا اور کھانے پینے، جیسے، کھانکھانے، پینے اور سکرانے کی مبارک دینی، ان میں جن امور کو اختیار مصلیٰ جاسکتا، وہ بھی صحابہ کے بعد میں ہونا گئے اور جو باتیں آدمی کے اندازہ و اختیار سے، جبر میں، ان سے شرعی حکم متعلق نہیں ہوگا، کیوں کہ حکم شرعی کا مطلق ارادہ، اختیار اور اتوا و استخفا سے ہے۔

(۶) بعض افعال آپ سے بطور کوئی قہر کے گئے ہیں، جیسے میدان جنگ میں جھکنا، انتخاب، رامت کا انتخاب، وغیرہ ان کی صحت بدلی، وغیرہ، یہ حکام بحیثیت امیر آپ کی طرف سے تھے اور اس وقت جو صحابہ موجود تھے، ان پر اس کی اطاعت فرض تھی، مگر وہ ان امور سے مستثنیٰ نہ سب حال نہ ہو کر اختیار کرنا درست ہوگا۔

(۷) جیسا کہ ذکر کر رہی کہ اس عہد میں حکام شرعی کا اصل ماخذ قرآن و حدیث ہی تھا، لیکن آپ سے اجتہاد کرنا بھی ثابت ہے، ایک خاتون آپ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا، ان کے ذمہ ذرے روزے باقی تھے، کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری ماں پر کسی کا دین باقی ہوتا تو کیا اسے ادا کرتیں؟ انھوں نے کہا نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا دین تو وہ تو ادا کرتی ہے، عین اللہ احق ان یقضی، اور انھیں یہاں حضور ﷺ نے اجتہاد و قیاس سے کام لیا ہے، البتہ اگر آپ سے اجتہاد میں غرض ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مستحب کر دیا جائے، چنانچہ فرمودہ رکھنے والوں کے مسئلہ میں آپ ﷺ نے نصیب لے کر رکھنے کا فیصلہ فرمایا، اس فیصلہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحسین نازل ہوئی، ۷۵۰ھ ۱۳۵۰ء کی طرح خزاہہ نمونہ کے موقع سے آپ نے چھپرہ روئے والے من فقین کی حدیث اپنے اجتہاد سے قبول کی، اور اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحسین ہوئی۔ (۱ جنوری ۱۳۵۰ء)

پھر آپ ﷺ نے اجتہاد بھی فرمایا، یہ فرق یہ ہے کہ اگر آپ سے اجتہاد میں کوئی غرض ہو جائے تو آپ ﷺ کو اس پر تحسین فرمادیا جاتا، ان سے آپ ﷺ کا اجتہاد بھی نہیں سے صحیح ہے۔

(۸) آپ کے عہد میں صحابہ ﷺ نے بھی اجتہاد کیا ہے، آپ ﷺ کی عدم موجودگی میں تو کیا عی ہے، کیوں کہ خود آپ ﷺ نے حضرت سلمان بن عقیل رضی اللہ عنہ کو اجازت دی تھی کہ اگر قرآن و حدیث میں حکم نہ ملے تو اجتہاد سے کام لو اور صحابہ نے آپ کے ارشاد پر عمل بھی کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس یمن میں ایک لڑکے کے مسئلہ میں یمنی دعوے اور پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیچھے تو ایک گورامنی کرنے کی خوشی کی کہ وہ دوسرے کے حق میں دھرم دار ہو جائے، لیکن جب کوئی اس پر آمادہ نہ ہوا تو قرعہ اندازی کر کے جس کے حق میں قرعہ نکلا اس کو لڑکا حوالہ کر دیا، اور باقی دونوں سے کہا کہ وہ دونوں کو ایک ایک تھاپی دیتا ادا کرے، اور رسول اللہ ﷺ کی عدم موجودگی میں صحابہ ﷺ کے اجتہاد کے اور بھی متعدد واقعات موجود ہیں۔

(۹) بعضی توتے منہور ﷺ کو موموں کی شہادت بھی صحابہ ﷺ نے دینے سے روک دیا ہے۔ اس کی واضح مثال آپ ﷺ کی مہجرت کی میں خود انوکھ طرف سے لوٹنے سے انگریزوں کے معاملہ میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ کرنا ہے۔ اسی طرح امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک مقدس آدمی آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا فیصلہ کرنے کا حکم فرمایا۔ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا فیصلہ کرنے کے لئے نہیں بھیجا تھا۔ اور ان کو شہادت دینے سے روک دیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ایک نکل مروی سے اصل سوئی ۱۱

(۱۰) عرب چارے کے اصل میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی آست تھے۔ اس لئے بہت سی روایات و درجات و احادیث و اعتقادات اور شریعات بھی پائے جاتے تھے۔ جیسے مقدمہ ۱۱ میں کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ نے پتہ نہ کرنے کا مرتبہ لکھا تھا جس پر حرمہ رضی اللہ عنہا وغیرہ لوگوں بہت سے طریقے جو شریعت اور غیر متعلق تھے، شریعت اسلامی نے عام طور پر پہلی قسم کے احکام کو بڑی رکھا اور دوسری قسم کے احکام کی اصطلاح فرمائی۔ یہاں گفتہ کے ساتھ بھی احادیث و روایات اور بہت کاذب کرکے چاہے :

(۱) زمانہ بہریت میں ایہ طریقہ "کراج فیضان" کا تھا۔ اور یہ روایت دوسرے سے اپنی کجرواؤں کا کاج کرتے تھے اور ایک کاج کو دوسرے کے لئے "میرہ" قرار دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔ اس کا کاج نہ کیا جاتا تھا۔ ۱۰

(۲) وہند کی دولت کے بعد لڑکوں کو سونے کی مال سے پڑا کاج کر لیتے تھے۔ اور وہند لڑکوں نے توتے سے یہ طریقہ نہ تھا کہ کسی در سے کاج کر کے اور دوسرے دوسرے سے پڑا کاج کر کے سے روک دیا۔ یہاں تک کہ اس کی موت ہو جائے اور وہ اس کے مال کا وارث ہو جائے۔ ۱۱ قرآن نے اس طریقہ کی مذمت فرمائی اور اس سے منع کر دیا۔ ۱۲

(۳) کاج میں اور انھوں کو بھی یہ کہنا تھا اور غیر ہندو اور ہندوؤں کی اجازت بھی یہاں تک کہ جب فیضان ثقیل مسموم ہونے لگے تو ان کی دوسری چیزیں قرآن نے روک دیں۔ کاج کرنے اور پھر سے پڑا کاج کرنے سے منع فرمایا۔ ۱۳

(۴) زمانہ بہریت میں منہور ہونے والے بچے اور بچی کو بھی اپنی اکاؤنڈ دیا جاتا تھا۔ کراج کے معاملہ میں بھی یہ روایت کے معاملہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید فرمائی اور بائبل اور عہد عجم و عہد حکم سے منع فرمایا۔ ۱۴

(۵) زمانہ بہریت میں عورت کے صبر و ادب کی تہذیب کر دیتا تھا۔ ان بچہ کے کہا کہ عورت کا میر عورت کو بچا جائے تو نہ وہ اور نہ ۱۵

صدقاتہم لعلہ (۱)۔ ۱۶

(۶) طلاق کی کوئی تعداد نہیں تھی۔ یعنی چارے علاقے، پتے جاتے اور عورت کو کاج سے آزاد کر دیتا تھا۔ یہ قرآن (۱۷) قرآن نے طلاق کو تین تک محدود کر دیا۔ ۱۸

(۷) "ایہ ذرا مال و مال" بھی ہو کر تھا۔ جو مال ہے کہ عورت کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ تھا۔ قرآن مجید نے چاروں

(۱) صدقاتہم لعلہ (۱)۔ ۱۶

(۲) وہند کی دولت کے بعد لڑکوں کو سونے کی مال سے پڑا کاج کر لیتے تھے۔ اور وہند لڑکوں نے توتے سے یہ طریقہ نہ تھا کہ کسی در سے کاج کر کے اور دوسرے دوسرے سے پڑا کاج کر کے سے روک دیا۔ یہاں تک کہ اس کی موت ہو جائے اور وہ اس کے مال کا وارث ہو جائے۔ ۱۱

(۳) کاج میں اور انھوں کو بھی یہ کہنا تھا اور غیر ہندو اور ہندوؤں کی اجازت بھی یہاں تک کہ جب فیضان ثقیل مسموم ہونے لگے تو ان کی دوسری چیزیں قرآن نے روک دیں۔ کاج کرنے اور پھر سے پڑا کاج کرنے سے منع فرمایا۔ ۱۳

(۴) زمانہ بہریت میں منہور ہونے والے بچے اور بچی کو بھی اپنی اکاؤنڈ دیا جاتا تھا۔ کراج کے معاملہ میں بھی یہ روایت کے معاملہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید فرمائی اور بائبل اور عہد عجم و عہد حکم سے منع فرمایا۔ ۱۴

دست مقرر کر دی، کہ اگر قسم کھا کر کسی سے زیادہ چیزی سے بچے یعنی رہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ (۱)

○ عہدہ یعنی بیوی کو حرم کے کسی عضو پر رام سے تشبیہ دینے کو طلاق تصور کیا جاتا تھا، مگر آن نے اسے طلاق تو قرار نہیں دیا، لیکن اس پر کفارہ واجب قرار دیا۔ (المجادلہ: ۴۰)

○ عدت سوال بحر ہوا کرتی تھی، مگر آن نے وضع ضمن اور غیر حالہ کے لئے وفات کی صورت میں چار ماہ دو دن اور طلاق کی صورت میں جو ان عورت کے لئے تھیں نصف ماہ اور دس دن کے لئے تین ماہ قرار دی۔

○ اسلام سے پہلے وارث اور غیر وارث دونوں کے لئے جتنے ل کی جا رہی تھیں، وہ میراث کہہ سکتے تھے، اسلام نے وارث کے لئے میراث کو غیر معتبر قرار دیا اور میراث کی مقدار ایک تہائی تک محدود کر دی۔ (۲)

○ میراث کا قانون بڑا خالص تھا، صرف ان مردوں کو جو جنگ میں لڑنے کے قابل ہوتے، انھیں میراث دی جاتی تھی اور عورتوں کے لئے میراث میں حصہ نہیں تھا، اسلام نے عورتوں اور نابالغ بچوں کو بھی میراث میں حصہ دیا۔

○ غریب کو کورستہ سمجھتے تھے، اسلام نے نہایت جتنی کے ساتھ اس کو منع کر دیا۔

○ مال پر کن کا قرض دینے والا مالک کو ہاتھ تھا، اگر ضرر پہنے وقت پر قرض ادا نہیں کیا، اسلام نے اس بات کی توہم نہت دی کہ اگر ضرر قرض قرض ادا نہیں کرے تو بعض صورتوں میں مال کو فروخت کر کے اپنا قرض وصول کرے اور باقی پیسہ دیکھ کر دے، لیکن یہ درست نہیں کہ پورے ماہ راجن کا، ملک ہوجے۔ (۳)

○ زمانہ جاہلیت میں ہیکل طریقہ پر چار خرید و فروخت کے درمیان اگر بیچ جانے والی شئی کو چھو دیا، یا اس پر ٹکری بیچ دی، تو اس کے ذمہ اس کا خرید و مالازم ہو گیا، جس کو حایہ و ماسدہ بیچ دیا، کیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اسی طریقہ پر خرید و فروخت کو منع فرمایا، (۴) بیچ ماسدہ وغیرہ کی بعض صورتیں بھی کی گئی ہیں جتنے کچھ کے اند میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

○ لوٹ کشی سامان کی قیمت کو بڑھانے کے لئے معمولی طور پر بولی لگا دینے تھے، اس کو "بخش" کہتے ہیں، آپ ﷺ نے اس کو بھی منع کر دیا۔

○ نقل اور جس کی تصدی میں لوٹ صرف حامل اور عالم ہی سے بدلہ نہیں لیتے تھے، بلکہ اس کے متعلقین اور پرہیزگیاں کو مجرم کا جرم کا دھڑا دیتے تھے، قرآن نے اس کو منع کیا اور صرف مجرم کو سزا دے کر اہل حق کو بے گناہ کر دیا۔

○ حج میں قریش مزدلفہ سے آگے نہیں جاتے تھے اور اسے اچھے لئے باعث جنگ سمجھتے تھے، قرآن مجید نے سب کو وفات جانے کا حکم دیا، (۵) (۶) بلکہ توبہ عرفہ کو حج کا رکن اعظم قرار دیا گیا۔

(۱) احکام القرآن للبخاری ص ۷۷

(۲) بخاری احکام القرآن تفسیر ص ۵۰۰

(۳) بخاری احکام القرآن للبخاری ص ۷۷

(۴) بیان القرآن، سورہ بقرہ ۱۹۰-۱۹۱

(۵) بخاری، سورہ بقرہ ص ۷۷

میں ذات جہلیت کے بہت سے احکام میں شریعت اسلامی نے اصلاح کی اور جو روایات حدیث و انصاف کے تقاضوں کے خلاف تھے ان کو کٹھم قرار دیا۔

دوسرا مرحلہ — خلافتِ راشدہ

یہ ابتداً: ہجری سے شروع ہو کر ۴۰ ہجری پر ختم ہوتا ہے۔

(۱) اب ہم دیکھیں احکامِ شریعت کے اتھار و استنباط کا سرچشمہ قرآن مجید اور حدیثِ نبوی کے علاوہ ائمہِ اربعہ کی روایت اور قیاس تھا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فاضل شریک کو جو خط لکھا، اس میں حسبِ ذیل نصیحت فرمائی:

”بہ تائب! ہم دیکھیں کوئی حکم یا قوس کے مطابق فیصلہ کرے، کسی اور طرف توجہ نہ کرے، اگر کوئی ایسا معاند مانتے ہے کہ کتاب اللہ میں اس کا حکم نہ ہو تو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کر دے، اگر کتاب اللہ میں نہ ہے اور نہ سنتِ رسول میں، تو جس بات پر لوگوں کا اجماع ہو اس کے مطابق فیصلہ کر دے، نہ کتاب اللہ میں ہو نہ سنتِ رسول میں اور نہ تم سے پہلوں نے اس مسئلہ میں کوئی رائے ظاہر کی ہو تو اگر تم اجتہاد کرنا چاہو تو اجتہاد کے لئے تم سے بڑھو اور اس سے پیچھے نہ جاؤ، تو پیچھے ہٹ جاؤ اور ان کو جس قسم کے حکم میں بہتری سمجھتے ہو۔“

(۲) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی اس بات کے لئے کوشاں رہتے تھے کہ جن مسائل کے بارے میں قرآن و حدیث کی کوئی نص موجود نہ ہو ان میں اہم شخصیتوں کو جمع کیا جائے اور ان سے مشورہ کیا جائے اور اگر وہ کسی بات پر متفق ہو جائیں تو اس کے مطابق فیصلہ کر جائے۔ (۱)

چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر جو اتفاق ہوا، وہ آپ ﷺ کی شکل پر۔

اسی طرح بعض مسائل پر جماعِ محدثہ ہونے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سعی کو دخل رہا ہے، جیسے تھیں زکوٰۃ سے جڑ، رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرکات میں میراث کا جاری نہ ہونا، رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ ﷺ کی جائز و ناجائز قرآن مجید کی کتاب و تہذیب وغیرہ۔

(۳) چنانچہ کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد غیر منصوص مسائل میں اجتہاد کے سواچہ رو نہیں تھا، اس لئے صحابہ کے درمیان اختلاف رائے بھی پیدا ہو، بعض موقع پر کوشش کی گئی کہ کوئی ایک رائے پر جمع کیوئے لیکن اس کے باوجود خطا نظر کا اختلاف باقی رہا، صحابہ کا جماع یہ تھا کہ اسی طرح کے اختلافات کو ہم سمجھ نہیں سکتے تھے اور پورے احقر و مبطل طرائق عقلی کے ساتھ دوسرے کو اختلاف کا حق دیتے تھے، اس کی چند مثالیں یہاں ذکر کر جاتی ہیں۔

○ حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ وہ حالت تھی کہ حد و ولایت تک نہیں اور غیر حلال کی چار مہینے کی روزا

(۱) جامع جمل العلماء و محدثیہ لاری مدظلہ العالی، المجلد الرابع، ص ۱۰۰، الاصول من عند المصنفین ص ۱۱۱

(۲) ص ۱۰۰، ص ۱۰۱، المجلد الاول، ص ۱۱۱، ص ۱۱۲

حضرت علی اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نقطہ نظر یہ تھا کہ اداوت اور چار ماہوں کی دوا میں سے جو حد طویل ہو وہ حدت و نفث ہوگی۔
 (۱) حضرت حمزہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے نزدیک حلالہ موت کی حدت جس سے جنس کے قتل کے بعد چار ماہ کی موت تھی اور زیہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نزدیک قیر جس میں شروع ہوتی حدت پوری ہو جاتی تھی، حضرت ابو بکر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ باپ کی طرح وادائیگی، شہر بھائیوں کی میراث سے محروم کر دینا، گناہ، حضرت عمر، حضرت عمر، حضرت علی، اور حضرت زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہما کو اس سے اختلاف تھی۔

(۲) ایک بڑا اختلاف حوائی و شام کی آخر حدت کے وقت پیدا ہوا اور حضرت عبداللہ بن عمر بن ابی سہل اور حضرت عمر بن ابی سہل کا نقطہ نظر یہ تھا کہ مالی قیمت کے تمام اصول کے مطابق اسے مجاہدین پر تقسیم کر دیا جائے اور حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما وغیرہ کی رائے تھی کہ اسے بیت المال کی ملکیت میں رکھا جائے، تاکہ تمام مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچے اور حویل بحث و مباحثہ کے بعد ای پر فیصلہ ہوا۔

(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا لائق یہ تھا کہ قلعہ حاصل کرنے والی حدت پر حدت واجب نہیں، صرف فراغت تک تم کو جانے کے لئے ایک مہینہ گزار دینا ضروری اور دوسرے صحابہ کرام کی حدت گزارنے کو واجب قرار دیتے تھے۔

اس طرح کے بیسیوں اختلافات بھی موجود تھے، کتبہ و تھورہ اور غاص کر شروع حدت ان کی تفصیلات سے بھر کر پڑی ہیں اور سورج اور سورج کے صرف صاحب ظلم کی نظر اس تھورہ کی کتاب کی مسودات کو جمع کرنے کا کام شروع کیا ہے، اس سے مختلف کتاب کی نقد اور ان کا نفسی ذوق اور صحیح استنباط واضح طور پر سامنے آتا ہے۔

(۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بعض اختلافی مسائل میں ایک رائے پر جمع کرنے کی غرض سے طویل فرمائی، چنانچہ بعض مسائل پر اتفاق رائے ہو گیا اور جن میں اتفاق نہیں ہو سکا، ان میں بھی کم سے کم مسجد ایک نقطہ خیر آگئے، ان میں سے چند مسائل یہ ہیں:
 (۱) اس وقت تک شراب نوشی کی کوئی سزا متعین نہیں تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ میں اکابر صحابہ سے مشورہ کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص شراب پیو ہے تو شمشیر جھکا دیتا ہے، پھر شمشیر کاٹنے میں ہدایاں گولی شروع کرتا ہے اور اس میں لوگوں پر جہان ترشی بھی کر کرتا ہے، اس لئے جو سزا متعین اندوہی (نذوف) کی ہے، یہ بھی اسی (۸۰) کوڑے، دوسری سزا شراب نوشی پر بھی اسی (۸۰) کوڑے دی جانی ہے، چنانچہ اسی پر فیصلہ ہوا (۱۰۰) بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی (۸۰) کوڑے کا مشورہ دیا تھا۔

(۵) اگر کوئی شخص نذوف سے گذر دینا طلاق دے تو اس میں ایک طلاق کا حکم بھی ہو سکتا ہے اور جن طلاق کا بھی، چنانچہ ہوتا یہ تھا کہ طلاق دینے والے کی نیت کے مطابق فیصلہ کیا جاتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا احساس یہ تھا کہ بعض لوگ اس میں گھٹن سے غلط فائدہ اٹھاتے ہیں اور طلاق جانی سے کام لیتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ میری نیت ایک طلاق کی تھی، اسی لئے انھوں نے اس کے تین طلاق ہونے کا فیصلہ فرمایا۔

۱) دوسرا نہ ﷺ سے نماز قراؤ کی رکعات کی تعداد صحیح طور پر ثابت نہیں ہے۔ کیوں کہ آپ نے اس نماز کے واجب ہو جانے کے اندر پڑھے۔ انھیں شب کے علاوہ صبح کے سامنے یہ نماز اور انھیں لڑائی مختلف لوگ تھاجہ پڑھ لیتے تھے، حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ بتادی، ان پر حضرت ابی بن کعبؓ کو امام مقرر کیا اور قراؤ کی میں رکعتیں مقرر فرمادیں، جو اس تک صحابہ چھڑا کر رہے۔

۲) صحابہ اور غاصب کہ حضرت عمرؓ نے بعض فیصلے شریعت کی مصلحت اور اس کے عمومی مقاصد کو سامنے رکھ کر کر چکے ہیں جیسے :
۱) حضرت عمرؓ نے اپنے عہد میں "منوعہ القلب" جو زکوٰۃ کی ایک اہم دہ ہے، کو روک دیا تھا؛ کیوں کہ مسلمانوں کی تعداد بڑھ چکی تھی، اسلامی حکومت کا خرچہ بڑھ چکا تھا، لہذا ان سے خیال میں اب اس کی ضرورت باقی نہیں تھی۔

۲) حضرت عمرؓ کے دور میں ایک شدید قحط پڑا کہ لوگ اضطراب کی کیفیت میں مبتلا ہو گئے، اس زمانہ میں حضرت عمرؓ نے چوری کی روک تھام فرمادی، مگر طرح طرح سے حضرت عاصب بن جندبہ سے مذاہن نے قحط حریصہ کے ایک شخص کی اونٹنی چوری کر لی، آپ ﷺ نے ان مذاہن کے ہاتھ نہیں کاٹے، حضرت عمرؓ کا یہ حکم نظر یہ تھا کہ اس وقت لوگ حالت اضطراب میں ہیں اور اضطرابی حالت میں چوری کرنے سے مدد دینی نہیں ہوگی؛ کیوں کہ انسان اختیار فی افعالی کے بارے میں جواب دہ ہے، لہذا کہ اضطرابی افعال کے بارے میں۔
۳) حضور ﷺ نے بھی کوئی اونٹنی کو بچرانے سے منع فرمایا، کیوں کہ وہ خواہی حفاظت نہ کر سکتی ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے، حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کے دور میں اسی پر عمل رہا، لیکن حضرت عثمانؓ نے اپنے زمانہ میں ایسی اونٹنی کو بچرانے اور بچ کر اس کی قیمت کاغولہ کھینے کا حکم دیا، یا اس کا مالک آجائے، (۱) کیوں کہ غلاتی کو غلطی کی وجہ سے اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ چور تھا کہ بد قماش لوگ ایسی اونٹنی کو بچائیں، گو یا انسان اونٹنی کی حفاظت کا طریقہ کار زمانہ کے حالات کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے۔

۴) اسی طرح اگر کوئی شخص مرتبہ وفات میں اپنی بیوی کو طلاق دے دے، وہ شریعت کے عمومی اصول کا تقاضا تو یہی تھا کہ مطلقہ کو اس عروہ سے میراث نہ ملے، لیکن چوں کہ اس کو بعض غیر منفعت مزان لوگ بیوی کو میراث سے محروم کرنے کا ذریعہ بنا سکتے تھے، اس لئے صحابہ نے ضرر کے سد باب کی غرض سے ایسی مطلقہ کو بھی میراث فراور دیا، حضرت عثمانؓ نے خیال تو یہ تھا کہ اگر میراث ختم ہونے کے بعد شہرین موت ہو، تب بھی میراث وارث ہوگی اور حضرت عمرؓ کی رائے تھی کہ میراث کے اندر شہرین کی وفات کی صورت میں میراث کو میراث نہ ملے۔

۵) اسی طرح امن و امان اور حفاظت جان کی مصلحت کے پیش نظر حضرت علیؓ کے عہد پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر ایک شخص کے قتل میں ایک جاعت شریک ہو تو تمام شریک قتل کے جائز نہیں گئے۔

۶) صحابہ لڑائی میں سبکی میں اختلاف رائے کو برا نہیں سمجھتے تھے اور ایک دوسرے کا احترام کرتے تھے، ایک دوسرے کی اقتداء میں نماز اور اہل بیت کے اگر کوئی شخص نہ کرتے تھے۔ تو یہ دوسرے کے پاس تحقیق مسئلہ کے لئے بھیجتے تھے اور اپنی رائے پر شدت نافذ کر دیتے تھے، حضرت عمرؓ سے ایک مرتبہ یہ واقعہ پیش آیا اور یہ من ثابت ﷺ کا فیصلہ انھیں سنا، حضرت عمرؓ نے من

کر کہا کہ اگر میں فیصلہ کرتا تو اس کے برخلاف اس طرح کرتا۔ ان صاحب نے کہا کہ آپ کو تو اس کا حق اور اختیار حاصل ہے، لیکن آپ اپنی رائے کے مطابق فیصلہ فرمادیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا اگر میرے پاس اللہ، رسول کا حکم ہوتا تو میں اس کو نافذ کرتا لیکن میری ہمت رائے سے زیادہ رائے میں سب شریک ہیں، چنانچہ انہوں نے حضرت علیؓ اور حضرت زیدؓ کے فیصلہ کو برقرار رکھا، واللہ اعلم بالصواب۔
(۷) فقہ ہمامی، مائت علیہ (ردہ: ۱)

(۷) فقہا و صحابہ کے درمیان اختلاف فی رائے کے فقہیہ اسباب ہیں :

(الف) قرآن وحدیث کے کسی لفظ میں ایک سے زیادہ معنوں کا احتمال، جیسے قرآن نے تمہیں "قرؤ" کو وحدت قرار دیا ہے، "قرؤا" کے معنی جنس کے بھی ہیں، اور طہر کے بھی، چنانچہ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس سے جنس کا معنی براہِ اہل اور حضرت عائشہؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ نے صہر کا۔

(ب) بعض اہل حدیث ایک صحابی تک نہیں لیتے اور دوسرے تک نہیں لیتے، جیسے حدیثی صحابہ کے سلسلہ میں حضرت ابو بکرؓ، ان بات سے دل نہ لیں تھے کہ آپ ﷺ نے اسے چنا جسے دیا ہے، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور عمر بن مسلمؓ نے شہادت دی کہ حضور ﷺ نے ادنیٰ کو چنا جسے دیا ہے، چنانچہ اسی پر فیصلہ ہوا۔

(ج) جنس، لفظ حضور ﷺ کے کسی عمل کا عہدہ و نشانہ متعین کرنے میں اختلاف رائے ہوتا تھا، جیسے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی رائے تھی کہ خلاف میں دلی کا عمل آپ نے مشرکین کی تردید کے لئے فرمایا، جو کہتے تھے کہ یہ نہ کے بخوار نے مسلمانوں کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے، یہ آپ کی مستقل سند نہیں، دوسرے صحابہ اس کو مستقل قرار دیتے تھے، یا حج میں جی سے مکہ کو نہ جانے والی آیت میں توقف، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ سے ملت نہیں سمجھتے تھے اور اس کو حضور کا ایک علیہ فعل قرار دیتے تھے کہ اس کا مقصد آرام کرنا تھا، جبیں دوسرے صحابہ اسے ملت قرار دیتے تھے۔

جب مسائل میں کوئی نص موجود نہ ہوتی اور اجتہاد کا ملایا جاتا، ان میں لفظ نکر کا اختلاف پیدا ہوا، مثلاً اگر کوئی مرد کوئی عورت سے حدت کے درمیان نکاح کر لے تو حضرت عمرؓ بطور مرد پیش اس عورت کو پیش کے لئے اس مرد پر حرم قرار دیتے تھے اور حضرت علیؓ کی رائے یہ تھی کہ دونوں میں تفریق کر دی جائے اور مرد پیش کی جائے، لیکن اس کی وجہ سے ان دونوں مرد و عورت کے درمیان دائمی حرمت پیدا نہیں ہوگی، اسی طرح حضرت ابو بکرؓ کا طریقہ یہ تھا کہ بیت المال میں جو کچھ آتا اسے تمام مسلمانوں پر مساوی تقسیم فرماتے اور حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ میں یہ تقسیم کرنے کے بجائے لوگوں کے درجہ و مقام اور اسلام کے لئے ان کی خدمت کو سامنے رکھ کر تقسیم کرنا شروع کیا۔

(۹) غور کیا جائے تو صحابہ کے درمیان اختلاف رائے کا ایک جبب ذوق اور طریقہ استنباط کا فرق بھی تھا، بعض صحابہ کا مزاج حدیث کے ظاہری الفاظ پر قنوت کا تو جیسے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور غزوہ بدریؓ وغیرہ بعض صحابہ حدیث

کے قصداً غلط پر نظر رکھتے تھے اور قرآن مجید اور دین کے مولیٰ حواج و خدای کی کوئی ہمت پر کھنے کی کوشش کرتے تھے، حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علیؓ، غیر ہامی گروہ سے تعلق رکھتے تھے، چند مثالوں سے اس کی وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے:

(۱) حضرت کاظمؑ نے تیس سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں نہ غلام کی حق وار ہے، نہ دانا کی، حضرت عمرؓ نے ستر سال کو گول کرنے سے انکار کر دیا، اور فرمایا کہ میں ایک عورت کی بات پر نہ معلوم کراسی نے یاد رکھایا بھول گئی، کتاب اللہ اور حبیب رسول کو نہیں چھو سکتا۔۔۔ حضرت عمرؓ کو خیال تھا کہ یہ طمہ بنت قیس کا دہم ہو سکتا ہے، کیوں کہ قرآن (سعدی) میں مطلقہ کے لئے روک ٹوک فرام کر کے کی جائیداد ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے روایت کی کہ مرد کو اس کے لوگوں کے الی پر روانے کی وجہ سے طاب دیا جاتا ہے، حضرت عائشہؓ نے اس پر تنبیہ فرمائی اور کہا کہ یہ قرآن کے حکم لاغزو و لازدہ و زور اخروی ۱۰۸، یعنی ایک شخص پر دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں ہوگا کے خلاف ہے۔

(۳) حضرت ابوہریرہؓ نے روایت کیا کہ جنازہ کو اٹھانے والے پر حضور واجب ہے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے سوال کیا کہ کیا سوگئی ہوئی لکڑیوں کو چھرنے سے حضور واجب ہو جاتا ہے، اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آگ میں بھی ہوئی جی دیں گے، اس مسئلہ سے وضو واجب ہوتا ہے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ اگر قرآن پانی سے غسل کیا جائے تو اس سے بھی وضو واجب ہو جائے گا؟

اس طرح کی بہت سی مثالیں صحابہ کے درمیان یا بھی منافعات کی پالی جاتی ہیں، جن سے ظاہر ہے کہ مسابک شرمیم کو لازم کرنے کے سلسلے میں رسولؐ کی طرف سے پابجائے اور بھی دوق بعد کو فقہاء مجتہدین تک غلط ہوا اور اس کی وجہ سے الگ الگ رجحان قسود جوڑ دیے گئے۔

(۹) اس حد میں سب سے اہم کام حضرت ابوہریرہؓ کے عہد خلافت میں مراکزی طور پر قرآن مجید کی جمع و تدوین کا اور حضرت عثمانؓ کے دور میں قرآن کی ترمیمی پر مختلف قرآنی کی کتابت اور اس کی اشاعت کا ہوا،۔۔۔ حضرت عمرؓ کے دل میں شیخ احادیث کا دایرہ بھی پیدا ہوا، لیکن انھوں نے کافی خود دگر اور تقریباً ایک ماہ استحباب کرنے کے بعد اس کا اور ترک کر دیا، کہ کبھی یہ قرآن مجید کی طرف سے بے توجہی اور بے اعتدال کا سبب نہ بن جائے۔ (۱۰)

(۱۰) یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ صحابہ سب کے سب فقیر و مجتہد تھے، بلکہ ایک محدود تعداد ہی ان جانب متوجہ تھی: یہوں کو استعداد و صلاحیت کے فرق کے علاوہ دین کے بہت سے کام، ذوق و وقت کے بہت سے غلطے تھے اور سب کے لئے افراد کی ضرورت تھی، طالعہ ابنیہؓ نے ان صاحبزادہ کر کے ہیں، جن سے فتویٰ کی مسئول ہیں، مرد و خواتین کو لے کر ان کی تعداد ۱۳ ہوتی ہے، پھر ان کے تین گروہ کئے ہیں: ایک وہ جن سے بہت زیادہ فرائض متولی ہیں، ان کی تعداد سات ہے، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عائشہ،

۱- یوں تو رسول اللہ ﷺ کے مہر مبارک ہی سے مدینہ کی جزو کتابت کا کام شروع ہو چکا تھا لیکن اگلی امداد پر اس کی ترتیب مکمل نہیں آئی تھی، بلکہ مختلف لوگوں نے اپنی اپنی یادداشتیں لکھ رکھی تھیں، سب سے پہلے مدینہ کا، غلط طور پر جمع کرنے کا خیال حضرت عمرؓ کو اور ان کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کو آیا، لیکن حضرت عمرؓ نے اسے منہ سبھٹ سمجھا، حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کی اس کام کی تکمیل سے پہلے ہی وفات ہو گئی، اب جب اسی دور میں باضابطہ مدینہ کی تدوین کا کام شروع ہوا۔

یہ تدوین عثمان مروسلوں میں انجام پائی، پہلے مرحلہ میں حضور ﷺ کی احادیث اور صحابہؓ سے لفظی اور نصیبتی، بلکہ نہیں کہیں تاہمیں کے لفظی بھی لے لیے جمع کیے گئے، دوم ابو یوسف اور امام مالکی کی کتاب الازار اور امام مالکی کی موطا میں جمع بھی نہ صرف ترتیب کو ملحوظ کیا ہو سکتا ہے، بلکہ ابوری مدنی بخاری کے تقریباً سب کا طریقہ مرتب ہوا، کہ راوی اپنی تمام روایات و صحابہؓ کے ناموں کی ترتیب سے جمع کرتا اور حدیث کے مضامین موضوع سے قطعاً تفریک صحابی کی تمام روایات ایک جگہ کر دیتا تھا، اس سلسلہ کی سب سے ممتاز کتاب ”مسند امام احمد بن حنبل“ ہے، لیکن ان میں بھی مستند و نامستند دونوں طرح کی روایتیں مذکور ہوئیں، چنانچہ تیسری صدی بخاری میں دو امور کی رعایت کے ساتھ کتب حدیث مرتب کی گئیں، ایک وہ کہ ان کی ترتیب صحابہؓ کے منہ سے ہو اور دوسری ابواب کی ترتیب پر، دوسری جمع کی جائیں، اس سے یہ کہ نقل حدیث میں بھی، ضعیفہ کا فرق ملحوظ رکھا جائے اور اچانک ان کے مطابق بھی، اعتبار نہیں کیا جائے گا، صحاح ستہ الیٰ اور ابی داؤد کا یہ ہیں، جن کو کتب حدیث میں خاص طور پر قولہ ”امور شریعت“ دوم حاصل ہوا۔

اس وقت جو کتب حدیث موجود ہیں، ان میں امام ابو یوسفؒ کی کتاب الزیادہ امام مالکیؒ کی موطا اور امام محمدؒ کی موطا اور کتاب الزیادہ سب سے قدیم ترین ہیں، باقی بہت سی کتابیں ابھی دور کہ ان کے مصنفین کی نسبت سے تاریخ کی کتابوں میں ان کا ذکر ملتا ہے، لیکن اب دستیاب نہیں ہیں، امام ابو یوسفؒ کی سند تو ایک قدیم ترین سند ہے، لیکن یہ ان کے حلقہ کی جمع کی ہوئی ہے، نہ کہ خود امام صاحب کی۔

(۲) چوں کہ قدیم حدیث کے شانہ و شانہ بلکہ اس سے پہلے ہی گروہ فرقوں اور مذاہب اس افراد انھوں کی طرف سے وضع شدہ تھے (۳) سلسلہ بھی شروع ہو چکا تھا، اس لئے کچھ عالمی امت، اعلیٰ علم نے رعایت کی تحقیق کو اپنا موضوع بنایا اور ان کی رعایت اور لحاظ کے بغیر مشکوٰۃ مستدرک اور ابی داؤد کے احوال سے لوگوں کو باخبر کرنے کی اہم ترین ذمہ داری اپنے سر لی، ایٹن ”برنٹ فوڈیل“ کہتا ہے ۱۵۱۲ء میں اس فن کی بنیاد پڑی، اس فن کے سب سے بڑا نام شیخ ابن سعید قطان (متوفی ۸۹۰ء) ہی ہے، وہی طرح امام عبد الرحمن بن عبد بنی (متوفی ۱۱۹۸ء) بھی بنی بنی (متوفی ۱۲۳۰ء) اور امام احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ) جو اس فن کے دین اسلام میں ہیں، اس فن کی بنیاد بھی ان کا رکھی۔

(۴) مسائل فقہ کے استنباط اور اجتہاد میں قرآن مجید کی مختلف قراءتوں کا بھی بڑا اہم ہے، چنانچہ اس مہر محمدی قراءت کے فن نے بھی یہ عروج حاصل کیا اور دراز وسید ناظم (متوفی ۱۶۷۷ء)، عبد اللہ بن کثیرؒ (متوفی ۱۲۰۰ء) اور محمد بن علیؒ (متوفی ۱۵۳۰ء)، عبد اللہ بن عاصمؒ (متوفی ۱۱۸۰ء) ابوبکر عاصمؒ (متوفی ۱۲۸۰ء)، جن کے حلقہ میں مفصّل بن سلیمانؒ ہیں، مجاہد بن جویہؒ زیاتؒ (متوفی ۱۳۵۰ء) اور ابو الحسن کسائیؒ (متوفی ۱۸۹۰ء) ہی مہر کے قراء ہیں، قراء وسید پرچم تین قراء کا اضافہ کیا گیا ہے اور ان کو قرآن مشرکہ

جاتا ہے وہ ان کا تعلق بھی اسی عہد سے ہے۔

(۴) اصول فقہ کی ضابطہ دین بھی اسی عہد میں ہوئی، کہا جاتا ہے کہ اس موضوع پر امام ابو حنیفہ کی کوئی تالیف ”کتاب الرأی“ کے نام سے تھی، لیکن اب اس کا کوئی وند نہیں، امام جرجانی طرف بھی اصول کی ایک کتاب اسی نام سے منسوب کی جاتی ہے، یہ بھی متعیب نہیں، لیکن ماضی قریب میں امام حسین بصری معزنی کی کتاب ”المعتمد فی اصول الفقہ“ طبع ہوئی ہے، اس کتاب میں امام ابو حنیفہ کی کتاب کا حوالہ موجود ہے، اس لئے حقیقت یہی ہے کہ اس کی کے موسم اول امام ابو حنیفہ داران کے علاوہ ہیں، اس وقت اس موضوع پر جو فقہ نامہ ترین کتاب لکھی جاتی ہے وہ امام شافعی کی ”المرسالہ“ ہے۔

یہ نہایت اہم کتاب ہے اور ابتدائی دور کی تالیف ہونے کے لحاظ سے نہایت جامع و واضح اور اولین تالیف ہے، جس میں قرآن مجید، بیان کے اصول، احکام کی اہمیت اور قرآن سے اس کا روالہ، تاریخ و مسنونہ، اصل حدیث و خبر و حدیث کی حیثیت و استخراج، قیاس و اجتہاد، اخصان اور فقہی اختلاف رائے کی حیثیت پر گفتگو کی گئی ہے، امام شافعی نے اس کتاب میں اخصان پر بہت شدید تنقید کی، چنانچہ ان کا کیا باب و لہجہ ”کتاب الام“ میں بھی پلایا جاتا ہے، لیکن یہ تنقید زیادہ تر غلطیوں — اور اگر اس تنقید کا نشانہ خیر ہوں تو — خلیفہ کے نقطہ نظر سے ذاتییت پر مبنی ہے۔

(۵) اس دور میں فقہی اصطلاحات کا تصور ہوا اور اس کا سام میں فرض، واجب، حنف، مباح اور مستحب جیسی اصطلاحات نے رواج پایا، تاہم ان کے عہد میں عام طور پر ایسی اصطلاحات تو کم نہیں تھیں، بلکہ شریعت میں جن باتوں کا حکم دیا گیا، لوگ بذاتِ قرآن اس پر عمل کرتے تھے اور جن باتوں سے منع کیا گیا، بلا کسی فرق کے ان سے اجتناب کرتے تھے۔

(۶) بمطابق چوتھے اور پانچویں عہد میں اجتہاد و استنباط کی کثرت ہوئی، اس کے دو بنیادی اسباب تھے: ایک عباسی حکومت کا طبعی ذوق، عباسیوں نے جہاں بغداد جیسے مستند شہر آباد کیا اور عقلی علوم کو عربی زبان کا جامہ پہنایا، وہیں اسلامی علوم سے بھی ان کا تعلق تھا اور غور و فکر و محنت ذوق کے حامل ہوا کرتے تھے، بلکہ بعض دفعہ کسی رائے سے تاثر اور غلطی جب سے نقصان بھی ہوتا تھا، چنانچہ بعض عباسی خلفاء کے معزک سے متاثر ہونے کی وجہ سے ”عقل قرآن کا منہ پھیرا ہوا“ جس کی خول آتش ام و استائیم اب بھی تاریخ میں محفوظ ہیں۔

دوسری وجہ کو فتنہ سے بھی تعلق تھا، یہی وجہ ہے کہ منصور اور پھر فلید ہارون رشید نے امام مالک کی حوا کی و ستور کی حیثیت دینی چاہی، لیکن یہ نام نہانک کا اعلان تھا کہ انہوں نے اس سے منع فرمادیا، بعض عباسی خلفاء نے امام مالک سے یہ شکایت بھی کی کہ ان کی کتاب میں حضرت محمد اللہ بن عباس اور غلام کے کتاب کی مراثیات کو وہ اہمیت نہیں دے رہے تھے، دوسرے میں کہ یہ مراثیات کو کوئی گئی ہے، امام مالک نے اس پر حضرت کی کہ مجھے حضرت محمد بن عباس و غیرہ کے خلاف سے استفادہ کا موقع نہیں ملا۔

چنانچہ اس دور کی ہی کی بات تھی کہ ہارون رشید قاضی ابو یوسف سے حکومت کے انتہائی قویوں کے موضوع پر تالیف کا طلب گار ہوتا ہے اور آخر میں اس کے نتیجہ میں ان کی معروف مقبول تالیف ”کتاب المخرجات“ دہر میں آتی ہے اور یہ بھی خلفاء کی طرف ہی ہے کہ ان کے عہد میں بغداد ہارون کے علاوہ ہارون کا مرکز و ظہور بن جاتا ہے، اس حوصلہ افزائی اور علمی پذیرائی نے علماء کو اپنے علم کی پابند کرنا

تک پہنچنے کا حوصلہ ہے۔

دوسرا سبب عالم اسلام کی وسعت تھی، اب مسلمانوں کی حکومتیں روپ میں انہیں سے لے کر ایشیا میں مشرق بعید تک تھیں۔ مختلف قوموں، مختلف تہذیبیں، مختلف اسیلی گروہ اور مختلف مذاہب کی لوگ عالم اسلام کے سایہ میں تھے اور ان میں بڑی تعداد نو مسلموں کی تھی، ان لئے لوگوں کی طرف سے سوائے کثرت قبی اور کسی نسبت سے نہیں اجتہاد سے کا دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔

کئی عہد میں بڑے بلند پایہ عالمی اہم اور اپنی ذمات و وظائف کے اعتبار سے کثیر بعض علم و فقہاء پیدا ہوئے، کیوں کہ ان عہد میں کسی درجہ کے اہل علم کی ضرورت تھی، پھر ان میں سے بعض بطور ایہ فقہاء نے مستقل و مستقل فقہ کی بنیاد رکھی اور ان سے علمی تاثر کی وجہ سے اہل علم کی ایک تعداد ان کے ساتھ ہوئی اور ان نے ان کے علوم کی اشاعت و ترویج اور تالیف و تصانیف کے ذریعہ مستقل فقہی مدارس کو وجود بخشا، ان شخصیتوں میں سب سے ممتاز شخصیتیں انکار نہیں کی جاسکتی۔

(۷) جس فقہ کی بائنا بائہ تدوین کا شرف سب سے پہلے اس شخصیت کو حاصل ہوا، امام ابو حنیفہ کی ذات والا صفات ہے، وہی

کے امام شافعی نے فرمایا

من اراد انفع لہو عیال علی امی حنیفہ (۸)

اس کا مترادف قرآنی ترجمہ صرف علماء نے کیا ہے، حافظ جمال الدین سیوطی نے بھی فرماتے ہیں

بنہ اول من دوزن علم الشریعۃ وزینہا ابوہا امام تہم مائیک ابن اسلم فی توفیقہ و تلموعہ و تلم

یسئل اما حنیفہ احمد (۹)

امام ابو حنیفہ پیچھے نہیں ہیں، جنہوں نے علم شریعت کی تدوین کی اور اسے اب و ادب میں مرتب کیا، پھر موطا کی ترتیب میں امام مالک نے انہیں کی بیرونی کی امام ابو حنیفہ سے پہلے کسی نے یہ کام نہیں کیا۔

طاسر ابن جبر کی تقریر ہے۔

ابہ اول من دون علم الفقہ و زینہا ابوہا و کتبہ علی نحو ماہو علیہ و زینہ مائیک فی

مظاہرہ (۱۰)

ماہ ابو حنیفہ پیچھے نہیں ہیں، جنہوں نے فقہ و تدوین کیا اور کتاب اور باب پر اس کو مرتب فرمایا۔

جیسے اس طرح موجود ہے اور امام مالک نے اپنی موطا میں انہیں کی اطلاع کی ہے۔

(۸) نسیم المعینیہ ۳۶

(۹) الصفحۃ لاس عبدالمجید ۳۶

(۱۰) ذخیرۃ الاحیال ۸۸

پھر ہم یہ بات یہ ہے کہ امام صاحب نے دوسرے فقہاء کی طرح فقہی و فرائضی اور فقہی نہیں کی، بلکہ حضرت مراد علی
طرح فقہی اور فقہی کیا، چنانچہ علامہ موقی فرماتے ہیں :

معنا هو سبغة مدافع شرعي يجهز لهم بسند متصلا دونهم .

امام اردبیلی نے چنانچہ سبب شوائب، کما حدیثہ کو باشریح کی تھوڑا کر جمہور میں روئے مسلک نہیں کرتے۔

اس کا نتیجہ تھا کہ بعض اوقات ایک مسئلہ پر ایک روایت اس سے زیادہ درست و سادہ کا سلسلہ چاروں روایت تھا، چنانچہ موقی فرماتے ہیں :

ہیں :

كان ينبغي مسئلة مسئلة فقههم و بسع ما علمهم و يقول ما علمه و ما علمهم و ما علمهم و ما علمهم

من ذلك حتى يسفر احد الاحوال لغيره .

امام صاحب ایک ایک مسئلہ پیش کرتے، ان کے خیالات کا جائزہ لیجئے اور ان کی بھی جانچ لیتے

اپنے خیالات پیش کرتے اور بعض اوقات ایک روایت اس سے زیادہ درست و سادہ کا سلسلہ جاری

رہتے۔ یہ بات کہ کوئی ایک قول متعین ہو جاتا۔

اس مجلس تدوین میں جو مسائل مرتب ہوئے اور جو مرتب آئے ان کی تعداد کیا تھی؟ اس سلسلہ میں تادمہ کتابوں کے مختلف
بیانات ملتے ہیں، مساند امام ابوحنیفہؒ کے جامع علامہ غزالی نے ترمذی بزرگ کی خود لکھی ہے، جس میں ترمذی بزرگ کا تعلق عبادات سے تو
اور باقی کا معاملات سے۔ امام ابوحنیفہؒ نے ۱۲۰ لاکھ روایتوں نے ۱۲ لاکھ سے بھی زیادہ بتائی ہے، مشہور محقق علامہ صاحب
گیلائی کا خیال ہے کہ اس تعداد میں ان مسائل کو بھی شامل کر لیا ہے، جو امام کے مقرر کئے ہوئے اصول و کلیات کی روشنی میں مستحب
کئے گئے تھے، مگر ابھی ترمذی بزرگ اور سبب میں اس مجلس تدوین کے حوالہ دیتے ہوئے مانے جاتے ہیں، تو یہ کیا کم ہے؟

۱۶۰۔ یہ بات نقل کی گئی آئی ہے کہ اس مجلس میں اپنے ہمد کے جو یس مسائل شامل تھے لیکن ان کے ضمنی نکات اور امام
صاحب سے وابستگی کے زمانہ کو دیکھتے ہوئے کیا اس کا مانگا ہے، کہ یہ ماہر لوگ شروع سے آخر تک اس کام میں شریک نہیں رہے،
بلکہ مختلف ارکان نے مختلف اوقات میں کا وقت دیا اور ان میں بعض وہ تھے جنہوں نے آخری زمانہ میں اس کام میں شریک کی۔
مادہ طور پر شریک ہر ایک کا نام یک جگہ نہیں ملتا ہے، مفتی عزیز الرحمن اور ان کے حوالہ دینے والے ان کا نام لکھنے کی کوشش کی ہے اور
ڈاکٹر محمد علی، جس نے ان ہی کے حوالہ سے اسے نقل کیا ہے، نام اس طرح ہیں :

امام ابوحنیفہؒ (متوفی: ۱۵۰ھ) محمد بن حسن شیبانی (متوفی: ۱۸۹ھ)

حسن بن زیادؒ (متوفی: ۱۴۳ھ) زفر بن ہذیل (متوفی: ۱۵۸ھ)

(۱) صاحب الوصفہ: ۱۲۲

(۲) صاحب الوصفہ: ۱۲۲

(۳) مجمع الزوائد: ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴

(۴) اصناف الادباء: ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴

الحک بن موطا (متوفی: ۱۵۹ھ)	داؤد عمانی (متوفی: ۱۶۰ھ)
صلال بن موطا (متوفی: ۱۶۸ھ)	عمر بن عبد اکرم (متوفی: ۱۶۹ھ)
مروان بن موطا (متوفی: ۱۷۱ھ)	سنان بن موطا (متوفی: ۱۷۲ھ)
ابو سعید (متوفی: ۱۷۳ھ)	زہیر بن معاویہ (متوفی: ۱۷۳ھ)
محمد بن حسن (متوفی: ۱۷۵ھ)	محمد بن ابی حنیفہ (متوفی: ۱۷۶ھ)
یونس بن یزید (متوفی: ۱۷۷ھ)	شریک بن عبد اللہ (متوفی: ۱۷۸ھ)
نور بن دراج (متوفی: ۱۸۲ھ)	عبد اللہ بن مبارک (متوفی: ۱۸۱ھ)
ابو سعید یحییٰ بن زکریا (متوفی: ۱۸۳ھ)	یحییٰ بن یحییٰ (متوفی: ۱۸۳ھ)
اسد بن عمر (متوفی: ۱۸۸ھ)	علی بن مسیر (متوفی: ۱۸۹ھ)
یوسف بن خالد (متوفی: ۱۹۱ھ)	عبد اللہ بن ادریس (متوفی: ۱۹۲ھ)
فہم بن مرثد (متوفی: ۱۹۲ھ)	حنبل بن حماد (متوفی: ۱۹۳ھ)
دکین بن زرارہ (متوفی: ۱۹۷ھ)	یحییٰ بن سعید القطان (متوفی: ۱۹۸ھ)
ثوبان بن اسماعیل (متوفی: ۱۹۸ھ)	ابو حنبلہ بن عبد الرحمن (متوفی: ۱۹۹ھ)
ابو یونس الخلیلی (متوفی: ۱۹۹ھ)	نعمان بن سنان (متوفی: ۱۹۹ھ)
عبد اللہ بن یزید (متوفی: ۲۰۳ھ)	یونس بن سعید (متوفی: ۲۰۳ھ)
یحییٰ بن یزید (متوفی: ۲۱۵ھ)	حماد بن اسلم (متوفی: ۲۱۵ھ)
یونس بن یزید (متوفی: ۱۹۷ھ)	

(۹) اس دور میں فقہاء و ائمہ اہل سنت و جماعت اور ائمہ اہل حق و عدل کے حال تھے، اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ بات مفہوم نہیں تھی کہ ان کے مذہب کو بظاہر ۱۰۰ سال کا عرصہ حاصل ہو سکے، چنانچہ ان کی عمر میں یہ مذہب: پیدا ہو گئے، لہذا ان کی پیدائش و آراء، کتابوں میں اب بھی موجود ہیں، ان میں سے چار شخصیتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

امام اوزاعی:

ان کا پورا نام ابو محمد عبد الرحمن بن محمد ہے، لیکن کے قبیلہ ذوالکراع کیا ایک شاعر اور اہل حق و عدل سے اوزاعی نسبت سے اوزاعی کہلائے، ۹۸ھ میں شام میں پیدا ہوئے، ۱۵۷ھ میں وفات پائی، حدیث کے بڑے عالم تھے، اصحاب حدیث کے گروہ سے تعلق تھا اور قیاس سے اجتناب

کرتے تھے شام اور اندھ لکھنے کے طرز میں ان کے مذہب کو قبولیت حاصل ہوئی لیکن جہودی ان کے تلمیذین پیدا ہو گئے اور سفین بنی اسرائیل۔

ابو عبد اللہ سفیان بنی سعید ثوری ۹۹ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور ۱۶۱ھ میں مصر و قضاے پائی، فقہ اور حدیث دونوں پر نظر فرمایا، عام طور پر ان کی آراء امام ابو حنیفہ کی آراء سے قریب پائی ہیں، ابانہ اور امام صاحب سے چٹک تھی، مہر لکھنے کا طرز بھی دور ہو گئی اور امام ابو حنیفہ کے فقہ رواں ہو گئے۔

یہ بنی سعید۔

یہ مصر میں پیدا ہوئے اور وہیں ۱۷۵ھ میں وفات پائی، کہا جاتا ہے کہ تھو میں ان کا درجہ، مرنے لک اور شافعی سے کچھ نہیں تھا، خود امام شافعی ان کو امام کہتے تھے، ان کے بارہ فقہ قرار دیتے تھے، لیکن ان کے مذہب کو زیادہ رواج حاصل نہیں ہو سکا اور جہودی ان کو تمہیدی داؤد و حابری کہتے۔

ان کا پورا نام ابی سلمہ بن داؤد بن ابی اسفہانی ہے، ۲۰۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور ۲۷۰ھ میں وفات پائی، ابانہ اور امام شافعی کے تلمیذ تھے، بعد میں بخارا چلے مسکن بنانے پر وہ بھی، غالباً انہیں پر عمل کرنے میں خود بخود رواج ہوئی ہو، جسے بعض آراء حدیثوں سے ملے گئے جہانی ہیں، ان کا بخاری نے بہت سی ترمذی بھی تالیف کی ہیں، ان کا کتاب فکر کی مائتہ و شخصیت علامہ ابن مزین الحلی (متوفی ۳۵۹ھ) ہیں، جنہوں نے اپنی معروف کتاب "المعطلی" لکھ کر امام صاحب طہارہ کی فکر کی آراء کو کھنڈ کر دیا ہے، انہیں فرمائی کی کتاب "لاحکام فی اصول الاحکام" بھی ہے، جس میں امام صاحب طہارہ کے اصول فقہ و احکام ہیں، انچوین صدی ہجری تک یہ مذہب پنا جاتا تھا، ۱۰۰۰ھ میں غلوہ نے لکھا ہے کہ انھیں صدی ہجری تک بھی یہ مذہب پائی تھا، لیکن اس کا نام و نشان مٹ کر، موجودہ دور میں سلفیت کو ہی رہتہ بنی فقہ کا احیاء قرار دیا جاسکتا ہے؟

بنی حارث طہری۔

ابو جعفر محمد بن حارث طہری ۲۲۴ھ میں طبرستان میں پیدا ہوئے، ۳۱۰ھ میں وفات پائی، انھوں نے فقہ حنفی، فقہ مالکی، فقہ شافعی، فقہ حنبلی کو حاصل کیا، لیکن کسی کی تقلید نہیں کی اور خود اجتہاد کیا، فقہ طہری اور بنی حارثی ان کے معروف تلامذہ ہیں، جو بعد کے اہل علم کے لئے دو تین مرتب کا درجہ رکھتے ہیں، ان کی طرح فقہی افتاعات پر "کتاب اختلاف الفقہاء" "چھپ چکی ہے، ختم ہو جانے والے مذہب میں ان کی کو زیادہ رواج نہ تھا، مگر ان کے حاشیہ اور انچوین صدی کے نصف تک بہت سے لوگ اس فقہ پر عامل تھے۔ (۱۳)

پانچواں مرحلہ۔ مستوط بخارا تک (۶۵۶ھ)

فقہ تہذیب و تہذیب کا جو تھو مصر چٹھی صدی ہجری کے وائل سے شروع ہوتا ہے اور ۶۵۶ھ میں مستوط بخارا پر فتح ہوتا ہے۔

(۱۱) بحیثیت مذکورہ العطاء للذمیر ۷۰۵ھ (۱۲) تاریخ التذرع الاسلامی لمصر ۱۸۰

(۱۳) بحیثیت مذکورہ تہذیب و تہذیب ۷۰۵ھ، کتاب التہذیب لایم مصر ۳۳۰ھ، تاریخ التذرع الاسلامی ۸۳

جب پنجگزر خان کے چائے بدو خان نے عالم احمدی کے دارالافتاء بغداد پر غلبہ حاصل کیا، غزلی جہاں فیض و نہایت پروردگار سے نقل کردہ دارالکفری اٹھائی اور بلاغت خبری کا ثبوت دیا کہ نہایت سوزی اور آتش و نہشت مگر کی کی حالت میں غزلی اس کی مثال نہ لے سکے گی۔ اسی عہد کی خصوصیات اس طرف ہیں :

(۱) اسی عہد میں شخصی تشدد کا رواج ہوا اور ہر قسم کا کام میں ایسے متعین و متعصب کی پیروی کرنے لگے، تقلید کی اس صورت کو عقلی اسباب کی وجہ سے تقویت پہنچی، جن کا نہ کرواں سب محسوس ہو رہا ہے :

(۲) افسوس کہ اس عہد سے اپنے لوگ دعویٰ اجتہاد کرنے لگے جو حقیقت میں اس منصب کے اہل نہیں تھے اور وہ اجتہاد کو قرآن و حدیث سے افراد کا پورا راز دہانتا ہے، گئے اس لئے دین کے تحفظ اور اصلاح کے لئے اسے ذرا لے کے ہٹ کر دیکھا، ہمارے ضروری سمجھا کہ جو وہم و گمان میں وہ اجتہاد کو بند کر دیا جائے اور نہ صرف کو ان تا وہ نہیں نور کے فتنے سے بچا جائے۔

(۳) علمائے مجتہدین کی علمی و معنوی سے لفظ اسلامی کی ترجمہ وہ دین یا نہ مان کر کئی بھی تھی اور ان کی مسابقت کی عہد سے لوگوں کے لئے برسرِ طرے سے مسائل کا حل موجود تھا اس لئے کہ وہ شیعوں اور اہل حق میں جس اور اجتہاد و تشدد کی ضرورت تھی اب اس کی ضرورت نہ رہی تھی۔ مگر علمی اور یا اللہ تعالیٰ کا نہ دینی نظام ہے کہ جب کسی چیز کی ضرورت ہوتی تھی وہ جاتی ہے تو اس طرف لوگوں کی توجہ بھی کم ہو جاتی ہے۔

(۴) بعض مجتہدین کو محض چاہئے تھا کہ لائق مقام و اور دینی مابین ان میں باوجود ان کے انھوں نے اس تشدد کی راہ دلا کر دیکھا ہے (۵) ہر طرح کر یا ان کی وجہ سے لوگوں میں ان کے اجتہاد کے متنبہ لوگوں کے ہمارے حق بنے اور اس طرف ایک مستشرق و بعض ان کی عقلیں عمل میں آئی، جن قسم کو ایسے لفظی و شرکاء میں لکھی آئے، ان کی فکر اور نظریہ پر یہ وہ نہیں ہوئی اور نہ ہشت ہشت طوطی زندگی سے اس کا شکر ست گیا، ان کی واضح حال امام اور دینی اور لفظ میں مسخر ہیں، لیکن کو ان کے سامنے ہیں، انھوں نے بعض از منہو میں نے بھی کئی قرار دیتے تھے، لیکن ان کا کہنا تھا میں چند مسائل سے متعلق ان کی آراء میں جاتی ہیں اور میں۔

(۶) سربار اور تابعین کے عہد میں کسی کو کاظمی ماننا یا ان کو اسے بدایت دینی جانتا کہ وہ آپ اپنے اور مسلمہ و سون کو اسلئے مانے اور اگر آپ وقت میں طرے سے اجتہاد سے کام لے، اس سلسلہ میں وہاں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل حق کے لئے اہل حق کو کھانا دینا دیکھا اور فقہاء سے متعلق اکثر کتابوں میں نقل کیا گیا ہے، بعد کے ادارہ میں حال یہاں بعض فقہاء اہل اجتہاد و جو روزِ رہائی اور ان کی طریق کے حق میں حرف و ادنیٰ کا دیکھتا ہے، اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی جب کسی کو کو ضعیف مقرر کرتے ہیں وہ ان کو پابند کر دیتی کہ ان کے عہد کے مطابق فیصلہ یا کریں، تاکہ انھوں میں یکسانیت ہو جائے اور جب یہ داری کی مجاہد باقی نہ رہے۔

چنانچہ وہاں علماء و امام و سر پر حق دینی پر قاضی مقرر کیا کرتے، اسی طرح ترکوں نے بھی عہدہ فقہاء کو اختلاف کے لئے مخصوص رکھا، صدر الدین ابو الحیاتی نے مصر میں اور سلطان محمود بنکلیں اور فقہاء اہل طوطی نے مشرقی بدو کی حد تک ان کو ملاطفتی کے مطابق فیصلے کرے گا، علمایاں بھی تقلید علمی کی ترویج کا ایک اور سبب بنا۔

(۷) تقلید پر تمیز کا ایک سبب بھی غلط فہمی تھی، غلط فہمی کا نظام ہے کہ ہر عہد میں اس عہد کی ضرورت کے مطابق افراد پیدا

ہوتے ہیں اور ضرورت خواس خواس نہ ہوئی جاتی ہے اس طرح کے افراد بھی کم ہوتے جاتے ہیں، لیکن انہیں کد رداہت حدیث کے دور میں کیسے قوی لفظ حدیث میں پائے جاتے تھے، جنہیں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں حدیثیں یاد ہوتی تھیں اور سند و متن مسطورہ بن پر اس طرح نقل ہو جاتا تھا کہ گویا وہ پتھر پر کندہ کر دیے گئے ہیں، لیکن نہ دین حدیث کا کام مکمل ہونے کے بعد پھر اس صلاحیت کے لوگ پیدا نہیں ہو سکے، زمانہ جاہلیت میں لکھنے پڑھنے کا رواج نہیں تھا تو لوگوں کو شہ خواس کی پوری پوری دوجان لوگ زبان ہوتی تھیں اور اس طرح جاہلیت کا ادب محفوظ ہو سکا، بعد کے ادوار میں ایسی مثالیں مثلاً ذرا ہی مل سکیں۔

اس طرح جب تک شریعت اسلامی کے ایسے عمل نظام حیات کی زحمہ دین اور زندگی کے مختلف شعبوں سے حقیقی مساکی کے عمل کی ضرورت تھی اور اس ضرورت کو پوری کرنے کے لئے مجتہد انصہرت مطلوب تھی، اجتہاد کی صلاحیتوں کے لوگ پیدا ہوتے رہے، جب اس کی ضرورت نہ رہی تو اس نسبت سے ایسا افراد کی پیداوار بھی کم ہو گئی۔

(۲) تقلید کے رواج نے جو ایک قسمی اثر پیدا کیا وہ فقہی تعصب و تنگ نظری اور جہل و سادہ خراس کی کیفیت کا پیدا ہونا ہے، گمراہی اور اس میں بھی فقہی مساکی میں اختلاف رائے پایا جاتا تھا، لیکن ایک دوسرے سے تعصب کی کیفیت نہیں تھی اور اناس کے لئے مسرت جہل برپا ہوتا تھا، اس دور میں بدترقی قسمی تنگ نظری وجود میں آئی، لوگ اپنے امام کی تعریف میں مبالغہ کی آخری حد کو بھی پا کر جاتے تھے اور مخالفہ فکر کے حامل لامذہبی احرام کی شان میں گستاخی اور بدگواہی سے بھی باز نہیں رہتے تھے، یہاں تک کہ ان مذہب متعصبہ کے لئے بعض خدائاتس لوگوں نے رواج پیدا بھی کر دیا۔

چوں کہ خواس میں فوضلی اور فاضلانی کو زیادہ سراغ حاصل تھا، اس لئے مسرت کے بھی انہیں دونوں مکاتب فکر کے درمیان نہیں گمراہ ہونے تھے اور اپنے مسلک کی ترویج کے لئے بعض اوقات بہت ہی پست حرکات کی جاتی تھیں، سلطان محمود غزنوی اصل میں غلی تھا اور کچھ زیادہ برا حال تھا، کسی تھا، مابین شافعی عالم نے اس کو متاثر کرنے کے لئے اس کے سامنے بے ترتیبی کے ساتھ جیسے وضو کیا، پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام پھیرنے سے پہلے قصد اتونے کا ارکاب کیا اور بادشاہ سے کہا کہ یہ امام ابوحنیفہ کی نماز ہے، پھر اسی طرح وضو کیا اور بجز طریقہ پرنماز کوئی اور، بادشاہ سے کہا کہ امام شافعی کی نماز ہے، چنانچہ سلطان محمود نے اس واقعہ سے متاثر ہو کر شافیت کو اختیار کر لیا اور نفس کرنے والوں کے بقول اس حرکت کا ارکاب کرنے والوں کی حامی نہیں تھا، بلکہ یہ تھے ممتاز شافعی نقیہ نقال شافعی (۱)۔

اب یہ فقہی تعصبات ہی کا حصہ ہے کہ ہماری کتابوں میں یہ بحث ملتی ہے کہ غلی شافعی اور شافعی غلی کے پیچھے نماز پڑھنا مکہ ہے یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے تو حاکم کے پیچھے بھی نماز پڑھنے کی اجازت دی تھی اور صحابہ نے تو حاکم بن عسک کے پیچھے بھی نماز پڑھائی، لیکن متاخرین کے ہاں یہ ایک سوال بن گیا، احکام نماز میں جو اختلاف رائے مثلاً اختلاف اور شافعی کے درمیان پایا جاتا ہے، یہ صحابہ کے درمیان بھی تھا اور تابعین، ائمہ مجتہدین کے زمانہ میں بھی تھا، لیکن وہ بے تکلف ایک دوسرے کے پیچھے نماز ادا کرتے رہے اور یہ بات ان کے یہاں چندان قائل افتراء نہیں تھی۔

اسی طرح احناف کے یہاں یہ بحث ملتی ہے کہ شوافع سے نکاح درست ہے یا نہیں؟ اور ”انما مومن النساء اللہ“ (انشاء اللہ میں مومن ہوں) کہنے کی وجہ سے کیا ان کو مسلمان سمجھا جائے گا؟ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے لکھ دیا کہ ان کے ساتھ اہل سنت کا سامعہ کیا جائے۔ یہ کس قدر تعصب انگیز اور حجاج دین کے مغالطہ کا قیاس ہیں؟

ملف صالحین کے زمانہ میں مناظرہ ایک طرح کا چارہ خیال ہوتا تھا، جس میں ایک دوسرے کا پورا احترام ملحوظ رکھا جاتا اور جو بات صحیح نظر آتی تھی اسے لوگ قبول کرتے تھے، لیکن اس دور میں مناظرہ کے نام پر بھاول اور باہمی سب و شتم کا سلسلہ شروع ہوا، اس کا نتیجہ یہ تھا کہ بادشاہوں اور رئیسوں کے دربار اور بڑی بڑی مسجدیں مناظرہ کا اکھاڑہ بن گئی تھیں اور بہت سے جاہل فرماں روا، جیسے مرغوں اور جانوروں کا مقابلہ کراتے اور تماشہ دیکھتے تھے، اسی طرح علماء سے مناظرے کرا کر ان سے لطف لیا جاتا تھا اسی لئے اس عہد کے بہت سے حنفی اور شافعی علماء کے حالات میں خاص طور سے اس کا ذکر ملے گا کہ یہ مذہب مخالف کے کھان عالم سے مناظرہ کرتے تھے اور یہ کہ مناظرہ میں ان کو بڑا اکمال حاصل تھا۔

(۳) اس عہد میں مقلد علماء نے دو اہم کام کئے۔ ایک تو اپنے وطن فقہ کی آراء کے لئے دلائل کی تلاش اور استنباط؛ کیوں کہ اصحاب مذہب سے بہت سے مسائل میں صرف ان کی رائے ملتی تھی اور اس رائے پر دلیل منطقی نہیں تھی، لہذا کچھ تو علمی اور تحقیقی ضرورت اور کچھ مناظروں کی گرم بازاری اور فریق مخالف کی جواب دہی کے پس منظر میں انصوف اور حنفی و قیاس سے مذہب کی آراء پر دلیل فراہم کی گئیں۔ دوسرا کام ایک ہی مذہب فقہی کی حدود میں مختلف آراء کے درمیان ترجیح کا ہونا، یہ ترجیح کی ضرورت دو مکتبوں پر پیش آتی ہے ایک اس وقت جب امام سے مختلف راویوں نے الگ الگ رائے نقل کی ہو، اس صورت میں راوی کے استناد و اعتبار کے لحاظ سے ترجیح دی جاتی ہے کہ کون سی نقل زیادہ درست ہے؟ اسی بناء پر حنفیہ کے یہاں ظاہر روایت کو نو اور پر مالکیہ کے ہاں ابن قاسم کی روایت کو ابن وجہ، ابن مہمون اور اسعد ابن فرات کی روایت پر اور شوافع کے یہاں رافع ابن سلیمان کی روایت کو حنفی کی روایت پر مقدم کر رکھا جاتا ہے۔

دوسرے اس وقت جب امام سے ایک سے زیادہ اقوال صحیح و مستند طریقہ پر ثابت ہوں، ایسی صورت میں امام کے اصول استنباط اور کتاب، سنت اور قیاس سے موافقت اور ہم آہنگی کی بنیاد پر بعض اقوال کو ترجیح دی جاتی ہے، اس لئے اس دور کا ”اصحاب ترجیح“ کا دور کہا جاسکتا ہے اور چون کہ یہ ترجیحات بھی ایک گونہ اجتہاد و استنباط پر مبنی ہوتی ہے اس لئے ان میں اختلاف رائے کا پیدا ہونا فطری ہے، اسی لئے ایک ہی مذہب کے مختلف متصفین کے نزدیک اقوال و آراء کی ترجیح میں خاصا اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

اس دور کا ایک قاضی ذکر کام الہ مجتہدین کے اقوال کی تشریح و توضیح بھی ہے، یعنی مجمل احکام کی توضیح، بعض مطلق اقوال سے متعلق شرائط و قیود کا بیان اور آراء کی تنقیح۔ اس طرح اس عہد میں ائمہ متبوعین کے مذہب کی تنظیم و تدوین اور توضیح و تائید کا بڑا اہم کام انجام پایا ہے۔

(۴) اس دور کا تذکرہ مکمل ہو گا، اگر اس دور کے اہم فقہاء اور اہل علم کا ذکر نہ کیا جائے اس لئے انحصار کے ساتھ ان کا تذکرہ کر دیا

جاتا ہے :

خطیب

- (۳۶۰-۳۶۱) امام ابی الحسن مہدائے بنی حسن کرتی
 (م: ۳۴۵۰ھ) ابوکرہ صہ رازی
 (م: ۳۶۲۲ھ) ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بنی مندوہی
 (م: ۳۶۶۳ھ) ابو الیث لہریں محمد سرقدی، امام ہمدانی
 (م: ۳۶۹۸ھ) ابو عبد اللہ یوسف بن محمد جرجانی
 (م: ۳۶۲۷ھ) ابو یحییٰ احمد قندھاری
 (م: ۳۶۰۰ھ) ابو زید عبد اللہ بن یحییٰ سرقدی
 (م: ۳۶۳۶ھ) ابو عبد اللہ حسین بصری
 (م: ۳۶۳۳ھ) ابو یحییٰ ابو زید ہمدانی
 (م: ۳۶۸۸ھ) شمس الامامہ عبد الصمد بن طویانی
 (م: ۳۶۹۳ھ) شمس الامامہ محمد بن احمد سرزمی صاحب المہود
 (۳۶۹۰-۳۶۷۸ھ) ابو عبد اللہ محمد بن علی دامغانی
 (م: ۳۶۸۳ھ) علی بن محمد ہزدوزی
 (۳۶۷۶-۳۶۶۶ھ) شمس الامامہ یحییٰ بن محمد ہزدوزی
 (م: ۳۵۷۳ھ) ابو الحسن ابی القاسم بن اسماعیل صفار
 (م: ۳۵۴۴ھ) عابد بن احمد ہمدانی
 (م: ۳۵۴۰ھ) شمس اللہ بن مہدائے شہداء الہامی
 (م: ۳۵۸۷ھ) کتبہ الصمدی ابو کرام بن مسعود کاسانی
 (م: ۳۵۹۴ھ) فخر اللہ بن حسن اوزجری دمشقی خاں
 (م: ۳۵۶۳ھ) علی بن ابی کرم طوسی صاحب دیب

بالکلیہ :

محمد بن یحییٰ اندلسی (م: ۳۶۶۰ھ)

- بکر بن علقمہ بن
ابو بکر بن عبد اللہ صلی
(م: ۳۱۴ھ)
(م: ۳۶۷ھ)
یوسف بن عمر بن عبد اللہ
ابو محمد عبد اللہ بن ابی زید قردانی
(م: ۳۸۶ھ)
(م: ۳۹۵ھ)
ابو بکر محمد بن عبد اللہ بخاری
قاضی عبد الوہاب بغدادی
(م: ۴۲۴ھ)
(م: ۴۳۰ھ)
ابو القاسم عبد الرحمن حضرمی
ابو الولید سلیمان باغی
(م: ۴۶۳ھ)
(م: ۴۹۸ھ)
ابو الحسن علی بنی
ابو النضر محمد بن رشید قرصی
(م: ۵۲۵ھ)
(م: ۵۲۶ھ)
ابو عبد اللہ محمد بن
ابو بکر محمد بن عربی صاحب احکام القرآن
(م: ۵۳۶ھ)
(م: ۵۴۳ھ)
ابو الفضل قاضی عیاض
محمد بن احمد بن محمد بن ارشد صاحب دیوانہ المعجد
(م: ۵۹۵ھ)
(م: ۶۱۰ھ)
(پراپر ذکر کیے گئے اس روشد صاحب کتاب المسندات کے پوتے ہیں، اس لئے ”ابن رشید الکفید“ کہلاتے ہیں)

عبد اللہ بن محمد حسنی

شواہخ :-

- ابو القاسم احمد بن محمد بن مرزوقی
ابو یحییٰ حسین بن المعروف بن ابی زید
(م: ۳۳۰ھ)
(م: ۳۴۵ھ)
(م: ۳۶۲ھ)
قاضی ابو حامد مرزوقی
محمد بن اسماعیل قتال کپڑاشی
(م: ۳۶۵ھ)
(م: ۳۷۵ھ)
ابو القاسم عبد اللہ بن یزید دارکی
ابو القاسم محمد بن عبد اللہ صہری
(م: ۳۹۶ھ)
(م: ۳۹۳ھ)
ابو یحییٰ حسین بنی
ابو داؤد ابن محمد اسفراینی
(م: ۳۸۸ھ)

عبد اللہ بن جعفر بن صفیر	(م ۵۱۷ھ)
ابو اعلیٰ ابراہیم اسمرعی	(م ۵۳۸ھ)
ابو الطیب عابد بن مرثی	(م ۵۵۰ھ)
ابو الحسن علی بن اوردی	(م ۵۵۰ھ)
ابو محمد مرادی	(م ۵۵۸ھ)
ابو اعلیٰ اوردی بن مرثی	(م ۵۷۰ھ)
ابو نصر محمد بن صہب	(م ۵۷۷ھ)
امام الحرمین ابو الفاضل ابو عبد اللہ جرجانی	(م ۵۸۷ھ)
نجد الاسلام ابو عبد اللہ محمد بن فضال	(۵۵۰-۵۵۵ھ)
ابو القاسم احمد بن یحییٰ بن علی	(م ۶۲۳ھ)
محمد بن الدین ابو زکریا اوردی	(م ۶۳۱ھ)

چھٹا مرحلہ — سقوطِ بغداد اور اختتامِ تیسری صدی

یہ عہد بھی خدائی طور پر پیسے ہی عہد کے متاثر ہے جس میں مختلف مسابک کے اہل علم نے اپنے مذہبِ فطری کی خدمت کیا، مختلف مذاہب سے متعلق تہذیب اور عقائد پر مبنی شروع و اختتام کی ترتیب اہل علم میں آئی اور وہی مرتب ہوئے۔ فطرتی سے مراد وہ طریقہ کی گزیرنا ہیں، ایک طرف ترین کے اجتماعات، دوسرے مسیحیوں کے اجتماعات کی طرہ پر علمی اعتبار سے اس دور کی خصوصیات کو سمجھنا کتب میں پایا نہ ہو سکتا ہے۔

اولیٰ یہ کہ بغداد میں علماء کے درمیان ایسی اور ایسا اور فادہ و استفادہ کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ خاص کر آج کا دور سماجی ایسی بڑی اور بھڑکی شکل اختیار کر رہا تھا، جس میں بڑی دنیا کے اہل علم ایک دوسرے سے کسب فیض کرتے تھے۔ بغداد کی آوارہ و علوم سے فائدہ اٹھاتے تھے لیکن ان کی تہذیب اور مسلمان آبادیوں کی مختلف مکتبوں میں تعلیم و تفریح جو ہے اب فادہ و استفادہ کا یہ عالمی سرائی تھا اور ہو گیا اور ایک ملک اور ایک علاقہ کے علماء ایک دوسرے سے استفادہ پر کھٹا کر رہ گئے۔

دوسرے: متقدمین کی کتابوں میں طرزِ گفتگو جمہور نہ ہوا کرتا ہے، اسٹارٹین کے یہاں زیادہ سے زیادہ جزئیات کو ترجیح دینے کا اہتمام ہوا اور اس دور میں حقدارین کی کتابوں سے اہل علم کا رشتہ بگڑ رہا تھا اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جزئیات کی کثرت سے آدمی مسائل کا ماحول ہوسکتا ہے، لیکن اس میں توجہ کی شان پیدا نہیں ہوتی۔

تیسرے: حقدارین کے یہاں طریقہ تالیف سادہ، سلیس اور واضح ہوا کرتا تھا، عبارت سہل ہوا کرتی تھی اور اصل تہذیب اور مضمون

ہوئی تھی، لیکن مشرورین کے یہاں اتفاق کی کثرت اور مکتونوں کی کمال شہرہ اور یہ کہ وہ ہمارے چستان بن گئیں، پھر کی کی محضین نے
 ی کی مقدمہ کشائی کی بنا پر قلم سرفہ کیا، ماحیہ دھرمیں، پھر ان شروع کی حواشی اور کئی بن شروع پر شروع، نتیجہ یہ ہوا کہ کئی سے توجہ بہت
 تھی اور غیر متعلق امور پر توجہ نہیں صرف ہونے لگیں، اس اعتبار سے ان کی کاموں سے علامہ نسلی کی "کنسز اللہ لکھنؤ" "ذکر کرد انصاری کی" "صباح
 الطلاب" اور "مالکیت میں" "مختصر طویل" "شہ" کی بھی جاکتی ہے، خاص کر مالکیت کے یہاں مسائل کی تفسیر میں اور بھی زیادہ اتفاق پایا جاتا ہے۔
 اس صورت حال نے فقہی ارتقاء کے راستے روک دے اور زیادہ تر مکتون کی تفسیر اور پھر ان مکتوبات پر شروع و حواشی کا
 کام ہوا؛ لیکن ان کے ساتھ ساتھ بہت سی کتابیں لکھتے بھی اسی عہد کی یادگار ہیں، خاص کر وہیں صدی ہجری کے اوائل تک
 متعدد صاحبہ نظر اہل علم پیچھے اور نے، جن میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے :

تخصیہ :

ابوالرکات عبد اللہ بن احمد نسلی	(م ۶۱۰ھ)
ابو محمد عثمان بن خالد بن زبلی	(م ۴۳۳ھ)
محمد بن عبدالوہد کمال الدین ابن موم	(م ۷۶۱ھ)
محمد بن احمد بدر الدین بن یحییٰ	(۷۲۲-۸۵۵ھ)
زین احادیث ابن محمد معری	(م ۹۶۹ھ)
حسن الدین محمد بن امیر الحاج طلمی	(م ۸۷۹ھ)
حافظ سیف الدین قطب بوی	(۷۹۸-۸۸۱ھ)
محمد بن ابراہیم ابن محمد، صاحبہ تہم الغنائق	(م ۱۰۰۵ھ)

مالکیت :

ابوشیخہ و ظیل کردی	(م ۷۶۰ھ)
ابو الحسن نور الدین ابن ابی زری	(۹۶۶-۱۰۶۶ھ)
محمد بن عبد اللہ قرطبی	(م ۱۱۰۰ھ)
نور الدین احمد دی	(م ۱۱۳۲ھ)

شوافع :

علامہ تقی الدین بن سکی	(۶۸۳-۷۵۲ھ)
شیخ الاسلام ذکر الدین انصاری	(۸۶۶-۹۲۶ھ)

منہ ہلے :

فقہ اسلامی — عہد جدید میں

فقہ اسلامی کے رجحان کے سلسلہ میں یہ ہے اور کائنات کا تیسرا بڑا اصولی جھڑپ کے اور فکرو اور باہر ہو سکتا ہے، جب خلافت اسلامیہ نے علم کے لئے جملہ الامام کا حکم دیا ہے "فی ترتیب میں" لی ترتیب میں "لی" میں عہد میں فقہ اسلامی کی خدمت کا ایک دیکھان پھر اہل علم اور اہل علم میں جو کادشیں ہوئی ہیں اور دورانی ہیں، وہ یہ ہیں

(۱) مسئلہ نسب جو انتہائی عجیب سے مسئلہ کے بعد سے بہت شدت اختیار کر گیا تھا اور فقہی مسائل میں طرہوں کے موضوعات میں پھر تھے، ائمہ نے اب اس صورت میں بہتری آتی ہے، اب اہل علم کثیف اور مجتہدین کی "دیکھو پورے احرام اور انصاف کے ساتھ" کرتے ہیں، جو اہل علموں میں تو اب اہل علم ممالک کے موصوف "عہد واقعات نقل کئے جاتے ہیں، انہوں میں خلاف اہل کا بھی خلاف کے ساتھ کر لیا جاتا ہے جو میں شریعت میں چار احاد، مصلحت کی صورت میں پھر ہونے کے بعد سے یہ دوسرے کے چیلنگ کر رہا ہے، ان کا سر بنیام اور ہر حال میں خصوصیات پر مبنی افراد کی قوم پاداری اختیار ہوئی ہے اور نئے مسائل پر نظر کرنے کے لئے کثیف مسائل کے علاوہ ایک دوسرے کے ساتھ ملتے جلتے اور پھر عہد کے ساتھ کے ساتھ فکرو کر رہے ہیں، یہ بہت ہی مثبت تبدیلی ہے، جو میں کر رہا ہے، فقہ اسلامی میں اب پھر سامنے آتی ہے۔

(۲) اور انہوں نے ایک پیو یہ ہے کہ جہاں سبب، مثالی اور مثالی ہمارے ہی ہے، مثالی ایک جگہ ہو چکی ہے، وہیں اس دور میں "تذکرہ" ہے، اس کے معنی میں مذاق کے ساتھ ہر حال میں حرم وغیرہ، کی تحریروں سے طرہ بہت، اسے الجاسی دیکھ کر میں غصہ پڑ کر ہوئی ہے، یہ حضرات اپنے آپ کو اہل حدیث، مسئلہ بھی، اور انی کثیف مسائل سے موسوم کرتے ہیں، انہوں نے فقہ سے متعلق پورے پانچ مسائل، حدیث سے متعلق ایک مسئلہ اور ہر حال میں معنی کو اپنی تمامہ کی کادش اور محنتوں کا تجربہ نہ کھا ہے اور اپنے کون میں اسے تبلیغ دین تصور کرتے ہیں، ان فرقہ نے امت کے لئے اسلام اور صف ممالک میں وطن و مصلحت اور فرائض ممالک پر نہ ضرورتوں اور دوسرے مسلمانوں کی تکلیف و تنہاں کامیاب سے زیادہ ترین طریق اختیار کر رکھا ہے، جو کسی زمانہ میں جگہ فکر مقلدہ تھا، ایک اور سے کے خلاف کی کرتے تھے، فقہ بعد از وہم و غلہ ہو گئی۔

یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ یہ مصر میں پھر پھر فرقہ دینی نیست بھی محمد بن عبدالوہاب کی فی اور عرب علماء سے کو ہے، وہاں اس نے بھی نے جو: اپنے آپ کو مسئلہ قرار دیا ہے، اور عہد میں خود دشمنوں کی جگہ بھی، اور عہد میں جتنا نہیں ہیں، وہاں فرقہ کا اقتدار ہے،

مقرر یہ کبھی کام نہ کر رہی ہے بلکہ اب تک اس کی چند سوالات جلد میں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ اس سوسائٹی میں خلیفہ، مالک، مشورین، مدبلی اور ظاہریہ کے علاوہ اسیاب، زید، اور باطنیہ فرقوں کے مختلف نظریوں کو بھی سرکاری دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اصول فقہ اور قواعد فقہ کو بھی شامل رکھا گیا ہے۔

اسی طرح کی ایک اور کوشش ”جمعية البحوث والدراسات الفقهية“ نے شیخ محمد ابو زہرہ کی صدارت میں شروع کی تھی۔ جس میں مذکورہ آخروں مذاہب کا فقہ فقہان ”مراتب پیش نظر ہے لیکن غالباً ابھی یہ کوشش منظر آمد پر نہیں آئی ہے۔

اس سلسلہ کی سب سے کامیاب اور تہجد کوشش وزارت اوقاف کویت کے طرف سے ہوئی۔ سندھ جس نے ۱۹۶۶ء میں ”الدراسة الفقهية“ کے منصوبہ کو منظور کی اور اس مقصد کے لئے فقہی موسسہ کا تصور پیش کرنے والی پہلی کمیٹی ڈاکٹر زکاء کی صدارت حاصل کی۔ اس موسسہ میں بھی فقہی، شافعی، مالکی، حنبلی، مظاہری، زیدی، اشاعہ، عسکری اور باطنی فقہاء نظر کھینچنے کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، یہ عظیم الشان کام پندرہ برس جلد میں مکمل ہو چکا ہے اور وقت سے کچھ ساں موضوع پر ایک تاریخی علمی کام ہوا ہے جو یقیناً فقہ اسلامی کی کھانا آج سے کا حصہ ہے۔ مقام سرت ہے کہ اسلامک فزیکلڈی انڈیا نے اس موسسہ کو اردو کا جامع پینا یا ب ۱۰۰۰۰۰ روپے خرید کر چالیس جلدوں کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور اس وقت نظر ثانی اور مراجعت کے آخری مراحل میں ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کو آسان فرمائے اور اردو دنیا کو اس عظیم علمی ذخیرہ کے ذریعہ شاد کام کرے۔

انڈیا کو چار پالی کوششوں میں ڈاکٹر واسی تلکرجی کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا کہ انھوں نے عہد صیاب اور محمد باہمن کے ان فقہاء کی آرام کو سمجھا، منصف اور حرج کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے، جن کے اوائل مختلف کتابوں میں نکھرے ہوئے تھے اور صرف ایک ہی بہت بڑی علمی اور فقہی اور شوقیوں کی نگاہ سے اور مکمل ہوتا جا رہا تھا۔ ڈاکٹر واسی نے الف بائی ترسیب سے حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت مالک، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حسن بصری، اور امام اہم لکھی وغیرہ کی فقہ کو جمع کیا ہے اور اس طرح اہل علم کی فیئ نسل کو ابتدائی دور کے فقہاء کے اجتہادات سے مربوط کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے، البعض اہم افظ صبر البصر،

(۷) اس مہم میں ایک بھر رحمان نے مسائل پر افتاء کی غور و فکر کا بھی پیرا دیا ہے۔ جس میں مختلف فقہی مذاہب کے اہل علم سے استفادہ کیا جائے اور اس کی مشکلات کو حل کیا جائے، چنانچہ ”الدراسة الفقهية“ کی مؤخر منقذہ دیکر مکر ۱۳۸۲ھ میں ”مجمع المنفعة الاسلامی“ کے سلسلہ میں ڈاکٹر مصطفیٰ زکاء نے نہایت اہم تجویز پیش کی، یہ تجویز قبول کی گئی، نتیجہ کی تشکیل میں باطنی، حنبلی، شافعی، مالکی، حنبلی، اشاعہ، عسکری، اور باطنیوں کی درجن مسائل زیر بحث آچکے ہیں۔ ان میں خطوط پر زیادہ وسعت کے ساتھ ۱۹۸۳ء میں جہ ۱، ۱، ۱، ۱ کے تحت فقہ اکیڈمی کی تشکیل ہوئی، جس وقت عالمی سطح پر سب سے زیادہ بااقتدار اور فعال اکیڈمی بھی بنائی ہے۔ ۲۰۰۴ء تک اس اکیڈمی کے ۱۲۰۰۰۰ سیمینار ہو چکے تھے اور اس میں ۱۳۳ مسائل زیر بحث آچکے تھے، ان دونوں اکیڈمیوں کے سیمیناروں کی تجویز کا اردو ترجمہ اسلامک فزیکلڈی انڈیا سے شائع ہو چکا ہے، اسی طرح یورپ میں ”یورپی افتاء کونسل“ قائم ہے، جس کا مرکز طرابلس ہے اور جس کا مقصد نئے مسائل کو حل کرنا ہے۔

عالم اسلام میں اور بھی کئی ادارے ہیں جو خاص کر مسلمانوں کو درپیش جدید فتنی مسائل کو اجتماعی طور پر مٹا دینا اور خیال کے ذریعہ عمل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ ابھی اس سمت میں کوششیں کی ہیں اور اعلیٰ علماء نے مجلس تحقیقات شرعیہ اور جمیعت علماء ہند نے ان اداروں کی وسعت و تنوع کو ہی مستعد کے تحت کا کر لیا تھا۔ پاکستان میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا محمد یوسف بنوری وغیرہ نے ”مجلس تحقیقی مسائل حاضرہ“ کی بنیاد رکھی تھی، ان کا پس نے وہاں قائم جماعت منہج کئے ہیں اور متعدد مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے، لیکن مسائل کی رفتار کے اعتبار سے کامیابی کے لئے بڑھ چکا، کیوں کہ ان اداروں کی شہرت عمومی تھی اور جن تکلیفوں اور اداروں کے تحت یہ کام چلایا تھا، ان کے کام کا دائرہ خود بہت وسیع ہے۔

اسی پیش منظر میں ۱۹۹۹ء میں حضرت مولانا قاضی محمد امجد علی نے اساتذہ کرام کی ایک کمیٹی کو بنیاد رکھی، اکیڈمی نے اب تک ۱۵ سیمینار کیے ہیں اور ان سیمیناروں میں چچان سے زیادہ مسائل زیر بحث آئے ہیں، ان سیمیناروں میں پیش کئے جانے والے مقالات کی ۲۰ سے زیادہ جلدیں طبع ہو کر منظر عام پر آ چکی ہیں، اس کے علاوہ فتنی تحقیق اور غیبتی نسل کو صحیح فطرت پر تربیت کے سلسلہ میں اکیڈمی نے قیامت اہم اور ناقابل فراموش خدمات انجام دی ہیں

(۸) اس جہ سے پہلے عام طور پر فتنی و غیر فتنی زبانوں میں ہوا کرتا تھا، یا چند کتابیں فتنی زبان میں لکھی جاتی تھیں، لیکن موجودہ مہم میں فقہ حنفی، مالکی، شافعی و حنبلی اور دوسری زبانوں میں گفتگو کرنے کا لائق پیدا ہوا اور مختلف مذاہب اور عالمی زبانوں میں فقہ کے موضوع پر باہر ترجمے کئے گئے، یہ مستقل مہم پر کتابیں لکھی گئیں، ان زبانوں میں اردو زبان کو اولیت کا شرف حاصل ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس وقت اردو زبان میں علماء اسلامی اور فقہ کا ہونا بڑا ذخیرہ موجود ہے، عربی زبان کے سوا کسی اور زبان میں اس کی مثال ملتی مشکل ہے، بلکہ بعض کتابیں تو ایسی ہیں کہ عربی، انگریزی میں بھی ان کے ترجمے ہوئے اور انھیں قبول عام و عام حاصل ہوا، ان میں اصول فقہ، درجہ فقہ، فقہ فقہ فقہ فقہ، ابواب کوہ جامع اور فقہ کے کسی ایک باب بجز فقہ حنفی، فقہ شافعی، فقہ مالکی سے متعلق ہر طرح کی کتابیں موجود ہیں، و آئم المعروف نے المعبود الاولی الاسلامی حیدرآباد میں شہرہ فقہ کے طالب علم مولانا محمد اشجاء کا کی ۱۳۲۲ھ میں یکم مہرہ کیا تھا کہ ۲۰۰۰ء تک اردو زبان میں لکھی گئی فتنی کتابوں کا مختصر تصنیف مرتب کریں، انھوں نے اس مقصد کے لئے حیدرآباد کے کتب خانوں کے علاوہ چننے لکھنے، محکمات، معظمہ مدہ، ملی گندہ، رام پور، دہلی اور ولایت کے کتب خانوں سے استفادہ کرنے کے بعد یہ تصانیف جمع کیں، جس میں ۱۳۷۰ کتابیں کو شمار ہے، یہ تصانیف خارجے کے بہت ہی کتابیں ڈیپ ہو جائے، ان تک رسائی حاصل نہ کرنے کی وجہ سے چھوڑ دی گئی، اس کی اس نے کہا ہوا سکا ہے کہ اس موضوع پر اردو زبان میں کم و بیش ڈیڑھ ہزار کتابیات موجود ہیں اور جتنی یہ اردو زبان کی بڑی تعداد اور اس کے لئے ترقی یافتہ ہے۔

ان کے بارے میں

دوسری صدی ہجری میں نو فقہ اسلامی کے شباب اور اس کے ارتقاء و تکمیل کا عہد ہے، کئی عربی اولیاء علم فقہاء اور علمین و حوصلہ مند

بجہ نہ ہیں، مفسر نے اس جہ میں احکام شریعت کے استنباط میں اپنی خاندان روزِ نخست صرف کر دیں اور اپنے خونیہ جگر سے علم تحقیق کے چراغ روشن کیا اور امت کو روشنی پہنچی: لیکن انسانی طور پر بہت سے اہل علم کے قلوب محفوظ نہیں رہ سکے اور ان کو ایسے لائق شاکر، مبصر نہیں آئے جو ان کے علمی، فکری، تاریخی حفاظت کرتے، جن لوگوں کے قلوب کی وجہ سے ان لوگوں کو قلوب حاصل ہو ان میں بھی متعدد اہل علم رہے تھے کہ پانچویں صدی ہجری کے اختتام تک ان کی فکر عملی زندگی سے رشتہ نہ توٹا اور ان کے قلوب نہیں رہے۔

لیکن اس امر پر، افواہی قسمت مجاہدین ہیں جن کی فکر کو سن چاہیے اللہ تعالیٰ حاصل ہوا، جزویاً، وہ دو سو سال سے بھی طور پر قائم اور نافذ ہے، ان کو جب فقہ میں فلسفہ نہیں رہا، وہ ہم جہ میں اس کے بعد ان کے سلاطین، علم و تحقیق کا کام انجام پا چکا ہے، ان کی مثال ایک عالیہ اور دو اہل ہر دست کی رہ گئی ہے، جس کو جزویاً میری ہوں اور شریعہ کی بنیادی، اہل، اعلیٰ، شاست، و غیرہ علیہم، لعلہ۔۔۔ ان کے سامنے کوئی دھماکہ ہے کہ غرض، وہ جو اور ان کی فکر پر مختصر اور ان کا نظریہ ذکر کریں گے۔

اگرچہ یوحیٰ

تپ کا نہ نہیں، والد کا پڑت ۱۰۰۰ کا وہی (زیر پوش اور طہ زیر)، قادیانی ائمہ نے، والدہ خانی نے دولت ایمان سے مر فرائد فرمایا، جنت کا یحییٰ فرمایا، والدہ انھیں نے حضرت علی علیہ السلام سے خدمت میں گئے، حضرت علی علیہ السلام نے خود بہت کے لئے اور بہت کی ادارے کے لئے برکت کی دعا مانگی، وہاں یوحیٰ نے دعا کا تصور میں، یوحیٰ نے آپ کی کثرت ہے۔ یوحیٰ کی سادہ ادبی کی نسبت سے ہے، حضرت علی علیہ السلام پر یوحیٰ نے دعا کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اور شافعی

لوکن نہیں عند الفراء القہر، حل من فارس، اوفال من عفاء لارس، حتی عتاولہ (۱)

گو، یوحیٰ پر بہت احباب بھی، یہ قدر کا ایک شخص صاحب کے تکی دیتا، افر، باقیوں کے کچھ لوگ۔

بعض راہروں میں "یوحیٰ" کے جانے "محر" کا عقد ہے اور حافظہ جلال اللہ نے یوحیٰ کی شافعی نے حضور ﷺ کی سچیت کوئی صاحب دار الیہ یوحیٰ کو قرار دیا ہے، (۱۰۰) غیر مقلد عالمہ اب مدلی صحت خان صاحب نے بھی اس کا استہداف کیا ہے، کہ اس حدیث کا مصداق امام یوحیٰ اور محمد بن حنفیہ ہیں "صاحب سستہ کہیم اماموں و اعلیٰ است۔۔۔"

یہ بات تو ظاہر ہے کہ امام یوحیٰ نے صاحب ﷺ کے زمانہ کو پایا ہے لیکن کیا میں اختلاف ہے کہ آپ و کتاب ہونے کا شرف حاصل ہے یا نہیں "محققین نے سزا، ایک راجح یہی ہے کہ آپ نے صحابہ ﷺ سے روایت تو نہیں کی ہے، لیکن صحابہ سے روایات کا شرف حاصل ہے اور آپ میں اس نے لئے کسی کو دیکھنا کافی ہے، روایت کرنا نہیں، پھر یہی امن نام ہے، آپ کا یحییٰ میں شریعت میں ممکن

(۱) سیر، المصیبة ۴۶، تالیف العبد العبد ۱۳

۱۰۰ جلد ۲۰

۱۲ اتحاد النبلاء، ۲۲

کتاب الاثر

کتاب الحراج

اجتہاد ابو حنیفہ و ابن ابی لیلیٰ (اس کو امام شافعی نے کتاب الام میں نقل فرمایا ہے)۔

امام محمد کی روایت میں تلخیصات و عقاب ہیں :

مؤطا امام محمد

کتاب الاثر

الدررط

الطبع المعبر

المصباح المعبر

کتاب السور المنکبر

کتاب السور المعبر

الزبدان

زبدات طریقت

نقد علی شریعت من قبل امام تھری ہے، اس وقت ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، ترکی، عربی، چین، انڈونیشیا، ملائیشیا، بھارت، ایران، کاسا کاٹا، افغانستان میں قریب قریب پانچ سو فیصد منی اسٹاک ہو چکی ہیں، اس سے کہ وہ عراق، مصر، شام، فلسطین اور، نیو کیلکٹر میں اس وقت موجود ہیں، بعض ان صحیح کا خیال ہے کہ تقریباً اسی فیصد اہل ملت نقلی ہیں۔

امام ابو یوسفؒ

امام ابو یوسفؒ کا اصل نام یحییٰ بن یحییٰ بن حبیب انصاری ہے ۱۱۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶۳ھ میں وفات پائی، جب تک امام ابو یوسفؒ زندہ رہے، ان کے نام کی تربیت سے بندھے رہے، پھر مدینہ کا سفر کیا اور امام مالکؒ سے بھی استفادہ کیا، امام محمدؒ میں کیا تھمت اور مدینہ میں ان کے طور پر بہت پرگیا، حقیقت میں ۱۶۶ھ میں قسطنطنیہ بنائے گئے اور مہدی، ہادی اور ارشد تین خلفہ کے دور میں قسطنطنیہ کے متعصب پورے ہوئے، آپ مدنی تاریخ کے پہلے قسطنطنیہ تھے، آپ کی متعدد کتابوں کا تذکرہ نگاروں نے کیا ہے، جیسے مصنفہ نقدی کتاب الرافعی، نیز کتاب الوصایہ، کتاب اختلاف الامامہ، الارزاقی مالک بن انس، وغیرہ، لیکن آپ کی اکثر کتابیں دستیاب نہیں ہیں، کتاب الآوارہ، کتاب الخرافات اور اختلاف ابی حنیفہ مع ابن ابی لیلیٰ، جسے امام شافعی نے کتاب الام میں نقل کیا ہے، دستیاب ہیں۔ (۲)

کی کتاب المحصر اور امام صاحب کے تالیف کی دوسری کتابیں "نواہر" کہلاتی ہیں۔ کیوں کہ اس وجہ شہرت و تواتر کے ساتھ درمستق
مختصر خیریت پر قیاس نہیں ہوئی ہیں۔۔۔۔۔ جن مسائل کے بارے میں امام صاحب کی رائے معلوم نہیں ہے اور بعد کے مشائخ نے ان کی
دیت اختیار کیا، حالانکہ "نواہر" اور "مقامات" کہا جاتا ہے، اس سلسلہ میں اہل سنت و جماعت کی کتاب "اسرار" کا سب سے پہلا مجموعہ
ہو، ابوالہلال، "المقامات اور صدر شہید کی نو لغات" لکھتے ہیں کہ "جن میں سے مولانا محمد عبدالحق صاحب نے ۱۰۵۶ھ تک کے طبع ہو چکے ہیں، ان میں سے
کئی میں الفاظ بہت ہیں اور کتاب پر تحقیق و تفتیش کا کام نہیں ہوا ہے۔

ان سب کے علاوہ فقہ حنفی کی اہم کتابیں ان میں سے ہیں

مختصر الطحاوی :

"امام ابو نعیم حرمی (م ۳۲۱ھ) کو کتاب ہے، جس کو فقہ حنفی کا سب سے پہلا متن سمجھا جاتا ہے، مولانا عبدالحق حنفی کی تفسیر ہے۔
ماقمہ "اجلہ السلف" تصانیف حیدر آباد نے پہلی بار شائع کیا ہے، امام حرمی کی مسائل میں دو حصہ ہیں، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما
حسن بن۔۔۔ ان کے اقوال کو نقل کرتے ہیں، اور پھر اس میں ترجیح دیتے ہیں، اور بعض اوقات ان حضرات کی رائے کے نقل بھی مفضل رہا ہے
نظر کرتے ہیں، بنیادی طور پر اس کتاب کی ترمیم امام طحاوی کے مابین اور اسناد علماء حرمی کی شافعی کی مختصر ترمیم پر ہے۔

المصنفی فی لزوم الحنفیۃ :

یہ مولانا شہید کی تالیف ہے اور اعلیٰ مقامات کے اماموں کی کتابوں کے بعد فقہ حنفی کا اہم ترین، مفہوم دار و جامع ہے، اس میں ماضی و
"نواہر" کے اقوال کو نقل کرتے ہیں، اور پھر اس میں ترجیح دیتے ہیں، اور بعض اوقات ان حضرات کی رائے کے نقل بھی مفضل رہا ہے

مختصر محرمی :

امام ابو نعیم حرمی (م ۳۲۱ھ) کی تالیف ہے، فقہ حنفی کا اہم ترین متن ہے، لیکن اعلیٰ مقامات میں سے ان کی
کی ترمیم نہیں کی ہیں، ان میں سے احمد بن منصور، اسحاق بن (م ۳۸۰ھ) کی شہرت زیادہ معروف ہے، اور کتابوں میں تطبیقات ان سے
حوالے آئے ہیں۔

مختصر قدوری :

یہ مولانا نعیم احمد بن محمد قدوری بغدادی (متوفی ۳۲۸ھ) کی مشہور کتاب ہے، جو فقہ حنفی میں مشائخ و مفسرین کی مشیت، نقلی ہے اور
مؤخرین حنفیہ۔ لیکن بار تواتر و سب سے زیادہ معتقد روایات ان میں آئی ہے، بعض اہل علم نے اسے کئی بار ترمیم کیا ہے، اس میں مسائل کی
تعداد ۱۲۰۰ ہزار ہے، ۱۱۰۰

المبسوط :

یہ شیخ الاسلام ابو بکر محمد بن احمد حرمی (متوفی ۴۸۳ھ) کی "الکافی" پر مفصل شرح ہے، مولانا ابوالکاسم سے مسطور کی ترمیم پائی

جاتی ہیں لیکن وہب مطلق مسطورہ نام نہ تھا کیونکہ یہ کتاب مرزا دہلوی ہے، پہلی بار ۱۳۲۶ھ میں مصر سے شائع ہوئی اور اسی نام کی چشم ثقلی کا سرسبلی، جس کا یہ یقیناً وہب میں آیا ہے یہ کتاب پہلے قزوینی میں لیکن یہ قطعی ۱۲ زیارات کو جامع نقلی اور عقلی دلائل کو محیط ملاحظہ میں اور نہ جہتدین کے مذاہب کی ترغیب کرنے والی ایک عظیم الشان انشائیہ کہہ دینا چاہیے۔

تحفة العرفاء

یہ علامہ ابن محمد بن احمد سرحدی (متوفی ۵۷۵ھ) کی تالیف ہے، مصنف کے بقول وہم قندہ دینی سے جو مصنفی رہ گئے تھے، وہ سرحدی نے قندہ دینی کے مسائل کو شامل کرتے ہوئے ان مسائل کا اضافہ کیا ہے۔ حسب ضرورت دیکھیں گی ذکر کئے ہیں اور مختلف فقہاء کے نقطہ نظر پر ملاحظہ کیا ہے، زبان عام فہم ہر قسم کا موطو و مسند اور تعمیر بہت واضح ہے۔

مدفع الضائع

کتب العلماء عزا نامہ بنیابوں میں مسطورہ کا سابق (متوفی ۵۹۶ھ) کی یہ تالیف نہ صرف قزوینی بلکہ مطلق قندہ دینی میں مندرجہ اوہد کی تالیف ہے، عبارت واضح، زبان نہایت رواں اور سلیس، ہر مسئلہ پر دلیل و نمونہ کی کثرت سے اندازہ ہوتا ہے کہ حدیث پر مصنف کی گہرائی نظر ہے اور اس کا سب سے امتیاز اس کی حسن ترتیب ہے، کہا جاتا ہے کہ مؤلف نے تحفة العرفاء کو اپنے لئے مسنن بنایا ہے، اگر کوئی فقہی کسی فقہی موضوع پر رقم اٹھائے اور اس کے تمام بیوقوفان کا وہ طرہ بنا جائے تو یہ تالیف اس کے لئے بہترین رہنما ہے۔

فوائد قاضی خان

یہ فخر الدین دہلوی (متوفی ۵۹۳ھ) کی معروف اور مشہور تالیف ہے، مطلع نوالی کشادہ ہے، اسے خانانہ رحم اللہ میں مستحق حور پر شائع کیا تھا، آج کل قزوینی عالمگیری کے ساتھ نالغ شدہ و نسخہ و شتاب ہے، نقد عقلی میں قندہ دینی کے لئے یہ کتاب بہت مستند گنجی تھی ہے، مؤلف کا طریقہ یہ ہے کہ ہر قسمی مسئلہ میں مشرک کے ایک سے زیادہ اقوال ہوں تو جرح و ثبوت کے نزدیک راجح ہوتا ہے اس کو پہلے نقل کرتے ہیں۔

ملایۃ العبدی

یہ ابوالحسن بن مرصیاتی صاحب ہدیہ (متوفی ۵۹۹ھ) کی تالیف ہے، مصنف نے اس میں امام محمد بن ربیع صغیر اور امام قندہ دینی کی جملہ قندہ دینی کے مسائل کو جمع کیا ہے، مزید جامع صغیر کی بھی ہے، اور مسائل پہلے قندہ دینی کے ذکر کرتے ہیں، اگر جامع صغیر کے، جو ان کتاب کا نام ذکر کرنا چاہئے، وہ قندہ دینی کے لئے "المختصر" اور ربیع صغیر کے لئے "المکمل" کی تعمیر اختیار کرتے ہیں۔

الہدایۃ

یہ ابوالحسن بن مرصیاتی کی مشہور کتاب ہے، جو ہدایۃ العبدی کی شریعت ہے، اگر زکے، ماتمہ الیہ را کا دینا مستند ثابت کی گئی، اور اس کے مؤلف کی کچھ اپنی خاص تعمیرات بھی ہیں، جیسے دہلی قرآنی کے لئے "مستحرون" وہ ہٹ۔ تاہم دہلی کے لئے "مستحرون" تو ہر کسی کے لئے "کلاہ" "تقی و تہل" کے لئے "کعبیہ" مصنف کا تواضع یہ ہے کہ اپنے لئے کہتے ہیں: "لعل العبد العیوف علی

عہ "طائفہ برقی زادہ" نے بعض اور امور کا ذکر کیا ہے۔ نیز:
 وطیۃ الموالیہ :

یہ ان الشرحہ محروانین احمد (متوفی ۱۲۷۳ھ) کی تالیف ہے جو فقہ حنفی کے متوالیہ اربعہ میں سے ایک ہے، مؤلف اسے اپنے نو سے حیدرآباد میں سمجھنے کے لئے جوہر داشت لکھا کرتے تھے، اس کتاب میں دلائل کو حد کر کے دہا پنے کے حاصل مسائل جن کے گئے ہیں، آخر حنفی میں اس کتاب کو اعلیٰ علم کی برائی توجہ ہوئی اور اس پر مختلف شرحیں اور حاشیے لکھے گئے، جن میں ممد الشرحہ حیدرآبادی، بن سہواری "شرح وقایہ" کو خاص طور پر بڑا قول حاصل ہوا، جو آج تک بہت سے مدارس میں شامل نصاب میں ہے۔

المختار

آخرین حنفی کے یہاں متوالیہ اربعہ کے نام سے جو کتابیں جانی جاتی ہیں، ان میں تیسری کتاب ابو الفضل محمد الدین محمد بن عبد اللہ بن محمد موسوی (متوفی ۱۲۸۳ھ) کی تالیف ہے، اس کا نام "المختار والفقہی" ہے اور مؤلف نے اپنے خیال کے مطابق اس میں مغلجہ ہوا قول کا انتخاب کیا ہے، خود مصنف ہی نے "الاختیار" کے نام سے اس کی شرح کی ہے، اس شرح میں دلائل کے ذکر کرنے کا انتہائی کام کیا ہے اور حد میں کثرت سے فقہی کی نئی نئی امور و فتاویٰ کا ملاحظہ نظر بنانے "المصنف والاعداد" کے نام سے ان احادیث کی کئی فراموشی ہے، اس میں کوہر کتاب اب محمد شامی نے "نظم طحاوی" اور "شرح طحاوی" کے نام سے "نظم طحاوی" کی طرح تحریر کی اور اس میں کئی اصلاحیں کی گئی ہیں۔

مجمع البحرین

حنفی اربعہ میں سے چوتھی کتاب بھی ہے، اس میں فقہ روئی اور منہجی کے علاوہ بہت سے مسائل کا اضافہ کیا ہے، کتاب کا پورا نام "مجمع البحرین و ملئق البحرین" ہے، مصنف مظاہر الدین احمد (متوفی ۱۲۹۰ھ) ہیں، جو ابن اسماعیل کے نام سے مشہور ہیں، فقہاء کے اختلاف کی طرف اشارہ کرنے کے لئے دیگر مؤلفین سے جداگانہ سوزا استعمال کرتے ہیں، جیسے کسی کی رائے کے لئے جملہ اسباب کسی کے لئے جملہ تعلیہ، بعض مضامین اور کسی کے لئے جملہ تعلیہ، بعض ماضی، وغیرہ۔ (۱)

کتب المذاہل :

مؤلف ابو البرکات حافظ الدین محمد ابن احمد بنی (متوفی ۱۰۷۰ھ)، یہ فقہ حنفی کی اہم اور معتبر کتابوں میں سے ایک ہے، کتاب میں فقہاء ائمہ کی حد تک ہے اور مصنف نے اختلاف نہ جب کو بیان کرنے کے لئے مختلف حروف کو مدح و بدح ہے، اہل علم نے اس کتاب سے بڑا اعتماد کیا ہے، اس کی تفسیر کی لکھنؤ اور دہلی کی تیسری اختلافی اس کی اہلی درجہ کی شریعت ہے اور یہ برصغیر میں دینی مدارس کی تفسیر عام نصب دینی کتابوں میں سے ہے۔

الجامع المہجور :

یہ محمد بن بزاز کردی (م: ۹۶۷ھ) کی تالیف ہے، جو مختصر ہونے کے باوجود نہایت اہم مسائل پر مشتمل ہے اور قدوسی "مذہب زہد"

کے دوسرے معارف ہے، آج کل فتاویٰ عالمگیری کی پڑھنی، پانچویں جلد کا ساتھ دستیاب ہے۔

الباقی :

یہ ہدایہ عامہ بھی (۱۸۵۵ء) کی شرتا ہے، جو مل کتاب کے لئے بہت مفید بھی جاتی ہے۔

نسخ الفقہ

ہدایہ سب سے مفصل شرتا ہے، جس میں احادیث پر مبنی فقہ دس بڑی ہی جامعہ کتب پیش ہیں اور نہ صرف فقہی میں بلکہ مطلق فقہ اسلامی کے آخر میں ایک خاص مقام اور اہمیت کی حامل ہے، علامہ مکمل الدین ابن ابراہیم (۸۶۱ھ) کتاب کے مؤلف ہیں، لیکن اس کتاب کو مکمل نہیں رہا ہے۔ اس نے کتاب الزکاة تک ان کے قلم سے ہے اور علامہ قاضی (۱۱۸۸ھ) جس الدین ابن ابراہیم (م ۹۹۸ھ) کے قلم سے یہ مکمل کتاب کا تکمیل کی کشف الرموز والاسرار سے موسوم ہے۔

ملخص الاحقر :

یہ ایک جامع تحریر ہے (م ۱۵۶۱ھ) کی ایک ہے، اس کتاب کا غیر فقہی جزئیات کی بہت بڑی تعداد کا احاطہ ہے، مصنف نے اس میں حنا اور بے — ۱ — ی: المختار، کنز اور ولایہ — نے ہمارے ہدایہ اور مجمع الصحیح کی جزئیات کو بھی سمجھ کر لکھنے کی کوشش کی ہے اور ان قول کو پہلے نقل کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔

فتاویٰ ہندیہ :

حضرت امام زین العابدین کو خیال ہوا کہ حکومت کی سہولت کے لئے فقہی کے مطابق جزئیات کا ایک مفہوم جمع کیا جائے، چنانچہ انہوں نے اس کے لئے ملک بھر کے علماء کو ایک کھلی جاتی اور ان وقت کے ایک ممتاز عالم شیخ غلام کو اس کا سرکار ہایا، یہ کتاب بادشاہ کی نسبت سے "فتاویٰ عالمگیری" کے نام سے مشہور ہے، روحانیہ کی ترتیب پر ہے، فقہی جزئیات کی شرت اور احادیث کے اقتباس سے مشتمل ہے، اس میں بعض فقہاء کے علاوہ شریعی کوئی کتاب اس کے متعلق نہیں ہے، جس پر سکے، انہوں نے طویل عرصہ گزارنے کے باوجود کتابت و طباعت کے معیار، مسائل کی ترتیب اور تحقیق نقیض کے خلاف ہے، اس کتاب کی کوئی خدمت نہیں ہو سکتی۔

نویزہ البصار :

اس کا چھٹا نام "نویزہ البصار و جامع البصار" ہے، اس کے مصنف شیخ احمد بن محمد بن عبد اللہ خزائی (م ۱۰۴۱ھ) ہیں، وہ پشت آور ایک جہاد کا "تہذیب" تہذیبی لئے علامہ خزانہ کی سے معروف ہیں، مصنف نے اس میں فقہی کی معتبر متون کے مسائل کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔

العلوم المختار :

یہ علامہ محمد صالح بن علی صلی (م ۱۰۸۸ھ) کے قلم سے "تہذیب المختار" کی شرت ہے، مشہور و مشہور ہے، نے کے اقتباس سے بھی اور جامع و مختصر ہونے کے لحاظ سے بھی شرت کی حامل ہے۔

یہ علامہ محمد امین ابن عابدین ثانی (۱۰۹۴ھ) کی نہایت عقیم شان تالیف ہے، جس میں ذریعہ ترقی کی شرح کی گئی ہے۔ سنہ ۱۰۹۴ھ میں شنبہ کے قوال کے درمیان بھیج دیا گیا اور علامہ کی تفسیر و تفسیر میں باہمی حال آپ درمیان فریق کے لئے مگوئی تحقیق و انکار کا نہایت اہم مرتبہ ہے خاص کر نئے مسائل پر لکھے، نول کو اس سے منفرد ہیں۔

امام، ملک بن الحسن

اسم گرامی مالک، والدہ ماجدہ کا نام الحسن، قبیلہ ذی اسف سے تعلق کی وجہ سے اسکی کہلاتے ہیں، امام صاحب کے آباؤ اجداد میں سے آجسے تھے، ۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں وفات پائی اور سوائے حج کے دینے سے اب تک نہیں گئے، مجدد الرحمن ابن عمر، ابن شہاب زہری، ابو ابراہیم، ابو عبد اللہ بن زکوان، یحییٰ بن سعید، ابو یوسف بن عبد الرحمن، ابو امامہ غفرے کسب فیض کیا، لیکن حدیث میں سب سے زیادہ ابن شہاب زہری اور قند میں سیدہ الزہراء سے متاثر تھے۔

مجدد زہری میں آپ کی مجلس درس آراستہ ہوتی تھی، جس میں بڑے بڑے محدثین نے زانوئے تلمذ ک کیا اور بادشاہوں اور شہزادوں نے بھی مصروفی کی سعادت حاصل کی، امام مالک کی مجلس درس میں حوالہ و جواب اور منقول و مباحث کی اجازت نہیں تھی، ان کے لیے ان کی زندگی میں شاگردوں کا ان سے اختلاف رائے سامنے نہیں آیا، امام مالک کے ممتاز شاگرد میں مجدد اللہ بن وہب (متوفی: ۱۹۷ھ) ہیں، جو ان میں سارا امام، مالک کی رفاقت میں رہے اور انھیں کے زور و مصروف مغرب کے علاقہ میں فقہ مالکی کی اشاعت ہوئی، دوسرے ممتاز شاگرد عبد الرحمن بن قاسم مصری ہیں (متوفی: ۱۱۲ھ) جن کو کچھ مالکی میں وہی مقام حاصل ہے جو فقہ حنفی میں امام شافعی ہے، مصعب بن عبد العزیز قسبی (متوفی: ۲۲۰ھ) سوط کے ماہر اور انیس میں فقہ مالکی کی تشریح و اشاعت کی خدمت کرنے والے ابو الحسن قرطبی (متوفی: ۱۹۳ھ) اور اسد بن فرات ممتاز شاگردوں میں ہیں۔ اس وقت فقہ مالکی زیادہ تر عراقی اور افریقی ممالک میں سرورج ہے۔

شہزادہ ابی القاسم صاحب نے امام مالک کے مصادر و اجتہاد کے بارے میں نقل کیا ہے کہ فقہ مالکی میں اول درجہ متصل یا متصل حدیث کا ہے، اس کے بعد حضرت عمرؓ کے فیصلے، پھر مجدد اللہ بن عمرؓ کے فتاویٰ، پھر مبنی صحابہ کے فتاویٰ، اس کے بعد حدیث نے فقہاء مسند اور حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کے فتاویٰ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ (۱)

امام مالکؒ کی علمی یادگار میں "سوط امام مالک" ہے، جو ۲۷۷۷ اسد و ایات پر مشتمل ہے، ان میں متصل، متصل، احادیث اور صحابہ و تابعین کے فتاویٰ شامل ہیں، فقہ میں امام مالکؒ کے آثار و اقوال کا مجموعہ بہت اہم ہے جو "المعجم" کے نام سے مرتب ہے۔ جسے ابتدا و اسدین قرأت نے مرتب کیا تھا، اور آخری نقل ابن ابی نعیم نے دی ہے۔

فقہ مالکی کی اہم کتابیں اور مصنفین کے اس میں سرراج ہیں :

(م: ۹۷۰ھ)

امام مالکؒ

الموطا

العداوتہ عبد النام ابو سعید محسن توفیق (م ۲۲۰ھ)
 ابراہیم خدیجی، نسبی و لغوی عبد اللہ بن سبیب (م ۲۳۸ھ)
 (یہ ایک نام کا مجموعہ ہے)۔

المصنف محمد بن یحییٰ قرطبی (م ۲۵۳ھ)
 (ان کا نام "صحیح" بھی ہے اور یہ "ابن ابی نعیم" کی شرح کے ساتھ صحیح ہو سکتی ہے)
 ابو یزید محمد بن ابی نعیم شافعی معروف بکرم (م ۲۶۹ھ)
 (یہ بھی مجموعہ تھی اور اس میں شرح ہوئی ہے)۔

یہ چھ درجہ اولیٰ شہادت ارجحہ ہوتی ہیں اور انھیں پانچ درجہ اولیٰ کا درجہ ہے۔
 المصنف ابو القاسم عبد اللہ بن جابر (م ۳۷۶ھ)
 زبید بن ابی زبید غیری وانی ابو محمد اللہ بن جابر وانی (م ۳۸۹ھ)
 کتاب التفتیش قاضی ابو محمد عبد الوہاب بغدادی (م ۴۳۲ھ)
 نیل (التحصیل) (شرح المستخرج) ابو الولید محمد بن رشید قرطبی (م ۵۲۰ھ)
 فتویٰ ابی زبید ابو الولید محمد بن رشید قرطبی (م ۵۲۰ھ)
 نجویہ، تنبیہ فی ملابہ عالم المدینہ ابو محمد عبد اللہ شافعی (م ۶۱۰ھ)
 (یہ فقہ اہل کفرانیت اور ملاحہ سمجھا جاتا ہے)۔

معبر الحکام علی القضاہ والحکام ابو اسحاق ابی یزید (م ۶۳۲ھ)
 (یہ کتاب صرف قضاء سے متعلق نہیں ہے، بلکہ فتوہ و روایات پر ہے کہ فقہ و کلام سے مراد ہے)۔
 المعصر شیخ طویل بن ابراہیم بن علی (م ۷۶۷ھ)

(مختصر طویل، مآثرین کے نزدیک نہایت ہی مستند کتاب ہے اور اس نے ان کو دلائل کے اہل بنا دیا اور اہل مآثرین کا اصل ہوتا ہے)۔

مواہب الحیل شرح مختصر حلی ابو جابر محمد بن خطاب قرطبی (م ۹۵۸ھ)
 شرح ابو ولید علی مختصر حلی عبد الباقی زکریا (م ۱۰۹۱ھ)
 حری علی مختصر حلی محمد بن عبد اللہ قرطبی (م ۱۱۰۰ھ)
 الشرح النکیر علی مختصر حلی احمد بن محمد دارقطنی (م ۱۰۰۰ھ)
 حاشیہ الدامونی علی الشرح الکبیر محمد بن احمد دارقطنی (م ۱۲۳۱ھ)

نہ زندانِ بلا کر قتل کئے، جنہوں نے ابو بکر مراد کی کتابیات محبت و امتیاز کی اور ان کے ذریعہ امام احمد کے کتابی ذخائر جمع کئے، ان کے نام سے فقہ فرائی، یہی کتاب فقہ فرائی کے لئے اساس و بنیاد ہے۔

اہل ملت کے اکثر مسلمان امام احمد کے فقہ کی تھوڑی سی کچھ اور ہی جگہ یہ فقہ فرائی نہ اس اوش کی بنیاد بنی، بلکہ ایک قدامت امام احمد کو امام ابو عبد میں سب سے آخر کا ہے، نہ اس سے پہلے دوسرے فقہاء مجتہدین کی فقہ متداول و رواج ہو چکی تھی، دوسرے جیسے سلاطین کی نصرت و حمایت فلاں کی تو مغرب شوافذ و کبار الیہوں کے ہمدیں اور شافعی کو حاصل تھی، شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی (متوفی ۱۲۰۶ھ) نے اپنے محکمہ فقہ فرائی کو یہ توجہ حاصل نہیں ہو سکی، فقہ فرائی شیخ نجدی کی تحریک کے کامیاب ہونے کے بعد سعودی عرب میں حکومت کے فقہ فرائی کو یہ قانون قرار پایا اور اس وقت دہان کے شرعی حکام میں اسی فقہ کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں، چنانچہ اس وقت سعودی عرب کویت، عرب، لبنان اور مصر کی کئی دہائیوں میں زیادہ تر اسی فقہ پر عمل ہے۔

فقہ فرائی کی اہم مکتبہ کتابیں اس طرح ہیں :

معاصر غزالی ابو القاسم محمد بن حسین فرائی (متوفی ۱۳۳۳ھ)

فقہ فرائی میں یہ کتاب مشرق کا درجہ رکھتی ہے اور بعد میں فقہ فرائی پر جو کام آئے، ان کا زیادہ تر اسی کتاب کے زمرہ میں ہے۔

مکتاب المرواسیر والوسلین جلالی ابو علی محمد بن حسین بن فرائی (متوفی ۱۳۵۸ھ)

جلیلہ کہ نام سے مشہور ہے، اس کتاب میں فقہ فرائی نے امام احمد سے جسوں مختلف اصول کے درمیان ترجیح و تہجیز کی خدمت انجام دی ہے۔

الکافی مولیٰ الدین ابن قدامت (متوفی ۷۲۸ھ)

المختصر مولیٰ الدین ابن قدامت مقدنی (متوفی ۷۲۸ھ)

المضیٰ مولیٰ الدین ابن قدامت مقدنی (متوفی ۷۲۸ھ)

چوتھے فرائی کی سب سے بڑی مشہور کتاب ہے اور نہ صرف فقہ فرائی بلکہ فقہ اسلامی کی پندرہ تہجیز ترین کتابوں میں ایک ہے، جس میں تفصیلی اور دہلوی صرف کی زامدادان کے دیکھ کر تعجب کی اور انصاف کے ساتھ نقیض کئے گئے ہیں۔

المعداة مولیٰ الدین ابن قدامت مقدنی (متوفی ۷۲۸ھ)

نعمت مولیٰ الدین ابن قدامت مقدنی (متوفی ۷۲۸ھ)

شفا (معروف بالشرح الکفر) عبدالرحمن بن امام ابی محمد مقدنی (متوفی ۷۸۲ھ)

مجموعہ فقہ ابی شیخ الاسلام محمد بن جلیل (متوفی ۷۸۲ھ)

اس مجموعہ میں علامہ ابن حجر کے فتاویٰ کے علاوہ ان کی دوسری تحریریں بھی شامل ہیں اور مجموعی طور پر ۳۵ جلدوں میں طبع ہوئی

اصول و افتاء پر اہم کتابیں

فتاویٰ کی طرح اصول افتاء پر بھی اعلیٰ علم نے بحث کی ہے، عام طور پر اصول فقہ کی کتابوں میں اور بعض معصمین کے نزدیک کتب فقہ میں بھی افتاء و اشتکاء کے آداب ذکر کئے گئے ہیں، لیکن بعض مؤلفین نے مستقل طور پر اصول افتاء کو جن کرنے کی کوشش کی ہے، اس سلسلہ میں ذیل کتابیں قابل ذکر ہیں

ادب المفتی والمفتی علامہ ابن صلاح شہر دہلی (م: ۶۴۳ھ)

مقدمہ شرح و جدول امام ابو زکریا نووی (م: ۶۷۱ھ)

الاحکام فی عصر الفتاوی عن الاحکام علامہ شہاب الدین ابن قرائی (م: ۶۸۳ھ)

یہ بڑی اہم کتاب ہے، جس کا مکتب نظام اور افتاء دونوں سے ہے اور جس میں صرف فقہاء کے تحریرات کی کھدکھرائی موجود ہے۔

حصة المفتی و المفتی احمد بن محمد ابن حنفی (م: ۶۹۵ھ)

اعلام طلب فقیر ابن قیم جوزی (م: ۷۵۱ھ)

یہ آخری فقہ کی اہم کتاب ہے، جس میں منصب افتاء کی اہمیت، امام احمدی کے اصول افتاء اور افتاء کی وجہ سے تحریر احکام بہت سے احکام پر افتاء اور آئینہ مد میں فتاویٰ سے حقائق ہیں، پر بحث کی گئی ہے۔

شرح عقود رسم المفتی علامہ ابن ماجہ ابن شاکب (م: ۱۲۵۶ھ)

مفتی ہی الاسلام علامہ محمد جریر الدین قاسمی (م: ۱۳۳۳ھ)

الفقیہ و المفتی حافظ خطیب بغدادی (م: ۲۶۳ھ)

المفتی و المفتی محسن الدین محمود حسینی (م: ۴۹۱ھ)

عوارض الاعضاء و فوائد الاعضاء بالذکر علامہ صفائی لاہور

حکمر اقتصاد پر کتابیں

اسلامی حکومت میں شعبہ فقہاء کے علاوہ لاقانونیت کو روکنے اور لوگوں کو اشتراک کی تعلیم دینا دینی سے بچانے، تاجر حکومت کی طرف سے امر بالمعروف اور نہی منہ المنکر کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک شعبہ "اقتصاد" یا "حسب" کا بھی رکھا گیا ہے، اس شعبہ کی اہمیت کی وجہ سے اس موضوع پر بھی مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں، جس میں امر بالمعروف اور نہی منہ المنکر کی اہمیت اور اس کے طریقے اور مقصد کے دائرہ اختیار پر روشنی ڈالی گئی ہے، اس سلسلہ میں جو تالیفات ملتی ہیں، ان میں سے چند اہم و معروف کتابیں یہ ہیں :

بیادہ المودہ فی طلب الحکمة	عبد الرحمن بن عمر شیرازی (۵۸۴ھ)
تجسس فی الاسلام	شیخ الاسلام علی بن ابی حمزہ (۶۹۰ھ)
معالم القربۃ فی احکام الحکمة	محمد بن محمد قرطبی عمرانیہ بن الاخرۃ (۶۲۹ھ)
معدن النعم و عبد النعم	ابو عبد اللہ بن عبد اللہ ماب تکی (۸۱۰ھ)
آداب حکمة	ابو عبد اللہ محمد بن احمد طغانی

نظام حکومت پر اہم فقہی کتابیں

یہ کتابیں ہر حکمران اسلامی شریعت اور غیرہ پر جامع شریعت ہے، اور اس نے قرآنی زندگی سے انفرادی اور اجتماعی تمام امور کو دیکھ کر دیکھا ہے، نہایت کی نہایت کی فریضہ عام اور ہے، چنانچہ نظام حکومت اور تاج مملکت کے بارے میں بھی شریعت اسلامی کی پوری رہنمائی موجود ہے۔ یہ کتابیں نہایت ایک امر موضوع ہے اور ان کو صدائے انسان کی حد تک طوالت کے حکم و درجہ کوں سے دیکھ کر متعلق ہوتے ہیں، اس لئے فقہاء نے اس موضوع پر بھی مستقل طور پر قلم اٹھا دیا ہے، نہ اس لئے کہ یہ تمام مطلوبہ کتابیں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مملوک العالک فی تدبیر المملکات	شہاب الدین احمد ابن ابی البرکات (۷۷۴ھ)
الاحکام السلطانیہ والولايات النجیہ	الاسخس برائیس بن ابی زری (۷۵۰ھ)

یہ دونوں کتابیں موضوعات عام اور حکمرانوں کے فرائض و دایرہ کار کے موضوع پر ان کی استعداد و قابلیت سے، جن میں بعض غرض پر مبنی ہیں، بعض ماضی تاریخ میں منظر عام پر آئیں۔

کتاب قوانین الموراد	قاسم بن ابی بکر علی بن ابی زری (۷۵۰ھ)
تصبیح العلوم	قاسم بن ابی بکر بنی، زری (۷۵۰ھ)
تہذیب اور فن فن کی تربیت کے مسائل میں الما طرح کے یہاں اختلاف اسکے پایا جاتا ہے	
تہذیب المظاہر و تعجیل الفکر فی اخلاقی، مملکت و سیاسی الحکام	قاسم بن ابی بکر بنی، زری (۷۵۰ھ)
الاحکام السلطانیہ	قاسم بن ابی بکر بنی، زری (۷۵۰ھ)
عبود اللہ فی انبیاء المظلم	ابو محمد محمد بن ابی اللہ بن عبد اللہ بن جری (۷۵۰ھ)
یہ کتاب موضوع پر نہایت اہم کتاب بھی جاتی ہے، جو "انبیاء" اور "نظام" کے بھی مشہور ہے۔	
سراج مملوک	ابو ابی رندہ بن طوطی، مکی (۷۲۰ھ)
المصحح المصنوع فی مباحثہ المملوک	عبد الرحمن شیرازی (۵۸۹ھ)
تحریر الاحکام فی تدبیر اہل الاسلام	عبد اللہ بن عبد الرحمن بن جری (۷۵۰ھ)

مالیاتی نظام سے متعلق اہم کتب

بعض فقہی کتابیں اسلام کے مالیاتی نظام یا اس کے کسی خاص پہلو سے متعلق ہیں۔ اس سلسلہ میں چند اہم کتابوں کے نام کی طرح ہیں :

کتاب الخراج امام ابو یوسفؒ (م ۱۸۲ھ)

آپ نے یہ کتاب خلیفہ ہارون الرشید کی خواہش پر تالیف فرمائی تھی۔ جو پہلے موضوع پر ایک انسائیکلو پیڈیا کا درجہ رکھتی ہے۔

کتاب الخبائص امام محمد بن حسن شیبانیؒ (م ۱۸۹ھ)

پروا محمد بن نزیہ اہم تالیف ہے۔ جس میں کسب معاش کی فضیلت اور کسب معاش کی صورتیں - اجارہ، تجارت، نذرعت اور صنعت - کا تفصیلی ذکر ہے۔ اصل کتاب مقصود ہے۔ امام صاحبؒ کے شاگرد محمد بن تامر نے "لا کتاب فی الخبائص" کے نام سے اس کی تفسیر مرتب کی تھی۔ جو ۱۱۰۶ھ میں محمود ایلوی کی تحقیق و تلیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ اس تفسیر سے اس کتاب کی عظمت روشن و اعلا ہوتا ہے۔ واقعہ ہے کہ امام محمدؒ کی یہ کتاب اسلامی اقتصادیات کے لئے بنیاد و اساس کی حیثیت رکھتی ہے۔

کتاب الخراج مکئی بن آدم قرظیؒ (م ۲۰۳ھ)

کتاب الاموال ابو حنیفہ کا مرقیہ اسلامؒ (م ۲۴۰ھ)

کتاب الاموال حمید بن زنجویہؒ (م ۲۵۱ھ)

الحواح وصاحبہ الکتابۃ قدامہ بن حنفیہؒ (م ۳۲۸ھ)

کتاب الاموال ابو جعفر محمد بن یحییٰ زعفرانیؒ (م ۴۰۴ھ)

خاص موضوعات پر کتابیں

اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر فقہی کتابیات ملتی ہیں۔ جن کی قوانین اور ہیئت فنی انتہات پر امام محمدؒ (متوفی: ۱۸۹ھ) کی "کتاب العساکر" اور طبرستان نے جرجزی (متوفی: ۵۵۵ھ) کی "احکام لعل الفیہ" نہایت اہم کتابیں ہیں۔ بعد امام محمدؒ کی اول الذکر کتاب کو نہ صرف فقہ اسلامی میں بلکہ مطلق قانون بین الممالک کے موضوع پر پہلی کتاب تصور کیا جاتا ہے، مستشرقین نے بھی اس کتاب کا اعتراف کیا ہے۔ احواف کے موضوع پر جب بن یحییٰ بصری (م: ۲۳۵ھ) کی "کتاب الاحکام العوہ" امام ابو بکر فصالت (متوفی: ۲۱۱ھ) کی "احکام الاولیاء" اور برہان الدین طرابلسی (متوفی: ۹۲۲ھ) کے قلم سے کتاب کی تفسیر "کتاب الاحکام لمر احکام الاولیاء" اہم کتابیں ہیں اور یہ بھی فقہاء احناف کے قلم سے ہیں۔

اسی طرح نومولود اور نابالغ سے متعلق فقہی احکام پر یہ فقہانین قلم جوڑتی ہیں "کشف السوء فی احکام العوہ" ابو محمد بن اسرہوقی (متوفی: ۶۳۲ھ) کی "جامع احکام العسلار" اہم کتابیں ہیں اور طبع ہو چکی ہیں۔ اسی طرح حمان اتادان کے موضوع پر ابو محمد

نام بردار) (متوفی ۱۰۴۰ھ) کی تالیف "مجمع المسائل فی مذهب الامام اعظم اسی حنبلیہ النعمان" بہت ہی نایب کتاب ہے اور مال میں طبع ہوئی ہے۔

اختلاف فقہ پر کتابیں :

کچھ اہل علم میں جنھوں نے فقہاء مجتہدین کی آراء کو نقل کرنے یا تراء کے ساتھ ان کے رد میں کرنے کا ارشاد کیا ہے، انھیں طرہ پر امام محمد بن من شیبائی (متوفی ۱۸۹ھ) کی "کتاب الصحیح علی اہل الحدیث" اور نو کی "کتاب النبی" بھی جانی ہے، مگر امام شافعی کی "کتاب الاذم" کا نمبر ۲۰ ہے، بعد ازاں ۲۱ آیات کا درجہ ہوا جس میں ازہر سے زیادہ فقہاء کے اختلاف کو نقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ان میں سے اہم کتابیں یہ ہیں :

اختلاف اہل علم	امام محمد بن جریر طبری (م. ۳۰۶ھ)
الانصار علی مذهب النعمان	ابو بکر بن منہ و نیر پوری (م. ۳۱۸ھ)
اختلاف الفقہاء	امام ابو جعفر احمد بن محمد بن ابی (م. ۳۲۹ھ)
الاشراف علی مصنفی الخلاف	قاضی عبدالوہاب باقی (م. ۳۴۲ھ)
حلیۃ النعمان فی معرفۃ مذہب الفقہاء	سیف الدین ابو بکر الشافعی النعمان (م. ۵۰۸ھ)
الاصلاح عن عدائہ الصحاح	ابو اسفہر غنی ابن صیر (م. ۵۶۷ھ)
اشافعی مصنفہ کا اطلب یہ ہے کہ ہر باب میں پچیس متن طبع مسائل کو ذکر کرتے ہیں، مگر مختلف قیاسی مسائل کو۔	
یہ ذیۃ المنعوت و نہایۃ المفسد	عبد محمد بن رشید قرطبی (م. ۵۵۵ھ)
رحمۃ الامۃ فی اختلاف الامۃ	ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن دمشقی
النور ان الکبری	امام عبد الوہاب شمرانی (م. ۹۶۳ھ)
النیل المحرر	عبد محمد بن علی شوملی (م. ۱۳۵۰ھ)
الحنفہ علی مذهب الامام	شیخ عبد الرحمن الجزیری (م. ۱۹۳۱ھ)
الفہم الاسلامی والذم	ذکر و بہرہ علی (خط ابی)

یہ اکثر ارب کے قضاة نظر اور ان کی بہت سی جامع اور ہم ترین کتاب ہے، جس میں قول، رائے کو نقل کرنے اور اختلاف کے ساتھ انھوں کے رد میں کرنے کا بہت اہتمام کیا گیا ہے اور تمام ہی مکتبہ صاف ہیں، ان کے احرام اور طہارت کا ذکر کیا ہے۔

الموسوعة الفقهية	علماء کی ایک جماعت کی تالیف، باہتمام وزارت اوقاف کویت۔
موسوعة الفقه لجمال عبد الناصر	علماء کی ایک جماعت کی تالیف، باہتمام حکومت مصر۔

تواضع رفتہ

نفس سے حلقہ خون میں ایک اہم "فن تواضع رفتہ" نام ہے، تواضع رفتہ کی جمع ہے، گامدہ کے معنی اس میں روئے، کے جس قرآن مجید میں بھی یہ فقہی معنی میں استعمال ہوا ہے، (الفرقہ ۷۰)۔ فقہاء کے یہاں یہ لفظ کس عام معنی میں استعمال ہوتا ہے، لیکن ان تمام امور کے لئے یہ اصولی حلیہ کے حامل ہیں، کبھی مصداق اور نظم پر بھی تواضع رفتہ کا اطلاق کر دیا جاتا ہے، لیکن ہندوستان میں اس نے ایک فن کی صورت اختیار کر لی اور اس کے بعد اصول، منطق، مدہور مسائل سے الگ تواضع رفتہ کی اصطلاح قائم ہوئی، مختلف اہل علم نے الفاظ کے معمولی نمونے کے ساتھ الگ الگ تعبیرات میں اس کی تعریف کرنے کی کوشش کی ہے، مگر مصطفیٰ احمد رانا (جو باطنی قریب کے عظیم فقیہ، ماوراء قریب طلاء میں تھے) نے ان تعریفات کو سامنے رکھتے ہوئے درج ذیل الفاظ سے تواضع رفتہ کی تعریف کی ہے :

اعمال الفقہ کلبہ فی نصوص موجودہ دستوریہ تضمن احکاماً نشریۃ عامۃ فی

الحوادث التي تدخل تحت موصوعها۔ (۱)

تواضع رفتہ مختصر، درست، دلی الفاظ میں، واقعی فقہی اصول ہیں جو اس موضوع کے تحت آنے والے واقعات سے تحقق عمومی قانونی احکام کو شامل ہوں۔

جیسے: المصلح لا یزول بانسک (جو بات یقین سے ثابت ہو، محض شک کی وجہ سے اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا)، یہ ایک اصول ثابت ہے جو عبادات، معاملات اور قریب قریب تمام ہی اہم فقہی مسائل سے آنے والے مختلف مسائل میں اثر انداز ہوتا ہے، اس لئے اسے فقہاء و کھانے کو۔۔۔ البتہ فتح ازاد کی تعریف میں "محکم" کا لفظ آیا ہے، اس کے معنی "اکثریت" کی تعبیر اختیار کی جاتی تو زیادہ بہتر ہوتا، کیوں کہ تواضع رفتہ "کلی" نہیں ہوتی، "شرعی" کہتے ہیں، یعنی پیشان کا اطلاق نہیں ہوتا، بعض صورتوں میں مستثنیٰ بھی ہوتی ہیں اور اکثر، بیشتر ان کا اطلاق ہوتا ہے۔

تواضع رفتہ سے قرعی حلقہ، کئے والی چند اور اصطلاحات بھی آتی ہیں، لیکن گاڑ کر یہاں مناسب ہوگا "قامدہ" سے قریباً ایک اور اصطلاح "ضابطہ" کی ہے، ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ "قامدہ" کا لفظ مختلف ارباب فقہ سے ہوتا ہے، جیسا کہ اوپر یقین اور شک کے سلسلہ میں قادمہ و گذارہ، قادمہ و طہارت، نماز، روزہ، حج، مذکورہ کتب اطلاق وغیرہ مختلف شعبہ ہائے قانون میں رہتے جاتے ہیں، "ضابطہ" کا تحقق کسی ایک فقہی باب سے ہوتا ہے، جیسے :

ایضا: کتاب ذبیح فقد طہم۔

جس چیز سے کو باغت دینے کی جائے وہ پاک ہو جائے گا۔

اس کا حلقہ طہارت سے ہے، یا جیسے :

(۱) اسندھ الفقہی الحدیث ۴۷۴

(۲) الدردر، الفقہی حدیث ۴۷۴

المصنف من ذل ان لم يصعب .

کسی کام کو یہ اور استنباط دینے والا اس کا فائز ہوگا مگر چاہے جلا واد نہیں کیا ہو۔

اس کا قائل جذبات کے واسطے یہ مطالبہ کہلانے کا قواعد و اصول کے درمیان کئی جہتوں میں فرق ہے۔

۱- اصول فقہ استنباط احکام کا ذریعہ ہیں اور قواعد فقہ مستنبط کیے جانے والے احکام کو اس لئے رکھ کر مرتب کیے جانے والے فقہاء۔

۲- اصول فقہ ہوتے ہیں اور قواعد فقہ نظری۔

۳- اصول کا قصہ زیادہ عربی زبان کے قواعد اور طریقہ استنباط سے ہے اور قواعد کا قائل زیادہ شریعت کی اصلاح اور

عقوبت سے۔

۴- اصول کا یہ مفہوم سے پہلے یہ ہے کہ کون کون سے قواعد فقہ کے لئے استنباط کا ذریعہ ہوتے ہیں اور قواعد فقہ کے بعد وہ جو

میتا تے ہیں۔ لیکن یہ فرق کو اس لئے ذکر کرنا قواعد فقہ کے جانے ہیں۔

قواعد فقہ سے قرعہ اصطلاح ”اقدامات فقہ“ کی ہے، انکشاف و شہ (شہ پر مذہب اور بزمکون و نیز شہ اور بزم کے ساتھ) کے سنی

مذہب اور ان کے لئے آتے ہیں اور ان کے نظریہ کی جمع ہے جس کے سنی مذاہب اور مسرذہب کے ہیں اصطلاح میں ایسے مسائل کو کہتے ہیں،

جن پر اختلاف اصل کو تخلیق کیا جاسکتا ہے، مجتہدات فقہاء اور خود فقہاء کے زیرِ تحقیق کرتے ہیں کہ یہ کس اصل سے زیادہ قریب اور اس کے مطابق

ہے مثلاً مسرذہب میں ایک مذہب کے لئے قواعد فقہ اور مسرذہب کے لئے قواعد فقہ ہے۔ لیکن مذہب اور اس کے لئے یہ سب

اور فقہ میں ایک ہی بارخ کیا جاتا ہے اس کا تقاضا ہے کہ ایک ہی بارخ کیا جائے۔

دوسرے اسلامی علوم کی طرح قواعد فقہ کا خیر بھی اصل میں کتاب و سنت سے ہی چرہ ہوا ہے قرآن مجید میں بہت سے احکام فقہی

قواعد کی صورت میں وارد ہوئے ہیں، جیسے :

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا یُرِیدُ بِکُمُ الْعِسْرَ (البقرہ: ۱۸۰)

الذی تعالیٰ تم سے آسانی چاہتا ہے اور تم سے دشواری نہیں چاہتا۔

ایک سے فقہاء نے ”المشقۃ لطلب العیسر“ کا قاعدہ لیا ہے۔

لعلہ یصلح لہم ما یصلح لہم علیہ . (نہجہ: ۱۰۷)

لیکن اس میں بھی جو شخص منہر ہو جائے اور بے غمی کرنے والا ہو اور نہ دھرم سے نکل جانے

والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں

اسی سے مشہور ہے کہ ضرورت کے اجازت سے منہر چلیں بھی جائز کے دائرہ میں آتے ہیں ”انصرورات لیسح المحظورات“

ملاحظہ ہے۔

و ما جعل علیکم فی الدین من حرج . (المع ۷۷)

اللہ نے تم پر دین میں قہر نہیں رکھا۔

دینی پر فقہی حاشیہ: "الحرج مدفوع" (تعلی: دور کی گئے گی) بھی ہے۔

ولا توردوا ذلوا و لولا أمری ، (الاسم ۵۵)

ایک شخص کی ظنی کا پوچھو اور سے پر نہیں۔

اسی سے یہ بات اخذ کی گئی کہ اصل ذمہ داری ہونا ہے، جب تک کہ کسی شخص کا تصور ثابت نہ ہو جائے۔

اس طرح کے اور بھی بہت سے قواعد ہیں، جن کو کفران مجید نے بیان کیا ہے۔

حدیث میں بھی بہت سے قواعد و مواہب ملتے ہیں، گھڑا یہ قواعد کو ترجیح کرنا ایک مشکل کام ہے، بلکہ مثال چھو قواعد ذکر کئے جاتے

ہیں :

إلّا الأفعال بالنیات . (۱)

اعمال کی بنیاد نیت پر ہے۔

اسی سے فقہاء نے یہ قاعدہ اخذ کیا کہ کسی بھی معاملہ میں عمل کرنے والے کے مقصد کو بنیاد بنیاد اہمیت حاصل ہے، "الاسم" مسند صند

ہا "۔

الخراج بالنقصان . (۲)

جو نقصان کا ذمہ دار ہو وہی فائدہ کا حقدار ہے۔

المسلمون علی شروطہم (۳)

مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں۔

البیۃ علی المدعی ، والیمن علی المدعی علیہ . (۴)

دہلی کے ذمہ ثبوت ہے اور مدعی علیہ کے ذمہ قسم۔

إترو الحدود عن المسلمین ما استطعتم .

جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کو وہاں سے ہٹاؤ۔

ذبح ماہر یک الی ما لا یریک . (۵)

شہر کو چھوڑ کر یقین کو اختیار کرو۔

(۲) ابو داؤد، ص ۵۶، نمبر ۳۵۰۸

(۱) مطہری، ۱/۱

(۳) ترمذی، ۳/۱۳۷

(۴) ابو داؤد، ص ۵۶، نمبر ۳۵۰۸

(۵) موسیٰ مدنی، ص ۵۶، الخطاب ۳۳

حدیث میں کثرت سے قواعد و ضوابط آئے ہیں اور فقہاء نے قواعد کی جو تعبیر کی ہے، وہ بنیادی طور پر قرآن وحدیث ہی سے اخذ ہے۔

قرآن وحدیث کے بعد آثار صحابہ میں بھی بہت سے ایسے فرمودات ملتے ہیں، جو فقہینا قواعد کہے جاسکتے ہیں، خاص کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں، جیسے :

الْبَيْتَةُ عَلَى الْمَدْحَى وَالْحَمْدُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ (۱)

ثبوت حق کے ذمہ اور گناہ اور جرم انکار کرنے والے کے ذمہ۔

لَا رَدَّ لِكُلِّبٍ وَلَا رِبَا (۲)

سود سے بھی بچنا اور فہم سود سے بھی۔

صحابہ کے بعد بھی تابعین و تبع تابعین کے عہد میں اور فقہ اسلامی کی اولین تالیفات میں ایسے اصولی نظریات ملتے ہیں، جن کو "قاعدہ فقہیہ" سے تعبیر کیا جاسکتا ہے، اس سلسلہ میں شیخ زکاء وغیرہ نے خاص طور پر امام ابو یوسفؒ کی تحریروں کا ذکر کیا ہے، چند مثالیں امام ابو یوسفؒ کی "کتاب الخراج" سے پیش کی جاتی ہیں :

لَا يَزْعِدُ حِسِيٍّ مِنْ أَعْوَالِهِمْ إِلَّا بِحَقِّ رَجَبٍ عَلَيْهِمْ (۳)

لوگوں کو کوئی مال نہیں لایا جائے گا، سوائے اس کے کہ ان سے کوئی حق حلقہ ہو۔

امام ابو یوسفؒ ایک خاص واقعہ کے سلسلہ میں غلط فہم ارہن رشید کے اعتقاد کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

إِنْ كَانَ هَذَا النَّهْرُ فَلَيْسَ بِرَبِّكَ عَلَى حَالِهِ (۴)

مگر میری رائی یہ تو اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے گا۔

لَا يَجْعَلُ لِمُحَمَّدٍ بَعْدَ أَنْ يَحْدُثَ حِسَابِي طَرِيقَ الْمُسْلِمِينَ مَعَابِزَهُ (۵)

میں نے اپنے ذمہ سے نہیں کہ مسلمانوں کے راستہ میں ان کو نقصان پہنچانے والا کوئی تعریف

کرے۔

امام خزانہ امام شافعی وغیرہ کے یہاں بھی ایسے فقرے ملتے ہیں، جن کو قواعد فقہ قرار دیا جاسکتا ہے، ان طبع پوری صدی، ہجری سے پچیس کا دور قاضی کے وجود میں آئے اور اس کی نشوونما میں گذر رہی ہے، جس میں اس نے مستقل فن کا ورہن نہیں پیدا کیا اور جو بجا آگیا اور اور ہمارے اس دور میں قاضی کی فہمی قواعد ذکر کرتے۔

(۱) کتاب العباد ۷۵

(۱) موسوعة فقہ عموم ص ۴۴

(۲) کتاب الخراج ۹۷

(۳) ۱۲۵، الخراج

(۵) کتاب الخراج ۹۳

چوتھی صدی ہجری سے دسویں صدی ہجری کے عہد کو اس کے ارتقاء و زوال کا دور کیا جاسکتا ہے۔ قواعد و احکام کی تہ و ثنیہ کے سلسلہ میں انہی القادسیہ ہیں۔ جو ابو یوسف اور ابوالحسن (م) کے زمانہ میں جاری کی گئیں۔ ان کی طرف منسوب ہے۔ دراصل علامہ سیوطی اور ابن کثیر نے اپنی اپنی اشیاء میں نقل کیا ہے۔ ان کے ارتقاء کی تصدیق مشکل ہے۔ لیکن فی الجملہ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ابو یوسف و ابوالحسن نے اپنے حروف و قواعد عرب کے تھے۔ جن پر فقہ حنفی کی جڑ نکلتی ہوئی ہے۔ اس طرح انہیں اس فن کی تہ و ثنیہ میں اویس و سہیل و شرف و صل ہے۔ انہی کے نام سے ان حروف و قواعد میں یہ پانچ اسی قواعد بھی شامل تھے۔

الاعراب سے صفا (اسرار میں متعصم کا اعتبار، ۱۰۵)

الضم: یہ ان (امر و نہی پانچ کے گا)

العادة من عسكرة (عرف وادت کی حیثیت تحریر کی ہوگی)

انہیں لا بزل و بالمشک (یقین سے ثابت شدہ بات محض شک سے نہیں ہوتی)

اختلاف تجلب التفسیر (۱۰) (شق و کسرت کا باعث بنتی ہے)

یہاں اسے مستثنیٰ فن کے حروف و قواعد سے متعلق ناموں کی تصنیف و تالیف کا سہہ فرما دیا، اس سلسلہ میں سب سے پہلی کتاب جو مطبوعہ ہے، امام ابو یوسف ثوری (متوفی ۱۵۳ھ) کی ”اصول الکفری“ ہے۔ جلد ۱۳ قواعد پر مشتمل ہے۔ محمد بن ابی یوسف نے اس کی شرح کی ہے۔ پھر غسانی (۱۶۰ھ) نے ”دروس النظر“ کا نام دیا ہے۔ جس میں انہوں نے مختلف فقہاء کی آراء کے اختلاف کی بناء و اساس کو قواعد فقہ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے بعد علامہ الدین عمر کاشانی (م ۵۳۰ھ) کی ”ایضاح القواعد“ کا ذکر آتا ہے۔ یہ سب کے سب اختلاف ہیں۔ مگر اے مطہر و محقق شیخ مصطفیٰ احمد زرقا نے نے علامہ پر خلیفہ و اس میں سبقت کا حامل قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں :

وسمهم من تسع حركات التلخيص في القواعد لمن عظماء الشخصية لم الحاصلة ، ثم المالكية

فلهذا السبعة في ذلك ، لم تطلق الى علماء السبعة ، بهذا الترتيب الذي يرضى (۳)

فن قواعد شش تصنیف ، تالیف کے ارتقاء پر نوٹ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شوافع ، پھر حنابلہ ، پھر مالکیہ ، پھر حنفیہ ، پھر شیعہ علماء کی طرف یہ فن پھیل رہا ہے۔

ساتویں صدی ہجری میں محمد بن ابی یوسف ثوری (م ۱۵۳ھ) ، اعزام بن عبد السلام شافعی (م ۶۶۰ھ) ، و محمد بن عبد اللہ ثوری مالکی (م ۶۸۵ھ) کی تالیفات نمودار ہوئیں۔ انہوں نے صدی ہجری کو قواعد فقہ کی تہ و ثنیہ کا زہریں اور قرار دیا ہے۔ جس

(۱) ایضاح القواعد ص ۳۵ ، شاید ابی حنیفہ (۲) شرح الخیر بعد العقبہ ۶

(۳) المدخل العقبی ص ۵۸۲

میں ابن وکیل شافعی، تاریخ الدین نیکنی، رجال الدین سنوئی، علاء زکریا اور علامہ ابن رجب حنفی جیسے اہل فخر نے اس موضوع پر حکم لکھا،
نویں صدی ہجری میں ابن ہائم (م. ۸۱۵ھ) کی "القول بعد المظہرۃ" تخریجی (م. ۸۰۸ھ) کی المسی السعفاصد اور نویں صدی ہجری
میں علامہ سیوطی، دہائی، محرقی اور ابونعین قاتل ہانگی کی تالیفات سے رائے آئیں اور اس کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔

تیسرا دور دسویں کی تکمیل اور اس کی انتہی کا دور کہا جاتا ہے، غنائت عثمانیہ ترکی، کبر و مکرانی "مجلد الاحکام العدلیہ"
کی ترتیب سے شروع ہوا ہے، اس دور کی ترتیب ۱۲۸۹ھ میں مکمل ہوئی، جس میں ایک باب قواعد فقہیہ کا ذکر کیا گیا اور اس میں تمام اہم قواعد
میں سے کچھ کے، پھر جگہ کے، زمین کے، ان قواعد کی تفسیر و تحقیق کی خدمت انجام دی اور شیخ احمد زرقہ نے مستقل صریح پر ان قواعد کی تفسیر
"شرح السعفاصد المظہرۃ" کے نام سے کی، پھر ان کے صاحبزادے ابو اکبر مصطفیٰ احمد زرقہ نے اس کو شش کوادو کے پڑھا اور زہبی ماہر
تالیف "المدخل المفہمۃ العلم" میں ابونعین فقہیہ کو خاص طور پر اپنا ٹھکانہ کا سرسبز بنایا، ماضی قریب میں جن اہل علم نے اس فن پر
خصوصی تجارت کی ہے، ان میں ایک نہایت اہم ترین ہم ہندوستانی عالم ذکرا احمد علی خاں کی حفظ اللہ کا مکتبہ ہے، جن کو ابھی چند ویسٹ افریقی مکتب
و فقہیہ فہرہ سے شاہ فیصل الامارت سے سرگزشت کیا گیا ہے۔

چوں کہ قواعد فقہ سے شریعت کے مقصد و نفاذ کی وضاحت ہوتی ہے اور اس سے پیش آمد مسائل کے بارے میں دین کا حراج
و مذاق معلوم ہوتا ہے، اس لئے اس دور میں اس فن پر اپنا زیادہ توجہ دی جا رہی ہے، کیوں کہ نئے مسائل کو حل کرنے میں ان
قواعد کیات سے جو روشنی حاصل ہوتی ہے، وہ فقہی زیادت سے حاصل نہیں ہو سکتی۔
اب یہ فقہ و اہل ان فقہ میں اس فن کی اہم تالیفات کا ذکر کیا جاتا ہے :

فقہ حنفی

لاسبب النظر	توضیحی امور زیادہ ہوتی	(م. ۳۸۰ھ)
القول المفہمۃ الفروع	میں جن میں فرقہ	(م. ۱۹۰ھ)
الاشیاء و السلطان	فریق الدین ابن ابی نعیم مصری	(م. ۴۰۰ھ)
یہ کتاب نہ تیار اور نہ علامہ سیوطی ان اشیا سے ماخوذ ہے، یہاں تک کہ اکثر مواقع پر عبارتوں میں بھی کوئی فرق نہیں ہے۔		
مجلد الاحکام العدلیہ	غنائت عثمانیہ ترکی	(م. ۱۲۸۶ھ)
القول الد انتہی فی الموائد و القول بعد المظہرۃ	شیخ محمود خرقہ، مفتی دہلی	(مجموعہ ۱۲۸۸ھ)
مجامع المسائل و القواعد	محمد ابومعید قادیانی	(دہریں صدی ہجری کا نصف)

فقہ مالکی

القول بعد المظہرۃ تالیفی ابومعدی بن محمد تلمسانی (م. ۵۶۰ھ)

الکلیات الفقہیہ	تأسیس اہمہدات محمد مسافر (م ۱۷۵۶ھ)
الکلیات الفقہیہ	ابو محمد محمد بن زکی اللہ خاں (م ۱۷۵۶ھ ص ۱ کی بناء)
المصباح المندرج الی اصول المطالع	علی آغا خاں لکھی (م ۱۷۶۳ھ)
تکمیل المصباح الی اصول المذهب المخرج	شیخ مرزا دہلوی (م ۱۷۶۳ھ)

فقد شرفی

فقد شرفی میں اس فن کی پہلی کتاب مصنف محمد بن ابن علی جابر (م ۱۱۳۰ھ) کی "الفوائد فی فروع الشیخہ" ہے جس کی یہ سب تک خطوط کی صورت میں ہے۔ اس فن میں فقد شرفی کی اہم مطلوب کتابیں اس طرح ہیں۔

قواعد الاحکام فی مصالح الامم
عبد الرحمن بن عبد السلام (م ۱۲۶۰ھ)
اس کا موضوع قواعد فقہ کی حدود سے زیادہ وسیع ہے اور نہایت اہم اور مفید معلومات پیش کرتا ہے، طبع مراکش میں
القیس شافعی (م ۸۰۳ھ) نے "الغرائب" کے نام سے اس فن میں شرفی لکھی ہے۔

الاشیاء والظاہر	عبد الرحمن بن عبد السلام (م ۱۲۶۰ھ)
المصنف المذهب فی قواعد المذهب	صلاح الدین ابن عبد السلام (م ۱۲۶۰ھ)
الاشیاء والظاہر	تاج الدین عبد السلام ابن ابی شامہ (م ۱۲۶۰ھ)
لمنہ فی ترویج القواعد الفقہیہ	پیر الدین بن عبد السلام (م ۱۲۶۰ھ)
الاشیاء والظاہر	محمد بن عبد الرحمن بن عبد السلام (م ۱۲۶۰ھ)

فقد ضل

فقد ضل میں وہ کتب اس سلسلہ کی ہیں جو سب محمد بن عبد الرحمن (م ۱۱۰۰ھ) کی "قواعد الفقہیہ فی فروع الشیخہ" ہے، لیکن ابھی تک یہ طبع نہیں ہوئی ہے، یہ طبع ہوا کہ ابھی اس میں ہے۔

القواعد الخوارزمیہ	علاء الدین بن عبد السلام (م ۱۲۶۰ھ)
القریر القواعد ولحیر الخوارزمیہ	ابن عبد السلام (م ۱۲۶۰ھ)
القواعد والظاہر والاشیاء	ابن عبد السلام (م ۱۲۶۰ھ)
وما یصلح بہ من الاحکام القرعہ	ابن عبد السلام (م ۱۲۶۰ھ)
القواعد والکلیات والضرعیات والظاہر	ابن عبد السلام (م ۱۲۶۰ھ)
لو عد مجتہد احکامہ نشر بقہ علی مذهب الامام احمد	احمد بن عبد الرحمن بن عبد السلام (م ۱۲۶۰ھ)

عصر حاضر کی کچھ اہم تالیفات

عصر حاضر میں قواعد فقہ کے موضوع پر کئی تالیفات منظر عام پر آئی ہیں اور ان میں تخلیقی بیج افکار کیا گیا ہے، اس کی اہمیت اس لئے ہے کہ جہد میں کئے یہاں قواعد فقہ سے استنباط کیا جاتا تھا اور ان سے استنباط احکام میں مدد مل جاتی تھی، لیکن متاخرین کے یہاں عام طور پر فقہ کی توجید اور فقہاء کے اختلافات میں اس کی نظر اور مثال جمع کر دی جاتی ہیں۔ لیکن قواعد سے استنباط اور استنباط کا رجحان نہیں پیدا کیا جاتا۔ ۱۹۱۱ء میں اس موضوع پر حکام کیا گیا ہے، اس میں اس کا بطور توجہ دی گئی ہے۔ مسائل کے جس میں قواعد فقہیہ سے مدد مل جائے۔

اس کی خصوصیت یہ ہے کہ موجودہ دور کی تالیفات میں ایک ہی دبستان فقہ میں محدود بننے کے بجائے مختلف دبستان فقہ کو سامنے رکھ کر وسیع تر افق میں فقہی قواعد کو جمع کیا گیا ہے، اس سلسلہ میں ڈاکٹر مصطفیٰ ذوقاویؒ کی ”المذلل للنظم الفقہی العام“ ان کے اہم شیخ احمد زرقاویؒ کی ”شرح القواعد الفقہیہ“ اور مولانا علی احمد زرقاویؒ کی ”القواعد والقواعد الفقہیہ“ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں :

فقہی اصطلاحات پر کتابیں

کسی بھی فن میں اس کی خاص اصطلاحات اور تعریفات کو نمایاں اہمیت حاصل ہوتی ہے، اصطلاحات کا لفظ میں ترجمہ نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ اس کے معنی و مہم میں وسعت ہوتی ہے، اسی لئے ان کی کتابیں بھی لکھی گئی ہیں، جن میں مختلف فنون کی مصطلحات کو جمع کیا گیا ہے، اس سلسلہ میں علامہ علی بن عمر شریفؒ جرجانی (متوفی ۸۴۶ھ) اور علامہ عبدالحق احمد عسکریؒ (تالیف ۱۱۷۳ھ) کی جامع المعلوم جو ”دستور العلماء“ کے نام سے معروف ہے، اہم اور مشہور کتابیں ہیں، لیکن خاص طور پر فقہ میں بھی فقہی مصطلحات پر مختلف دبستان فقہ کے علماء نے قلم اٹھایا ہے، چنانچہ ابواب ربیعہ کی اس موضوع پر اہم کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے :

فقہ فنی

طلبة العبادۃ محمد طہر بن امین حفص نسفی (م: ۱۰۵۳ھ)

یہ کتاب ابواب فقہ کی ترتیب پر ہے، نہ کہ حروف الفبا کی ترتیب پر۔

کتاب المعروف فی ترتیب العرب ابو القاسم ناصر بن عبد اللہ طبرستانی (م: ۶۱۶ھ)

یہ کتاب حروف الفبا کی ترتیب پر ہے، اس لئے استفادہ کے اعتبار سے نسبتاً آسان ہے، اصل کتاب ”العرب“ ہے، یہی کی انھیں

ان عرب کے نام سے ہے، لیکن فنی ہو گیا ہے۔

العدد و الاحکام علی بن محمد الدین معروف ”پہ مصنف“ (م: ۸۷۵ھ)

یہ کتاب بھی ابواب فقہ کی ترتیب پر ہے، اور صرف تعریفات تک محدود نہیں ہے، بلکہ کچھ دوسری اشاعت بھی آگئی ہیں۔

المس الفقہاء شیخ کام قازقی (م: ۹۷۸ھ)

یہ کتاب بھی الہاب کلمہ کی ترتیب پر ہے۔

التعریفات المفہمہ مولانا محمد بلا حسن بھٹائی

نقد مالکی

کتاب شرح غریب الفاظ الحدوث

یہ علامہ رحمہ کی تصنیف ہے، جو ۱۳۰۶ھ میں بحر مملوٹ کی تحقیق کے ساتھ حیرت سے طبع ہو چکی ہے، مصنف کا نام اور ان کی کن روفا کا یہ شخص چلے ہے، جیسا کہ اہم سے قدما لکی کی بنیادی کتاب "اُندوئے" کے الفاظ کو نقل کیا گیا ہے۔

کشف الغلاب الحاجب من مصطلح ابن صاحب ابراہیم بن علی بن فروق (م: ۷۹۹ھ)

یہ قدما لکی کے شیخ، حسن مختصر لڑنے حاجب میں وارد ہونے والی مصطلحات کی تفسیر پر مشتمل ہے۔

کتاب الحدود ابو یزید محمد دہلوی (م: ۸۰۳-۸۰۷ھ)

دلیل السالک فی مصطلحات الامام مالک

نقد شافعی

الترہیر ابو منصور اندھری (م: ۷۰۰ھ)

اس میں مصنف نے مختصر حنفی کی فقہی اصطلاحات اور مفردات پر لکھ کر دئے ہوئے بہت سے مسائل پر قرآن وحدیث اور اصول وفرائض کی بحث سے بھی کلام کیا ہے۔

حلیۃ الفقہاء ابو یحییٰ احمد بن فارس رازنی (م: ۳۹۵ھ)

اس کتاب میں بھی مختصر حنفی کو ہی اصل بنا لیا ہے۔

مہذّب الاسماء والفاظ ابو یزید کریم دہلوی (م: ۷۷۶ھ)

اسی کتاب میں فقہ شافعی کے چار اہم حوالے — مختصر حنفی، مہذّب، تحفہ واسطہ وجہ اور غفرہ — میں آنے والی اصطلاحات اور مفردات مختصر جان وغیرہ کے تراجم کو غور سے لکھی گئی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے۔

لحریر الفاظ العربیہ ابو یزید کریم دہلوی (م: ۷۷۶ھ)

یہ امام ابوالحسن شیرازی (م: ۷۷۶ھ) کی کتاب الفقہ کی فقہی اخراجات کا کل ہے، اس کتاب کو "لغة الفقہ" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کتاب تو کتاب الفقہ کی ترتیب پر ہے، لیکن کتاب کے متن عبدالحی الدقر نے کتاب کے اخیر میں غور سے لکھی گئی ترتیب پر الفاظ کی غور سے ذکر کیا ہے۔

المصباح المعرب احمد بن محمد مرقی (م: ۷۷۰ھ)

اس کتاب میں غلامہ النبی کی الشرح الکبیر اور اسرار النبی کی وجہ کی شریعت ہے، کے مفردات اور مصطلحات کو جمع کیا گیا ہے۔

فہرست

المصطلح علی ابواب المصنع خمس الدین محمد بن ابوالفتح علی (م ۷۹۹ھ)

یہ کتاب غلامہ النبی نے اس مقدمہ کی تصنیف کی ہے۔

الغرائب فی شروح الفاظ العلویہ یوسف بن برز (م ۹۰۹ھ)

یہ اصطلاحات فقہیہ کے علم کے اعتبار سے نہایت اہم اور جامع کتاب ہے۔

ماہی قریب میں قاسم زہرہ فقہی اصطلاحات کو جامع بعض فقہاء اور اہم کتابیں مندرجہ نام پر آتی ہیں، جن میں ”معجم المصطلحات

الغنیہ“ (تالیف: اکبر محمد عبد الرحمن عبد السلام اور القاسمی العسکری) (۷۰۰ھ کی صیغہ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

طبقات فقہاء

علامہ اسحاق نے ایک سے چھ جن میں طبقات و رجال کے موضوع کو عام و اہمیت دی ہے، حدیث کے رجال پر تو بڑی تفصیل

نہیں موجود ہیں، کیوں کہ احادیث کا مستقر واقعہ داری ہی روایات پر موقوف ہے، دوسرے فنون میں طبقات پر کم توجہ دی گئی ہے، تاہم یہ

موضوع بھی اہل علم کی نگاہ سے غفلت سے نہ رہتا ہے، فقہاء کے طبقات و رجال پر متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں، جن میں مختلف کتاب فقہی

فقیہین کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لیکن ان میں سے اب تک عام طور پر (۱) اسحاق شیرازی شافعی (م ۷۹۹ھ) کی ”طبقات

الکلباء“ مطبعہ پائی ہے، اس کتاب میں انھوں نے صحابہ و تابعین کے عہد کے فقہاء سے شروع کیا ہے اور شافعی، حنفی، مالکی، شافعی اور

اسیاب کو اہل علم کے فقہاء کو ذکر کیا ہے، اس کے علاوہ سب اربعہ میں سے ہر ایک کی شخصیات پر متعلق کتابیں بھی لکھی گئی ہیں۔

طبقات ائمہ

الحوار المصنوع فی الدین: محمد القادر قرطبی (م ۷۷۵ھ)

مصنف نے کتاب کے مقدمہ میں اللہ تعالیٰ کے اسناد، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب، مابعد ان کے اصحاب و ائمہ اربعہ کے متعلق ذکر کیا ہے،

پھر حروف حقی کی ترتیب سے فقہیوں کا ذکر کیا ہے۔

لاح الترمذی: قطب الدین محمد بن قاسم بن قطب (م ۷۹۹ھ)

اس میں ۱۸۹ فقہاء کا ذکر ہے۔

الطبقات السنیہ: قسطلانی محمد بن عبد القادر حمصی (م ۱۰۰۵ھ)

اس میں ۷۹۹ فقہاء کا ذکر جمع ہے۔

الغیر اللہ العلیہ: مولانا عبدالحق کھنوی (م ۱۳۰۷ھ)

یہ دراصل علامہ محمد بن سیدان روٹی (م ۹۹۰ھ) کی کتاب ”کتاب اعلام الاعلام“ کے اقسام میں طبقات منہج لکھنا المحدثان کی

تخصیص ہے اور اس پر مصنف کا اضافہ ہے، اس فرق پر اس موضوع پر بہت سی جامع کتاب ہے۔

طبقات و التفسیر

- توبہ المذنب و توبہ المصالح ، قاضی عیاض بن موسیٰ حنفی (م: ۵۴۴ھ)
 لدیاج المصنف فی مہمۃ اہل علماء، مصنف : بیہاؤ الدین ابوالحسن بن عزرائلی (م: ۶۹۹ھ)
 اس میں مؤلف نے ۶۳۰ سے زیادہ فقہاء، ائمہ کا ذکر کیا ہے اور مقدمہ میں فقہ کی تاریخ کو بت کرنے کی کوشش کی ہے۔
 توضیح الدیاج و حسب الإیجاب ، بدرالدین زہراوی (م: ۶۶۶ھ)
 بیل الا سیاح بنظر وزیر الدیاج ، ابوالحسن ابوالخلیفہ (م: ۱۰۳۲ھ)
 یہ غزالی بن غزالی کی الہیاتیات مذہب کا تفسیر ہے اور ان کے حاشیہ پر بھی ہوئی ہے۔
 البقیۃ المسببہ ، محمد شیرازہ برقی (چندویں صدی ہجری)
 یہ "بیل الا سیاح" کا تفسیر ہے۔
 شجرۃ المورثۃ الذکریہ ، محمد بن محمد بن مؤلف (م: ۱۳۶۰ھ)
 اس میں ۱۸۰۶ اثر جمع ہیں، جس کی ابتدا احسان اللہ ہے۔ ہوئی ہے۔

طبقات و شافعیہ

- کتاب طبقات الفقہاء الشافعیہ ، ابو محمد مبارکی (م: ۵۵۸ھ)
 طبقات الشافعیۃ المکبری ، شیخ الحدیث عبد الوہاب بن علی (م: ۷۷۷ھ)
 طبقات الشافعیہ ، زکریا بن عبد اللہ بن عوفی (م: ۷۷۲ھ)
 طبقات الشافعیہ ، ابو بکر بن احمد شافعی (م: ۸۹۱ھ)
 طبقات الشافعیہ ، ابو بکر بن احمد شافعی (م: ۱۰۱۳ھ)

طبقات و حنابلہ

- طبقات لعبد اللہ ، قاضی ابو جعفر محمد ابی فرات (م: ۵۴۷ھ)
 الدرر المندرجہ ، جعفر بن حسن صائغی (م: ۹۰۹ھ)
 یہ علامہ ابن رجب حنفی کی کتاب طبقات کا ذکر ہے اور اس کا تفسیر ہے۔
 المنہج الاحمد ، ابوالحسن محمد بن عبد اللہ بن علی (م: ۹۲۸ھ)
 المنہج الاکمل ، محمد بن عبد اللہ بن عوفی (م: ۱۱۱۴ھ)

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسول الامين محمد ﷺ وآله وصحبه اجمعين۔

علم بالخصوص علم دین آیت الیہ بحر تائید اکنار ہے کہ حدیثوں میں مذکور نہیں، بلکہ ہزاروں سال بیت گئے، اور لاکھوں غوامس و خیرات اس کی پہنائی تاپنے اور اس کے اندر سے گھر تلاش کرنے میں برابر لگے رہے اور اب بھی گئے ہیں مگر ہر اک یہ زبان تنہا یا پندہا بالی حاکم یہ سہنے ہوئے و پاسے زلفت ہے ہر اک: "معلوم شد کہ یہ معلوم شد" معنی: "وما اولیسم من العلم الا قسلاً" کی قسم حق سے بغیر چارہ کار نظر نہیں آتا، اسی لئے ساتھ کسی عارف کے مقول: "انکم فری: اولی فلاخو" کی صداقت پر بھی محی شہادت ملتی ہیں۔

یہ بھی خدا کی قدرت و رحمت کی عجیب مثال ہے کہ نبی امی (نور الدیوانی صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمت نے علم کی جھٹی اور جھٹی کر کیف و نول اعتبار سے خدمت کی: بلکہ بہت سے علوم کی موجودی، اس کی نظیر نہ سابق امتوں میں مل سکتی ہے، اور نہ حال میں کسی ملک، جماعت یا گروہ کے اندر پائی جاتی ہے، امتی خاصہ سے خلق و نسبت کا یہ شدید اثر ہے کہ ان علوم کی ایسی ایسی شاخیں پھولیں، اور برابر پھول رہی ہیں، جن کی وجہ سے یہ درخت برابر پھلتا، پھولتا اور پھیتا جا رہا ہے کہ اس کے سواد ہونے سے پہلے یہ گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ یہ بھی اسی سدا بہار درخت "علم دین" کی ایک شاخ ہوگی، لیکن بعد میں اندازہ ہوا کہ یہ شاخ بھی پوری ہی شاداب اور پورے دور ہے۔

اسی قبیل کی ایک شاخ "علم تہذیبی" کی اصطلاحات پر ضروری تشریح پر مشتمل فن کا وجود ہے، جسے اگرچہ قائل مضطرب نام دیا جائے ضروری نہیں سمجھا جاتا، لیکن اس کے لئے کوئی خاص اصطلاح ضرور کرنی نہیں سمجھا گیا، لیکن ہم نے اس پر بحرین صلاحتیں اور زبان تہذیبی ضرورت سے صرف ہوا رہی ہیں، یہ شاخ برابر پھل اور پھلنے لگی ہے۔

عربی زبان جو دین اسلام کی گویا سرکار کی زبان ہے، میں تو خاص قدر اہم اس کی پھولتی ہوئی اور مختلف قدر قیمت کی حامل کتابیں صدیوں سے درجہ میں آ رہی ہیں، جن میں اس موضوع پر سیر حاصل کلام کی مباحثہ و مباحثہ بہ شریک جرماتی (م: ۱۸۶۰ء) کی کتاب "الاصول" شاخ و فصل تھوڑی کی "کشاف اصطلاحات الفنون" کا ایک حصہ، توحی عبد الباقی انگریزی کی "مستور العلم" اور علامہ توحی نسفی کی "طلیہ الطلیہ فی اصطلاحات الفنون العربیہ"۔ لیکن اس بارے میں شہرت و وقعت اور مرجعیت کا جو مقام ہے، ناصر الدین اہل کلام اور الفتح الکلی الطبری (م: ۱۹۶۰ء) کی کتاب "الطرب" کو حاصل ہوا، کسی اور کو نہ ہو سکا، اگرچہ یہ کتاب مختصر ہے، گو ایک طرح کی ویشری کی حیثیت رکھتی ہے، جس سے تحصیل کے طالب کی تکلیف نہیں بھگتی، تاہم ایک اہم ضرورت پوری کرنے والی کتاب ہے۔

صبرِ حاضر ہے۔" ٹائیگر بیڈیالے صبر" کہنا شاید بے جا نہ ہوگا۔ میں ہر فن کی طرف توجہ دیتی رہی، تو اللہ تعالیٰ (اسٹائگر بیڈی) کے طرز کا مفید کام بجا ہے۔ جن میں مسعود بنال عبدالصبر، جو صبر کے مستند عالم، نے تیار کی اور وہیں شائع بھی ہوئی۔ ایک ممتاز مترجم بھی ہے، لیکن ان سب سے جامع، طاہر و دلچسپ، شہرہ و مسودہ ہوئی جو چند سر قلم عالم اسلام کے مشہور اور معتد زیرین قائل علامہ مصطفیٰ احمد الزرقانی کی زیرِ نگرانی کویت میں عربی پریس کی ادارت سے شائع ہوئی ہے۔ اگر وہ اسی طرز پر مکمل نہ جاتی، جس کا مصنف نے طبع و شائستگی اور علمی پختہ دہی سے انکار اور باقیات و امانیت کی مغفرت و مسب سے نکلنے اور دوسری کتابوں سے بے نیاز کرنے والی سوسہ ہوئی، نہ کہ نہ کسی کی شکل میں نہ کویا صورت پیدا ہو۔ اگر یہ مدد کا سبب نہ "عربی" میں تو ان کے انکار اور بجا طور پر اپنی صوم گئے نہ کہ کے قاضی سے ان کے بعد سب سے زیادہ دلائل ہے۔ "کاواکب اب تک" میں صوم سے بظاہر غافل یا عدم شکر ہے کہ وہ سے عربی نوروہان اخصیہ دست و پاد سے نہ سیف اللہ ربانی (فائض دارالعلوم، لاہور) نے اس موضوع پر تصنیف کیا، جو اس نے قلمی بھی اپنی متعدد مضامین و تحقیقات میں سے اور دو مال ل کر چکے ہیں۔ اور "قاموس اللہ" کے نام سے یہ سلسلہ شروع کیا (مگر نہ ایک قلم و شائع ہو کر پھر عام پڑ چکا ہے۔ اگر کچھ تو یہ ہے نہ۔ اور میں اپنے موضوع پر پہلی ہی کتاب اس وجہ کی ہے کہ اگر اس میں سے آتی تو بھی عجیب نہ ہو۔

- ان کتاب میں جن امور کا لحاظ خاص طور سے رکھا گیا ہے مختصر طور پر ان میں اس طرح توجہ دیا جاتا ہے
- (۱) زبانی شری کے حروف و معنی حروف جن کی تفسیر ہر کار کے مفہام میں عرب کے لئے ہے اور ہر قلم کے تحت اس کی تفسیر کے ساتھ تمام مختلف ضروری تفصیلی احکام آئے گئے ہیں۔
 - (۲) افراد ہر کے سب لکے ان کے اصل ماخذ کے حوالے سے ان کے لئے گئے ہیں۔
 - (۳) ہم الفاظ و اصطلاحات پر موباب و مسائل لکھا گیا ہے، جس میں ان سوسہ کے تقریباً تمام نوے زیر بحث گئے ہیں اور ہماری کے طبعی زبان کا پورا سامان اس طور پر ہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ دوسرے ماخذ سے بے نیاز نہ ہو جائے۔

○ جہاں تفصیلی زیادہ ضرورت نہیں تھی وہاں مختصر لکھا گیا ہے، لیکن اتنا کم مطالبہ کے قلم

○ گذرہ ہے کہ وہ خط تصحیفی نہ پڑنے پائی ہوگی یا جہاں میں یہ کتاب مکمل ہو گئی ہے۔

اس کا مترجم ہے کہ راقم عدم الظہرت کی وجہ سے اپنی کتاب حرفہ و فنیہ چاہے گا، لیکن چاہے جسے جسے متبادات حرفہ و دیکھنے کے بعد اسے تیار پر پہنچا کہ یہ کتاب مکمل نہ گئے سے بعد از انشاء و فی مفید اور اپنے موضوع پر متفرق ہوئی، جس میں مصنف کی رحمت

مطرحہ وقت فکر و اجانت مسائل حاضرہ سے واقفیت اور ان کے حل کی تلاش و فکر اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ملافہ سے تقش قدم پر چلنے کا جذبہ نمایاں ہے، اگرچہ یہ کہتا بھی غلط بلکہ ماحضہ دوگا کہ کتاب کے تمام مسند جات یا نکل لائق، تقاضا ہیں، کیوں کہ نہ انسانی خوش اینسی ہو سکتی ہے، نہ کسی انسانی کوشش کے بارے میں ایسا کہتا دیا تو درست ہو سکتا ہے۔

کتاب میں جانچاؤ و کمزرت ایسی ضمنی بخشیں ملی ہیں، جنہیں پڑھنے کے بعد بے ساختہ "صنف کے لئے دل سے آغام غیر ملکی ہے اور "کھنڈ کرے زور غم اور زیادہ" کی صدا، خاص طور پر پہلی جلد میں "اجاحت، اجازت، اجتہاد، اختصار، اسراف، استسنا اور استعلا" کی بحثیں ایسی سیر حاصل، نیز احرف و جزب اور بحث کے تمام گوشوں پر تکی ہوئی ہیں کہ اردو میں کیا عربی میں بھی کیجی جاتا مشکل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ متہ آغا ہے کہ فاضل عزیز کی سماجی کو قبول فرمائے اور کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر شامت کے ذریعہ نفع عام و ناکارہ پر چڑھائے۔ دما ذلک علیہ تعزیر۔

سید ابوالحسن علی ندوی

(سابقہ علم: عہدہ اعلیٰ، کھنڈ و سابق صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ)



قاموس الفقہ (جلد اول)

اللہ - ایچ

الذی (جہان)

دلائل سے ان کا رد کیا گیا ہے، علماء و انکار پرزوں کے مضامین بہت کم ملتے ہیں، اور اس کی وجہ سنی ہو سکتی ہے کہ جو ہریت کی تاریخ میں کوئی تفصیلی نہیں پایا جاتا، خاص خاصہ لاوارثی کی آثار و طرز سے متاثر ہو کر کچھ لوگوں نے ادا کا انکار کر دیا، لیکن ان کی تعداد بیش معلوم رہی اور جس خدا کا اقرار، خدا کی محبت، خدا کی خوشنودی کی طلب، خدا کا خوف، خدا کے سامنے جو ابدی کا احساس، خدا کو پوجنے کی خواہش اور خدا کی نیکی اور سے ٹوکنے کا جذبہ انسانی فطرت کا حصہ ہے، عجب نہیں کہ ایسی فطرت انسانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن نے کہا کہ انسانی راسخوں نے خدا کے سامنے سنی کی روایت کا اقرار کر لیا تھا حالانکہ جو ہمہ کل ظاہر ۱: بلی۔ (۱۱) اور ان ۱۱:

دینا ہمیں انسان الہی اس نواسے فطرت پر کسی طرح لپک گئے؟ اور اپنے فرمودہ حق کو کیوں کر یاد کرے؟ اس کے لئے خدا نے ایک طرف، نبیاء و رسل کے ذریعہ آسانی کی تھی، لیکن دوسری طرف کائنات میں اپنے وجود اور توحید کی نشانیوں کو قدم قدم پر دکھایا، ایک طرف کائنات میں نوع بہ نوع مخلوقات کی وجود اس کے خالق کی طرف متوجہ کرتا ہے، تو دوسری طرف تمام کائنات کا باہمی ارتباط اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ کائنات کا ایک ہی ہے، نہ کہ شہد، کہ اگر یہ نظام ایک سے زیادہ شخصوں کے ہاتھ میں تو پیچیدہ، محروم، اور کائنات کا سارا نظم و نسق اہم برہم ہو کر رہا، بلکہ خود فطرت کے وجود خدا کا اقرار اور اصل فطرت سے انکسار اور اس کا انکار ہے۔

کیا اسلام کا خدا صرف غیبناک اور گھبر و جاہر ہے؟

اسلام اور قرآن کے بارے میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ اس

انسان نے اپنے خالق و مالک کو دیکھا نہیں ہے، لیکن اس کائنات سے جہان تراور، مادہ و ہستی کا جین اس کی فطرت میں موجود ہے، اس کی زندگی میں جب کوئی خوشی کر، غم و غمش آتا ہے تو اس کی حیثانی میں ہر شے چمکنے لگتا ہے، اور اس کا پیچھا ہے کہ وہ اس انسان و جسم میں ہستی کا شکر، دکرے، جب اس پر کوئی مصیبت یا آزمائش آتی ہے تو وہ گھر سے وقت میں بے ساختہ اس کا ہاتھ یا نادیہ ذات کے سامنے پکڑ لے، اور اس کی آنکھیں اپنے محروم و ساری کے انہار کے لئے ٹپک رہی ہوتی ہیں۔

لیکن ان دیکھی ذات ہے جس کو وہ سب عالم نے دیکھا ہے، خدا کی محبت، خدا کا خوف اور مصیبت کے وقت خدا کی پناہ حاصل کرنے کا جذبہ فطرت میلہ کا ایسا حصہ ہے کہ تاریخ کا کوئی دور اور کائنات کا کوئی قہر خدا پر کسی کے اس نظریہ جذبہ سے خالی نہیں رہا ہے، اسی جذبہ میں ظہور و مظاہر پرستی کی وجہ سے مشرکانہ عقیدہ و خیال کی پھر انکس ہوئی رہی ہے، ایمان الہی نے ایک سے دو خدا بنائے تھے، پویشوں اور اس سے متاثر پیمانہ میں نے تیسرے خدا کا اضافہ کیا، اور ہندوستان پہنچے تک محروم ساختہ خدا کی تعداد تین سے تین کروڑ تک پہنچ گئی، اور آج، اپنی سے لے کر معمولی سے معمولی مخلوق بلکہ انسان کی خود ساختہ صورتیں بھی انسانوں کی موجودہ معبود بن گئیں۔

خدا کی اس نوع کی حیدری یقینہ خلاف واقعہ بات ہے، لیکن اس سے یہ بات ضرور معلوم ہوتی ہے کہ خدا کو جانے اور اس کو راضی رکھنے کی خواہش انسانی فطرت کا حصہ ہے، اسی لئے طہرین و سکرین کی تعداد بیش نہیں کے برابر رہی ہے، وہی صحائف میں مشرک، خدا کی تاثراتی اور خدا تعالیٰ پر تسلیم نہ کی گئی ہیں، اور

نے پست و مرد ہار اور غنا ک خدا کا تصور پیش کیا ہے، جو ہر وقت جہنم کے خوف سے ڈر رہا اور دھمکا رہتا ہے، اس کے برخلاف عیسائیت انسان کو ایسے خدا سے روشناس کراتی ہے جو انسان سے محبت کرنے والا اور اس پر رحم کرنے والا اور اس کی کوتاہیوں سے درگزر کرنے والا ہے۔ — لیکن حقیقت اس کے برخلاف ہے۔ اسلام خدا کو ایک دشمن اور جہنمی حیثیت سے پیش کرتا ہے، جو کچھ کہہ کر قرآن کی صلی صورت ”سورۃ فاتحہ“ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد سب سے پہلے اس بات کا ذکر ہے کہ اللہ تمام عالم کا رب ہے، یہ رویہ بیت ایسا افسوسناک ہے جس میں خدا کی سزا سے بچی نہ اور محبت پائی جاتی ہے، جس میں اللہ کی سب سے زیادہ رحمت اور رحمہ شفقت کا اظہار ہے۔

پھر قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ کے جن اسماء معنی اور صفات مبارکہ کا ذکر ہے، ان کو دیکھتے تو منہ سے نصیب دوچار سے زیادہ نہیں، جو رہنما، مصلح، مذل، مذل، مذل، اور خدا کی رحمت اور اپنی حقوق سے محبت اور فضیلت کا رد سے محمود و مہر و مہر کرنے والی صفات الہیہ سے بہت زیادہ ہیں، مثلاً چند صفات ملاحظہ ہوں :

الرحمن ، الرافع ، الکرم ، الخوب ، العزیز ،
الرحیم ، الباطل ، الجیب ، البصر ، العالی ،
السلام ، النور ، الواسع ، الرؤف ، العزیز ،
المومن ، العادل ، اللود ، المتع ، العقل ،
الحسن ، الخلیف ، الحسب ، العلی ، العنان ،
بخار ، الخلیف ، الوکیل ، الناصح ، الخائن ،
الوہاب ، المصور ، اذن ، السور ، العلی ، الخیر ،
البر ، الرب ، الخیر ، الواسع ، العزیز ،

خیر اسلام میں اللہ تعالیٰ نے خدا کی شفقت و رحمت کا خوب کھینچے ہوئے لہجہ کیا کہ اس کی محبت تمام مومنوں سے بھی زیادہ ہے، اب ذکر خود کیجئے کہ ایک قوم کو امت کو بیکار اور جسم محبت ہے، پھر سزا کا لفظ کثرت اور بیعت کو ظاہر کرتا ہے، گویا بے ایمانوں کے خیر کو کٹ کر باقی باقی خدا کی اپنے بندوں سے محبت اس سے بھی زیادہ تر ہے، دوسرے انداز میں خدا تعالیٰ نے اپنے مومنوں پر خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمایا کہ جب نہ دیکھو تو اس سے ایسا بہشت قریب اور ہے تو میں ایک باغ میں سے قریب ہو جاتا ہوں، اور خدا سب میری طرف مائل کر دیتا ہے تو میں اس کی طرف (دوڑ کر جاتا ہوں) (۱) اس میں انہی تعالیٰ کی کمال شفقت اور رحمت و شفقت کی طرف اشارہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے منصب و رحمت میں کی نسبت سے اس بات کو ”صلی اللہ علیہ وسلم“ نے خود کو تعالیٰ کے نالایق و ذلیل قرار دیا ہے۔ ”میر کی رحمت میرے منصب پر غالب ہے، سبقت و محبت عسی (۲) کا کلمات کا سارا اہم خدا کی رحمت، مغفرت کی زیادہ شہادت ہے، اس کا کلمات میں خدا کے فرمان برداروں سے زیادہ، بلکہ مان بکنے میں، انسانوں کی اس بہت میں احکام خدا تعالیٰ کی اہمیت کو نہ دیکھتے ہیں، اور مرتب و مرتب زیادہ ہیں، خدا کے احکام سے اس کو محبت و محبت میں وہ لوگ بھی ہیں جو خدا کا انکار کرتے ہیں، گیس کا استواء اور قوت کر کے ہیں اور خدا پرستوں پر علم و جور و دہکتے ہیں، اللہ کے اس سے انتقام لے تو انسان کو کھانے کے لئے ایک دانہ چھرا لے، اور نہ پانی کا کوئی قطرہ ان کے حق کو ترک نہ پھر آخرت میں بھی جس طور پر اللہ کا لڑنے والی کتابوں میں نمودار آیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ خدا کس قدر وسیع

(۱) صلی اللہ علیہ وسلم، باب من الحسن علی القدرۃ والفرح، رقم الحدیث ۱۶۴۲

(۲) صلی اللہ علیہ وسلم، باب من حسنہ اللہ تعالیٰ لیتھو تعلیب بعضہ، رقم الحدیث ۱۶۴۲

واقعہ سارے کو چاہئے کہ اگر ہم درخت سے تختہ کاٹیں تو اسے متحرک نہیں کرتا اس لئے کہ یہ ایک تہیہ اور ہتھیار کے اعتبار سے درخت اور دروازہ کی، اسی اور بدلی اور ہم اور دروازوں کے درمیان میں ایک تہیہ ہے کہ وہ مایوں کے بہانہ میں ایک کھڑک بن کر رہے ہیں، جس میں مجرم کے ہاتھ بندھے اور قدم تھمے کی کوئی علامت نہیں ہے۔ بے حیائی اور بے حقیقت کا اباطلوں میں ہے کہ شاید ان میں سے ایک دیکھ کر شرم نہ کرنے میں تھکے ہوں گے ہاں کہ چاہیں اور بہت سے عوامل ہیں، وہ ہیں اس کا ایک اور سبب خدا کے خوف اور غربت کی جواہری سے اس میں کاظم ہو جا سکتی ہے اس کے امن و امان و معاشرہ کی صفات و لوازم، نیز ہم کے سہرا، اور انسانی معاشرہ میں صاف انداز کی برقرار رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفات و صفات کا تجسس و بہت ہی ضرورت ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ صفت ہی کے میں پہلو کو صرف قرآن مجید نے نمایاں کر دیا ہو، بلکہ تمام ہی نہ اس میں صفات کی شہادت و احوال، اس کے غضب و اللہ صواب اس کی جہادیت و قہارت کا ذکر موجود ہے اور ہم میں کرنا بل کے عجز و شہادت میں تو کثرت سے ایسے نمائش کئے ہیں، یعنی کہ یہ نہ صرف مطابق واقعہ ہے بلکہ اس کا احتضار انسانی سماج کی اصلاح، نیز پر استقامت اور بدی سے اس کی حفاظت کے لئے بہتر ہے۔

اللہ کی حقیقت

اللہ تعالیٰ کے نام و اطراف کے ہیں، وہ ہم تو وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کی صفات و کمالات اور اہمیت کا شہادہ کرتے ہیں، مثلاً راقی، عاشق، اک ان سے اللہ تعالیٰ کے روزی و رساں اور نہ حق ہونے کی صفت معلوم ہوتی ہے، اور بعض ہم ایسے ہیں، جو خدا کی ذات کو جانتے ہیں، مگر کہ اس سے بھی فی الجملہ اللہ تعالیٰ کی کوئی

قلب و اطراف میں ہے، اور ہمارے انتظام کا نہیں بلکہ ہمارے مقصد کا محتاج ہے اور اس انسان سے جو خدا کی فرمان صیغہ اور یاد بخشت ہو لکھا ہے، جو ایسے کریم آقا کو بھی راضی نہ کر سکے؟

اللہ تعالیٰ کی صفات رحمت و غضب پر ایک اور پہلو سے بھی غور کرنے چاہئے، نہ سب بہر حال، نہ چاہتا ہے کہ انسان خدا کی مہربانی کے مقابلہ میں خواہش کرے کہ اس سے دور ہو، جس کی خواہش پر خداوند چمک نہ سکے، کسی خلاف صفت امر کو انجام دینے یا کسی موافق صفت سے باز خواہش کرے یا جو ترک کر دینے پر آمادہ نہ ہو، مشکل بات ہے اس کے لئے وہ توں میں کہہ سکتا ہے کہ ایک کا ہوا ضرور ہے، مگر وہ توں میں کہہ سکتا ہے کہ محبت ہو، اس محبت کے اس کا علم ہو، اس لئے میں صیغہ شہادہ و غضب آئے ہیں، اس کی خلاف ورزی نہیں ہو، جو یہ محبت ہونے لگے، لیکن انسان پر چون کہ حیثیت و شہادت پرستی کا غلبہ ہے، اور وہ بہت آسانی سے خواہش کرے کہ اس کی امید ہی نہ رہے، اس لئے اس کی سلیم طبیعت سے کہہ دیتی ہیں، جن کو صرف محبت اور شوق حق و راستی پر قائم رکھے، اور صراطِ مستقیم سے منحرف نہ ہونے دے۔ انسان کو بھلائی پر قائم رکھنے اور برائی سے روکنے کا اور امر و نہی اور جہاد کی کامیابی ہے، نہ وہ توں میں کوئی چیز ہے جو بڑی، علم و ہر دلی اور قانونیت سے باز رہتی ہے، مگر ایمان ہو تو دنیا میں ہر حال میں، ہر حال میں کے لئے حق و قانون اور جہاد پر ہر حال میں ضرورت نہ ہوتی، لیکن سب جو سنتے ہیں کہ یا تو توں کو یہ قانون جو سراسر ایسے جو علم و ہر دلی اور خلاف قانون کا ہوس سے باز رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کی صفات غضب و رافت میں مواضع کا تصور انسان کو ہم سے باز رکھے، لیکن نہایت سوزناک ہے، جو خدا کے خوف کے بغیر عمل نہیں ہو سکتا، اس کی مثال صیغہ میں، جو یہاں عیسائیت کی جو ہر دلی کی بھی ہے اس میں خدا کا یہ جس

کہ گوشتِ ذر بنے جو اللہ کے نام سے موصوم ہو اسی لئے اسے سب دھک نام لکھ دیا ہے اور مجمع ۱۰۱

تعمیم نظر منظر سے یہاں۔۔۔ جاتیں۔۔۔ ہی ذکر ہیں، نہ کہ
 نہ تو فی کو کوکن، ہاں تو ہے کاروہے درکنی سے نہیں، ہاں یہ
 کہ خدا تعالیٰ کے نام سے کہی ہوئے کو کا عب رحمان نے نام رکھا
 درست ہے یا نہیں؟

اسلامی

اللہ تعالیٰ کو گنہگاروں سے بھلا کر، اجاگر کر، اور اس کی طرف سے
اصلی قرآن مجید کا ارشاد ہے :

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْحَنَنِ الرَّحِيمِ وَذَرُوا الشُّرَكَاءَ
يَجْعَلُونَ إِلَىٰ أَعْمَارِهِمْ مَخْرُوجًا ۖ يَخْرُجُونَ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ (ع. ١٥٠)

اللہ تعالیٰ نے اے اچھے نام جیسا کہ ان سے اللہ کو
پکارا اور اللہ کے ناموں میں کجروی کرنے والوں کو
محسوس ہو جائے انھیں اپنے عمل کا بدلہ ملے گا۔

اس آیت میں دو باتیں بتائی گئی ہیں۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کے
اصطلاح میں، انہی: مومن سے اللہ تعالیٰ کو پکارا جاتا ہے

دوسرے یہ کہ اللہ کے رسول میں کجروی اختیار کرنے سے احتراز کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کے واسطے تم کیا ہیں، اور کہتے ہیں: تو جی بلی اور مسک میں حضرت ابو جبرہؓ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات ہم میں ہیں، بعض روایات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان: رسول کو شام بھی کر دیا ہے۔

قرخنی، زین علیہ اور مشدوک خانہ میں ان جوانوں کے اسبابِ خطی کا تذکرہ کیا ہے، قرخنی میں سید وایت حضرت ابو جریج علیہ السلام سے

صفت معلوم ہو جاتی ہے، مثلاً اللہ، اکثر عظامہ، قصبین اور ممتاز
مفسرین کی رائے ہے کہ یہ دینی تعالیٰ کا ذاتی نام (علم) ہے۔

عربی قاعدہ کے لفظ سے لفظ 'لغز' جادہ ہے، یعنی یہ مستقل لفظ ہے، کسی اور لفظ سے ماخوذ نہیں، یا یہ مشتق ہے؟ اس میں اختلاف ہے، اہم دانشور کی کارِ حجامان اس کے جادہ ہونے کی طرف ہے اور اس میں انھوں نے بعض لوگوں کی بھی پیش کی ہے، جنہوں نے لفظ

مکتبہ جہاد اصول و فقہاء، نیز فقہاء اور غلطی و پیروی کے مسئلہ کی کمی
 (۱) لیکن عام طور پر مفسرین کا رد ہوا کہ اس کے حقیق
 نے کی طرف معلوم ہوتا ہے، مگر اس میں بھی اختلاف ہے کہ اس
 لفظ کا وہ معنی کیا ہے؟ پیروی کے معنی میں نقل کیا ہے کہ اس کی

”ص“ ”الام“ ہے مگر سورج پر ہی کے ایک قول کے مفہوم پر ”صل“ ”لا“ ہے۔ جس کے معنی بند کے ہیں، گویا اللہ کے معنی بلند اور برتر تھے اور اسے جس کو سے معقول ہے کہ ”ال“ سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ضرور اللہ کے ہوتے کسی کی بنا پر کہنے سے ہیں، اللہ کے معنی

ایہ بات کے ہونے کے جسم کی طرف مصیبت کے وقت ارجح کیا جائے، ایک راے یہ بھی ہے کہ کائنات کا انتظامی "وہ" ہے، جس کے مطلق حجب ہونے کے پس، مطلق تعالیٰ کی لذت والاصطلاحات آتی ہیں، اس لیے کہ مطلق اس کی معرفت اور اس کے دریا حاضر سے عاجز

کہاں کے لئے تھم رہے ہیں، بعض عمارت نے چھ اور باتیں بھی کہیں

بہر حال اسنادِ اہدائی میں یہ سب سے عظیم الشان نام ہے، یہاں تک کہ بعض اہل علم نے اس کو "اسمِ اعظم" قرار دیا ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ہی نام سے صوم نہیں کیا گیا، ارشدِ اہدیٰ: "بے زل نسیم نے سمایا، (برہم - ۲۰) کی یہ تفسیر بھی مشہور ہے۔

(۲) مجھے خبر ہو کہ ۱۴۲-۱۴۳

٤١٨ مباحث العبد

(۳) فرقی

مرانی۔ ہے، اس روایت میں خنی اسلمہ بدرک کا ذکر آیا ہے وہ اس	المعبر	(عزت دینے والا)
مراہ ہیں۔	المذل	(زلت دینے والا)
لہ	المسبح	(خوب بخنے والا)
الموحسن	المعبر	(بہت اچھ کرنے والا)
الموحس	المحکم	(نہایت سہرین)
الملک	العدل	(انصاف کرنے والا)
المسوس	اللطیف	(سیربان)
المسلم	الحسیر	(بہت باخیر)
	الحنیم	(بہت ہرودار)
	العظیم	(بہت بڑا)
المہین	النور	(بہت احاف کرنے والا)
الغیر	الشکور	(بہت تہرواں)
المشکر	العی	(بہت بلند)
المعانی	المکرم	(بڑا)
المباری	الحمیط	(گھروں)
المصور	الیقین	(قدرت رکھنے والا)
المفاز	العصیب	(مساف پینے والا)
المفاز	الجلیل	(بڑا، اوتڑ)
الموہاب	المکریم	(سرمایان بخشی)
الموزی	التریب	(گھر)
المفاح	المعوی	(دعا کی سنت والا)
المظم	الموسع	(کھڑا کی کرنے والا)
المطہر	المعکم	(بہت نا)
المسط	الودود	(بہت محبت کرنے والا)
المعاض	المعصب	(محبت کرنے والا محبت کے جانے کے ناک)
المطیع	الہات	(پڑھنے والا)

کہ خدا کے ایک ہزار نام ہیں، جب کہ ان کو محاسن ہے کہ یہ خود
بوت ہی نام ہے ۱۰۱ اپنا یہ بعض صوفیاء کا خیال ہے کہ اسلام الہی ہے
نہج ہیں اور واحد یہ ہے کہ قرآن وحدہ میں اس بات کا کوئی واضح
اشارہ نہیں ہے کہ کتاب وحدت میں مذکور ناموں کے علاوہ کسی
دوسرے نام سے اس وحدہ کی کا ذکر نہیں کیا جاسکتا۔

مشہور مفسر علامہ شب الدین آلوسیؒ نے رائے بھی کی ہے
کہ اسلام الہی کی تحدید نہیں ہے، قرآن وحدہ اور اشعار سے
ثابت ہوئے والے ناموں کے علاوہ دوسرے ایسے ناموں سے بھی
اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاسکتا ہے، جو جناب باری تعالیٰ کے شان ثناء
ہوں، اور یہ ضرور ہے کہ ان میں کافی اضافہ اور تحقیق کی ضرورت
ہے کہ (توحید باللہ) مبرا اثباتی ضد فعلی میں کوئی کتنا نہ ہو جائے،
واقع الحروف کی بھی کئی رائے ہے کہ گواشیط اور ہجر کی ہے کہ
صرف ان ہی ناموں پر استناد کیا جائے جو قرآن وحدہ میں مذکور
ہیں، جن پر ائمہ کا اجماع ہے، لیکن دوسرے ایسے نام بھی لئے
جاسکتے ہیں، جن میں اللہ تعالیٰ کی عظمت شان پر ہی مرجع خواہی
جائے، اس لئے کہ ان کے سے اسلام الہی کے توفیق ہونے کا کوئی
واضح ثبوت نہیں ملتا۔

جو لوگ اسلام الہی کو "توفیقی" مانتے ہیں وہ بعد مذکورہ کے
دوسرے بزرگ محدثوں کی اس حدیث "کی یہ تعبیر کرتے ہیں کہ ان
ناموں سے اللہ تعالیٰ کو نہ پکارا جائے جن کا قرآن وحدہ میں مذکور
نہیں، مگر وہ معنی کے اعتبار سے صحیح ہوں، مثلاً "ثالئی" کہا جائے۔
"طیب" نہ کہا جائے، "کریم" کہا جائے، "غنی" نہ کہا جائے،
"لود" کہا جائے، "ابلی" نہ کہا جائے، "امام تقیؑ" اور علامہ
سعدیؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔

تھ یہ خصوصیتیں، اس کے علاوہ سند ایسا اخلاقی ہیں جن کے اسلام
الہی ہونے پر اعتبار ہو چکا ہے، جیسے صالح، معبود، واجب، قدیم
اور طاعت، مشکین کثرت سے اللہ تعالیٰ کے لئے ان اخلاق کا
استعمال کرتے آئے ہیں، حالانکہ قرآن وحدہ میں ان کا کوئی
ذکر نہیں ہے (۱)۔

کیا اسلام الہی توفیقی ہیں؟

اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسلام توفیقی ہیں یا نہیں؟
جنی جو خصوصیات نام ہیں اور کتاب وحدت میں منقول ہیں، صرف
انہی ناموں سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاسکتا ہے، یا دوسرے ناموں
سے بھی؟ ایک گردہ کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اہل توفیقی ہیں،
جو نام قرآن وحدہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے ذکر ہوئے ہیں، ان کے سوا
دوسرے ناموں سے آپ کا ذکر مناسب نہیں، اسی طرف مفسر و نازی
کا رجحان ہے، امام نازی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہم توفیقی
ہیں، لیکن صفات توفیقی نہیں ہیں، (۲)۔ چنانچہ ہم اللہ تعالیٰ کو
"ثالئی" تو کہہ سکتے ہیں طیب نہیں کہہ سکتے، "طیب" کہہ سکتے ہیں
"انفیر" نہیں کہہ سکتے، لیکن رائے امام غزالیؒ کی ہے، امام غزالی
فرماتے ہیں کہ جب ہم میں سے کسی شخص کا لوگ اپنے طور پر نام
رکھنے لگے تو اسے سوا واجب سمجھا جائے، تو اللہ تعالیٰ کی شان میں ہے
اجہاد کی سوا واجب سمجھا جائے گا، (۳)۔ تاہم اگر بطلانی، امام غزالی
اور سبزل (دیگرہ کی رائے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہم توفیقی نہیں ہیں،
لیکن یہ ضرور نہیں کہ قرآن وحدہ میں مذکور ناموں کے علاوہ
دوسرے ناموں سے اللہ تعالیٰ کو سوا نہ کیا جائے۔

نام الحرفین سے بھی لکھا رائے نقل کی گئی ہے اور امام غزالی
اور امام علیؑ کا بھی یکساں مسلک ہے، علامہ ابن عربیؒ سے منقول ہے

(۱) تصنیف کبیر، ۹۷۱

(۲) مجمع الزوائد، ۳۵/۴

(۳) رد المحتار، ۵۶۸

(۴) حوالہ سابق

ہے، اور اگرچہ کسی پرستی نہیں ہے۔

خود قرآن مجید نقلی ہے کہ ہر زبان کی ہر زبان میں اللہ کا نام نازل ہوا اور ہر زبان میں رحمت دے دینے والے مکمل اور انبیاء بھی مکمل اور اسرار میں ظاہر ہے کہ ان کتابوں میں اللہ تعالیٰ کا نام انہیں زبان میں لایا گیا ہو گا۔ یہ کہ اصل کتاب تو حیرانی اور سرکاری اور کوئی اور زبان میں ہو اور لوگ سمجھتے ہوں اس کو لیکن نام اللہ تعالیٰ لایا گیا ہو عربی زبان میں۔

بلکہ قرآن مجید نے تو ایک حد تک اس کی تصریح کی ہے کہ خدا کے ساتھ کوئی اور عربی زبان ہی کے ساتھ نہیں ہیں اور تو صرف انسانوں کی مختلف زبانوں میں بلکہ مختلف مخلوقات کی زبانوں میں بھی ہیں چنانچہ ارشاد ہے :

خَوَلَعُ الْعَالَمِينَ طِبْطِبُ طَبْطَبُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتَنَسَّ
لَنَسْجَعُ لَا مَعْبُودَ إِلَّا اللَّهُ طَبْطَبُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (الحشر ۳۳)
وہ اللہ ہی ہے جو خلق کا منسوب بنائے والا اور کسی کو
نہ نہ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت دہی کرنے
والا ہے، اس کے لئے بحرین نام ہیں اور چیز جو
آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کر رہی ہے۔

ظاہر ہے کہ آسمان اور زمین کے تمام انسانوں، انسان کے علاوہ دوسری عقلی مخلوقوں، ان کے علاوہ دیگر حیوانات اور پھر نباتات و جمادات سب کی زبان ایک عربی ہی تو نہ ہوگی اور خود وہ اپنی اپنے زبان ہی میں اللہ کے اسرار میں تسبیح پڑھتی ہوں گی!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایسا جاہلیت میں تھا کہ لفظ "اللہ" ہی سے ذات والا تعالیٰ کو موسوم کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعائیں "یا اللہ، یا رحمن" کے لفظ کہتے تو وہ اعتراض کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو یہ کہتے ہیں

کی آغوش میں پڑا ہوں چڑھی ہے، لیکن یہی نہ، یہودی، ان کے اندر ہی اہل لہو تو دیکھ کا تصور موجود ہے، وہ اپنے شرک کو بھی شرک کہتا اور کھانا پینا نہیں کرتے۔

روم کے ہندو الفاظ و سواں میں ضیاء برہمن کی ضرورت ہے، اسی سے کہ اس مذہب کے متبعین نے جس طرح رام کی اور کرشن کی کی طبعیات کو شرک و بت پرستی سے آلودہ کیا ہے، تاکہ جڑ نہیں، ان رسول بھی جس کی کوئی محبت ہو جو ہو لیکن اگر حقیقت کے بعد بت ہو جائے کہ ان میں بھی اللہ تعالیٰ کا مرتبہ، اس کی ذات و صفات اور توحید کے سمائی کوئی بات نہیں ہے تو اس کے رد پر بھی اللہ تعالیٰ کو موسوم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

فلح مہالوہ شعرانی نے بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام اسرار و نوکری زبان میں، ان قابل احترام ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں :
اللہ تعالیٰ کے اسماء میں زبان میں بھی ہیں تاکہ تعظیم
ہیں، اس لئے کہ ان سب کا مصدر اللہ تعالیٰ ہی
کی ذات ہے، کیوں کہ عرب بھی کبھی اللہ تعالیٰ
کے نام کو غیر عربی زبانوں میں لیتے ہیں، مثلاً فارسی
میں خدا، چھٹی میں "دات" اور فرنگی میں "کریستور"۔
تم ان ناموں کی تحقیق کرو تو معلوم ہوگا کہ خود ان
لفظ میں بھی یہ نام تعظیم و احترام ہی کے لئے
استعمال ہوتا ہے۔ (۱)

اصل یہ ہے کہ عربی زبان کی نصیبات و ضمیمہ کے باوجود کوئی بھی زبان اپنی ذات میں غیر اسلامی نہیں، اصل نسبت اور اصیت الفاظ ہی نہیں مطلق اور مقررہ و ضمیمہ کی ہے، اسی سے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تو نماز کی حالت میں مجبوری اور عربی سے باقاعدگی کی صورت میں خود قرآن مجید کا بھی ترجمہ پڑھ دینا کافی

اور خود بھی شرمکے ہیں۔ (خود پوشہ) اور سنی طرف یہودیوں کو یہ
 امر اصراراً دہرائے خالی کے لئے رخصتی کا خاندان ادا کیا۔ جس لئے وہ
 کہتے ہیں کہ یہ بات ہے کہ قرأت میں تو جو جن کا لفظ کثرت سے
 استعمال ہوا ہے اور قرآن میں نہ ہو گا کہ کثرتاً تم ہے اپنا فہم یہی
 کے جواب میں یہ بات یہاں پہنچائی۔ (۱)

قُلْ أَفَعَمَّيْتُمُ اللَّهُ أَنْ يَرْسُلَ الْخَبْرَ الْبَاطِلَ الْأَمْرَ الَّذِي تُمَارُونَ فِيهِ
الْأَمْرَ الَّذِي تُمَارُونَ فِيهِ (١٠٠)

اس نام سے بھی پکارا جاتا ہے (پڑھ سکتے ہو) اس کے بہت سے مترادف ہیں۔

قرآن مجید کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انہی بھیجا امام
 سے جو شیعہ کوئی کلمات کہتے تھے، سوزاؤں سے، اور خود انہی بھی
 زبان کا یہ واقعہ تھا کہ اس سے بچا جاسکتا ہے، اور دوسری طرف
 شیعہ کہیں عرب اور یہود کا جواب بھی دیا کہ "اللہ اور محمد" ایک
 ملاقات سے منع اعمال کے دو نام ہیں، صفات اور ذات کے، خود اسے
 ذات کا خود انہی نہیں کہتے یہ جی تو حید کے مطابق بھی جائے،
 خواہ اسے مقدمات کے تصور سے مستحسن نہیں دیکھا، ہاں یہ ضرور ہے
 کہ "محمد" واقعہ و محضہ اور کہنے والا (۱۰)

[illegible]

(اگرچہ ہمارے تعمیرات مختلف ہیں، لیکن ان کی سر سے تصور
تصویر کے اسکا ایک حسن کی تعریف ہے اور ان میں سے ہر تعمیر
نور سے جمالیاتی غریب شہرہ رفتی سے ہے۔

اسکا جائیگی سے بدوں کے نام

ابنی خالی کے مجلس اسم یعنی اللہ "خ" کے ارجہ کسی اور کو

ہم نہیں دیکھا کہ کسی نے اس طرح اللہ تعالیٰ سے ایسے منہائی و کم جو گفتگو کی ہے اس لئے کہ وہی ہوں اور کوئی انسان نہیں دیکھا جس نے اس سے تعریف نہیں کی ہوگی۔ ان سے ہندو، مسلمان، عیسائی، جین، سکھ، مثلاً، فرقہ وارانہ، مذہب، طبقات، اور دیگر امتیازات، عقائد، اور فہم غریبہ اللہ تعالیٰ سے منہ ہیں ان کا کوئی حصہ ان سے نہیں ملتا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و عافیت نامی سے یہ ہیں جو خدا اور بندوں کے
 درمیان مشترک ہیں اور جو بات ہے کہ خدا اور بندوں کے درمیان
 اس وصف کا خدا کسی نوعی نسبت نہیں، مثلاً علی، کبیر، درجہ وغیرہ
 کہ "علی" کے معنی "سے"، "کبیر" کے معنی "جس سے" اور "درجہ" کے
 معنی "مہربان" کے ہیں، بلکہ جہاں اور جہاں کی کسی نہ کسی درجہ
 میں انسانوں میں لگتی رہتی ہے، یا درجہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ
 کسی نوعی درجہ میں سے خدا کو کسی نسبت نہیں، اور یہ الفاظ
 اور اسے ان الفاظ کا معنی رکھنا چاہئے۔

کھڑا رہ جاتا ہے کہ لوگ مہرِ مومن کی ہونے رحمن اور
عبدالغفار کے بجائے غدار بل دیا کرتے ہیں۔ اگر ان کو غدار اور
مومن کہنے ہوں تو ان کے عقیدہ کے کئی اہل حق اور غدار ہے تو
یہ کچھ ہو گا اور اگر ان عقیدے کے بغیر جان و مال کو جو کچھ میں ملے جو ان کے
مکرم ہے اور غدار ہے۔

ابن حواریؒ یہ ہے کہ اگر کسی کا بیٹہ عبدالکریمؒ، عبدالملکؒ، عبدالرحیمؒ وغیرہ ہو، اس کی بیٹہ کے نام درج کریم، اور بیٹے کے نام سے اس کو چار بار جنت تبارک و نعم ہوگا! جب کہ خدیجہؓ کا نام بھی گرامر، نجوم وغیرہ کے کلمات سے نکلا ہے۔

تو بارہ دھواں کے نونکے تھوڑے اور کتبہ میں اس عاجز کو
 سجدہ میں کوئی تعریف نہیں مل سکی۔ لیکن اپنا نشان یہ ہے کہ یہ

۱۔ جنس اور خاں کی حالت میں لفظ اللہ جوعا یا کول ایسی
ذکار کرنا چاہیے کہ خدا کو یہاں تک کہ ذات کا جواب دینا
ہوگا اور مست ہے۔ (۳)

۲۔ یہی ہے ہم سب کی زندگی میں وہی ہے خدا کا
مکرم ہے۔ — اس میں سے پہلے سورہ اعراف اور صافات میں
مکتوں میں اسے پڑھنا چاہیے۔ پانچ ناموں نے لکھا ہے کہ
جب انہی آیتوں پر اس وقت بھی وہی دلی میں یہ الفاظ کہیں۔
الحمد لله الذي خلق من بعد الموت الموتى

مہدو ۱۰۰

۳۔ قرآن مجید میں خدا کے لئے ہے، اس لئے کہ
(اللہ) کے انسان کو یہ کہہ دے کہ وہ کسی دوسری
خدا کا وجود نہ کرے۔ زبان سے اس کا نام نہ لے
وہ کہے۔

اس میں سے قسم

۴۔ لفظ "اللہ" کا تعلق ہے کسی اور نام سے جس کا تعلق
ہے اور اس سے کہہ دے کہ اسی طرح اللہ کی صفات سے کہہ
ہو جاتی ہے لیکن اگر خدا کا نام لے کر قسم نہ کھاتی ہوئے، بلکہ کسی
اور سے کہی اور وہی کہہ لے تو قسم نہ کھاتی ہوئی ہے۔ (۱۰)

بعض تجویزی احکام

۱۔ لفظ "اللہ" میں "ل" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
معی میں "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
ایک ہی صفت میں "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
معی میں "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے

۱۔ صورت میں "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
نسبت سے ساتھ "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
میں یہاں "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
لے لیا کہ "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
ہو گئی کہ یہاں "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
بے تاب خیر نہیں ہے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
لفظ ان میں سے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
کے الفاظ سے کسی "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
شروع کی ہے ذات خداوندی "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
ہے جس کا یہ نام نہ تھا کہ ہے۔

اللہ کا نام لینا کب مکرم ہوئے؟

۱۔ احتیاط کی حالت میں کسی بھی طرح اللہ کا نام لینا مکرم
ہے، لیکن میں کہہ دے کہ اس نے اس میں "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
جواب دینا، اللہ کا جواب دینا، اللہ کا جواب دینا، اللہ کا جواب دینا
ہو اس حالت میں لیتا ہے، "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
اللہ کا نام لینا سے پہلے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
تو یہ "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
اللہ کا نام لینا سے پہلے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے

۲۔ نماز کا مقصد اللہ کا ذکر ہے۔ اس لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
قول "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
اللہ کا ذکر "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
ہو تو نماز کا مقصد "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے "لا" کے لئے
ہے۔ (۱۰)

(۱) معنی اللہ کا ذکر

(۲) معنی اللہ کا ذکر

(۱) معنی اللہ کا ذکر

(۲) معنی اللہ کا ذکر

(۳) معنی اللہ کا ذکر

قرأت اور اونٹنی کا جو حکم تھا، میں نے اسے ایسا ہی کیا۔ وہ میرا
حالات میں بہت اچھا تھا، مجھے جس طرح اللہ تعالیٰ کے شہداء
میں آنے والے ہیں، وہ نماز میں بھیج کر چڑھتا دیکھتا تھا، وہی
طرح نماز کے باہر بھی حکمت کے دوران میں درست نکلتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر پر حمد یہ کلمہ

اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر روز ستر بار اور ایک سو بار پڑھنا چاہئے،
اس کے لئے کہ مستحب ہے کہ میں نہ پڑھتا تھا، اللہ نے کہا، اگر میں کہ
پڑھتا تھا تو اس نے فرمایا: (۱) اے صریح اگر کسی اور شخص کی
زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ سچا ہے، اگرچہ وہ اللہ کا
کوئی کلمہ بھیجے، جتنا اللہ غیور کہہ جائے، (۲) — اگر ایک مجلس
میں تین بار یہ کلمہ پڑھوں تو اللہ تعالیٰ کا پاک نام سننے پر ہر مجلس
میں میرا بارگاہی ہے، اگر نہ کیا تو یہ اس کے لئے دوزخ میں
رہے گا، اس لئے کہ انسان جس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی حمد پڑھتا
و اللہ کی حمد کہے، وہ اس وقت کا بھی گناہ ہے کہ اس کی زبان حمد
باری کے لئے استعمال ہو، اس کے لئے کہ انسان ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی نعمت
سے مرزا، دیکھتا رہے تو اس کا پیرا، اسی جو گناہ کر لے گا، (۱)

○ ○ ○

چند نیکو شہداء لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے غیر تحریر میں
"اللہ اکبر" کہہ دیا تو میری دوست نہیں ہوگا اور نمازی شروع نہیں
ہوگی، اگر وہ مسلمان نماز کے وقت دعا پڑھے گی، (۲) اگرچہ بعض
شہداء نے فرمایا ہے، دعوت کفر قرار دیا ہے، (۳) چنانچہ لکھی ہے، نصیری
میں ہے کہ اللہ اکبر کے شراب میں "اللہ اکبر" ہے، (۴) اگرچہ میرے
"اللہ اکبر" میں اللہ اکبر اور حالت میں اس طرح پڑھ جائے تو
گناہ نہ ہو، سب سے زیادہ اس کے لئے کہ کفر کا قیاس نہیں لگایا جائے گا، (۵)
ہمارے زمانہ میں عوام ہر گناہ میں لگے ہوئے ہیں، ان میں سے
"اللہ اکبر" اور "اللہ اکبر" کی بات کو بھیج کر پڑھتا ہے، یہاں
تو یہ قرأت کی رو سے غلط ہے، نہ ہر اس کی وجہ سے سنی میں کوئی
شہادہ نہیں ہوئی، اسی طرح "اللہ اکبر" نے اس کو "اللہ اکبر"
قرار دیا ہے۔

وہم عنہا لیسر حقی حکمک اذہم دل محمد لہ
وہم عنہا لیسر حقی حکمک اذہم دل محمد لہ
اللہ تعالیٰ کی حمد پڑھنا، (۶)
اللہ تعالیٰ کی حمد پڑھنا، (۷)
اللہ تعالیٰ کی حمد پڑھنا، (۸)
اللہ تعالیٰ کی حمد پڑھنا، (۹)
اللہ تعالیٰ کی حمد پڑھنا، (۱۰)

بیش اللہ "اللہ اکبر" بہت درست ہے، چنانچہ قرآنی عائشہ کی
شہادت ہے۔

اللہ اکبر (۱)

اللہ تعالیٰ کی حمد پڑھنا، (۲)

اللہ تعالیٰ کی حمد پڑھنا، (۳)

(۱) کی بری ۲۵۷

(۲) ص ۲۵۷ کی بری ۲۵۷

(۳) مرصع القلیب ۲۵۷

(۴) ص ۲۵۷ کی بری ۲۵۷

(۵) پندرہ کتب ۲۵۷

(۲) خلاصۃ القلیب ۲۵۷

(۳) مرصع القلیب ۲۵۷

(۴) ص ۲۵۷ کی بری ۲۵۷

(۵) پندرہ کتب ۲۵۷

۱۱۔ جب آپ کا جسم رک کھڑے ہوئے اس وقت ملازم اسلام۔
 ۱۲۔ رسول اللہ کے علاوہ دوسرے لوگوں پر صلاۃ و سلام۔
 ۱۳۔ صلاۃ و سلام کے مواقع۔

اس مبارک آنے پر صلوٰۃ و سلام

جہاں تک نماز میں ملازم اسلام کی بات ہے تو یہ مسئلہ اہل کام
 نماز سے متعلق ہے۔ فقہ ملازم کے تحت اس کا ذکر آئے گا۔
 جہاں تک نماز پر بارہ پر صلاۃ و سلام کی بات ہے تو اہل خبر و
 طہر کے لئے اسے مستحب قرار دیا ہے، لیکن جمہور کے رائے یہ ہے کہ
 بطور رد و رد چھوڑا جائے۔ امام شافعیؒ، امام مالکؒ، وغیرہ نے فرمایا،
 امام نوویؒ، حنفیہ میں جصاصؒ، و زنی، حافظ ابن ابی شیبہؒ اور طبر
 انہ حریم ظاہری کی راہ امام شافعیؒ کی رائے یہ ہے کہ نماز کے بار بار نماز
 کے اندر نہ گئی جس کی سے تم ایک دفعہ شرط وقت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم پر وارد چڑھا تھا، فرمایا، ”اجب ہے جیسے کھڑے ہو کر
 چڑھا، ”اجب ہے،“ خاص میں۔“ اسی پر جمہور ائمہ کا قوی قرار
 دیا ہے جو قول مسعودیؒ (الاصناف) اور طبرقی نے لکھا ہے: لا
 خلاف فی وجوبہا فی العمر مرة (۱۰)۔

اگر ایک مجلس میں بار بار ذکر آئے؟

یہ بات بھی قریب قریب متفق علیہ ہے کہ جب آپ کا نام
 سے یا کسی اور سے آپ کا ذکر کرنے پر آپ پر بار بار بھیجا جائے ہے
 لیکن کیا اگر ایک ہی مجلس میں بار بار ذکر مبارک آئے تو بار بار
 کہیں واجب ہوگا یا نہیں؟ کسی ایک بار رد، جیسا کافی ہوگا؟ جیسا کہ
 ایک ہی آیت بعد کو اگر مجلس میں بار بار پڑھائے تو ایک ہی بار
 سمجھو واجب ہوتا ہے؟ امام شافعیؒ کے نزدیک بار بار رد واجب ہے
 اور امام کریمؒ کے نزدیک ایک بار کہنا کافی ہے اور ہر بار کو مستحب،

۱۴۔ الا سلام بفضل الصلاۃ علی السی علیہ
 الصلاۃ والسلام (ابوہدادہ شیری مالکی)
 ۱۵۔ جلا، الا سلام (ابن قیم مکی)

۱۶۔ العسر العسر فی الصلاۃ علی الشہر
 لغیر (ابن منیر مروی عن ابن عمرؓ و تہذیب مالکی)

۱۷۔ فصل التسمیۃ علی السی الکرم
 (ابوہدادہ مالکی و تہذیب)

۱۸۔ نور الابصار المحضۃ بفضل الصلاۃ علی
 السی فصحا (حافظ ابن حجرؒ و تہذیب)

۱۹۔ دفع الشک فی الصلاۃ علی نبی المرسلۃ
 (شہاب الدین ابی بکر مکی)

۲۰۔ صلاۃ و الشرف فی الصلاۃ علی سید البشر
 (علامہ محمد الدین فیروز آبادی)

۱۱۔ کے علاوہ اور بھی متعدد کتابیں ہیں جن کا خلاصہ مذکور ہے
 اپنی معروف اور مصیبت افروز کتاب ”القول البلیغ فی الصلاۃ
 علی العیب الشفیع“ میں ذکر کیا ہے (۱)۔ اسی مسئلہ کی
 ایک اہم کتاب امام میل بن حنفیؒ (۱۹۹ھ-۲۸۳ھ) کی
 ”فضل صلاۃ علی لیس“ ہے، جو مہاجرین و عجمی کی تحقیق کے
 ساتھ، مشرق و عرب میں سعودی عرب سے شائع ہوئی ہے۔

صلوٰۃ و سلام سے متعلق مسائل

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ و سلام سے چند مسائل
 متعلق ہیں۔

۱۔ نماز کے اندر صلاۃ و سلام۔

۲۔ نماز سے پر صلاۃ و سلام۔

۳۔ جب آپ کا ذکر مبارک آئے، جب وقت صلاۃ و سلام۔

(۱) القول البلیغ، ص ۱۱، دیکھئے: المؤلفات، ۲۹۱

(۲) کتاب الکتاب المستفاد من عبادہ

اہم امور کے مواقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اشراف کی تہذیب کے لئے ذکر کرے سنایا تیسرے وقت: (۱۰)

جب درود بھیجنا خلاف ادب ہے؟

یہ مواقع وہ ہیں جن میں حضور پر صلاۃ اسلام بھیجنا خلاف
ادب ہونے کی وجہ سے مکرم ہے، علامہ حنفی نے اس سلسلہ میں
تقدیراً اخیر کے علاوہ نماز میں کسی اور موقع پر درود پڑھنے کا ذکر کیا
ہے، لیکن علامہ شافعی نے سات مواقع کا ذکر کیا ہے، بطریق فقہاء
عاجزہ فرجہ و فراغت میں مسلمان کی تشہیر ٹھوکر کمان، عجب و عجیب
اور چٹور کو زبانی کرنے کے وقت، (۱۱) — ان میں سے زبانی کے
وقت درود شریف پڑھنے کو اس لئے منع کیا گیا ہے کہ بیچ پر تھا اللہ
کی کا نام لے کر ادب ہے، اگر اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود شریف بھیجنا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کے ہم کو
شریف کرنے کو مجبور ہوئے، اس اعتبار کا خیال ہے کہ میں مواقع
پر صلاۃ اسلام کی کرامت ہے وہاں آپ کا سرگراہی لیز بھی نکرو،
ہوگا، کیوں کہ یہ بھی خلاف ادب ہے۔

درود سے متعلق مسائل

☆ اشراف قرآن مجید کی تلاوت کے درمیان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا ذکر آیا تو رک کر درود شریف پڑھے، بلکہ قرآن
مجید کو اس کی توجیب کے مطابق پڑھتا جائے، بلکہ جب قراءت
سے آگے ہو جائے تو درود شریف پڑھ لے، یہ افضل طریقہ ہے، اگر
چاہے یہ بھی ہے کہ ای وقت تک کر درود پڑھ لے۔ (۱۲)

☆ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سر جلات آئے،
لیکن آپ کی طرف لوٹنے والی، غمیر لائی جائے، اور ایسی ہی

کہ پر احمد علی اللہ علیہ وسلم لکھنے کے بجائے صرف مصمم یا کوئی اور
کلمہ لکھ لکھو، پڑھنے کے وقت کہ صرف معاذ لکھ جائے سلام کو
بھونچا دیا جائے، مثلاً صلی اللہ علیہ وسلم کو بھونچا دے، اور ان دونوں
باقیوں سے حدیث کے اسرار و طلب کا انتخاب کا مشورہ دیا ہے۔ (۱۳)

درود و سلام کے مواقع

کئی مواقع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف
بھیجنا چاہئے، عمار خذول نے ان سلسلہ میں اپنی بیعت پر فرور
ذیلیق "القول لیدع" میں ایک متعلق باب ایک پر ذکر کیا ہے،
اور اہم حدیث و آداری بروٹھی میں بڑی تفصیل سے اس پر گفتگو کی ہے،
اس وقت ان تمام کو ذکر کرنا غریب کام کا باعث ہوگا، علامہ شافعی نے
بھی اختصار کے ساتھ ان مواقع کا ذکر کیا ہے، یہاں ان کے تذکرہ
پر اکتفا کیا جاتا ہے:

بعد کے دن، بعد کی شب، اختار اور اور معمرات
کے دن، منج اور شام کے وقت، مسجد میں داخل ہوتے
وقت اور مسجد سے نکلنے وقت، عشاء اور پر بعد اور
دوسرے خطیوں میں، مؤذن کی آذان کا جواب دینے
کے بعد، قامت کے وقت، دعا کے شروع اور سہان
اور اخیر میں، دعا و ثلوت کے بعد، تلبیہ سے فارغ
ہونے کے وقت، ایک ساتھ جمع ہونے کے وقت،
جمع ہونے کے بعد حاضر ہوتے وقت، ہنر کے بعد،
کان بچے وقت، حدیث پڑھنے کے شروع میں اور ختم
پر، اختلاف اور لفظی تیسرے وقت، مصطفیٰ، حدیث،
طالب علم، خطیب، منبر کا بیعت و بیچ والا، منبر کا
کرنے والا، دوسرے کا تاج انعام دینے والا، شام

(۱۰) رد المحتار ۲۲۸/۱۰

(۱۱) معانی جدیدہ ۲۶۵

(۱۲) القول لمصنف ۵۳

(۱۳) رد المحتار ۲۲۸/۱۲

خبروں میں "آپ" کا قلم ہے، جو درود زبان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، تو کیا ایسی خبر کے استعمال کے وقت بھی درود شریف پڑھا جائے؟ — مجھے اس مسئلہ میں کوئی مرکز نہیں ملی، تاہم اسی حد تک خیال ہے کہ چوں کہ اس سے بھی مقصود آپ صلی کی ذات مبارک ہے، اس لئے اس موقع پر بھی درود شریف پڑھنا اور گھسا جانا چاہئے۔

☆ جن اوقات میں نذر پڑنے سے منع کیا گیا ہے، وہاں میں درود پڑھنا قرآن مجید پڑھنے سے افضل ہے اور بقیہ اوقات میں قرآن مجید پڑھنا افضل ہے۔ (۱)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور پر مضافہ بھیجا کر دے، ایسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مضافہ بھیجی جائے اور حکمنامہ دوسروں پر، جیسے یوں کہا جائے: السلام علی عیسیٰ وعلیٰ محمد وعلیٰ آلہ و اصحابہ تو درست ہے۔ (۲)

رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے ساتھ ساتھ آپ کی توقیر و تعظیم اور انکرام و احترام بھی واجب ہے اور اس میں ذرا بھی تساہل کی گنجائش نہیں، اسی لئے اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ شان و علا ج میں گستاخی ہر جب کفر ہے، اور ایسا شخص واجب القتل ہے، اس پر ائمہ، جو متفق ہیں، البتہ اس میں اختلاف ہے ساتھ بعض تائب ہو جائے تو دنیا کے حکم کے اعتبار سے اس کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟ اس مسئلہ میں شیخ طاہر بن احمد بخاری نے طائر مرغی کا قول اس طرح نقل کیا ہے:

جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہا،

تو میں کی، کسی کوئی یا شخص سناٹے میں مصیب لگایا

آپ کے ذاتی اوصاف میں سے کسی پر شکستہ چٹکی کی تو وہ شخص مسلمان ہو یا غیر مسلم، یہودی ہو یا عیسائی ہو یا مشرک، اسلامی مملکت کی پہلے میں ہو یا کسی دشمن اسلام مملکت کا باشندہ اور یہ سب و شتم بالا وارد ہو یا مملکت و بھول کی وجہ سے یا حرجاً، ہر صورت وہ ایسے کے لئے کافر قرار پائے گا اور اس کی توبہ تک ناقابل قبول ہوگی، نہ خدا اللہ قبول ہوگی، اور نہ خدا الناس، شریعت مطہرہ میں اس کا یہ حکم فقہاء حنفیہ فرین کے نزدیک ازلی ہے اور فقہاء حنفیہ بھی اسے ایسا کیونکہ واجب القتل سمجھتے ہیں۔ (۳)

لیکن علامہ شامی کا خیال ہے کہ فقہاء حنفیہ کی طرف شامی رسول کی توبہ قبول نہ ہونے کی نہایت درست نہیں ہے، شامی نے اصول افتاء پر اپنی مشہور کتاب "شرح فتاویٰ رمہ المعنی" میں بھی انور "رد المسند" میں بھی اس پر تفصیل سے بحث کی ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ حنفیہ کے نزدیک اور شافعی کے قول مشہور کے مطابق پیسے شخص کی توبہ قبول کی جائے گی اور اس پر سزا کے نفاذ نہیں ہوگی، جب کہ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور وہ ہر حال قتل کیا جائے گا، اس اختلاف کی بنیاد یہ ہے کہ حنفیہ اور شافعی کے نزدیک محرم رسول و جبرائیل ہے اور مردہ کی توبہ قبول کی جاتی ہے اور مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ مردہ بطور مردہ شرعی کے ہے اور مردہ شرعی جب ثابت ہو چکی ہو تو توبہ کی وجہ سے معاف نہیں ہوگی اور حکم دیکھنا جاری ہو کر رہتا ہے۔ (۴)



(۲) فتاویٰ حنفیہ ۵/۵

(۳) رد المحتار ۹/۲۸۸

(۱) فتاویٰ حنفیہ ۳/۱۷۵

(۲) خلاصۃ الفتاویٰ ۲۸۵

سمجھا جاتا ہے۔ اس میں ایسے بہت سے ایسے احکام موجود ہیں جن میں امام شافعی نے کبھی آداب صحابہ سے استدلال کیا ہے، مثلاً حضرت الامام کے نزدیک "نہین لہو" کا مصداق وہ قسمی کلمات ہیں جو سبب نافرمانی پر آجاتیں اور اس کے لئے وہیں کھل حضرت عائشہ کا لڑائی ہے :

ما لای مذهب الیہ فهو عداوت عشتا . (۱)

آداب کی وجہ سے جو شخص روزہ نہ رکھے، امام شافعی اس پر نکرہ و اذاب قرار دیتے ہیں اور اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لئے سے استدلال کرتے ہیں۔ (۲)

اس سے امام شافعی کی طرف آثار صحابہ کو حجت نہ جاننے کی نسبت کچھ ٹھیکر نہیں آتی، اصل یہ ہے کہ امام شافعی کسی حد تک نبوی کی موجودگی میں آثار صحابہ کو درجہ اعتبار تک نہیں سمجھتے :

ان کا ہی : روخا عنہ . دون رسول اللہ حبیب
بعضالہم . فقت ابی ماعذلقہ وحبیب رسول
لقد لزمی ات بوعلمہ (۳)

دوسری طرف صورت حال یہ تھی کہ امام شافعی کو جن دو جماعتیں فقہاء حنبلیہ اور اہلکبیر سے ساتھ چلنی پڑی، دونوں ہی بعض حالات میں آثار صحابہ کو خیر و احقر ترجیح دے دیا کرتے تھے، امام شافعی کو اس طریقہ ترجیح سے سخت اختلاف ہے اور انھوں نے اپنے مزاج کے مطابق اس پر شک و شکوک کیا ہے، مثلاً حدیث میں ہے کہ پانچ دین سے کم مقدار نقد میں مشروط واجب نہیں ہے، مخالف اس پر عامل نہیں اور علاوہ کتاب و سنت کے عموم کے بعض صحابہ کے آثار سے بھی اس پر استدلال کرتے ہیں، امام شافعی نے اس پر نقد کیا ہے، (۴) — حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کا بیٹھا پاک

میں امام شافعی سے وہ انہی متقول ہیں صحیح اور جہد قول یہ ہے کہ حجت بھی نہیں، قول قدیم کے مطابق حجت ہے، پس اگر امام صحابہ کے ایسے اقوال کو حجت مان لیں خود وہ قیاس پر ۔ ۔ مقدم ہوگا ۔ ۔ اگر صحابہ کے درمیان اختلاف رائے ہو تو قول یہ کہ کے مطابق کسی کی تقلید جائز نہ ہوگی، بلکہ دلیل پر فیصلہ کیا جائے گا اور قول قدیم کے مطابق دونوں اقوال حجاز و عراق میں صحیحے جائیں گے اور ایک کو دوسرے پر اس بنیاد پر ترجیح دی جائے گی کہ صحابہ کی زیادہ تعداد کس رائے کی حامی ہے ؟

اس ماحول کا خیال ہے کہ یہ بات جو امام نووی نے بھی یہ اور عام طور پر جو علماء اصول کے درمیان معروف ہے، کھل نظر ہے اور خواہ حضرت الامام کی تحریروں سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی ہے، امام شافعی اگر اس میں تحریر فرماتے ہیں :

طاعت ابی ہاشم قول واحد ہذا لم اجد کھانا ولا
سنہ ولا اجسادھا ولا حیثانی معا ہذا بحکمہ
بحکمہ اور وجد معہ لباس وقل ملو جد من قول
الراشد منهم لا بعد لہ طورہ من ہذا . (۱)

میں کہتا ہوں کہ ایک صحابی کے قول کی بھی اطاعت کی جائے گی، بشرطیکہ کتاب اللہ، سنت رسول ۔ ۔ ۔ برابر اس کے ہم اور حکم کا امتداد یا کسی کا نہ پایا جائے، لیکن یہاں کہ ہوتا ہے کہ کسی صحابی سے ایسی رائے متقول ہو کہ دوسرے صحابی نے اس سے اختلاف نہ کیا ہو۔ امام شافعی کی کتاب الامم میں کون کے قول کو چھوڑ کر لکھتا کہ

(۱) الامم ۱۶۷

(۱) الامم ۱۶۷

(۲) الامم ۱۶۷

(۲) الامم ۱۶۷

(۳) الامم ۱۶۷

نہیں ہے، مگر حضرت ابن عمرؓ کے انوکھے استدلال کرتے ہیں کہ
 بیٹے کے حوالے سے، نہ مگر نہ کہ وہ ہے، اور ہمہ صبی نے اس کو مدہوش
 کیا حالت قرار دیا ہے، (۱)۔ فی طریق کی تفسیر میں آپ نے
 اس پر بھی کی ہیں، ایک مگر۔ کہ میں چون کہ ہمارا صاحب
 خود زبیرؓ کو دے، اس سے سن پر آپ کی تفسیر کا باب و لہجہ بھی دیا
 لیکن ہے مگر کہتے ہیں

عن امیر عیسیٰ رحمہ اللہ ان الفضل بن العباس
 صحیح لم یعبہ احدہما فلان ملک ید علیہ
 للعدل والعدل لیس فیہما منہما منہما منہما علی بن
 عیسیٰ ولیس فیہما منہما منہما منہما منہما منہما
 الفکر علی بن عیسیٰ لیس فیہما منہما منہما منہما
 لکیم ان عدولہ اقرہ جمعہ علی ثلثہ (۲)

ابن عمرؓ کے حوالے سے کہ سب شہر حضرت
 فرماتے تو انھوں میں بھی پائی بہانے اور، کہے
 کہتے ہیں کہ ان میں بھی ان کے پر عمل نہیں ہے،
 امام باقرؑ لکھتے ہیں کہ یہ اس بات کی مثال ہے کہ
 لوگ بن عمرؓ کے لئے پکارتے ہو جالی کہ کسی
 سزا سے کسی کی طرف سے نقل نہیں کرتے تو
 جب قرآن کریمؓ کے لئے کسی کسی کے اقتدار
 کے بغیر نہ کہ کچھ ہوتا ہے اور یہ صحابی ہر جا کی
 دے تو یہیں نہ جنت قرار دے سکتے ہو؟

اس لئے ہر جہ کا خیال ہے کہ ہمارے امام شافعیؒ کے
 نزدیک بھی جنت ہے، البتہ یہ کسی بھی صورت میں وہاں ہر جہ

نہایت کے مگر نہیں، و ہذا

(۲) اس میں دیکھتے ہوئے کہ ان میں بھی پائی بہانے اس سے
 ہم میں مشہور ہوئی ہو، وہ وحمت ہوئی، ان میں مگر امام شافعیؒ کے
 تفسیر اور امام راویؒ کے تفسیر کے امام شافعیؒ کا یہ قول نہیں پایا ہے،
 حوالہ کی رائے

(۳) تفسیر میں، ان میں حوالہ لکھتے ہیں کہ
 ہیں، تو اس لئے یہ ہے کہ ہماری کافول بہت ہے، اور اس میں بھی
 ہے، یہ ہوا ہے، ان میں بھی پائی بہانے اس سے
 الفتنی، ان میں بھی پائی بہانے اس سے
 بقدم عیسیٰ لیس فیہما منہما منہما منہما منہما
 مالک و بعض لیس فیہما منہما منہما منہما منہما
 مدیہ الفتنی، ان میں بھی پائی بہانے اس سے (۴)

طوفیؒ کی راحت سے معلوم ہو کہ کسی حضرت، تائید کی بھی
 دے، یہ ہوا ہے، ان میں بھی پائی بہانے اس سے
 ان میں بھی پائی بہانے اس سے، ان میں بھی پائی بہانے اس سے
 سمیعہ ہوا، ان میں بھی پائی بہانے اس سے، ان میں بھی پائی بہانے اس سے
 ہے کہ میں امام راویؒ کے تفسیر کے امام شافعیؒ کے تفسیر کے امام شافعیؒ کے تفسیر کے
 کہتے ہیں قرآن کریمؓ کے تفسیر کے امام شافعیؒ کے تفسیر کے امام شافعیؒ کے تفسیر کے
 سے ہوا، ان میں بھی پائی بہانے اس سے، ان میں بھی پائی بہانے اس سے
 ان میں بھی پائی بہانے اس سے، ان میں بھی پائی بہانے اس سے (۵)

حنفیہ کا نظریہ

(۶) حنفیہ کے لئے یہ تفسیر ہے

(۲) امام راویؒ کے

(۱) امام شافعیؒ کے

(۳) امام شافعیؒ کے

(۴) امام شافعیؒ کے

(۵) امام شافعیؒ کے

(۶) امام شافعیؒ کے

(الف) جن مسائل میں قیاس و اجتہاد کی گنجائش نہیں، ان میں صحابی کا قول بالاطلاق جہت ہے، کیوں کہ جب اس مسئلہ میں اجتہاد کی گنجائش نہیں ہے، تو ضرور ہے کہ صحابی نے یہ رائے کسی شخص کی بنیاد پر قائم کی ہوگی، چنانچہ امام سرخسی فرماتے ہیں :-

ولا خلاف بین اصحابنا المتقدمين والمتأخرين

ان قول الواحد من الصحابة حجة لهما لا

مدخل للقياس في معرفة الحكم فيه (۱)

امام سرخسی نے اس کی بہت سی مثالیں نقل کی ہیں، جیسے مہر کی کم سے کم مقدار اس درہم کا ہونا، حضرت علیؓ کا قول ہے جسے ہم نے لیا ہے، جنس کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہوگی، اس میں حضرت انسؓ کا قول لیا گیا ہے، نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہوگی، اس میں حذیفہؓ نے عثمان بن ابی العاصؓ کے قول کو لیا ہے، اپنی فروخت کی ہوئی چیز کو قیمت کی ادائیگی سے پہلے ہی خریدار سے کم قیمت پر خرید کر لینا جائز نہیں، یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے اور حذیفہؓ نے اسے اختیار کیا ہے، کہ کوئی شخص اپنی ادا کردہ ذبح کرنے کی ذرمان لے تو اس کی جگہ اس کو گہرا ذبح کرنا چاہئے، یہ عبداللہ بن عباسؓ کا قول ہے، جس پر احناف کا قائل ہے، (۲) متعدد مسائل ہیں کہ احناف نے ان میں قیاس کے مقابلہ صحابی کے فتویٰ کو قابل ترجیح سمجھا ہے۔

(ب) جو مسائل قیاس و اجتہاد کی ہوں، تو اس میں صحابی کے قول کی کیا حیثیت ہوگی؟ اس سلسلہ میں اختلاف ہے، امام کرشی کی رائے ہے کہ ان مسائل میں صحابی کا قول جہت نہیں، کیوں کہ ممکن ہے کہ صحابی نے یہ بات اپنے اجتہاد سے کہی ہو، اور ابو سعید ہروی کے نزدیک ایسے مسائل میں بھی صحابی کا قول جہت ہے، اور وہ

قیاس سے مقدم ہوگا (۳) — عام طور پر حذیفہ کا قائل ابو سعید ہروی کے قول پر ہے، سرخسی نے اس کی بہت سی مثالیں نقل کی ہیں، قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ غلی کرنا درہم کے میں پانی والا قائل جہت اور وضو دونوں میں سنت ہو، لیکن احناف نے عبداللہ بن عباسؓ کے قول کی بنیاد پر ان کو قائل میں واجب اور وضو میں سنت قرار دیا، قیاس کا تقاضا ہے کہ خون زخم کے اوپر غلی آئے اور نہ بہہ جائے تو بھی دو ناقص وضو ہو، لیکن عبداللہ بن عباسؓ کے قول کی وجہ سے قیاس کو چھوڑتے ہوئے اس کو ناقص وضو قرار نہیں دیا گیا، مرض وفات میں وارث کے لئے دین کا اقرار کیا جائے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جائز ہو، لیکن عبداللہ بن عمرؓ کے قول کی بنا پر اس اقرار کو غیر مجوز قرار دیا گیا، اس طرح خرید و فروخت کا معاملہ طے پائے کہ اگر خریدار نے تین دنوں تک قیمت ادا نہیں کی، تو معاملہ ختم ہو جائے گا، تو قیاس کا تقاضا ہے کہ یہ صورت جائز نہ ہو، لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ کے قول کی بنا پر ہم نے اس معاملہ کو درست قرار دیا۔ (۴)

حقیقت یہ ہے کہ خود امام ابو حنیفہؒ نے ان کے طریقہ اجتہاد کی جو تفصیل منقول ہے، اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب کتاب وسنت کے بعد صحابہ کے فتاویٰ کو مطلقاً جہت مانتے تھے، اور ایک مستقل دلیل شرعی کی حیثیت سے اس کو پیش نظر رکھتے تھے، امام صاحب فرماتے ہیں :

میں اولاً کتاب اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں، اس میں نہ طے تو حدیث کی طرف، دونوں میں نہ طے تو صحابہ کے اقوال سے اندازہ کرتا ہوں، ان میں سے جن کی رائے چاہتا ہوں، قبول کرتا ہوں اور جسے چاہتا

(۲) حوالہ سابق

(۳) اصول السرخسی ۱۰۶/۲

(۱) اصول السرخسی ۱۰۶/۲

(۳) اصول السرخسی ۱۰۵/۲، نیز: مجلۃ اصول الزبدی ۲۳۳

جہاں پہلے گزرا تو اس کو احرام باندھنا ہوتا ہے، اگر وہ اپنے ہمراہی کے ساتھ ہو تو ان کے ساتھ ساتھ بڑھتا جائز نہیں، امام ابو حنیفہ نے یہاں یہ حکم ان تمام لوگوں کے لئے ہے جو کبھی بھی استسقاء کے تحت کہ منظر کو چاہا جائے ہوں، (ان احکامات، قیمتات کیجئے ہیں اور ان کے باوجود لوگ ہوں ان کو آسانی کیجئے ہیں۔

مواقت

ان میں ایک "ذخیرہ" نامی جگہ ہے جو حدیث اور احادیث
 طرف سے آنے والے لوگوں کی بیعتات ہے، اہل شام کے لئے
 "سعد" نامی جگہیں اور اہل نجد و یمن والوں کے لئے "قرن
 المستاری" نامی پورے اہل عراق کے لئے "ابن عرق" نامی جگہیں
 اور اہل تہام کے لئے "کوہ یسلم" بیعتات ہیں، چونکہ بعد از مکہ
 اور اندونیشیا کے چار بھی یسلم یا کے نام سے سے گزرنے ہیں۔
 اس لئے ان کے لئے بھی بیعتات ہیں۔ (۱)

یہاں یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ خاص میقات سے نہ گزرے ہوں، ان کو بھی جگہ سے انحراف لازم پانا چاہئے جو میقات کے خلاف ہیں جہاں جہاں یعنی خالی جب وہاں پہنچتے تو ٹھیک اس کے دائیں یا بائیں میقات چلے، میقات سے آگے نہ ادا کر جس بلا انحراف کے یہ ضرور درست نہیں ہے، البتہ اگر خدا ورس سے باہر کسی اور کی سمت میں بلا انحراف کے سفر کرے تو کچھ ضرر نہیں۔ (۲۱)

ہندوستانی حجاج کے لئے میقات

اسلامستان کے موجودہ مہاجر کے ساتھ صورت حال یہ ہے کہ

مہندری سہمیں اہل کاؤرغہ عظیم کے بعد حرم کے بجائے جدہ کی طرف ہوتا ہے۔ جو وہ حرم میں داخل نہیں ہے۔ لہذا وہاں ایسی اصول کا تقاضہ ہے مگر وہاں عظیم کے بعد بھی وہاں احرام گزار سکتے ہیں۔ جس کے بعد جہاں وہ بیعت کے مقابلہ میں اہل کی آجائیں وہاں سے احرام گزار سکتے ہیں۔ مہندری کا وہاں سے احرام گزار کر جب وہاں پہنچیں گے تو مجاورہ عظیم کے متعلق کیا آجائیں گے۔ فقہانے اہل کی تصریح کی ہے۔ ہر ایک۔ ہر وہاں عظیم کی مسافت کیساں قرار دی ہے۔ ۱۰۰۰ فہمیں اہل پر غلطہ کا اتفاق نہیں ہے اور مشہور صاحب علم حضرت مولانا محمد جعفر بخاری بھی اہل رائے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ عظیم سے احرام گزار کر گزارنے کو ضروری قرار دیتے ہیں اور اگر ہونا نہ کرے تو سختے ہیں کہ وہ واجب ہوگا۔ ۱۵۰ اہل رائے اختلاف کا تقاضہ ہے کہ عظیم کی احرام پانہر جائے۔ صبر کا وہ بھی منقول بھی ہے۔ (۱۱)

ہوائی جہاز کا احرام

ہوئی جہاز سے سفر کی صورت میں حرام کہاں سے باندھا جائے اس کو کوئی کسی پر تو کسی نہ تو اس پر حج کہ بظہر مرید ہے کہ احرام آغاز سفر ہی سے باندھ لے لیکن یہ بھی جائز ہوئی کہ دورانِ طراں آخری مقام سے احرام ضرور باندھ لیا جائے جو کچھ میقات کے متعلق ہیں آؤ ہمارا اس سے ہو کوئی بھی جگہ نہ ہو میقات کے متعلق نے زانی ہو، مثلاً ہندوستانی حاجی اگر سندھ کی ساحل سے ہوائی جہاز کو سفر سے اور مدہ علی کرنے کی غیبت

[illegible]

(٣) مؤلف: الأمير قسطلانر، أم شاد الخوري، ١٥٦١، ص ١٥٦، نسخة المخطوط ١١٣٠

(c) دولة قطر (d) قطر في احوالها

۱۰۔ سیدنا خلیل الرحمن کے لئے مولانا مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ سالانہ "البرائین فی الباطن" علامہ حاجی محمد رفیع صاحب مدظلہ

ہیں۔

آئی

عرب الی ملت کے نزدیک آل محل میں الی قدر ان کا اطلاق اور اصول اور اصول ہوتا ہے اس طرح یعنی اور پوتوں دونوں میں یہ یہ لفظ اور استعمال ہے۔ البتہ عرب اس لفظ کو قصہ وصیت کے ساتھ شروع کرنا اور اس کے لئے سفارشات کرتے ہیں۔ اور شروع کرنے سے مراد وہ کہ میں اپنی گواہی دے رہا ہوں معاشرہ میں ممتاز حیثیت اور مقام حاصل ہو۔ یہ سہوہ کو فراموش نہیں اپنا چوتھا اس نے ازبائہ مراستی اور اس کے لئے بھی آئی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس سے ۱۰ اور فرعون کے خاندان نے لڑائی لگائی۔ ۱۱۔

وقف کا ایک مسئلہ

یہ لفظ اپنے خاندان کے اعتبار سے بہت وسیع ہے اس میں پورا خاندان اور پدری سہوہ عرب (خس) ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص چاہے کوئی مال یا کچھ کرانہ کرے اسے یہ بتا دے کہ یہ صرف میری جائیداد ہے اس کے خاندان کے اس صورت میں اس کی تمام جائیداد صرف ہوگا۔ جس سے تمام جائیداد ہو جائے۔ چاہے خاندان کے اس صورت میں اس کے خاندان میں اسلام کی بعد ہوئی مشائخ کوئی "سولی" نہ ہو۔ "کافر" اس طرح وقف کرے تا انحراف از طاعت کی تمام اور اذہریت بظہر، معتزل اور معتزلہ میں سنی کی تا طاعت اور سنی ختم کی وہم حرج نہیں اور اگر معتزلہ عربیہ کی مثل کا کوئی شخص اس طرح وقف کرے تو ان تمام لوگوں پر یہ قہر غریب کی بات ہے لیکن ان کی مثال سے ہو اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا خاندان میں اسلام کا آغاز ہوا ان کے والد نے اسلام کا روئے ہی نہیں پایا تھا۔ ۱۰۔

کے تو میں اہرام بحد کے ہیں صورت میں ہے جب کہ سفر کی بات ہے اور باوجود بیعت کے دائیں بائیں پر رہا ہو مگر ٹھیک بیعت ہی کے اور غرض سے ترزا جو اور بیعت کے بعد سفر کر کے مسرت ہو رہا ہو۔ میں نے اس پر بہت غور کر لیا۔

آفت

جدا اور خود کو اپنا لے کر چلے آج، جس کی خبر ہے کوئی چیز ضائع ہو جائے یا اس شخص کو ہائے اس "آفت" کہتے ہیں مختلف اور محاذات میں "آفت" کی جوتے انکار ملتا ہوتا ہے اس میں چند انہم سبکیں اس طرح ہیں

(الف) اس کو کھانے پانی کا جو حصہ پانچواں حصہ

بعض ضائع ہو جائے۔

(ب) غریب، یتیم اور یتیم اور آفت کو محال کر کے اس کے جو غور کر کے اسے خیر کی سبب کے ہمارے وقت میں "سختی" کو پہنچا رہی ہے، ضائع ہو جائے۔

(ج) مال، یہ آفت کا شمار ہو جائے۔

(د) کاروبار اور قرضہ اور دوسرے معمولی دور کی دیکھو۔

پیدا کی جائے، وضاحت ہو جائے۔

(ز) جس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی جائے وہ اس کی حفاظت اپنے اختیار کی وجہ سے اس کے بغیر ضائع ہو جائے۔

(ح) مفسد یا شیخ، ماموسہ سے پاس سے اس سرافقہ عادیہ پر اس کے پاس سے بلائے ہوئے۔ یہ اس طرح کے بعض اور محاذات میں ہیں۔ ان میں آفت اور محاذ سے متعلق احکام فقہ دیکھ کر میں اس پر دو کام خزانہ (الحمد للہ علی ما ہوا) اور (الحمد للہ) دو محبت، غصب، سرقت، زکوٰۃ کے دین میں دیکھے جاتے

آل محمد ﷺ

آل محمد ﷺ یا اہل بیت کا مصداق کون رک ہیں؟ اس میں علماء کا اجماع مختلف ہے۔

پہلی رائے

حضرت عبد اللہ بن عباس، ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور حضرت دیگر حضرات کی رائے یہ تھی کہ ”آل محمد“ میں صرف اہل بیت اہل بیت ہیں۔ داخل ہیں ان میں کسی کی یہ تہ ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَلَيْنَا صَلَواتُكَ يَا مُحَمَّدُ

وَبِطَوْلِكَ نَطْمِشُ (ابن ماجہ ۱۰۲)

اللہ تعالیٰ جو بت ہے کہ آپ سے اور آپ کے اہل بیت سے گھڑی کی گھڑی اور کریم اور پاک ہے۔

اس آیت کے سیاق و سباق اور اگلے کچھ ہر وہ مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں محاط ازواج مطہرات کے ملکہ میں ہے، پشت آیت میں مذکور کے مضمون اس لئے متفق کے گئے ہیں کہ یہاں تک کہ اہل بیت میں سے صرف کی ہوئے مذکور کا مضمون تخصیصاً استعمال کر لیا جاتا ہے، اس کا ترجمہ یہ ہے کہ قرآن میں حضرت مومنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی اور وہ ۱۰ کے لئے بھی علی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور ان دونوں مذہبات پر مخاطب کے لئے مذکور کا سینہ لایا گیا ہے مگر نہ کو آیت کی اس تفسیر پر اس قدر اصرار تھا کہ وہ ایذا میں یا تکبر والی اس کا حاکم کرتے تھے وہ اختلاف و تکیہ اور کھیل کی دعوت دیتے تھے۔

دوسری رائے

دوسری رائے یہ ہے کہ ”آل محمد“ صرف حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضرت حسین علیہ السلام ہیں۔

چنانچہ مسلم (۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴)، ترمذی (۱۱۱۱) اور حاکم وغیرہ میں حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ سے مضمون کے مضمون فرق کے ساتھ یہ روایت منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور اور آدمی اور ان کا چادر اور حضرات کے سر پر ۱۱۱۱ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ میرے اہل بیت ہیں جن سے کتابوں کو دور فرما اور ان کو پاک کر، نام ترمذی کی روایت میں اس قدر اضافہ بھی ہے کہ حضرت ام سلمہ نے اس چادر میں داخل ہوئے کی خواہش کی یا بعض چادر بیٹ کے مطابق پوشش کی وہ حضور ﷺ نے چادر کھینچی لی کہ ان کی خواہش خوش اسلوبی کے ساتھ فرمادی (۱۱۱۱)۔ یہاں تک پہنچا ہے۔

امام ترمذی کا بھی اسی طرف رجحان معلوم ہوتا ہے (۱۱۱۱) اور حضرت زینب بنت ابی سلمہ سے بھی کیا تھی ہے کہ اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مولا اور اہل بیت ہیں اور علی کا لفظ اپنے اصل مضمون کے لئے ہے جس کی اس کی تائید میں ہے (۱۱۱۱) اور نہ نابینا حضرت زینب اور عیدہ رضی اللہ عنہما کا تھا۔ (۲۱)

تیسری رائے

تیسری رائے یہ ہے کہ ”آل محمد“ سے ابو اسلم اور ابو عبد اللہ علیہ السلام، امیر ہیں، امام ترمذی اور ہم شاخ کی یہ رائے ہے، قرطبی کا بھی خیال ہے کہ جن لوگوں کے لئے ذکر و تبلیغ حرام ہے،

وہی اہل بیت ہیں۔ (۱۶)

(۲) ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲

حضرات آئی غی میں داخل ہیں مگر نظر ہے۔

ممكن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو اپنی چادر کے چھٹاس لئے جمع کیا ہو کہ آیت کے سیاق و سباق سے لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ صرف اہل بیت و انصار ہی اس میں داخل ہیں۔ وہ تجسّس اہل بیت و انصار کو ان آیت کی کھلی شہادت کے بعد اس طرح جمع کر کے کہ جن کی حاجت تھی اور شاید اسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کے اس سوال پر کہ کیا میں آپ کے ال میں آؤں، اہل بیت میں ہوں؟ فرمایا: ہاں، ہاں (مگر ایک تو اپنی جگہ پر ہے، اور اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ایک روایت کے مطابق حضرت ام سلمہ کے اس سوال پر حضور ﷺ نے اثبات میں جواب دیا اور ان کو چادر کے حاشیوں میں داخل کر لیا۔ حافظ اعلیٰ جزیر اور بعض محققین نے اسی لئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ شاید یہ آیت دو سو قوں پر نازل ہوئی ہے، ایک دفعہ حضرت ام سلمہ کو شریک نہیں کیا گیا، دوسری بار ان کی شرکت بھی ملیں گی۔

ابھی اس سے تمام پورا نام مراد لئے گئے، اور ازواج مطہرات اس حکم میں شامل نہیں ہیں، مثلاً خیرم کو دو اولیٰ روایت، اور اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ جب زید بن ابی وقحہ سے ازواج مطہرات کے ال بیت ہونے کی بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

نساء: من علیہ منہ ولكن فعلیٰ من سوام

الصدقة بعدہ۔ (۱۰)

یعنی ازواج مطہرات بھی آپ کے ال بیت ہی میں ہیں، مگر یہاں (خیرم جث مسئلہ میں) وہ ال بیت مراد ہیں جن پر موقوف لینا حرام ہے۔

اب یہاں تک ازواج مطہرات کی بات ہے تو ان میں عہدائیر نے اس بات پر اصرار کیا ہے کہ زکوٰۃ ان پر حرام نہیں ہے اور وہ ان جرنے بھی اس رائے کو کثرت قرار دیا ہے کہ ازواج مطہرات پر زکوٰۃ حرام ہے، اس مسئلہ کے مطابق بھی گو یا ازواج مطہرات ال بیت اور ال غی میں داخل نہیں ہیں، امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے یہاں صرف وہ پانچ پر زکوٰۃ حرام ہے، مگر ال بیت کے مسئلہ میں اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے جو قرطبی کی رائے ہے اور جس کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احادیث: ان الصدقة لا یمنی لال معہم انصارہن اوصاحبہا سے بھی ہوتی ہے، تو کیا ازواج مطہرات خلیفہ کے یہاں بھی ال بیت میں داخل نہیں ہوں گی؟ چنانچہ حضرت زید بن خثیمہ سے بھی مروی ہے کہ ان سے ازواج مطہرات کے ال بیت ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ: ال بیت وہ ہیں جن کے لئے زکوٰۃ لینا حرام ہو۔

بعض محققین کا مسلک

بعض محققین کی رائے یہ ہے کہ آپ غی اور ال بیت کے الفاظ مختلف موقعوں پر مختلف معنوں کے لئے استعمال ہوئے ہیں، کبھی اس سے ازواج مطہرات مراد ہوتی ہیں، مثلاً آیت مذکورہ میں جن حضرات نے اس آیت کا معنی ان صرف ازواج مطہرات کو بتایا ہے اور جن حضرات نے حدیث کی روشنی میں صرف حضرت غی، حضرت عائشہ اور حضرات حسین علیہ السلام کو مراد لیا ہے، غالباً دونوں ہی افراد و تفریاد ہیں، چنانچہ حدیث ثمالی ہے کہ گو کہ اس کا سیاق و سباق اہل بیت و انصار سے متعلق ہے، مگر یہ کھراں چاروں حضرات کو شامل ہے اور حدیث سے اس بات پر استدلال کہ یہی چاروں

(۱۰) صحیح مسلم: ازواجہ زکوٰۃ لکم لکن اللہ نے منہ سب کچھ نہیں دیا، لیکن چاہیے۔

(۱۱) صحیح مسلم: منہ سب کچھ نہیں دیا، لیکن چاہیے۔

کر جاتا ہے۔ سواطع هو جسمان وهو يهدى الى الحق
(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: روح المعانی ۱۲/۲۲۰-۲۸۰)

آلہ

آلہ وہ سامان ہے جس کو کسی چیز کے بنانے میں استعمال کیا جائے، اس کی جمع آلات ہے، فقہاء کے یہاں یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے، فقہاء کے یہاں مختلف افعال سے مشق آلات کا ضمیمہ کر آیا ہے، جن میں سے چند اہم امور یہ ہیں۔

(الف) تصویر یعنی پاک کرنے کے آلات و ذرائع۔

(ب) چیز کے اسحوار آلات۔

(ج) حداد جاری کرنے کے لئے استعمال ہونے والے

آلات۔

(د) زرع کے آلات۔

(و) صنعت و حرفت کے آلات سے متعلق دکان کے اٹکام۔

(ز) روایت ہمال کے آلات و ذرائع۔

(ز) شمار کے آلات۔

(ح) قتل کے آلات۔

(ط) آلہ قصاص۔

(ی) لہو و لب کے آلات کا حکم۔

یہ تمام احکام من حی الظاہ (ظہیر، جہاد، حدود و غیر ذلک) ہلال، صیہ، حق، قصاص، اور لہو و لب کے ذیل میں ذکر کیے جائیں گے، یہاں صرف ان مکرر اصوات (لا ۱۳۶) (کیر) کے سوا پر غور کیا جاتی ہے۔

آلہ مکرر الصوت

انہی کو جدید اصطلاحات میں ایک آلہ مکرر الصوت ہے جو

یہ تو آہم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا متعلق سعدی ہے، ورنہ چونکہ اس لفظ کا استعمال اولاد و اجداد اور اذواج مطہرات کے حدود و سرے صالحین اور اہل تقویٰ کے لئے بھی خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جیسے طرہ سے ایک ضعیفہ روایت میں ہے کہ برفہ اتریں محض میری آل میں ہے، ماکس فلسفی ایسی اس طرح آپ ﷺ کے لئے لکھا ہے، فرمایا است من لعلی اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد ہوا انما من اہل الیب۔ (۱۰)

آلہ نبی کے معصوم ہونے کا عقیدہ

یہاں نم آل نبی ﷺ کے معصوم ہونے کا تعلق ہے، جیسا کہ حضرات خیر کا خیال ہے تو یہ کچھ لفظ ہے اور اس سے مراد یہ چاروں حضرات ہیں یا اذواج مطہرات، کوئی بھی معصوم نہیں ہیں، خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ اور بار باب تفسیر کے زیادہ ملاحظہ فرمائیے، اللہ اعلم ان قرعہات سے مراد کئی ہوتی ہے، چنانچہ اسی کتاب میں ایک جگہ مذکور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا:

لا تسکھوا عن مقالہ حق او مشورہ بعدل فانی

لست بالحق ولا من دانک فلو

فعلی (۱۱)

یعنی وہی حق بات کہنے یا انصاف کے مطابق کا مشورہ

دینے سے نہ روکو، اس لئے کہ میں بھی اپنے کام میں

للغیول سے بالاتر اور ماسون نہیں ہوں۔

اسلام کی جب عقیدت میں "نکاح" کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے

اور آدمی کی طبیعت اپنے محبوب کو مستود بنانے پر آمادہ ہوتی ہے تو وہ

اپنے ہر رنگ اور سلف کی انکسار واضح تصریحات کو بھی نظر انداز

جس کے لاسرئی آواز مقدسوں تک پہنچ جاتا ہے اور اس کے بچے
اللہ جہرست ہی نہ ہو۔

پھر اسی طرح اس آواز کو آواز علی میں بھی غور نہیں کیا یہ سنا
کہ اپنی اصل ۔۔۔ نذر اور بلاوت کے اشارے سے وہ اس کے حوالہ
کچھ نہیں کرتا کہ نہایت آواز کو بلند بنا دیا جائے اور جوڑے براہ
راست اس کی آواز کو نہیں سن سکتے تھے ان کے لئے قابلِ دولت
کرنا ہے صرف یہ بات کہ گناہ بھانے اور یہ وہب کے لئے
بھی اس کا استحقاق ہوتا ہے اس کو کہ ہوا تو آواز اپنے کے لئے کافی
نہیں، آج کی باتیں اور یہ باتیں غلط و غلط ہیں، اسے استعمال
ہوتے ہیں ظاہر ہے جس میں ہیں، پر مسلمانوں کو یہ نہیں نہا
کہ تم اس سے اجتناب کرو۔

بعض اہل علم نے اس مسئلہ میں یہ نذر اٹھایا ہے کہ وہ انجیل
کی آواز کی مانند تمام ہی کی آواز ہے تو اللہ جہرست ہوگی اور اگر اصل
آواز کی بجائے اس کے سونے سے پیدا ہونے والی دوسری آواز ہے
تو اس کا استعمال جائز نہیں ہوگا، جس لئے کہ کسی صورت میں مقدس
جسب الہاؤتیکر کی آواز کے عقلی حرکت کر کے تو غیر اہم کی آواز
پر عقلی حرکت ہوگی اور یہ درست نہیں ہے۔

ابتداء حضرت محمد تعالیٰ تک یہ بات چھپی تھی کہ آواز انجیل کی
آواز الہامی عین آواز نہیں ہے، عین خدا آپ سنے سنا ہے، آواز
ہونے کا قوتی دیا، یہ سب اس کے "خدا رشید" مطلق کلمہ نسیج
صاحب نے پانچواں صفحہ ۱۸۱ میں مسکرت تحقیق کی تو اس نتیجہ پر پہنچے
کہ وہ بیحد اہم ہی کی آواز بلند کرتا ہے، اس لئے مطلق صاحب
نے اس کے نزدیک تو اسے باادب اسے باقرب ترین محسوس
مطلق ہے۔

اس سے قطع نظر کچھ کا مشہور واقعہ ہے کہ کسی کام نے اسے آواز
ایسی چھوڑ دیا جو بجا جائے جو بھائے خود کام الہی کی مخلوق اور

نہانی آواز کو دست اور پھیلا دیا کرتی ہے، کچھ مرد پہلے تک
مذہب اور مرآب ان کا اس پر مطلق نہ تھا کہ لاؤ آواز ان کے اور یہ
نذر پر بھی پا سکتی ہے، لیکن اب تمام ہی قابل ذکر علماء اس کے جواز
کے قائل ہیں۔

جدید مقتضات کے مسئلہ میں بنیادی طور پر یہ بات ذرا
میں دیکھی جائے کہ اسلام میں کسی حوصلہ کی نہیں کرتا بلکہ حوصلہ افزائی
کرتا ہے، اگر اس کے ثبوت و ثبات کی ایسے ہوں جو شریعت کے
موانع سے ہم آہنگ نہ ہوں تو صرف یہ کہ اس کو بے اثر رکھیں گے،
بلکہ اس سے احتیاط کر کے دینے بھی رہا ہے۔

اگر ضرورت بھی انہی میں سے ایک ہے، اس کے
ذریعہ دین کی باتوں، تفسیر و مکتب کا اور اس میں اور اور کے
حاضرین تک پہنچا، آسان ہو جاتا ہے، اور ان کو تکرار جو ان کی
فعلی و حرکت اور کھڑے ہوئے وقتہ ہوں تک پہنچنے کے لئے
درمیان میں مٹاتی حالت ہوگی، آواز ان کو تکرار ہوتا، اس ضرورت کو
زبردستی پر فرمایا ہوا ہے، نیکو۔

یہ قابلِ درست نہیں کہ نماز میں مقصد ہوں و سنا اور ان تک
آواز کا بیجا مطالب ہی نہیں ہے، اس لئے کہ اگر یہ مقصود ہو
تو بعض نمازوں میں قرأت کا جزی ہر تالیف ہے مطلق ضرورت پاسے
کا اور پھر آخر قرآن مجید کے اس ضمن کی بات کیا کہ جائے گا کہ
بحالہ فی القرآن لا یستغفر الا و انصر

(۱۱۰۰) ۱۱۰۰

یعنی جب قرآن کی تلاوت ہو تو کان کا کمر سوار
خاموش رہے۔

اس لیے اس بات ہے کہ پس کیفر خداوند میں ایسا کوئی نہ
ضرورت ایسا ہی نہیں آیا تھا، وہاب بھی ہر ایک اس کی احتیالی اشارہ
ہے، اس لئے قرابت نے، شخصیت و رسالت الہی کہ ضروری

[illegible]

میرے ایسے رفیقوں کو سمجھنے میں جو غلط فہمی کا شکار تھے کہ ان کی
شخصیات انہیں کونسا طریقہ کار کے گورنر تھیں اس قدر تک پہنچا کہ وہ
پتہ چلا کہ وہ غلطی سے "تھرمسٹریٹری" "تھرم" کو "تھرم" سے پہنچے
تھیں۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے سوسائٹی آف ایٹم اور ان کی ترقی
کی حیثیت سے اچانک ایک حصہ کہ اس پر "تھرم" "تھرم" کا
بامعنی بن سکتا ہے اور ان کے تصور میں انہوں نے "تھرم" کا "تھرم" سے پہنچے
کی اجازت نہیں ہے، جہاں انہوں نے "تھرم" کا "تھرم" (۱۲)

آئین کون کہے؟

اہم، مکمل سے مشہور تو ان کے مطابق آئین نہ کہے گا، بلکہ صرف مقتدی آئین کہیں گے (۱)۔ دوسرے فقہاء کے نزدیک امام مقتدی دونوں آئین کہیں گے، امام ابو حنیفہ کے نزدیک آئین آج نہ کہی جائے گی کہیں آئے، مالکی کی بھی ہے (۲)۔ امام احمد و حنبلہ خیال ہے کہ آئین زور سے کہی جائے (۳)۔ امام شافعی کا تو یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے مطابق ہے، زور نہ دے، امام شافعی کے مطابق ہے، جس پر زور شافعی مشافعی ہے (۴)۔ امام مالک سے بھی دونوں طرح کے اقوال منقول ہیں۔ لہٰذا زور دے سے آئین کہنے پر ہے۔ (۵)

یہ بات کہ آئین صرف امامکتبہ و مقتدی بھی، اس میں حنفیہ و غیرہ کی رائے زیادہ قوی معلوم ہوتی ہے، وہاں سے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روا ہے کہ جب امام آئین کہتے تو کہتے تھے آئین کہو (۱)۔ امام ابو حنیفہ (۲)۔ امام مالک (۳)۔ امام شافعی (۴)۔ امام احمد و حنبلہ (۵)۔ امام شافعی آئین کہیں گے تو حرام قرار دے کر الایہ رجوع اولیٰ آئین کہے گا۔

زور سے کہے یا آہستہ؟

یہاں تک آئین کے زور سے اور آہستہ کہنے کی بات ہے تو اس مسئلہ میں دونوں نقطہ نظر کے نئے حدیثیں اور صحابہ کے آثار موجود ہیں، لیکن شوافعی یہ ہے کہ جو دو باتیں ہیں وہی امام شافعی اور ائمہ ہیں دو عام طور پر مضبوط کھامبار قاض سے خالی نہیں ہیں۔

واحدی سے فرما، میں سزا دو سنائی سے "مال" کی صورت بھی نقل کی ہے، لیکن اس طرز میں صرف و تحویل اقوال ہیں انہی اور قول بھی آئین کے سند میں منقول ہیں، وینقول عارف بن جریر نے ملائقیہ میں (۱)۔ — عربی تو صرف اصطلاح کے مطابق یہ امام الغد کہے ہیں اس کے مختلف معنی نقل کئے گئے ہیں، اسکا اصل علم کے نزدیک یہ "لہم اسحب" (اے اللہ اس بارگاہ کا قبول فرما) کے معنی میں ہے (۲)۔

مقل سے ظاہر ہے کہ یہ کفر نہ دے کے بعد کہے جانے کا ہے، اصل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی امام کے بعد آئین کہنے کو پابند فرمایا ہے، چنانچہ حضرت الامام ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ ایک شب امام حنبلہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، انہی کوئی کا گزرا، ایک شخص ہوا، جو بہت الماع کے ساتھ گاہ کرنے میں مشغول تھا، آپ کڑے سے کہنے لگے، ہمارا ایک اگر اس نے گاہ پر بھی لگائی تو اس نے اپنی زبان کی توبیخت کو ایب کر لیا، ایک صاحب نے کہا کس چیز سے یہ لگائی جائے گی؟ آپ نے پھٹکاتے فرمایا، آئین کے زور پر (۱)۔ — اس سے معلوم ہوا کہ فراموشی بھی زنا و بدمعاشی تو آئین پر قائم رہا مستحب ہے۔

سورۃ فاتحہ آخری فقرہ چنانکہ نہایت ہی اہم ذمہ داری مقل ہے، اس لئے اس سورہ کی تلاوت کے وقت امام پر زور قرار ہے، یہاں نہ کہ آئین کہنا مستحب ہے، اور زور کے بغیر بھی کہنا مستحب ہے، اس پر بیاض قلم حضرت ابی حنیفہ سے نہیں ملتا، کون کہے؟ اور کس طرح کے؟ اس مسئلہ میں علی علمائے فقہ راہیں ہیں۔

(۱) فتاویٰ الامام ابو حنیفہ (۲) ح. ۱، ص ۲۶۲

(۳) ح. ۱، ص ۲۶۲، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹،

شراب میں استعمال ہونے والے مکئی میں زہر دھرایا جائے گا، اور جب تک شراب کی روکا ازالہ نہ ہو جائے پاک نہ ہوگا۔ (۱۰) ناپک مکئی سے برتن اور باغی وغیرہ بنائی جائے اور پھر اسے پکایا جائے تو اب اس کا شمار پاک برتنوں میں ہوگا اس لئے کہ جیسے اور پک جانے کے بعد اس ناپک مکئی کی حقیقت بدل گئی اور اب وہ اپنی پہلی حالت پر باقی نہ رہی۔ (۱۱)

بعض برتنوں کی ممانعت اور دواچارہا

بعض برتنوں سے جو شراب کے لئے استعمل ہوا کرتے تھے، آپ ﷺ نے انہما میں منع فرمایا تھا۔ احادیث میں ایسے چار برتنوں کا ذکر ملتا ہے، عظم (بڑھیلی)، دہ (کدو کے توبے)، سمہ (درخت کی چڑی کو کھنکھایا ہوا برتن)، اور حفت (ایک خاص قسم کا برتن مثلاً برتن)۔ (۱۲) مگر شاید قطار رسالت یہ تھا کہ انہی جو لوگ شراب کے خرچ میں اندیشہ ہے کہ ان برتنوں کے استعمال کی وجہ سے وہ شراب پینے میں مبتلا ہو جائیں، چنانچہ بعد میں حضور ﷺ نے حضور برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی، بشرطیکہ شراب اور نہ ہوں۔ (۱۳)

گلوٹ پاک اور ناپاک برتن

اگر چند ایسے برتن مل جائیں جن میں سے بعض پاک ہیں اور بعض ناپاک، تو اگر ناپاک برتن بیہوش ہوں تو تحری اور خورد و نوش کا حکم ہے، جس طرف طبیعت کا رجحان ہو کہ یہ پاک ہوگا اس کو وضو وغیرہ کے لئے استعمال کیا جائے اور اگر برتن کی غالب تعداد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی چٹی نیند سے بیدار ہو تو چپے کے برتن میں ہاتھ ڈالے سے پیسے ہاتھ دھوئے دیکھو کہ کتنی عظیم کداس کے ہاتھ کے نیکیاں رات نزاری ہے۔ (۱۴) یعنی ممکن ہے کہ وہ دقت ہاتھ کی جگہ پہنچ گیا ہو، جہاں پسینے کی وجہ سے کچھ نجاست ہو، وہی ہو تو ہو جائے اور ہاتھ ناپاک ہو جائے اس سے مضموم ہوا کہ پاک ہاتھ پانی میں اٹائے گی جب سے برتن ناپاک ہو جاتا ہے۔

اگر برتن ناپاک ہو جائے تو دھونے کے بعد دوسری چادر، شیا کی طرح یہ بھی پاک ہو جائے گا، ایک بار دھو دینا کافی ہے، غرار ضروری نہیں، بشرطیکہ نجاست کے اثرات باقی نہ رہے ہوں۔ (۱۵) البتہ بعض حکام اس سے سختی ہیں اور ان میں ایک مرتبہ دھونا کافی نہیں، چنانچہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک حضرت زہرا پر یہ بھی کی روایت اور ان کے نوٹوں کے مطابق کہ کا جھٹھ تین بار دھونا چاہئے گا۔ (۱۶) بہتر ہے کہ نہایت بار دھو جائے اور اس کے اثرات اور نجاست سے ازالہ کے لئے مٹی یا کسی اور چیز کا بھی استعمال کیا جائے، امام مالک کے نزدیک کئے کا جھٹھ پاک ہے، لیکن نظم شریعت کی تعمیل میں سات دفعہ دھو دیا جائے گا، (۱۷) امام شافعی کے نزدیک پاک کے لئے سات بار دھونا ضروری ہے۔ (۱۸)

(تفصیل کے لئے دیکھئے: کتب، سورہہ)

نیا کدو اور مٹی کا برتن جس میں پانی اور سیانہ چیزیں کو جذب کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے، اس میں اگر شراب رکھ دی جائے تو اس کو بھی تین بار دھونا ضروری ہے، اسی طرح قدیم

(۱۱) معلوی، ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۱۰۰

(۱۲) حوری، ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۱۰۰

(۱۳) دارقطنی، ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۱۰۰ اور ترمذی، ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۱۰۰

(۱۴) الامام، ص ۱۰۰

(۱۵) رحمۃ اللہ، ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۱۰۰

(۱۶) الفتاویٰ، ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۱۰۰

(۱۷) الفتاویٰ، ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۱۰۰

(۱۸) معلوی، ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۱۰۰

(۱۹) معلوی، ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۱۰۰

اسلام کا کوئی فرق نہیں، اس لئے ظاہر ہے کہ کسی برتن میں محض ان کا کھالینہ اس بات کے لئے کافی نہیں کہ اسے ٹاپاک قرار دیا جائے، البتہ یہ ضرور ہے کہ کسی حرام اور ٹاپاک چیز کے فوری استعمال کے بعد جس چیز کو وہ کھائے یا پئے وہ ٹاپاک ہو جائے گی، جیسا کہ فقہاء کھیتے ہیں کہ اگر مٹی کے مزہ میں خون لگا ہو اور وہ اسی حالت میں کسی چیز میں مداخلے تو وہ بھی ٹاپاک ہو جائے گی — اسی طرح اگر شراب، مردار، گلوشت یا ایسی چیز کھائے پئے تو وہ برتن ٹاپاک ہو جائے گا اور پاک کئے بغیر اس کا استعمال درست نہ ہوگا۔

(۳) لحد اور پانچوں مثلاً ترکاریوں میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تفریق نہیں، جو کچھ فرق ہے وہ صرف ذبیحہ کے سلسلہ میں ہے کہ اسلام میں وہی گوشت پاک ہے جو مسلمان یا اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اللہ کے نام پر ذبح کریں، ان کے علاوہ دوسروں کا ذبیحہ اور مردار جانور حرام اور ٹاپاک ہیں۔

ان اصولوں کی روشنی میں یہ بات بآسانی سمجھی جاسکتی ہے کہ عام حالات میں غیر مسلموں کے برتن کا استعمال بھی درست ہوگا اور اس میں ضرورت سے زیادہ تجسس اور تکلف شریعت میں مطلوب نہیں، چنانچہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک یہودیہ کی دعوت کھانا ثابت ہے، البتہ جن برتنوں میں مذکورہ اصولوں کے مطابق ٹاپاک چیزوں کا استعمال کیا جانا معلوم ہو یا اس کا ضمن غالب ہو تو دھوئے اور پاک کئے بغیر اس کا استعمال درست نہیں۔

سپلائنگ کیمپنی کے برتنوں کا حکم

اس زمانہ میں سپلائنگ کیمپنی جو کرایہ پر وقتی استعمال کے لئے برتن فراہم کرتی ہے، ان کا بھی یہی حکم ہے اور احتیاط کا تقاضا ہے

ٹاپاک ہو تو پھر غور و خوض کی گنجائش نہیں، حتم پر اکتفا کرے۔ (۱) اور اگر ایسی انتہائی مشکل پیدا ہو جائے کہ اس کے علاوہ پانی ہو ہی نہیں تو ہنسوں میں تو اس کا استعمال بہر حال درست نہیں، البتہ پینے کے لئے قلب کے رطبان پر عمل کر سکتا ہے اور جس کے بارے میں یہ خیال ہو کہ یہ پاک ہوگا اسے پنا سکتا ہے، البتہ نماز کے لئے حتم کرے گا اور فقہاء نے اس بات کو زیادہ محتاط قرار دیا ہے کہ پانی بہا سے پھر تجھ کر لے، اس لئے کہ جب پانی باقی ہی نہ رہا تو حتم کے جزاء میں کوئی شے نہیں۔ (۲)

رفقاء سفر کے ساتھ برتنوں کا اختلاط

اگر چند آدمی سفر میں ساتھ ہوں اور ان سب کے پاس پانی کے اپنے اپنے برتن ہوں، پھر وہ باہم اس طرح مل جائیں کہ تغیر دشوار ہو جائے اور دوسرے ساتھی موجود نہ ہوں تو ان حالات میں بھی تحری کرے گا اور جس کی طرف رطبان ہو جائے کہ یہ میرا برتن ہے اسی کا استعمال کرے۔ (۳)

غیر مسلموں کے برتن کے احکام

کفار و مشرکین اور اہل کتاب کے برتن کے سلسلہ میں چند اصولی باتیں ذہن میں رکھنی چاہئیں۔

(۱) برتن کی پاک اور ٹاپاک کی تعلق اس بات سے ہے کہ خود اس برتن میں کیا چیز رکھی گئی ہے، اگر اس میں کوئی ٹاپاک چیز رکھی گئی ہے تو ظاہر ہے کہ برتن پاک ہوگا اور اگر کوئی پاک چیز رکھی گئی ہو تو برتن ٹاپاک نہ ہوگا۔

(۲) جہاں تک جو شے کی بات ہے تو مسلمانوں کی طرح کافروں اور حاکم انسانوں کے جو شے پاک ہیں اور اس میں کفر و

(۲) الفتاویٰ الہندیہ، ۳۹۶/۵، باب النحری

(۱) مطبوعات علی مراتب الفلاح، ۴، باب النحری

(۳) الفتاویٰ الہندیہ، ۳۹۶/۵

دیکھ رہی اور سمجھ رہی تھی کہ اس کا سبب منہ سے جہائی ہے۔ ۱۰۱

آئسہ (پورن فلمی عورت)

فتویٰ سنٹی ہیں "ایم ایس جو ہائے ولی" فتویٰ کی اصطلاح میں اس عورت کو کہتے ہیں جس کو رازنی مراد، بڑھاپے کے باعث جنس کا خورن آسان ہو گیا ہو اس لئے کہ اس کی بھر سے وہ قواعد و قائل سے ناامید اور ایمان بوجہائی ہے اور اس کے بعد وہ اس نہیں بن سکتی۔

آئسہ عورتوں کی مدت

ایسی عورت کو مرد طلاق کی مدت گزارنی پڑے تو میں نے کے غلط سے گزارنی ہوئی، یعنی "تین شخص" کی بجائے ایک عورتوں کی مدت تین روز کی (اصطلاح: ۲۸)

اگر قرنی میں سے آغاز جمعی ہو گیا تو اس سے مدت شروع ہوتی تو مسلسل تین ماہ تک گزارے خواہ یہ تین ماہ کے ہوں یا ۳۰ سالے ہوں یہی کی اور یہی تاریخ سے مدت گزارنے کی نوبت آتی ہے تو مکمل ۹۰ دن مدت کے شمار ہوں گے، ۹۰ دن کی مدت کی مدت و مری عورتوں کی طرح اس کے لئے بھی ۹۰ دن والا دن ہے۔ (نمبر ۱۰۲۳)

آیت

قرآن مجید کے یہے کلمے کو کہتے ہیں جو ایک شخص، جسم اور ہاں مریہ اور یہ طویل بھی ہو سکتی ہے اور مختصر بھی، قرآن کی سب سے طویل آیت ہے بقرہ ۲۸۶ اور سب سے چھوٹی اور مختصر رحمن۔ ۶۳

کہ ہوں کہ یہ برحق ہے امتیاز مسلمانوں اور غیر مسلموں کو پہلائی کے بارے میں اور اس میں کرام پنجوں کے کلمے کا بھی کافی امکان ہے، مگر شرعی نقطہ نظر سے برحق کو جس طرح دھوا اور سافہ کیا جائے پتا ہی کا بھی اہتمام نہیں ہے، اس لئے ان کو سہ سے بغیر استعمال کیا جائے۔

آہ

یہ فقہانی اصل کے اعتبار سے دو تکلیف یا خوف و زور کے اظہار کے لئے آہ کرنا ہے، وہ انہی کی حالت میں اگر قرآن مجید میں سنت اور زور کے اظہار یا اپنے گناہ کی کثرت کو یاد کرنے کے لئے آہ زبانی یا آواز اور گھٹا کر آہ زور، وہ خوف و اضطراب سے کہوں نہ ہو، مناسب ہے، اور اگر کسی جسمانی تکلیف اور بزدلی سے آہ لگائی ہو تو اس سے نفاذ قاعدہ ہو جائے گی۔ (۱۰)

احکامیہ نکاح کے وقت آہ

اگر یہ کچھ بات لڑکی کے سامنے اس کے والد یا والدہ نے کسی شخص سے نکاح کی پیش کش کی اور لڑکی نے نہ پر آگے لڑا تو اسے تو اس میں عیوب اور گرفتاری کو پیش نظر نہ کر فیصلہ کیا جائے گا کہ یہ نکاح سے اپنے نہ کی کیا ہے، وہ اس کی طرف سے اقامہ ہے و نکاح کے بعد اپنے والدین اور اہل قریب سے ہوائی کے احساس اور نکاح پر رضامندی کے سبب ہے؟۔ اس کی تعمیر فساد اور جیسے ہے کہ اگر اپنے باپ یا والدہ سے نکاح کی خبر سننے کے بعد وہ اس طرح مرنے کے جسم سے ہوائی کا اظہار ہوتا ہے تو نکاح مسترد ہو جائے گا ورنہ بھی نکاح کے تعمیر دوسے تو یہ رضامندی کی

(۱) الفتویٰ الہدیہ ۱۰۱

(۲) الفتویٰ الہدیہ ۱۰۲

(۱) المسند ۱۱، فقہی سنٹی، ۱۰۱

(۲) مسند ملا، مسند ۱۱، ۱۰۱

قرآن قرآن کا اطلاق

کیا صرف یہ آیت پر ہی قرآن پڑھنے کا اطلاق ہوگا؟
 اس سلسلہ میں یہ پتہ سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی آیت بحیثیت
 قرآن کی نہ پڑھی جائے تو اس کا حکم قرآن کا نہ ہوگا، اطلاق
 موت کی خبریں اگر کوئی شخص نہ دے والا اللہ یا رسول اللہ کی صورت
 میں پڑھے گا تو یہ قرآن ہی کا ایک حصہ ہے مگر اس سے عارفانہ
 نہ جائے گی، اس لئے کہ یہاں تلاوت قرآن مجید کی آیت سے یہ
 کلمات نہیں کہے گئے ہیں، اسی طرح جنابہ و جنس کی حالت میں
 بطور قرأت کے پڑھا اور اگر درست ہوگا، مگر اس کی حالت
 میں قرآن مجید کا پڑھنا نہیں ہے۔

اور اگر ایک ہی آیت کی تلاوت بحیثیت قرآن مجید کی جائے
 تو میں اسے اسلاف کے نزدیک بھی وہ قرآن کے حکم میں داخل ہوتا
 ہے، اگر بھی نہیں، چنانچہ اگر قرآن میں کوئی شخص صرف ایک مختصر آیت
 کی تلاوت کرے تو اس سے قرأت قرآن کا فریضہ ادا ہوگا، اور
 اس سے عرس جنابت یا جعفر وغیرہ کی حالت میں ایک بیت کی
 تلاوت بھی حرام ہے، بلکہ بعض معارف قرآنیک آیت سے کم کی
 تلاوت کو بھی حرام قرار دیتے ہیں، البتہ امام طحاوی اور ابن ماجہ
 روایت کے مطابق، امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ حد تک اچانک ہے،
 جو حکم قرأت کا ہے وہی کتابت اور اس کو قلم کا ہے۔ (۱)

آیت کی وحدانی

قرآن مجید چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یکبارگی
 نازل ہوا ہے، لہذا مختلف اوقات میں اور مختلف مقامات پر مختلف
 آیتیں نازل ہوتی رہیں، اس لئے مقامات اور اوقات کے اعتبار

سے ان کو مختلف نام دیئے جاتے ہیں، ان میں سے ایک کی در
 وحدانی ہے، اور وحدانی آیت کا اطلاق کن پر ہوگا؟ اس سلسلہ میں علماء
 مسنون سے غور، نہیں متحمل ہیں۔

(۱) جو آیات ہجرت سے پہلے نازل ہوئیں، وہ بھی میں در
 جو اہمیت کے بعد نازل ہوئیں، وہ بھی میں اس خیریت کے
 مطابق ہجرت کے بعد نازل ہوئیں، وہ بھی میں اس خیریت کے
 موضوع کر، اس کے مضامین میں جو آیتیں نازل ہوئیں، ان کا
 شمار بھی وحدانی آیت میں ہوگا۔

(۲) اور قرآن کے یہ ہے کہ جو آیتیں مکہ معظمہ اور اس کے
 صدقات میں دوسرا نازل ہوئیں، وہ بھی میں در جو حد نہ سمجھ
 میں نازل ہوئیں، وہ بھی میں وحدانی آیت میں نہ کا شمار بھی ہوگا، نہ
 حد کے قریب، اور اگر در حد دوسرا میں نازل ہو گیا، اس
 خیریت کے مطابق کچھ آیات ایسی بھی قرار پائیں گی جو نہ کسی ہوں
 اور نہ وحدانی، چنانچہ بطریق کی، آیات کے مطابق انھیں مکہ معظمہ
 یا مدینہ نزلے، یا کہ قرآن میں مقامات پر نازل کیا گیا ہے، مگر
 حدیث اور شام مقام سے مراد بیت المقدس اور حجاز ایسی کچھ آیتیں
 کے مطابق جو کہ ہے۔

(۳) تیسری رائے یہ ہے کہ جن آیات میں اہل مکہ کو
 نئی طبیعت یہ کہ ہو وہ بھی ہیں، اور جن میں اہل مدینہ کو نئی طبیعت
 وہ بھی ہیں، ان میں نازلے کی تائید حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ
 عنہما سے بھی ہوتی ہے۔ (۴)

ان میں پہلے قول مشہور اور پھر علامہ تفسیر کا پتہ یہ ہے۔

وحدانی آیات و سورتوں کی بعض مقامات

علامہ نے فرمایا، وحدانی آیت کے سلسلہ میں بعض مقامات بھی

(۱) القرآن فی التفسیر، ج ۱، صفحہ ۱۰۹، (۲) ۱۰۸

(۳) السراج فی علوم القرآن، ج ۱، صفحہ ۱۰۸، (۴) السراج فی علوم القرآن، ج ۱، صفحہ ۱۰۸

ذکر کی ہیں، ان علامتوں کی حیثیت کسی لکھنے والے کی ہنس کی طرح ہے۔
ان سوروں میں کچھ نہ کچھ اشتداد موجود ہیں، وہ علامتیں درج اولیٰ
ہیں :

۱) جن سوروں میں **بِأَيُّهَا الْمُنِفَعُونَ** آیتوں کے الفاظ ہیں
(وہی آیت ہوگی اور جن سوروں میں **بِأَيُّهَا الْعَالَمِينَ** سے خطاب ہو، وہی
پڑھا، یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہی گئی ہے، لیکن کبھی
کبھی اس کے خلاف بھی ہو جاتا ہے، چنانچہ سورہ نزلہ کی ہے مگر
اس میں **بِأَيُّهَا النَّاسُ** کے الفاظ موجود ہیں اور سورہ حج کی ہے لیکن
اس میں **بِأَيُّهَا الْعَالَمِينَ** آیتوں سے خطاب ہے۔

۲) جن سوروں یا آیات میں **بِأَيُّهَا آدَمُ** کے لفظ سے
خطاب کیا جائے وہ بھی کیوں ہوں گی، یہ بیحد عین حیران سے محض
ہے۔

۳) مرد سے مردی ہے کہ قرآن کی جن آیات اور
سوروں میں گزشتہ باتوں اور توہمیں کا ذکر ہے، وہی ہیں اور جن
میں بھی احکام قرآن میں مذکور نہ ہو وہی ہیں۔

۴) حضرتؐ کہتے ہیں کہ وہ تمام سورتیں جن میں **اِنْفِطَا** کا
آیا ہے یا اس کی ابتدا میں صرف مذکور ہے (سوائے سورہ آل عمران
کے) یا جس میں (سورہ بقرہ کے علاوہ) حضرت آدم علیہ السلام
پیش کا ذکر نہ ہو ہے وہی ہیں اور جن میں شریعت کا ذکر نہ ہو
وہی ہیں۔

۵) وہ تمام سورتیں جن میں منافقین کا ذکر ہے وہی ہیں،
البتہ اس سے سورہ بقرہ مستثنیٰ ہے۔

۶) کابل بدل فرماتے ہیں کہ وہ تمام سورتیں جن میں
مذکور ہوئی ہیں۔ (۱)

ان کے علاوہ کی اور وہی آیات کے طرز بیان اور اسلوب
میں بھی نمایاں فرق ہے، یہی آیات عموماً مختصر چھوٹی اور سبج ہوتی ہیں
اور یہ اصل مکہ کے وہی مزاج کے عین مطابق ہیں، جب کہ وہی
آیات ان کے مقابل میں طویل اور بڑا کم سبج اور سادہ ادب کا
شاہکار ہیں، ان کا اندازہ لگانے کے لئے پارہ ۳۰ جس کی سورہ
عموٰہ کی ہیں اور سورہ بقرہ کی وہی ہیں، ان کے درمیان کلام کی
جاسکتا ہے، ان کا موازنہ توئی نالی سے یہ بات واضح ہو جائیگی۔

ان بات کی وضاحت مناسب ہے کہ وہی کی اصطلاحات
اور اس سلسلہ میں علامات و ظہور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق
تھیں اور یہ حضور ﷺ کو بحیثیت نبی، ان امور کے اظہار کی
ضرورت تھی، یہ اصطلاحات بعد کو کلام تفسیر نے مقرر کی ہیں اور
تلفظ قرآنی کی روشنی میں یہ چند علامات نکلی ہیں، تاہم مزید سچائی
میں کہ وہی سوروں اور آیات کی اصطلاح کلی پڑی تھی۔ (۲)

اولات و علامات کے لحاظ سے آیات قرآن کی تقسیمیں
علامات کے علاوہ اوقات اور گیلان کے لحاظ سے بھی

قرآنی آیات کے لئے اصطلاحات مقرر کی گئی ہیں، مثلاً :

سفری: وہ آیات جو سفر کی حالت میں نازل ہوئیں۔

حضرتی: وہ آیات جو مقام کی حالت میں نازل ہوئیں۔

نہاری: دن کے وقت نازل ہونے والی آیات۔

شبلی: شب میں نازل ہونے والی آیات۔

سبیلی: سخت گرمی میں نازل شدہ آیتیں۔

شبیانی: بارش میں نازل شدہ آیتیں۔

فرشتہ: وہ آیات جو بیستر پر لیٹے ہوئے ہونے کی حالت

میں آپ ﷺ پڑھیں۔

(۱) قرآن مجید، ص ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳

آیت نمبر: ۲۷۸، جس میں سوا کے احکام مذکور ہیں، سب سے آخری آیت ہے۔

۳) عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آخری آیت
جبرہ ۱۹۱ ہے، جو رسول اللہ ﷺ کی موت سے ۸۱ دن پہلے نازل
ہوئی ہے۔

۴} حضرت اہل بیت کعبہ سے مخلول ہے کہ آخری آیات سورہ توبہ کی آخری آیات ہیں۔

۵) امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

۶) حضرت سجادؓ سے صلوات کی باتوں سے کہ سب سے
آخری آیت سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۱ ہے۔

۷) حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آخری آیت سورہ
آلہ عمران کی آیت نمبر ۱۵۵ ہے۔

(۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سورہ انفج کی آیت نمبر ۵۵ سب سے آخری آیت ہے۔

۱) اہل الحرمین سے حضور ہے کہ دوسرے انتظام کی آیات
نمبر: ۴۵ کو آخری آیت سمجھئے۔

(۱۰) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سورۃ نساء کی آیت نمبر ۹۳ کو افسری کہتے تھے۔ (۱)

یہ اختلاف کوئی حقیقی اختلاف نہیں ہے، بلکہ یہاں کلک محاسبہ کے
 اپنے اپنے اندازے اور ترقیاتیات ہیں، جن تک جرائم سے

آخر میں پہلی انجمنوں نے اسی کو آخری آیت سمجھا لیا۔ اور اس اختلاف کی محفلِ اقدس اس لئے جہدِ ابلیس کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

لے یہ تصریح نہیں فرمائی کہ آخری آیت کوئی ہے اور نہ اس سے
 آیت کا حق ٹھکانہ اور سوساں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ بھی

کوئی علاقہ تھا، اکثر علماء کے رائے ہے کہ سورہ مائدہ کی آیت نمبر: ۳ جو اٹھس چیز الودائع کے ساتھ عرفہ میں نازل ہوئی :

لَهُمْ أَكْثَرُ لَكُمْ فَهَيْتَ لَكُمْ وَالسَّعْيُ عَلَيْكُمْ
بِمَعْنَى وَهَيْتَ لَكُمْ الْإِسْلَامَ هَذَا .

آخری آیت ہے جو آپ پر نازل ہوئی۔ — روایت کے
 معاودہ خواہاں آیت کے مفہیم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

آية الكرسي

سورۃ البقرہ آیت: ۵۵ کو حدیث میں آیۃ الکرسی قرار دیا گیا ہے۔ آیۃ مزید ہے کہ: حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو پڑھ کر قرآن مجید میں سب سے افضل قرار دیتے ہیں، مومن سنانی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر روز نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھا کرے تو اس کو جنت داخل ہونے کے لئے ہر صبح کو کوئی بار نہیں ہے۔ (۲۰)

پایست کیم؟

قرآن مجید کی چند آیات ہیں جو آیات مجیدہ کہلاتی ہیں، انکی آیات چار ہیں، اس تعداد پر اعتراض کا جواب یہ تھا کہ اتفاق ہے، البتہ آیات مجیدہ اور حرف مجیدہ کے تقابلی امتیاز مختلف ہے، امام ابوحنیفہ کے مسلک کے مطابق وہ جو وہ مقامات درج ذیل ہیں :

[illegible]

(۲) تحصیل کے لئے دیکھئے نقشہ، ص ۱۹۹، ۲۰۰

4-664-2271-2 251. 15

اشفاقاً میں اور "لے" میں اور سہجہ نہیں (۱)

نام شریفی اور نام احمد کے نزدیک سورۃ مائے رالی بہت آیت
سہجہ نہیں ہے، بلکہ سورۃ الفی علی کی ایک اور آیت میں سہجہ
تفاوت کے قائل ہیں، البتہ اسم احمد کے ایک قرآن پندرہ آیات
ہیں، جن میں سورۃ حج، نور، ہی، زمر، (۱) اگر ان آیات میں کسی
کے اکثر معنی اور دو خاص الفاظ جس پر سہجہ کا کلمہ ہے، کی حرمت کر لی
جائے تو سہجہ حرمت نامہ اور ضیق کے یہاں سنے اور حرمت کرنے
والے پر وہ جب اور نام شریفی، نامہ نصف اور نام احمد کے نزدیک
مستحب ہے۔

(مزید دیکھیے "سہجہ")

□ □ □ □

سے نکاح کرے۔ یہ حرمتِ میث کے لئے ہے اور قرابت کے لحاظ سے محرم ہے اور حرمت کا اپنے آپ کے سامنے چہرہ و ہاتھ، بال، گردن، بازو، سوجھا اور پٹوں کو ہلا دوسٹ ہے، (۱) اگر اولاد بنائے ہوئے نکاح کے معاملے میں بھی اور مال میں بھی دائرہ کا "وہی" ہے دورانِ حیات میں وہی ان کی فراغت کی گئی ہے۔
(تفصیل کے لئے دیکھئے "الایۃ")

حق پرورش

اسی طرح باپ کی یا بیوی کی طرف سے کسی شخص کے ساتھ دینی تعلیم کی تعلیم دینا یا دینی تعلیم دینا اور فقہاء ہے، البتہ ان پرورشِ طاعت کی بنا پر آج کے دور میں اسلامی مال میں ان کی ساری بیوی نے کسی ایسے شخص سے نکاح نہ کر لیا ہو جو بچوں کے لئے غیر مضر ہو اور ہر صورت میں نکاح کو لازم کر کے ہر مال تک اور بچوں کی پرورش کرنے تک پرورش کی مستحق ہوگی۔ (۲)
(ادامہ دیکھ "مقتضات")

باپ کا نفقہ

اسی روشنی کے تحت ہر اس کا نفقہ دینی ارادہ کے تحت واجب ہے، ہر شریک و سہنے سے معذور و نہ ہونے کی حالت میں عطا کرنا واجب ہے، دست ہوا یا مالی نکاح کے خاتمہ کرنے سے باقی ہو، (۱) اگر وہ بچہ جن بھی نہ ہو گا کہ وہ باپ سے کما حقہ خود نکلی ہوئے کا مطالعہ کرے، اگر ایک شخص کے چند بچے ہوں اور وہ بھی ساقی فقہار سے غرض حال ہو تو نفقہ سمجھنا ہر ساقی تقسیم ہو گا اور اگر ساقی والا میں بڑے بھی ہوں اور بڑے بھی جو بڑے خود مال رکھتی ہوں تو نفقہ و اور

آپ (باپ)

آپ کے معنی باپ کے ہیں، شریعت کی نگاہ میں انسانی رشتہ نامور و بزرگوں میں باپ کے بعد سے زیادہ نسبت باپ کو حاصل ہے اس لئے کہ مالکِ مہربان میں باپ ہی ہیں ان کے ذریعہ انسان وجود میں آتے ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کی شان و بزرگوں اور خلافت کے اہل کھار کا ذریعہ ہیں۔

اسلام سے پہلے اکثر عوام میں بددینا آنے والوں کی تحریف کی وجہ سے یہ تصور قائم ہو گیا تھا کہ وہ عین کے باقی نہیں رہا لیکن پاک نامہ از کرم نے پند چہ وی اسلام نے اس روایت کو انکار کر کے یہ بتا دیا کہ ان کی حق کو ایک مقدس ہے، کثرتِ نظری اور انبیاء و اولیاء کا طریقہ قرار دیا، اسی طرح والدین کے بارے میں ولادہ کا جو منسوب اور ایک حد تک نفرت انگیز فتنہ من مکتہ تھا اسلام نے اسی نوعیت اور جدوجہد اسلام کا مالِ تقدس سے بدل دیا۔
باپ کو جسے کہہ کر وہ قرار دیا گیا (۱) آپ نے اس شخص کو محرم قرار دیا جو والدین والوں میں سے ایک کو بلا چاہے کسی یا نہ اور بزرگوں کی خدمت و فرشتوں کے ذریعہ جنت میں داخل نہ ہو سکتے، (۲) باپ کو بلا سطر برہم کہیے کہ وہ کثیر و قرار دیا گیا یعنی یہ کہ کسی سے کسی اور کے باپ کو کہیے، یعنی بچہ سے دوسرا شخص اس کے باپ کو کہیے، (۳) اگر وہ باپ کے بعد دوسرا ساتھ میں ملے کہ کسی بہت بڑا دین (ابو بکر) قرار دیا گیا۔ (۴)
فقہ کی اصطلاح میں "آپ" وہ شخص کے ہیں۔

نسبی باپ

نسبی باپ ہر اس کے مطلب سے یہ کہ کسی ہو، کسی باپ

(۱) سید محمد بن عبد اللہ (۲)

(۲) حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، حنبلی (۳)

(۳) ترمذی، ابن عبد اللہ بن عمر (۴) ۱۰۳

(۴) ترمذی، ابن عبد اللہ بن عمر (۵) ۱۰۳

(۵) الفقہاء، ابن عبد اللہ بن عمر (۶) ۱۰۳

(۶) ترمذی، ابن عبد اللہ بن عمر (۷) ۱۰۳

اٹھ پڑے اور تکریم ہو گا اور کسی شے کی ہوگی (۱)؛ صلیح ہو یہ حکم اس وقت ہے جب بائیاں خود تکلیف جو نہاد ہیں شوہر کی شوکر جانے اور کیا وہاں تک نہیں بھی جائے گی باپ کے تختہ کے علاوہ اگر وہ خادم کا ضرورت مند ہو اور وہاں وہی سے خادم کا تختہ بھی ادا کرنے سے موافقت میں ہوں تو دارو باپ کے علاوہ اس کے نام کا تختہ ادا کرنے پر بھی مجبور کیا جائے گا۔ (۲)

البتہ کافر باپ مسلمان بیٹے کا، یا مسلمان باپ کافر بیٹے کا وارث نہیں بن سکتا، اس لئے کہ اختلاف فو دین ان امور میں ہے، جسے شریعت نے وراثت کے لئے مائل قرار دیا ہے۔ (۳) جس طرح زعمی میں باپ کا تختہ واجب ہے، اسی طرح سوگ کے جد فقیر و عقیقین بھی سرخرم باپ کا اپنی اولاد پر حق ہے۔ (۴)

حدود و قصاص میں

حدود و قصاص۔ نہ اختلاف میں بھی شریعت نے باپ کے خصوصی احکام، کئے ہیں، مگر باپ بیٹے کا دل پھرنے والے تو اس کے ساتھ ڈرتے ہوئے جو نہیں گئے، (۵) بھاری سے امام کا تختہ، امام شافعی اور دوسرے فقہاء کی بھی ہے، (۶) باپ بیٹے کو قتل کر دے تو باپ کو بطور قصاص کے قتل نہیں کیا جائے گا؛ (۷) امام شافعی اور امام احمدی کی بھی ماکہ سے امام کا تختہ کے نزدیک بالقصد قتل کرے تو وہ بھی قتل کیا جائے گا، (۸) باپ کے سلسلہ میں یہ خصوصی مراعات امام ابو حنیفہ نے عیاں اس اصول کی روشنی میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ و عاتک لایبک ما انا تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کی ملک ہے، اس کا خد سے بیٹے کو قتل کرنا لٹا اور اس کا دل بیٹا کو باپ کو قتل واپنی ملک میں تصرف کرنا ہے، البتہ یہ جو تم چوں کہ ذات خود بہت عظیم ہیں، اس لئے عفو اللہ اس کا مرتب تھا، مگر ابھو گا اور وہی میں بھی قہر کے عام قرنی قانون کے مطابق باپ کو عین شریعت میں (حدود) سے سزا سزا و عینی

باپ کے وارث ہونے کی صورت میں

باپ کو اپنی خونخوار کی سزا کہ جائداد میں شریعت حق وراثت بھی رائج ہے، البتہ کی جن صورتوں میں ہیں:

(۱) مرنے والا اپنے باپ کے ساتھ شریعت کو دارو کو چھوڑا ہو تو باپ کو چھٹا حصہ ملے گا۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ مرنے والا باپ کے ساتھ نہ لٹا اور کو چھوڑا ہو تو باپ چھ حصے کے حصے کے ساتھ حصہ بھی ہوگا۔

(۳) تیسری صورت یہ ہے کہ مرنے والا کوئی دارو چھوڑا ہو تو باپ دوسرے زویاں اگر وہی سے بچا ہو یا مرد دل اور تمہا ہونے کی صورت میں کسی سزا کہ حق دار ہوگا۔ (۴)

کفر کے باوجود باپ کا حق

باپ کا تختہ اس کے باوجود باقی رہتا ہے کہ اگر کافر ہو؛ (۵)

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۶۱

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۶۱

(۲) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۶۱، الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۶۱، الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۶۱

(۳) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۶۱

(۴) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۶۱

(۵) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۶۱

(۶) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۶۱

(۷) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۶۱

اپنی صواب سے رہے گا۔
 وہ پاپ اور باپ کا باطنی مسلح ہوا، خیر و کوئی فائدہ نہیں دیتی
 باطنی۔
 (تفصیل کے لئے دیکھئے زمرہ ۱۰)

دوسرے مضمون

یہ اس آیت پر مبنی ہے کہ ذکر کرتے ہوئے سب اہل کفر کے ساتھ ساتھ ہی
 انہیں بھی ایک ہی جگہ غفلت ہے، مگر یہ مضمون اس آیت پر مبنی ہے کہ
 شریعت نے انہیں اپنا نام لکھ دیا ہے کہ انہیں کیا ہے اور نہ شریعت میں
 کوئی دوسرا ایسا طریقہ ہے جس پر اس کو قیاس کیا جائے، انہیں
 شریعت کے اس قسم سے خاموش رہنے یا شریعت میں اس کے ذکر
 نہ کرنے کی وجہ سے یہ مان لیا گیا ہے کہ وہ مباح ہے اور ان کو مباح
 نہ کرنا دونوں برے ہیں۔ (۱۲)

مباح کا حکم

مباح کی جو تعریف کی گئی ہے اس سے یہ بات معلوم ہوتی
 ہے کہ فی حدیث میں جو کچھ مباح ہے اس کا ذکر نہ کرنا دونوں برے ہیں،
 اس معاملہ میں کوئی آزاد ہے کہ جس مباح کو چاہے اختیار کرے اور
 جسے چاہے چھوڑ دے، اس کو کسی ایک جہت کا پابند بنانا یا اس میں
 کوئی تعین کرنا یا اس کو سب کر لینے کے برابر ہے، چنانچہ کتاب
 احکام میں مباحات کے لئے جو بھی لحاظ امتوں کوئے ہیں اس
 میں جبر کا شائبہ نہیں ہے۔

ایک اہم مسئلہ

اباحت سے مراد کسی مسئلہ کی ایسی نوعیت ہے کہ اس کا ذکر نہ کرنا

اباحت

(۱) "اباحت" سے مراد کسی مسئلہ کی ایسی نوعیت ہے کہ اس کا ذکر نہ کرنا
 (۲) "اباحت" سے مراد کسی مسئلہ کی ایسی نوعیت ہے کہ اس کا ذکر نہ کرنا
 (۳) "اباحت" سے مراد کسی مسئلہ کی ایسی نوعیت ہے کہ اس کا ذکر نہ کرنا

من حرم ربيعة الله النسي المخرج لصادق وطلحات
من الموزی . (۱۹ ارف ۳۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جنہوں نے اپنے اوپر گوشت اور مٹی حرام کر لیا تھا، لیکن نزع فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے بکری کا گوشت، دودھ اور مٹی اپنے اوپر حرام کر لیا تھا، یہ آیت ان فحش لوگوں کے بارے میں ہے، جو عین عید، الہی جریر اور انبی الہی حاتم سے قنود سے تشکیہ ہے کہ اس آیت میں ان اہل جاہلیت کی خدمت کی مٹی ہے جو اپنے دیوتاؤں اور فرضی خداؤں کے نام پر چھوڑے ہوئے چاقو کو اپنے اوپر حرام تصور کرتے تھے، (۱) غرض کہ اس آیت کا نشان نزول جو اللہ بھی ہو بہر حال یہی صریح ہے اور ان فحش لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جو اپنے اوپر بعض حلال چیزوں کو حرام کر چکے تھے۔

اور اس کے علاوہ بھی شریعت میں بہت سی نیکوئی ہیں جو اس بات کو ظاہر ہیں کہ ہم اپنے طور پر ایسی کسی قانون سازی کے چکر نہیں لگاتے، جو شریعت کی دی ہوئی اجازت پر طعن و محذورے لہر اٹھا دیا جائے حرام عادی۔

انفرادی حقوق میں دخل اندازی

اس سے دوسری بڑی خرابی یہ پیدا ہوگی کہ شریعت نے افراد کو جو حقوق دے دیے ہیں اور جن معاملات میں ان کو دخل کی اجازت دی گئی ہے، وہ ریاست کی ایک جہت کا پابند ہو کر اس میں دخل اندازی کر رہی ہے، اور ان کے شرعی حق پر دست درازی کر رہی ہے، حالانکہ وہ معاملات جن میں حقوق اور اختیارات افراد کو ملتی ہیں وہ حاصل ہیں، ان میں ریاست کو یہ حق نہیں ہے کہ افراد کو کسی ایک

فرض سے سہاوت کو حیلہ بنائے، اور اس کے دو پہلوؤں میں سے کسی ایک کو لازم اور ضروری قرار دینا چاہے، مثلاً تعدد ازواج جائز ہے، اگر عمری میں نکاح ممکن جائز ہے اس لئے ایسا نہیں نہ ہو کہ اس سے باز رہے اور ترک کر دے کو قانونی لحاظ سے ضروری اور واجب العمل قرار دے دیا جائے، اسی لئے کسی سہاوت اور جائز چیز کے کرنے یا چھوڑنے کو واجب قرار دینے کا مسئلہ اس زمانہ میں بڑی اہمیت کا حامل ہو گیا ہے، اس لئے اس مسئلہ پر قدرے تفصیل اور وضاحت سے گفتگو کی جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ہر قسم کی جائزات میں اس قسم کے قانونی اختراہ کی اجازت دے دی گئی، جو شریعت اور اسلام کے حواجز کے متبرعہ قرار اسلام میں مداخلت کے لئے باب الداعیہ بن جائے گا، وہی میں اس سے پیدا ہونے والی بعض تباہیوں کا ذکر کیا جاتا ہے :

تقریم حلال

سب سے پہلی خرابی یہ پیدا ہوگی کہ بہت سے وہ احکام جو شرعاً حلال اور درست ہیں، ان میں کسی ایک جہت کو لازم کرنے کے نتیجہ میں ایک جائز اور حلال کو اپنے اوپر حرام کر لینا لازم آئے گا؛ حالانکہ یہ اسلام کے حواجز اور قرآن و سنت کی تاکید کے خلاف ہے، اسلام نے طہارت اور حرمت کا حق صرف خدا کو دیا ہے، بندہ اگر ایسا کرتا ہے تو اس کی نظر و نظر کے مطابق وہ اپنے خدا کے حق پر دست بردار لے کر ہی جبراً سہی کرتا ہے۔

اسلام سے پہلے بھی اہل کتاب نے بعض چیزوں کو بطور غور حرام کر لیا تھا جن کو قرآن نے انصاف و اطلاق سے نہیں کیا ہے، قرآن نے اس طرح دھوکے کی خدمت کرتے ہوئے کہا ہے :

(۱) حلال الذین سبوا علیہم، الذین السورہ ۴۸/۱۱

جہت کا بخشنا ہے۔

ۛ

انفرادی اور جماعتی دوسرے لشکروں میں اثر و نفوذ یا صحت کے حقوق واضح رہا کہ مسئلہ تاریخ میں انفرادی و اجتماعی کا تعلق ہوتا ہے۔ ایک فرد جو شخصی آزادی کے لحاظ سے آزاد ہے، وہ فرد کسی آزادی میں اس حد تک دور جانے کے کر پاتی اور جماعتی حفاظت بھی شخصی آزادی پر قربانی کے جوڑے ہیں۔ وہ ان اپنے کا خود کے لئے دوسرے کو مصرت پہنچنے کے بھی جواز حاصل ہے اور وہیں کاری اور خود و شخصی آزادی کا رولہ نہ پھیلے اور یہ عنوان سے نہ ہو گیا۔

امریکی غریب اور اچھا پنہن ہیں جن کے یہاں شخصی آزادی
مافیہ کوئی چیز نہیں ہے۔ افراد کی حیثیت شخص کے ایسے پر ہے کی
جسے جو اپنے اختیار سے حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ انہی زندگی سے جھلک
زندگی تک سارے معاملات و ریاست اور جمہور کے دست اختیار
میں ہیں۔ اسی غیر شعری اجرو آسریت کو عوامی سمجھت اور اسی جیسے
چند خوش فہم نام دے گئے ہیں۔

اسلام نے اسی افراد کو نظریہ کے درمیان اعتبار کی رو نکالی ہے۔ اس نے شخصی آزادی اور اجتماعی اختیارات دونوں کے حدود کو خوبصورتی سے متعین کر دیے ہیں کہ شخصی آزادی سے جماعت کی سعادات اور دوستی کے نظام کا امن و صلاح میں خلل واقع نہ ہو اور یہ دوست کو ایسا ہی مطلق بنادیا جا۔ کہ کہ افراد کے شخصی حقوق بھی پامال نہ گئیں اور وہ مجبور نہیں بن کر رہ جائے دشنام اسلام نے ایک طرف یہ کہ وہ دوزخ بند کر دیں کہ اس میں شخصی سعادت کے آگے بہتی سعادت مجروح نہ رہے ہیں اور دوسری طرف نظریہ کی حقیقت کو جائز نہ کر دیا کہ نگاہ غور نہ بن جائے۔ جس کا اس کا آقا صمد کو لگتا ہے اور بس۔ وہ کسی چیز کا خاک نہیں بن سکتا۔

خود آنحضرت ﷺ کو بھی اس کا حق نہیں تھا کہ شریعت نے جہاں غصہ کی آواز دی، وہاں دیکھ کر ہے اور خدا کو بھی کام نہ کرنے پر مجبور نہ کیا۔ آپ ﷺ نے غی علیہ السلام میں ارضی کائناتوں اور ان کو جو سورج کے چمکانے یا کرنے پر مجبور کر دیا۔ لیکن حضرت زید اور حضرت منیف رضی اللہ عنہما کا واقعہ ہے۔

حضرت بربر کا کناخ حضرت منیف جیل سے ہوا تھا۔ یہ
کناخ اس وقت ہوا جب حضرت بربر نے غلطی کی تھی، انہ اسلامی کی رو
سے غلطی کے بعد اس کے لئے کناخ میں حضرت کو یہ اختیار ملا ہے
کہ آزاد ہونے کے بعد اس کو برقرار رکھے یا سزا دے، منقبہا
اسے "خیار حق" کہتے ہیں۔ حضرت بربر جب آزاد ہو کر کناخ
کناخ کو سزا دیا، اور حضرت منیف جیل کی رفاقت کے لئے آزاد
ہو گئے۔ اب کہ حضرت منیف جیل کو بہت بے چارے تھے، اور
انہم کو قلم و غصہ کے پاس تشریف لے گئے، آنحضرت ﷺ نے
حضرت بربر سے فرمایا کہ یہ کچھ منیف تم کو کس قدر چاہتے ہیں؟
تم ان کو نہ بھڑاؤ، حضرت بربر نے جواب دیا: جی ہاں؟ (مشتعل اور بد حال
مفتز قانون تھیں اور ایسا کیا کہ یہ آپ کا کھر ہے؟ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نہیں بے شک مشورہ ہے تم نہیں ہے،
حضرت بربر نے سفارت کردی اور اپنے فیصلہ پر قائم ہو گئے، (۱)
اس موقع پر آنحضرت ﷺ کا حکم اس لئے سے امتداد ملا کہ بربر حضرت
بربر کو آنحضرت ﷺ کے مشورہ کو قبول نہ کرنا اس حقیقت کو واضح کرتا
ہے کہ اگر دے کے متعلق دارالانتخابات میں جبر اور پابندی کی راہ
انتخاب کرنا درست نہیں ہے۔ یہی نرا زیادہ سے زیادہ اعلیٰ کی پابندی

٤. ج. و. ل. ب. / ٢٣٩٨٣ في المذكرة نكتب: «مر نحمدك» عند

آپ ﷺ نے یہ عہد ترک فرما دیا کہ کہیں یہ واجب نہ ہو جائے،
مسواک کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

لَوْلَا اَنْ اُلْقِیَ عَلٰی اَمْسِیْ لَامْرُؤٍ مِّنْہُمْ مَّسْوُکٌ .

اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا طمان نہ آتی تو میں

مسواک کا حکم دیتا، یعنی اس کو واجب قرار دیتا۔

یہاں بھی حضور ﷺ نے سہولت اور آسانی کی طرف سے
مسواک کو امت کے لئے واجب قرار نہیں دیا، یہی کسی حکم کا مہاج
ہونا ہی بات کی غماض ہے کہ شریعت یہاں پیر اور توسیع چاہتی
ہے، مباحات میں وہ اصل شریعت کوئی گواہ کا جائز دیتی ہے کہ
وہ بطور خود مصالح پر عمل کرے اور گریس کو کرنے میں فائدہ دار
آسانی محسوس کرے، اگر اسے اور بہتر یا زیادہ سہولت دیا جائے تو اس کے
فنی حالات کے تحت آسان ہوتا چھوڑ دے۔ (۱)

یہاں مباحات کے کسی ایک نہ کو لازم اور دوسرے کو مکمل
اعتبار قرار دے دینا، جگہ جہاں شریعت پیر اور آسانی بخلا کر
چاہتی ہے، عمر اور دشواری کی اگر سننے کے عواف ہو گا اور اس سے
شریعت کے خلاف کوئی خلاف دوری لازم پڑے گی۔

فرق درجہ بات

جو بھی بات یہ ہے کہ فقہاء نے احکام کے مختلف درجہ بات
مشتمل ہیں، وہ کتاب سنت کے بموجب اور اسلوب کو دیکھتے
ہوئے متعین کئے گئے ہیں اور خود شریعت چاہتی ہے کہ احکام کی
جو آوری اور ضروریات سے اعتبار میں وہ حدود قائم رہیں، جو اس
سے متعین کئے ہیں اور لوگ افراد و طریقہ کا شکار نہ ہو جائیں۔

فرقوں میں بھی اعمال کی بجائے آوری مطلوب ہے اور مستحبات
میں بھی، لیکن دونوں کے درمیان فرق سراسر قائم رکھنا ضروری

مباح عہدہ اصل شریعت کے انفرادی حقوق ہیں، اگر سہولت کو اس
میں ایک پیلو کے سبب کا قیام حاصل ہوتا ہی افراد و طریقہ کا
ہو جائے گی جس کا ذکر پہلے ہوا اور حج اسلام کے خلاف کے خلاف
ہے۔

عمر بنی الدین

اسلام کا ایک اہم اور زیادتی اصول یہ ہے کہ دینی میں کچھ
نہیں ہے، مختلف بات و روایات میں اس کا ذکر ہے، مثلاً:
وَبَرِّکَ الَّذِیْکَ عَلٰی سِرِّہِ وَلَا یُہِیْکُمْ اَمْرٌ اَلَا بِشَہْرِہِ (البقرہ: ۱۷۵)
یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے، دشواری
نہیں چاہتا۔

اور یہ ایک: قاطعی حقائق ہے کہ فقہ اسلامی میں اخلاقی
ہد کو برقرار رکھنے سے انسانی ضروریات اور مشکلات کی جتنی
رحمتیں ملتی ہیں اور رحمت جتنی آسانیوں سے آئی ہیں، جتنی
اس کی تکمیل اور سہولت کے ذریعہ (الہامی) قانون میں ملتی ہے اور نہ
کسی دینی قانون میں، اگر وہ ان نظام کوئی چیز آسان اور مکمل معلوم
ہوتی ہے تو وہ بھی قائل اور اپنے اثرات کے اعتبار سے معزاد
تخصیص دہائی ہے اور جو بات نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ انسان کی
ان کمزوریات کو سامنے رکھ کر آپ سمجھا تھا اور اب بھی۔

مباحات کے ذریعہ بھی شریعت نے دراصل امت کے لئے
آسانی اور سہولت پیدا کرنی چاہی ہے کہ اگر ان کو فرض واجب
قرار دے کر نہ کہ حکم دیا جائے حرام نہ کر دے کہ روک دیا جائے
دونوں اور بھی پیدا ہو جاتی، یہی عہد ہے کہ فرض اور واجب ہونے
کے نام لپٹے سے سمجھو، بعض اچھے اعمال بھی ہر پر ترک
فرمانے ہیں، قرآن کی نماز چند لوگوں آپ ﷺ نے مسجد میں
لوگوں کے ساتھ، قرآن، پھر جب لوگ روز میں ہونے لگے تو

(۱) شیخ ابو یوسف، ترویج السہولۃ للفقہاء: ۱۷۱

ہے۔ مستحبات کو اس طرح انجام نہ دیا جو سنے کہ اس کے فرض کے ہونے کا دم ہونے لگے، اسی طرح منہب امور کو ترک کرنا گناہ نہیں ہے جیسے مباحات کو ترک نہ جتنی بڑی گناہ نہیں ہے، لیکن مستحبات کو مسلسل اس طرح چھوڑنا جیسے مباحات کو نہ حساب نہیں ہے، بلکہ حال مباحات میں سے مناس کی اتنی پابندی ہونی چاہئے جیسے فرض کی اور نہ میں سے محرمات کی مخرج اجتناب کرنا چاہئے۔ اور ظاہر ہے جب بدو، ٹوکھی، بوجھ، اور لازم کو بھڑا درست نہیں ہے تو اجتماعی سطح پر حکومت کا اس کو لازم نہ کرونا کیوں کر درست ہو سکتا ہے؟

شرعی احکام میں مراتب اور درجات کے اعتبار سے جو فرق اس کم سوال نے بیان کیا ہے، وہ کوئی طعنہ زار اور منہ گزرت اصول نہیں ہے۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کا سوال اس پر شام ہے، صحابہ کے طرز میں سے اس کی تائید ہوتی ہے، اصولیہ میں نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

نور نیچے: کہ جمعہ کے دن روزہ رکنا مستحب ہے، لیکن قافہ اس وجہ سے کہ لوگ اس پر سوا غلبہ کرنے لگیں اور مستحب واجب کا درجہ حاصل کر لیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَنْصَرُوا إِلَهَ الْجَمْعَةِ لِيَهْلِكَ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ وَلَا

تَهْلِكُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِيَهْلِكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ إِلَّا أَنْ

يَكُونَ لِمِنْ صَوْرَةٍ نَصْرًا، حدیث کم (۱)

ماتوں کے درمیان جو کوئی کے لئے اور دونوں میں

مذازع کو روزہ کے لئے ٹھیکوں سے کرلو، معانی اس

کے کہ وہ کسی ایسے روزے کو میان نہ جائے جس کو

قوم میں سے کوئی معمولاً نہ کرتا ہو۔

جب حضور ﷺ نے سقیہ میں افراتفر اور غلبہ کو پسند

نہیں فرمایا، جس کا کیا جائز یا مضر یا مطلوب ہے تو مباحات تو اس سے ایک وجہ کم تر ہے، اس کو لازم کر لینے، کر لینے کی اجازت کیوں کر ہو سکتی ہے؟ لیکن وہ اس کی وجہ کی وجہ ہے۔ آپ ﷺ پسند فرماتے تھے، حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دست خوان پر لیسن کیا، آپ ﷺ نے اس میں سے ٹھیک کھایا، حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے صراحت فرمادی کہ حرام نہیں ہے، لیکن اس کی پابندی نہ ہونی چاہئے جس میں اسکو پابند کرتا ہوں، فرض آپ نے اپنے عمل اور قول سے وضاحت فرمادی کہ بیچارہ لیسن کھانا نہ بہت کے ساتھ مباح ہے اور کھانا جاسکتا ہے، لیکن ایسا نہ ہو کہ نفساں سے محرمات کی طرح احتراز کرنے لگیں، مگر جب کسی کھانہ کو حرام کی طرح چھوڑ دو، دست نیچے ہے مباح کو اس طرح ترک کر دینا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

دائیں جانب سے اچھے کاموں کی ابتداء مسنون ہے، جب امام نماز سے فارغ ہو جائے اور مقتدی کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جائے تو دائیں طرف بھی نہ کرے، اور بائیں طرف بھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عام دستور دائیں طرف التفات کا تھا، لیکن راستہ میں جان، اپنی بیٹھ کر میں نے ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی سجدہ کی میں: نہیں کے بجائے بائیں طرف توجہ کی اور اس طرف بیٹھ کر بیٹھا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دو وقت کیا کہ تم کو دائیں طرف بھل کر نے سے میں بچنے سے روکا؟ میں نے جواب دیا کہ آپ کو بائیں طرف دیکھا، اس لئے میں نے اس طرف بھل کر لی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا، مگر لوگ کہتے ہیں کہ میں نے بائیں طرف سے ہی نماز سے دائیں ہو، لیکن میں کہتا ہوں: دائیں بائیں، جس طرف سے چاہو لوٹ جاؤ، نہ صرف عن بعد، بلکہ یہاں واجب، احتیاط اور حکام میں

کو چھڑنے میں متصلا کوئی متناقد نہیں ہو، کو کس طرح واجب کا رد دیا جاسکتا ہے؟

اجتماعی اور انفرادی حیثیتوں کا فرق

مباحات کے سلسلہ میں ان وضاحتوں سے ظاہر ہے کہ اپنی اصل اور حقیقت کے اعتبار سے مباحات کے کئی ایک رخ کو ترک کرنے اور دوسرے کو بطور خود واجب کر لینے کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور جب ان خود یہ درست نہیں ہے تو حکومت کی جانب سے ایجاب کا اقرار بھی کوئی سوال نہیں پیدا ہو سکتا۔

لیکن فقہ اسلامی میں انفرادی اور اجتماعی حالات کے تحت بھی بہت سے احکام بدل جاتے ہیں اور فقہاء اصول فقہی کتابوں میں اس موضوع پر اسے شام سو سو جہاں کہ مرغان کو قلع کر دیا جائے تو خواہ ایک عقلمند ہو جائے، اصولیہ بننے لگے گا ہے کہ مندرجات انفرادی حیثیت سے واجب ہیں، مکررات انفرادی حیثیت سے محض کرہ و جہن، مگر اجتماعی حیثیت سے واجب الزک ہیں، بعضی چیزیں انفرادی حیثیت سے محض منع ہیں مگر اجتماعی حیثیت سے واجب ہیں اور اس کے ترک پر فوج کشی کا اقدام بھی کیا جاسکتا ہے جو دراصل تاحید و اہم کی آخری حد ہے، مثلاً ذوالا و لا مہر بن الحسن احمائی نے لکھا ہے کہ اگر کسی شہر کے لوگ اذان نہ دے تو ہر اتفاق کر لیں اذان سے قتل کیا جائے گا، بعض فقہاء اصطلاح نے اس سے یہ بھی سمجھا کہ تمام فرقے کے یہاں اذان واجب ہے، اس لئے زک اذان پر قتل کا جائز قرار دے چکے ہیں، لیکن محققین کا خیال ہے کہ یہ اجتماعی ترک منع کی سرزنش ہے، بعضی چیزیں انفرادی حیثیت سے مباح اور محض خلاف ادنیٰ ہیں، لیکن اجتماعی حیثیت سے واجب الزک ہیں، جیسا کہ جاسی ابوالحسن ہمدانی کی رائے

درجات کے فرق کو ملحوظ رکھنا ہے اور ای پر حضرت مہدائے مہر علیہ نے تعبیر فرمائی ہے۔

حضرت عمرؓ کا روقی نے ایک بار منبر پر چڑھ آیا، پڑھنے ہوئے آیت مجیدہ کی تلاوت کی، آیت مجیدہ کی تلاوت کے بعد مجیدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے، لیکن فی الفور مجیدہ کو با ضروری نہیں ہے، حضرت عمرؓ نے اسی وقت مجیدہ فرمایا، آپ کے ساتھ حاضرین نے بھی مجیدہ کیا اور دوسری بار جب حضرت عمرؓ نے پھر وہی آیات پڑھیں اور آیت مجیدہ کے قریب پہنچے تو لوگ مجیدہ کے ارادہ سے آگے بڑھے، لیکن حضرت عمرؓ نے مجیدہ نہیں کیا اور فرمایا:

ان الله لم يكلفها عليكم الا ان تلهوا.

اللہ تعالیٰ نے (فورا) مجیدہ کرنا ہم پر فرض نہیں کیا ہے،

البتہ اگر ہم خود اپنی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

لام باکت سے وضو کرتے وقت ہم اللہ کہنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: حسب ان یصلح (کیا وہ جانوروں کا کرنا چاہتا ہے؟) حالانکہ وضو کرتے وقت ضرور ہم ہم اللہ کہنا خود ان کے نزدیک بھی مندوب ہے، مگر اس کے باوجود یہ لب و لہجہ اختیار کرنا دراصل اسی مقصد کے پیش نظر تھا کہ لوگ ایک مستحب کو قلمی اعتباراً واجب کا درجہ دے لیں۔ (۱)

یہ جتنے شہود ذکر کیے گئے ہیں، اگرچہ ان میں سے اکثر کا تعلق احتیاط اور مندوبات سے ہے، لیکن یہاں کہ مباح اور مندوب وہاں ہی میں آتی ہیں کہ ان میں سے کسی ایک سے اور اس کو ترک کرنے میں کوئی شک نہیں ہے، بلکہ مندوبات میں اس کا کیا جانا پسندیدہ ہے۔ اس کے باوجود اس کے التزام اور مباحات کو کیسے ترک کر دینے کو سمجھا، لہذا اور شریعت کے خلاف کے خلاف تصور فرماتے تھے اور وہ مسلمانین کا کیا جانا کسی درجہ میں بھی مطلوب نہ ہوا اور ان

(۱) خبر بایہ مذکورہ حدیث میں ہے: "ان الله لم يكلفها عليكم الا ان تلهوا" سے باخبر ہیں۔

شریت ہو ان میں بھی دو چیزیں نہ پسندیدہ اور مطلوب ہیں اور وہ ہیں باتوں کا ذریعہ بنی ہیں وہ بھی نہ پسندیدہ ہیں، مثلاً تعدد بازواری کر یہ قلمہ داخل اور طاعت و عصمت کا۔ اے ہے۔ یہ خودت جو طلاق شدہ کی درمیانوں کی خدمت ہے۔ ایسا کا مضر اثری لحاظ سے بھی جائز ہیں، ان کا کرنا پنا کرنا اور ان سے بڑا ہے، لیکن ان کی حیثیت سے یہ مطلوب تھا۔

بعض امور ایسے ہیں کہ شریعت میں ان کی اجازت تو ضروری ہے مگر اجازت کھل ضرورت کی بنا پر ہے ورنہ وہ اپنی اصل کے لحاظ سے پسندیدہ اور مناسب نہ تھے کی حالت ہے مثلاً طلاق کہ خود شریعت کی نگاہ میں وہ پسندیدہ ہے۔

ایسے احکام انفرادی اعتبار سے تو جائز ہیں مگر ان کی لحاظ سے اس سے بڑا مضر اثریت کا مطلوب ہے، اثری نظائر سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایسے معاملات کو ہم خود اختیار کیا جائے گا، قانون کا لفظ استعمال ہونے لگے گا اس کے سوا باقی کے لئے حکومت اس کو قائل سرزنش کر مقرر اسے سختی ہے، پناہ حضرت مرہٹہ نے اپنے مجدد خلافت میں طلاق و فہرہ پر کوڑے مرنے کو اس سے ان احکام کو عمل اور کا بعد تو نہیں دیا جاسکتا ہے، مثلاً طلاق سے بے جا استعمال پر طلاق نہ ہے اثر تو انہیں دیا جاسکتا ہے، نہ مردانہ سے یہ سن چھین جاسکتا ہے مگر سرزنش کی جاسکتی ہے۔

بعض احکام دو چیزیں جو شریعت کی نگاہ میں نہ پسندیدہ ہیں اور نہ پسندیدہ، اس طرح وہ اپنی ذات کے اعتبار سے نہ کسی اجازت کا ذریعہ بنے ہیں جسے شریعت حتم کی نظر سے دیکھتی ہے اور نہ کسی لکھنا کہ جو شریعت کی نگاہ میں مذموم اور مثلاً کو کھنی کا مسئلہ ہے، خواہ اس سے اس کا جز نہ ثابت ہے اور انہیں میں نہیں اس کا ذکر نہیں ہے جس سے اس کے پسندیدہ جو نہ پسندیدہ ہو، نئے کا اشارہ بھی ہے، لہذا اس پر بھی عام حالات میں عمومی پابندی کا ذکر نہ کیجئے

کے مطابق اگر کسی قریب کے لوگ نہ آخر وقت میں پڑھائے کر لیں تو ان کو اس سے روکا جائے گا اور اس کے لئے جانوں کی کھو، استعمال کی جائے گی، بعض خفیہ کے یہاں اگر کھنی افکار ایک ہی مسجد میں دوسری جماعت کر لیں تو درست ہے، لیکن اس کی عادت بظاہر درست نہیں ہے، غرض کہ اجتماعی اور انفرادی حالات کے پیش نظر بہت سے احکام بدل جاتے ہیں۔

مباح احکام کے بعد میں ان اصولی باتوں پر روشنی ڈالنے کے بعد اب اس بات کی وضاحت مناسب ہوگی کہ مباح کی کون کونسی قسموں کے کیا احکام ہیں اور کون کونسی قسموں میں تو ان ساری کے اور ہر ایک پہلوں سے دیکھی جاسکتی ہے اور ان میں اس کی کھجائیں کھیں ہے؟

مباحات میں رخصت

بعض مباحات میں رخصت کی چیزیں جن کا مقصد عروج اور شادی کا دور کرنا ہے، یعنی اپنی اصل کے لحاظ سے کھن کو کرنے اور نہ کرنے کا اختیار نہیں ہے، بلکہ مخصوص حالات میں مخصوص انداز کی عبادت کی اجازت دینے کی ہے، جیسے حالہ سفر میں، رمضان المبارک میں غریب مرض کی وجہ سے، وغیرہ کی اجازت یا بعض حالات میں بچی کا نفقہ ساندہ ہو جانا، نذ کی اصطلاح میں ایسے احکام کو "رخصت" کہا جاتا ہے۔

ان معاملات میں داخلیت کسی صورت جائز نہیں ہے، اس لئے کہ جن امور کی بنا پر ان کو مباح قرار دیا گیا ہے، اگر ان کی رعایت نہ کی جائے تو ان کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا اور کتاب و طاعت کے احکام میں اپنی خواہش کے مطابق تصرف ہوگا۔

مخصوص مباحات

۱۱ امور جن کی اجازت خود انہیں بھی قرآن وحدیث سے

۱۱- اسناد اصل (۱۰) اور مدارج صحتی درکار میں ایک سے زیادہ مقامات پر تقریظ ہیں، بعض علی اصل (۱۱) اصل (۱۲) ہیں، انہیں کچھ کچھ فقہاء کا توفیق سے قریب قریب نقل کر کے ہیں، لیکن انہیں احترام ہے کہ باطل کچھ کو ایسا سن کر نہیں مل سکا، جس میں جنہوں نے قریب سے کراہیا ہو، لیکن ہم لفظ علیہ بالاصل۔ (۱۰)

ان حضرات کے نقلی فقرہ دھڑ ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ امر میں قسم کے ہیں، ایک دھڑ ہے جس کا درست ہونا واضح ہے، تو اس کی اتباع کر، ایک دھڑ ہے کہ اس کا لفظ ہو، واضح ہے، اس سے احتساب کر، اور ایک دھڑ ہے کہ جس میں دلوں پہلو ہوں، تو اللہ کے سپرد کر، اور امر اختلاف لہ، لکھ لکھ انی اللہ (۱۱) اسی طرح بعض روایتوں میں مشیہات سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے، (۱۰) لیکن اس دھڑ کے جاتی و سابق سے الگ تازہ دھڑ ہے کہ یہ حکم یہ طور اختیار اور فتویٰ کے ہے، نہ کہ یہ طور وجوب کے، اسی لئے فقہاء نے حرام سے بچنے کو واجب اور شہادت سے بچنے کو مستحب قرار دیا ہے، حامد ثانی فرماتے ہیں:

الامتناع من الحرام واجب بخلاف الامتناع

من المشبه لا مندوب۔ (۱۱)

انقر حنیف، شوارب، دیوبندی، جہانی و دیگر کے نزدیک اشیاء میں

ان حضرات کا اس آیت سے استدلال یہ ہے کہ حلت اور حرمت دینی الگ ہے، مطلق ہے، کوئی بھی حکم بغیر دینی کے نہیں لگ سکتا اور جب کوئی چیز حلال نہ ہوگی تو منوع ہوگی۔ لیکن اس استدلال میں جو حکم بدو کا ہے، کیوں کہ اس آیت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی فیصل کے حرام ہونے کے لئے نفس کی ضرورت ہے، اگر کوئی شخص نفس موجود نہ ہو تو وہ حلال بھی جائے گی، اس لئے اکثر اہل علم ان کو جہاں رازئی، ابن عربی، طبرانی، قزطی اور غامد آلوف وغیرہ نے آیت سے یہ بات ثابت کی ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے، (۱۱) حقیقت یہ ہے کہ اس نظر نظر پر کوئی قوی دلیل موجود نہیں اور اس لئے ملف میں کبھی لوگ اس کے قائل رہے ہیں۔ (۱۲)

دوسرا نظر قریب کا ہے، یعنی ایسے مسائل کی بابت سنت اختیار کیا جائے گا، اور لیکن اشعری، ابو نعیم، ابو نعیم، ابن ماجہ اور شافعی کی طرف رجحان رکھتے ہیں، (۱۳) اور عام طور پر محدثین کا میلان اسی طرف ہے، (۱۴) اس لئے کہ یہ ان کے حلال و حلال کے مطابق ہے، بعض حضرات نے صاحبہ چاہے ہو طامہ صحت کی طرف ہی اس کی نسبت کر دی ہے، (۱۵) لیکن یہ نسبت صحیح نظر نہیں آتی، کیوں کہ صاحبہ چاہے لے لفظ مقدمات پر اباحت کہ اصل قرار دیا ہے، مثلاً حدیث (سورگ) کے مسئلہ میں فرماتے ہیں:

(۱) دیکھئے: کتاب الفرائض، ابن عربی، ۴/۲۸۰، احکام الفرائض، الجصاص، ۱/۱۹۸، الجامع لاحکام القرآن، ۱۰/۱۹۸، شرح المعانی، ۲/۳۸۰

(۲) دیکھئے: لوائح الرحمۃ علی شمس المسحوق، ۱۹/۲۸۰ (۳) الاحکام فی اصول الاحکام، ۱۰/۱۹۸، الإيجاز، ۳/۲۸۰، المستصفی، ۱/۲۸۰

مؤید السؤل علی حاشی شافعی، ۱۰/۲۸۰، تیسر اشعری، ۱۰/۲۸۰، کشف الاستوار للبخاری، ۱۰/۲۸۰

(۴) کشف الاحوال، ۱۰/۲۸۰ (۵) تمہیل الوصول، ۱۰/۲۸۰

(۶) سورہ شلو علی شمس اور، ۱۰/۲۸۰، الفرائض، ۱۰/۲۸۰

(۷) مستند احمد، مشکوٰۃ المصابیح، ۱۰/۲۸۰، ابن عربی، کشف الإيجاز، ۱۰/۲۸۰

(۱۰) دیکھئے: ۱۰/۲۸۰، ۱۰/۲۸۰، ۱۰/۲۸۰

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

هو الذي خلق لكم في الارض جسعا (البقرة: ۲۸)
 وہ خدا ہی ہے جس نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے
 لئے پیدا کیں۔

مخبر لکم مطلق المسحوب وماتى الارض
 جسعا. (الباقية ۱۲)

اللہ نے تمہارے لئے آسمان و زمین کی ساری چیزیں
 مخرج کر دی ہیں۔

اسی مضمون کی آیت سورہ لقمان (۲۰) میں بھی آئی ہے۔
 دوسرے قرآن کے بیان سے مسلم ہوتا ہے کہ عمرات کے ثبوت
 کے لئے نص ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے عمرات کو تفصیل سے
 بیان کر دیا ہے۔

ولقد فصل لکم ما حرم علیکم. (النور: ۱۱۴)

تم پر جو چیزیں حرام کی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو
 تمہارے لئے وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔

اس طرح گزر چکا ہے کہ سورہ انعام: ۱۴۵ سے معلوم ہوتا
 ہے کہ جو چیزیں حرام ہیں ان کو اللہ اور اس کے رسول نے واضح
 کر دیا ہے، لہذا جن اشیاء کے بارے میں حرمت کی صراحت نہ ہو،
 انہیں یہاں موقوف ہے۔

تیسرے اللہ تعالیٰ نے اپنے طریق پر جس چیز کے حرام کرنے کو
 منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہے:

للمن حرم ذیہ اللہ النبی اصرح لہادہ والعلیہ
 من الموزی. (۲۰ عرف: ۲۲)

آپ کیلئے اللہ نے جو مان و ذیبت اپنے بندے

اصل اجت ہے، (۱) جو ہر حد میں، انہما اور شخصیں کا بھی کیا
 نقطہ نظر ہے، (۲) انہیں جیسے بھی اسی کے کانچ ہیں، وہ ان کی عبارت
 سے ظاہر ہے کہ انہما کا کارخانہ بھی کیا ہے، (۳) بالکے میں
 اسی کے قیاس طامہ قرآنی بھی ہیں، (۴) جیسا کہ گذشتہ حنفیہ کا کام
 رہا، ان میں ہے، امام کوئی سے ہمارے میں اسی کی صراحت مطلق ہے،
 برانہ لکھتے ہیں، اور علامہ الدین، حنفی، ابو بکر جہش رازئی
 اور علامہ آؤنی وغیرہ کے بارے میں گزر چکا ہے کہ ان حضرات
 نے اجت ہی کو اصل، ۲۰ ہے، علامہ ابن نجیم مصری اسی کے کانچ
 ہیں اور ان کو انہما سے الشیخ کے دوسرے کلام میں وضاحت سے
 بیان کیا ہے، (۵) یہی نقطہ نظر صاحب مجمع طامہ کا بھی ہے، (۶) اسی
 رائے کے کانچ میں امام بن قطلوبغا بھی شامل ہیں، (۷) اور بھی
 نقطہ نظر ثناء فی اللہ صاحب کی تحریر سے بھی ظاہر ہے، مگر قرآن اسلام
 پر دوی سے متنبہ کے اس قول کو زیادہ فخرت سے مطلق قرار دیا ہے،
 جیسا کہ مروجی قائل ہیں، لیکن اس کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ اختلاف کی
 کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عام اصول ہے، زیادہ فخرت ہی
 کے ساتھ کہ جس میں نہیں، اسی لئے فقہاء نے بہت سے احکام میں اس
 اصل سے استدلال کیا ہے۔

جو لوگ اجت کو اصل قرار دیتے ہیں، وہ ان آیات سے
 استدلال کرتے ہیں، جن میں یہ بات فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ
 نے کائنات کی تمام چیزیں تمہارے لئے پیدا کیا ہے، اس کا
 مطلب ہے کہ یہ تمام چیزیں یہاں اور انسان کے استعمال کے لئے
 ہیں، چنانچہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) تفسیر لغویہ: ۱۱۸/۳، اوجہات علی حاشیہ الحنفیہ: ۳۹/۲، کشک الاشرف: ۴۰/۴

(۲) النامیہ للاحکام القرآن: ۱۶۶ (۳) مختاراعد الفقہیہ المورانیہ: ۱۲۰، نوزہ کچھ: ۲۳، ۲۴

(۴) ۱: ۱۴۱، مجمع کتبہ، مطبوع: ۱۳۵۲ (۵) دیکھئے الانس، ۱۰۱، قاعدة الفاسد

(۶) صحیح لاہور: ۵۱۶، کتاب الفاسی، سنن شریف

سے بھی نہ ہرے، عبادات میں کسی قسم کی کوتاہی نہ تھی، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے، شاندار اور گہرا امور دین کے معارف میں بھی کئی اضافہ کا عمل فرمایا ہے، مثلاً ہے:

عن احمد بن حنبل عن ابن عباس عن رسول اللہ ﷺ (۱)

عبارتیں لکھتے ہیں:

ان النصوص انما وضعها الشارع للافعال

علاوة ما دلت على الايمان (۲)

”مذہب نبوی، اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے ہیں، اس

لئے شکل پہنچی، مثلاً ستر اور ٹخنوں پر ہاتھ، اس اصول پر

مسائل ایجاب ہے

”نہی“ کا معنی یہ ہے کہ عبادات میں اصل حرمت و مکنت

ہے، جب تک کہ شارع کی طرف سے اس کے ثبوت پر کوئی دلیل

موجود نہ ہو اور معاملات اور اشیاء میں اصل ایجاب ہے، اگر ان کی

حرمت پر کوئی شخص مقرر کیا اور رد نہ ہو۔

ایمانت

”ایمانت“ کے معنی عہد اور عہدہ کر کے ہیں، ان دلائل

کے درمیان عہدہ کی، ان تمام صورتوں کو اللہ کی اصطلاح میں

”ایمانت“ سے تعبیر کرتے ہیں، جو عقلی ہوں، دین میں رجوع

کرنے کی گواہی، باقی نہ رہے۔ — اس کی تین صورتیں ہیں:

طلاق میں ایمانت کی صورتیں

اول یہ کہ مرد و طلاق، یا ان، باطلاق، غلط فہمی سے نہ اس کے

بعد، رجعت کی گواہی باقی نہیں رہتی، دوسرے یہ کہ زن و شو کے باہمی

کئے لئے دیا ہے، ان کو اللہ نے کی پاک چیزوں کو

میں نہ حرام کیا؟

مذہب میں بھی اس پر کوئی دواہ نہیں، جیسے کہ میں اللہ جلّ جلالہ نے

ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض کی ہیں، انہیں ضائع نہ

کرا، کچھ حدیں مقرر کی ہیں، ان سے تجاوز نہ کرو،

کچھ چیزیں حرام کی ہیں، ان کی بے حرمتی نہ کرو، اور

بغیر مجھ کے کچھ چیزوں کے بارے میں خاموشی

انہی دینی ہے، ان کی کھوج میں نہ پڑو، نہ کہتے

الشیاء عن غیرہ، لیستہا فلا یستہوا علیہا (۱)

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ

نے کچھ چیزیں کو حلال کی ہیں، وہ حلال ہیں، ان کو حرام نہ کیا ہے، اور

حرام چیزوں اور انہی سے سکوت اختیار کیا ہے، وہ اللہ کی طرف سے

درگزر کی ہوئی ہیں، انہیں اللہ کی طرف سے حلال نہ کیا، ان لئے کہ

لقد تولى الله دينكم، انہیں ان میں، وہ نہ کہتے، وہ نہ کہتے

عہدہ (۲)

حقیقت یہ ہے کہ کتاب و سنت کی اصولوں میں سلسلہ میں

بالکل واضح ہیں، ان میں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اشیاء میں اصل

اوجہ ہے، یہ اصل تک کہ ہر چیز پر لگائی، نہ تو اس پر اجازت

کیا ہے، الا ما بعد، وروى الشارع في الاموال على الاما

بالاجماع ما لا يظهر (۳)

”جہت پر بات قائل تو یہ ہے کہ اس اصول کا تعلق معاملات اور

نام کی مالی امور سے ہے، جیسے کہ اگرچہ عبادات پر بھی یہ کی جاسکتی

(۱) ترمذی ۳۶۶۱، ابی داؤد ۴۸۰۱

(۲) مصنف، لا ستر ۵۳

(۳) الاختصار ۲۰

(۱) البیروانی، سنن ۱۰۱، سنن ابی داؤد ۴۸۰۱

(۲) ترمذی ۳۶۶۱، سنن ابی داؤد ۴۸۰۱

وہ پاگل نہ ہو اور ہوش مند ہو، اگر اس نے اسلام قبول کر لیا تو نکاح
بہ قرار دے گا اور اگر نکاح کر دیا تو بھرا کھنی دونوں کے درمیان
تفریق کر دے گا اور اگر خاشا ہو جائے تو اخصیاض جنسین ہا
ایمان پر بشادت اور آخرت کا خوف دلا کر فہمائش کے ساتھ اس پر
اسلام پیش کرے گا، اگر اس کے بعد بھی اس نے خاموشی اختیار کی تو
اسے نکاح تصور کرتے ہوئے تفریق کر دی جائے گی۔

نیز اگر زوجین میں سے دوسرا فحش اپنی کرسی کی وجہ سے ابھی
کم عقل اور بے شعور ہو تو ہاشعور ہونے کا انتہا کر دیا جائے گا، جو
ہی اس کے اندر سہمہ و سہمہ، نور و ظلم و فراست پیدا ہوگی، مذکورہ ہاد
طریقہ اختیار کیا جائے گا، اس کے لئے محض اور ہوش اور فہم و فراست
کی حد کو پہنچا جاتا کہ اسے باخ ہونے کا انتہا نہیں کیا جائے گا اور
اگر وہ پاگل اور فاجر احمق ہو تو اس کے والدین پر اسلام پیش کیا
جائے گا، اگر اس میں سے کسی ایک نے بھی اسلام قبول کر لیا تو
نکاح بہ قرار دے گا اور تفریق کر دی جائے گی۔

ظاہر ہے یہ صورت وہیں قائل عمل ہے جہاں اسلامی حکومت
ہو اور مسلمانوں کو قیام حاصل ہو، اگر ایسا ممکن نہ ہو جگہ وہاں غیر
مسلموں کو یا کسی قبیلہ والے قیام حاصل ہو تو انہوں نے بے کرسی محض
تک صورت اختیار کرے، اس درمیان اگر مرد اسلام قبول کر لے تو
تحلیک ہے، اور نہ اس حدت کے گزرنے ہی آپ سے آپ ان
دونوں کا نکاح ختم ہو جائے گا، یہی حکم اس صورت میں بھی ہے،
جب مرد اسلام قبول کر لے اور عورت کا نفی رہے، امام ابوحنیفہؒ
کے نزدیک اس مسئلہ میں عورت جس سے مرد ہاشارت کر چکا ہو
اور جس سے ابھی ہاشارت نہ کی ہو، کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔
امام شافعی کے نزدیک زوجین میں سے جو بھی اسلام قبول
کر لے تو دوسرے کے لئے حدت کے قیام ہونے تک اسلام قبول

ساجد کے ذریعہ غلط ہو جائے، یعنی شوہر کچھ سواضہ لے کر طلاق
دے دے، مگر یہ کہ حقیقی نکاح صحیح کر دے۔

طلاق رجلی پر اصطلاحاً اہانت کا اطلاق نہیں ہوتا، مگر طلاق
رجعی کی حدت گزرنے کے باوجود اگر شوہر بیوی کو کوہانہ لے تو وہ
بھی طلاق بائن ہی کے حکم میں ہو جاتی ہے۔
(مزید تفصیل کے لئے دیکھئے "طہرات")

کئے ہوئے اعضاء کا حکم

اہانت کے ذیل میں ایک مسئلہ یہ آیا ہے کہ اگر کسی زخم
جائزہ کے بعض اعضاء کاٹ لئے جائیں تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ اس
لئے کہ اہانت کے معنی کاٹنے کے بھی ہیں اور اس طریقہ "اہانت"
فی انحصار کہتے ہیں، اسلام سے پیچھے عربوں میں یہ طریقہ ساری کھ
کر لوٹ اہانت کے کوہانہ اور انہوں کے کوہانہ ان کے زندہ رہے
ہوئے کاٹ لینے سے اور کھاتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس احتیاط طریقہ سے منع فرمایا دیا، (۱) اس لئے کہ یہ طریقہ نہ
صرف یہ کہ زخم کے مسنون طریقہ کے خلاف ہے بلکہ ظالمانہ اور
احتیاط بھی ہے، چنانچہ فقہاء نے ایسے گوشت کو مردار کے حکم میں
رکھا ہے اور حرام قرار دیا ہے۔ (۲)

اباء (انکار)

اہاء کے معنی انکار کے ہیں، کتب فقہ میں انکار کے باب میں
"اہاء من الاسلام" کا مسئلہ آیا ہے۔

زوجین میں سے ایک کا اسلام

یعنی اگر زوجین کا فرد مشترک ہوں اور ان میں سے کوئی ایک
اسلام قبول کر لے تو حقیقی دوسرے پر اسلام بھی کرے گا، بشرطیکہ

کرنے کی مشق پیش ہوئی، مگر قبول کر لے تو کھانا بوقت دوپہر کا اور
فصل: کہانہ کا مباح فیض بوجھانے کا (۱۱)

اہل کتب کا اسلام

یہ عظیم عام گفتار و سخنرانی کا ہے اور اگر زمین جیسے دنیا بھر کی
 جتنی ظرائف و نواب حشر سے اس اور مرد و عوام قبول کرے تو یہی بڑی
 عظیم کی بے مثال ضرورتی نہیں اس کے اثر و ثمریت نے یہودی بڑے
 صرائی حضرت سے تلمیذ کی اور مذہبی بے اہانت اور محرمات اسلام
 قبول کر لے اور مرد و عوام کے ہر طبقہ پر جو بہت بڑی ضرورت اختیار
 کی جانے لگی، انھیں کالہ اور زکریا جیاد کا ہے۔ (۴)

۱۰۰۰

انگریزوں نے اسلام قبول کرنے سے روک دینے سے انکار کیا
 تو بہر حال موت کا بہرہ ان کے ساتھ لایا گیا اور ان کا گناہ ابرا
 ہر موت سے انکار کیا تو صرف اسی موت میں ان کا مہر و جاب بھیجا
 جائے گا۔ جب ہر اس کے ساتھ بھیجا رہا تو کچھ چپکے یا اس طرح
 "خفا" نہ چپکے کر دیا۔ اسی طرح اس عمل سے منع دی ہو۔
 (حرفِ قلیل کے لئے دیکھئے "ظہوتِ محمڈ")

أب (م)

مستقل سر کسی چیز سے اس طرح مستقل ہوئے جاتے کہ
 کہتے ہیں جس کی کوئی انتہا نہ ہو۔ اور وہ جس کی کوئی انتہا نہ ہو۔
 کے لئے۔ یہ تعبیر کرتے ہیں اور کوئی عنصر اس حد کے ساتھ ضم

١١- دایا المعهد ٢٠١٢، لقمه لسانی عشره مایه لروحه

[illegible][illegible]

ایڈیشن (۱۹۷۲ء)

اچھے اور اچھے معنی ظاہر کرنے کے ہیں۔

محمد کا طریقہ

فقیر کی کتابوں میں مجدد کی حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے ”بسی صعب“ کا ذکر کرتا ہے۔ یعنی اپنے دونوں بازو اس کو بکھڑا کر کے چاروں طرف اٹھاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے توبہ و عید اکر راقی نے اپنی ”معتمد“ میں مجدد بن کر عیض سے ایدہ نقل کی چیز میں سے اس کی تائید معلوم ہوتی ہے (۴)

ایجاد

”اے“ کے معنی غلطی یا کرنے کے ہیں۔

ظہر کا وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، یہ مرتبہ کوذان
نے ظہر کی اذان اٹھا چاہی تو حضور ﷺ نے فرمایا: ہمارے حضور
ہو جائے، یہ انھوں نے دوسری مرتبہ اذان پڑھی تو حضور ﷺ
نے پھر مرتبہ فرمایا، یہ دوسری مرتبہ حضور ﷺ نے پڑھا، یہاں تک

[illegible]

کے نزدیک وہی حقوق صاف ہوں گے جن کا مطلق کا معاملہ ہے
پانے وقت مراد ذکر آگے ہو، (۳) اجتناب صحت کا عقد، اس کے
بچے کو دھچکانے کی اجازت اور صحت کے زیر پرورش اولاد کا عقد
اسی وقت صاف ہو گا جب واضح نکتوں میں اس کا ذکر کرے، نیز وہ
اس طلاق کے بدلہ دلدار کے عقد سے کچھ دنوں کو غلامی چاہتا ہے
اس کی تعمین بھی کرے۔ (۴)

طلاق کے معنی میں

اگر کوئی شخص لفظ "امرات" (امرات) نے جس میں بری
کردیا" کے ذریعہ طلاق دے، یہ عورت طلاق کے مطالبہ کی فرمائش
سے کہے گئے تھے نہ کہ وہ "خود شوہر جواب دے کر زنی کر دیا" تو یہ
"صورت میں طلاق" باقی چڑ جائے گی، نیز عورت کے مذکورہ بالا
مطالبہ کے مقابلہ میں دلی جانے والی طلاق بلا معاوضہ ہوگی، اس
کے بدلہ کھانا، خیرہ عورت پر واجب نہیں ہوگا۔ (۵)

عیب سے برائت

اہم ابوحنیفہ کے نزدیک اگر کوئی شخص کوئی چیز ضرورت کرے
اور شرط لگا دے کہ میں اس میں پائے جانے والے عیب سے بری
ہوں گا اور ذمہ دار نہ ہوں گا تو یہ کسی اس سلسلہ میں ہم کو ضرورت نے
عیب کی بناء پر واپسی، یا اس میں کوئی عیب کے بعد دیکھے یا دائیں
کرنے کے حقوق دے دیے ہیں میں اس کا چند درمیان نہیں ہوں
گا اور خریدار ان شرائط کے ساتھ معاہدہ کو گزار کر لے تو یہ معاملہ
درست ہوگا اور امام ابوحنیفہ کے یہاں یہ معاملہ طے پانے کے
بعد مذکورہ سامان کی حواشی سے پہلے پہلے تک جو عیب ہو، نقص

کے سب پرہیز کی برائی کا سایہ زمین تک پہنچ گیا تو آپ ﷺ نے
فرمایا: اگر بی بی ہو تو نماز غلطی کر کے یعنی قدرے تاخیر سے پڑھو، (۱)
اسی بنا پر امام ابوحنیفہ کے نزدیک سو گرہاں ظہر کی نماز میں تاخیر
مستحب ہے، لیکن اور فقہاء کی رائے ہے اور امام شافعی دوسری
نمازوں کی طرح اسے بھی اہل وقت میں نماز پڑھنے سے جانے کو افضل
قرار دیتے ہیں۔ (۲)

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: "ملاء")

ایراء

فقہی معنی "نجات" دینے کے ہیں، ان کی اصطلاح میں امام
ابوحنیفہ کے نزدیک "مطلق" "تواہر اور مہر" اس سے بھی تعبیر کیا جاتا
ہے۔

ضلع کے معنی میں

اگر عورت نے کہا: "ہاؤنسی علی مندا" (مجھے منے وال پر
بری کر دو اور تم بھی بری ہو جاؤ) تو امام ابوحنیفہ کے یہاں یہ ضلع کے
عہد میں ہوگا، یعنی یہ عورت کی جانب سے "مال کے عوض طلاق" کا
مطالبہ "مستور ہوگا اور اس کے جواب میں شوہر کی جانب سے
پڑنے والی طلاق "طلاق بائن" ہوگی۔

جملہ حقوق سے سبکدوشی

اگر مطلق کے لئے مہارات، ایما، برائت کا لفظ استعمال کر
چکے تو اس کی عہد سے زوجین کے ایک دوسرے پر جتنے حقوق بھی
نکاح کی بناء پر واجب رہے ہوں گے، ساتھ ہو جائیں گے، یہ امام
ابوحنیفہ اور کاظمی ابوحنیفہ کا مسلک ہے اور ای پر فتویٰ ہے، امام فقہ

(۱) مستملات الاصباح، ۱۸۹۸ء

(۲) الفتاویٰ الہدیہ، ۳۸۰

(۱) مسرور دوزخ، ۱، باب فی وقت حسنۃ الظہر

(۲) نور، ۱۹۹، ۱۰

(۳) الفتاویٰ الہدیہ، ۳۸۰

بعد بھی اس کو دعویٰ کا حق باقی رہے گا (۳) اور حج ہو کہ قسمی اعتبار سے "غیر ذمہ دار اور بد کے وجہ میں بے ذمہ داری کرنے کے بعد ہر مطالبہ کرنے کا حق باقی نہیں رہتا۔

اِطَاعَ (بغض)

"اِطَاعَ" کے معنی بغض کے ہیں اور اس کی صحیح آیت ہے ہمارے لئے یہ حدیث مہر حسن ہے، ہر طرح عمر مہر حسن کے حق میں بھی یہ حدیث میں داخل نہیں، (۴) اور جو اسے لازمی حالت میں اس کے چہ نقلی حدیث کو سمجھے، یہ مکمل جائے تو نماز درست نہیں ہوگی اور اس سے کبھی صورت میں نماز درست ہو جائے گی، اس لئے کہ فقہاء کا یہ عام اصول ہے کہ قابل سزا اعضا میں سے کوئی بھی اگر ایک چہ نقلی کی مقدار مکمل جائے تو نماز نہیں ہوگی۔ (۵)

حضرت محمد رضا باقر علیہ السلام کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوجھ بوجھ میں انھوں نے حج کیا اور حج میں انھوں کا سزا بخش تک کیا، (۶) اسی حدیث کی بنیاد پر مشہور محدث ابن شہاب زہری نے اس طرف گئے ہیں کہ بغض بھی حج میں داخل ہے، اگرچہ یہ روایت مشہور فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ حج صرف کھلوں تک ہے اور یہ حدیث اسلام کے ابتدائی دور کی ہے جو منسوخ ہو چکی ہے۔ (۷)

اِطَاعَ (ایک وادی کا نام)

گد کے قریب ایک وادی کا نام ہے، جسے "عصب" بھی کہتے ہیں، چنانچہ معنی میں اُرف کے بعد جب طرف زیارت کے

اسی مسلمان مشاعرہ ہو، پہلے دلائل کا ذکر ضروری نہیں ہوگا اور حقوق اسی پر ہے، مقام فتح کے بعد یہ بے ذمہ داری صرف اس معاملہ کے مطابق ہے کہ دعویٰ تک نہیں ہوگی، اس کے بعد جو نقلی حدیث ہوئے فروخت کرنے والے اس کا مدار حضور ہوگا۔ (۸)

قرض اور حقوق سے برائت

امام محمد سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں تمھارے کوئی گھر یا مال گھر کے سلسلہ میں اپنے دعویٰ سے بری کرتا ہوں، یا میری اس سے بری ہوتا ہوں، تو اسے فقہی اصطلاح میں "اِبراء" کہتے ہیں، اسی طرح اگر کسی شخص نے کہا کہ میں اس کو ان تمام چیزوں سے بری کرتا ہوں جو میری ہیں (جو ہوی علیہ) تو دوسرا شخص اگر وہ اس شخص کے بیان کو لی امانت رکھے، یا نہ رکھے، یا دعویٰ کرے تو وہ قائل سماعت ہوگا اور اگر یہ کہے کہ وہ ان تمام چیزوں سے بری ہے جو میری اس کے پاس ہیں، اور وہ عاصداً لمی عدلہ بنوہ است میں امانت بھی داخل ہوگی اور آئندہ کا یہ دعویٰ قابل سماعت نہیں ہوگا کہ میری امانت اس شخص کے ذمہ ہے۔ (۹)

الفاظ اور شرائط

ایہاد کے لئے یہ بات ترک، یا ہر نام کوئی ایسا قضا استعمال کرے جو شرائط اس کی ذمہ داری سے سبکدوش کرنے کو بتائے، نیز اس شخص کی تہنیک کرے جسے بری کرتا پاتا ہے، یہ کہ ہر شخص اللہ کا خلاف سمجھ لکھاں۔ جسے نہ کام نہیں، چہ یا مقررہ ہو کہ "میرا تیرے ساتھ کوئی حساب نہیں ہے، یا ہر محدود نہیں ہوگا" اور اس کے

(۱) حوالہ السابق: ۳۸۶

(۱) خلاصۃ النظمی: ۱/۳

(۲) حوالہ السابق: ۳۸۶

(۲) حوالہ السابق: ۱/۳

(۳) ابوداد۔ باب القیم

(۳) حوالہ السابق: ۱/۳

(۴) مدنی۔ مجموعہ: ۱/۱۰

اس کا گوشت کھایا جائے کہ غلاتوں کو کھانے کے اثرات نعم ہو جائیں۔ (۷)

اونٹ کی زکوٰۃ شرعی

اونٹ کی زکوٰۃ شرعی کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا نوکریا جائے یعنی طحوم کی بجائے سینہ پر نیز وہ غیر ہستہ دار کرنا جائے، اس لئے کہ دوسرے چرچوں کے برخلاف اونٹ کی شادگ سینہ میں ہوتی ہے اس لئے یہ طریقہ اختیار کرنے سے قاصد غن پر غور ہو کر لکھنے کا اور وہ بھی جلد نکلے گی، لیکن اگر نوکری بجائے ذبح کر دے یعنی طحوم پر اس کا استعمال کرے تو بھی جائز ہے البتہ یہ غیر بہتر طریقہ ہو گا۔ (۸)

(تفصیل کے لئے دیکھئے "زیر")

اونٹ کا پیشاب

اونٹ کے پیشاب کے سلسلہ بھی فقہاء کا اختلاف ہے، عام فقہاء کے نزدیک اس کا پیشاب بھی پاک ہے، امام مالک، امام احمد، حنفی، شافعی، امام محمد اور امام ترمذی نیز شوافع میں اہل سنت، ابن حبان اور یاقوتی رحمہم اللہ کا یہی نظر ہے، (۱) امام ابو حنیفہ اور اہل پیشاب کو پاک تو نہیں کہنے لگے، لیکن وہ اطلاق کے لئے بھی کچھ ہلکا قرار دیتے ہیں۔ (۲) امام ابو حنیفہ کے یہاں یہ پیشاب نہ صرف یہ کہ پاک ہے، بلکہ روا کے طور پر بھی اس کا استعمال روا نہیں ہے، (۳) یہ اختلاف جس طرح اونٹ کے پیشاب میں ہے اسی طرح اہل تمام

لے تک روا نہیں ہوں تو بہتر ہے کہ خود زکوٰۃ کے لئے اس روٹی میں قیام کریں۔ (۱)

(تفصیل کے لئے دیکھئے "تصحب و حج")

اہل (اونٹ)

اہل کے معنی اونٹ کے ہیں اور اس کا اطلاق مرد و عورتوں پر ہوتا ہے۔

اونٹ کے احکام

اونٹ حلال جانور ہے اور اس کے حلال ہونے پر پوری اُمت کا اتفاق ہے، (۱) اونٹ کا چرٹھا اور اس کا پینٹ پاک ہے، اس لئے کہ جو ختم گوشت کا ہے وہی اس کے جوڑے اور پینٹ کا بھی ہے، (۲) پینٹ امام بخاری اور خطابی اور امام احمد کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد دشوکر و واجب ہے، (۳) اور بعض روایات سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے، (۴) دیگر فقہاء اس کو صرف مستحب قرار دیتے ہیں۔

بدبودار اونٹ

ہاں وہ اونٹ جس کے گوشت میں بدبودار ہو جائے یا جو غلاتوں کو اپنی غذا بنائے اس کا گوشت، (۱) اس کا دودھ، (۲) اور اس کے لئے اس کا استعمال یہاں تک کہ اس کی خرید و فروخت بھی مکروہ ہے، (۳) ایسے اونٹ کو ان کی اصطلاح میں "جلاش" کہتے ہیں اور ایسے اونٹ کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ایک سال اسے اہل روک کر رکھیں

(۱) نود الإصحاح ۷۷

(۲) تہذیب نواریہ

(۳) ابن براہیم عارف، ابوداؤد

(۴) خلاصۃ الفتاویٰ ۳۵۸

(۵) الفتاویٰ الہندیہ ۲۲/۶

(۱) قواعد الفقہ ۵۲

(۲) المعجزان الکبریٰ ۳۱۳

(۳) صلب المسجود ۴۳

(۴) ابن ابراہیم عمر، سنن ترمذی

(۵) فتاویٰ الصبیح ۲۳۳

(۶) تذکرہ لبوالایام، مولانا سید

فقہ و ضاعت

پچان رشتہ داروں میں ہے جن کا فقہ باپ پر بطور حق واجب ہوتا ہے، اس لئے کہ بچے کی حیثیت باپ کے لئے اور اس کے ایک جھڑکے ہے، لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب وہ بالغ ہو، بالغ ہونے کے بعد دوسرے اقرباء کی طرح ذرا شرطوں کے ساتھ اس کا فقہ واجب ہوگا۔

ایک یہ کہ باپ مستحق ہو دوسرے یہ کہ بیٹا مریم ہو اور خواہ کٹافہ کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، (۲) بالغ بچے کا فقہ کا کفر ہونے کے باوجود واجب ہوتا ہے اور اگر وہ دھو بی ادا اور ماں، دودھ پلانے پر آمادہ نہ ہو تو باپ پر واجب ہوگا کہ دودھ پلانے کے لئے کسی دودھ پلانے والی کا یا دودھ کا نظم کرے، بشرطیکہ اس کے لئے ممکن ہو، اگر وہ اس پر تہ نہ ہو تو ان کو مجبور کرنا جائے گا۔

زکے بالغ ہوں اور مسلمان نہ ہوں تو چاہے وہ مسند ہو جن باپ پر ان کا فقہ واجب نہ ہوگا، (۳) — اگر شہر پر مرض کی وجہ سے بیٹا مسند ہو جائے تو بچے کا فقہ باپ پر بہ تفصیل مجبور ملو، واجب ہوگا کہ مرضی کے بعد کر آنے کی صورت میں بھی باپ پر فقہ واجب ہوگا، حکم تمام مالک کے یہاں اب باپ پر فقہ واجب نہیں رہے گا۔ (۵)

(تفصیل اور فقہی اختلاف کی بابت ملاحظہ ہو: "فقہ")

باپ کے مال سے چوری

بیٹا اگر باپ کے مال میں سے چوری کر لے تو تمام باپ ضائع، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اس پر چوری کی سزا نافذ ہوگی اور اس کا باجہ کا نہیں جائے گا، امام مالک کے نزدیک باجہ کا جائے

ہے، غنائان ہی وجہ کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کرنے کے متعلق میں نماز چھیننے سے منع فرمایا ہے۔

ادب کی زکوٰۃ

لوٹ بھی ان جائیدادوں میں سے ہے جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، اگر آدمی کچھ ادب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، بشرطیکہ سال کے انکڑ حصہ میں اس نے چاہا کہ اسے اپنی عطا حاصل کی ہو اور مالک کو اس کے اخراجات برداشت نہ کرنے پڑے ہوں، لیکن ان کا مالک بیٹے ایک سال ہو چکا ہو۔

بچے کو ادب پر ایک گھڑی واجب ہوتی ہے، (۴) لوٹ میں زکوٰۃ اس وقت بھی واجب ہوتی ہے جب صرف نرہ صرف دادہ ہوں، (۵) اور اس کی اصلاح ضروری نہیں۔ (۱)

(تفصیل کے لئے دیکھئے: "زکوٰۃ")

ادب (بیٹا)

حق "مستحقین" کے ہیں، بیٹے سے متعلق ادب قابل فسخی

احکام ہیں

حرمت، نکاح

بیٹا، مال باپ اور ان کے تمام اصولی رشتہ داروں یعنی باپ، ماں، دادا، دادی، جانا، جانی وغیرہ اور فروری رشتہ دار بیٹے، بیٹی، بیٹا، بیٹی، نوادر، نوادہ وغیرہ کے لئے عمر قرار پائے گا، ان کے ماہین نکاح جائز نہ ہوگا، دہرہ وہ واجب میں بھی اسی احکام ہوں گے جو عمر رشتہ داروں کے ہیں۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: "عجاب")

(۱) حدیث: ۱۸۸۱

(۲) فقہیہ: ۱۸۸۱

(۳) حدیث: ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳

(۴) ہندو مت: ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳

(۵) انصاف: ۱۸۸۱

خبر روایت کی تکمیل کی علامت نہ بنے، اور نہ ہی جیسے پیشاب، پھلکانہ، کپڑے پھینکا، فقہاء نے سات سالانہ اعزاز لگایا ہے، اس طرح سات سال کے بعد پھر وہ آپ کے محلہ کو دیا جائے گا، (۵) اس سات سال کے عرصہ میں بھی اس کی جملہ خبر روایات زندگی کی تکمیل یا پھر کسی کلمہ نہ رہے گی۔ (۶)

اولاد میں مساوات

والدین پر واجب ہے کہ وہ اپنے بچوں کے درمیان مالی اور غیر مالی سبک میں مساوات و برابری برقرار رکھے، اسلام سے پہلے مختلف مذاہب میں اس معاملہ میں بڑی بے اعتدالی تھی، کثر اوقات وہ آپ کی پوری جائداد پر پہلو بٹھا کر قبضہ ہو جاتا تھا، اسام نے زندگی میں مساوات و برابری کا اخلاقی حکم دے کر اور موت کے بعد قانوناً میراث نافذ کرنے سے اس اخلاقی کا سد باب کیا، ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے جو اپنے بچوں میں سے ایک کو خصوصی طور پر ایک خدمت دیا چاہتے تھے، ان کی خواہش تھی کہ اس بہتر آپ ﷺ کی گواہی ہو، آپ ﷺ نے جواباً فرمایا، کہ کیا تم نے سب بچوں کو ایک ایک خادم دیا ہے، عرض کیا کہ نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میں ایسے خالانہ طریقہ پر گواہی نہیں دے گا۔ (۷)

چنانچہ فقہاء نے کسی خاص سب کے بغیر اپنی بعض اولاد کو زیادہ اور بعض کو کم حصہ نہ دیا، نہ کہ ان کی خاص چیز سے شراکت کی صاحت اور ان کی عداوت کی وجہ سے ان کو زیادہ دے دیا تو اس میں حرج نہیں، (۸) — یہی حکم آج صورت میں بھی

موجود ہے، لیکن حکماں وقت بھی ہے جب کہ وہی کسی لاکھ عزم و شہادت کوئی اور چیز چاہی کر سکے، (۹) (تفصیل کے لئے دیکھئے: مرقۃ)

گواہی

امام ابوحنیفہ کے نزدیک آپ کی فہرست بننے کے حق میں اور بننے کی باپ کے حق میں مستتر نہیں، لیکن رائے امام شافعی اور مالک کی بھی ہے، مگر امام احمد نے جس رائے میں معتزل ہیں، ایک تو وہی جو اس وقت تک ہیں، دوسری یہ کہ دونوں کی شہادت ایک دوسرے کے حق میں مستتر ہوگی بشرطیکہ اس میں اس کا اپنا حصہ نہ ہو، تیسری یہ کہ بننے کی شہادت باپ کے حق میں مستتر ہے، باپ کی شہادت بننے کے حق میں مستتر نہیں، (۱۰) باپ کی گواہی بننے کے خلاف اور بننے کی باپ کے خلاف، بالاعتقاد مستتر ہے، البتہ خاص و حدود کے مسائل میں امام شافعی کے نزدیک بننے کی گواہی باپ کے خلاف قابل اعتبار نہیں ہے، اس لئے کہ جہت کی گنجائش ہے کہ میراث کے حصول کی غرض سے اس نے ایسی گواہی دی ہو۔ (۱۱)

بچے کو زکوٰۃ

خود اپنے بچے کو زکوٰۃ دینی بہتر نہیں، نہ والدین کو زکوٰۃ دے سکتا ہے۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے: مرقۃ)

حق پرورش

بچے کی پرورش کا حق والد کو ہوا، جب تک کہ اس میں اپنی

(۲) ابو داؤد ۴۶۸۱

(۳) حوالہ سبق

(۴) حوالہ سبق ۳۳۳۱ مشکاٹ کھلان

(۵) المعواقر علی ۳۹۰

(۶) رحمة اللہ علیہ ۳۶۸

(۷) المعجم ۱۱۶۱، رحمة اللہ علیہ ۳۱۲

(۸) حوالہ سبق ۳۳۳۱ مشکاٹ کھلان

(۹) المعواقر علی ۳۹۰، کتب البیوم ۵۰۰

مزدک جہاد کی تعلیم اس طرح مل میں آئے گی کہ بیٹے کو بیٹی سے متبادل میں دو گن حصہ ملے گا (تھا شہادت، سفر، حجاب، حفاظت، غلط وغیرہ کتاب میں اپنی اپنی جگہ "بیٹے" اور اس سے متعلق دوسرے رشتہ داروں کی نسبت سے حکام ذکر کئے جائیں گے)۔

صحفی کا مسئلہ

اسلام سے پہلے عربوں اور یمنوں اور بعض دوسری قوموں میں یہ تصور تھا کہ جس طرح اپنے مہلک وطن سے بھاگنے والا پھر اس کی اولاد ہے اور اس کی طرف منسوب ہونے سے اسی طرح جسے انسان بچا جاتا ہے، اے اور اپنی اور ذریعہ کر کے اس کی پرورش و پرداخت کرے اور وہی اس کی اولاد ہے اور اس کے لئے بھی وہی تمام احکام ہیں جو اس کی حقیقی اولاد کے لئے ہیں اور وہی اسی طرح ان کی طرف منسوب ہوگا جیسے ایک بیٹا پ سے اور نکاح و رشتہ کے معاملے میں اس کی بھی اسی حیثیت ہوگی جو اپنے بیٹے کی ہوتی ہے۔ عربی میں اس کو "نسبت" کہتے ہیں، "لین" اور "صحفی" میں جگہ فرق ہے، یعنی وہ ہے جو فی الواقع اس کی اولاد میں سے ہو اور صحفی وہ ہے جس کو اولاد ذریعہ قرار دیا ہو۔

اسلام میں انسان کے اس "خود ساختہ" اور "فرضی رشتہ" کو کوئی صحفی نہیں ہے، اسلام کا عقد تعزیر ہے سزاؤں سے کہہ دینے کا ن سے ملنے لیتے ہو اور باہم ایجاب و قبول لینے سے دو آدمیوں کے درمیان "باپ" کا رشتہ قائم نہیں ہو سکتا، یہ بیانیہ ایک قدرتی اور فطری رشتہ ہے۔

اسو کا رسالت

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابتداء حضرت زید بن

ہاشم کا چاہئے جب اولاد میں سے کوئی معذور، مقروض یا زید بن جہاد ہو۔
و اس۔ لہذا باپ کی نسبت زیادہ خدمت کی اور (۱) پھر یہ قسم بہر کے نزدیک اعانہ اور تنجالی نوعیت کا ہے، و لہذا محمود علی ان النسوة مستحبہ (۲)۔ اسی لئے اگر ماں باپ نے اپنی اولاد میں سے بعض کو زیادہ اور بعض کو کم پر کر دیا تو قانوناً یہ جائز ہوگا۔ (۳)

اب سوال یہ ہے کہ اولاد کے درمیان مساوات سے کیا مراد ہے؟ اگر ماں نے زندگی میں کوئی چیز بیوی کو توڑ کے دوڑ کیوں کر دے دے ضروری ہے، یا میراث کی صورت لڑکیوں کو لڑکیوں کے مقابلہ میں انصاف پانے کا؟۔ اس مسئلہ میں امام حنفی اور زیادہ زہری طے کے نزدیک امر زندگی میں یہ کیا قولوں کو برابر دے گا، لیکن امام احمد، حنفی میں امام حنفی بعض مالک اور شافعی کی رائے ہے کہ زندگی میں یہ کہ جب بھی میراث کے تمامہ کو عطا کرے اور لڑکیوں کا حصہ مقابلہ لڑکیوں کے دوا کر دے (۴)۔
اسی فقہی رائے میں امام احمد اور امام حنفی رائے اس مسئلہ میں زیادہ قابل تصور ہے، اس لئے کہ شریعت کا تصور یہی اصول پر عمل کا ہے، اذ کہ مساوات کا درجہ مل کا معیار خود شادری نے قانون میراث کے ذریعہ متعین کر دیا ہے، کہ بیٹے کا حصہ مقابلہ بیٹی کے برابر ہو لہذا اگر زندگی میں یہ کہ جب بھی ملکی ثبات سب شریعت کا مطلوب مقصد قرار پائے گا۔ (۵)

چنانچہ رشتہ داروں میں ہے جو بھی وراثت سے محروم نہیں ہو سکتا، حصہ ہونے کی وجہ سے دوسرے رشتہ داروں کا حق د کرنے کے بعد جو کچھ بچا رہے گا اس کو ملے گا، اسی طرح کوئی اور مقدار نہ ہونا و تہا و اللہ ہی کی پوری ادا کا مالک قرار پائے گا، و لہذا یہی

(۱) فتح الباری، ۴۷۵

(۲) فتح الباری، ۴۷۵

(۳) لسانی، ۴۷۵، فتح الباری، ۴۷۵

(۴) فتح الباری، ۴۷۵

یوں تو ”تبیئت“ سے مراد بننے والے مسائل کی فہرست بہت طویل ہے۔ اس کا اثر بہت سے معیشت اور معاشرت سے ملے کر عبادت تک ہر شعبہ دنیا و مافیاء پر پڑتا ہے۔ مگر ابھی صرف عملی قوانین پر بحث کرنے والے اثرات کا ایک مختصر جائزہ پیش کر رہے ہیں جس کا حتمی رد و راستہ ہندوستانی قانون اور دینی مسئلوں میں ملے گا۔

تبیئت کا اثر قانون نکاح پر

اس کی سب سے پہلی ضرب اسلام سے آنکھ نکالنا پر پڑتی ہے، حرمت و طہارت کے مسائل میں اللہ نے کثرت کا دستور دیا ہے۔ مرد و عورت کے واسطے اور اس کے پڑنے والی عورت کے واسطے جس آیت کے ذریعہ جو دالے تمام عورتیں حرام ہیں۔ اسی صریح حرمت پر ہیں اور باپ کی جانب سے جو۔ زنا و زنا کے بعد واسطہ باپ پر اور بیٹا کو اس کے ذریعہ جو دالے پوتوں کا سلسلہ بنا کر حرام ہوتا ہے۔ اور بیٹن حکم ”یعنی“ کے سلسلے میں آنے والی اولاد کے۔ اسی طرح بہو بھی، نالہ، چچا، ماموں اور خوارا پنے بھائی بہن کے نکاح کی حرمت بھی ”اللہ ہی“ کی چیز پیدا ہوئی ہے۔

غرض کہ فطرت کی کنجوں میں نسب کی بنا پر حرمت کے سلسلے میں جن عمرات کا تذکرہ ہے وہ سب اسی ذیل میں آتی ہیں۔ اچھی و صلیبی، لادقتی کر لینے کا مطلب یہ ہو گا کہ دو خاندانوں کے درمیان دفعہ اولاد کی آنی جو وسیع تر نسبتیں ہو جو وہیں اور اس کے سنے شریعت سے جو۔ اپنی کھلی رکھی تھیں ان کو بند کرنا چاہئے اور اپنے میں کثرت رشتہ کا سہارا لے کر رشتہ فطرتی کی فراہم کی ہوئی حرام و حلال کے حد پر لانا جو پیچیدہ ہو جائے، فقہاء نے تفصیل کی روشنی میں حرمت و طہارت کے لئے جواز میں سمجھنے کے چند احکام سے ایک یہ ہے کہ جن مرد و عورتوں کے درمیان ایسا حلقہ اور رشتہ ہو کہ وہ

عارضی جھگڑا کو ختم کر دیا جائے، حضرت زید و علیہ السلام اپنے آپ کو بیچنے کے ساتھ ہونے پر آمادہ نہیں ہوئے، اس موقع پر تو جب حضور نے فرمایا ”لو کہ اب زید علیہ السلام میرے داماد نہیں ہیں مجھے چاہیے“ ان کے بعد حضرت زید علیہ السلام نے کہا کہ اگر وہ میرے داماد نہ ہوں گے تو تم میرے داماد نہ بنو گے۔

وَمَا جَعَلَ اَدْنٰیہَا کَمَا یَسْتَدْعٰیہَا فَاَمَّا فَوَکُمْ مَعْلُو کُمْ اَلَا یَعْلَمُ اَللّٰہُ فَاَن لَّہٗ عِلْمُہَا اَعْلٰہُہُم اَبَآہُہُم ہُم اَلَسَلٰطَہُ عَلٰیہِ اَللّٰہُ فَاَن لَّہٗ عِلْمُہَا اَدْنٰہُم اَحْسَر اَتَکْمِلُہُم فِی الدِّیْنِ رَاٰ اَلْبَیْہَا (۱)

سے پاک نہ رہے۔ بیٹے نہیں ہیں، ان کو چنا کہنا تمہارے نکاح کی ایک بات ہے اور اللہ کو چنی بات ہی کہہ رہے۔ اور ان کی برابرت نہ رہے۔ اے پاکوں کے باپ کی طرف نسبت کر کے پاکوں کو اللہ کے ہیں۔ یہی پاک اللہ کے ہیں۔ اور اگر تم اس کے آباء کو نہیں جانتے تو وہ لے پاک ہیں۔ میں تمہارے بھائی اور بھائی ہیں۔

اسلام کا یہ احکام مذکور اس حد تک دوسرے سے مربوط اور چسپا ہے کہ اس میں ذرا بھی تبدیلی یا اضافہ دوسری اور تمہارے شرع کی حامل ہوتی ہے۔ اس کی کسی بھی چیز میں ذرا سی ترسیم کا اضافہ کسی کی حرمت اور مرتبہ پر اثر انداز ہوئی یا تو اس کے کلمہ صحت کو ختم کر دیا جائے۔ لہذا یہ نظر انداز کر دینا چاہئے کہ اسلام ایک بے صفی چیز ہو کر رہ جائے گا اور عام مرد و عورتوں کے متعلق ہر شہادت پر اس کی ایک جگہ اور اس میں جگہ ہے کہ لوگ دینا کا لیں، ہر جہت تصور و فکر کی شکل پر گور کرنے کے بجائے صرف چند مسائل کو پیش نظر رکھتے ہیں۔

دار بین کدھ غلط قانون متعارفہ کہ جس کا صحیح حق ہے۔

اسی طرح یکہ علم تو شریعت پر ہوگا کہ کتاب و سنت نے اور ملت کی تقسیم اور اختلاف کا جو حکم قائم کیا ہے جس کے جو حصے متعین کئے ہیں اور جس کو کون کدھ اور کیا ہے یہ پورا قانون ادا نہ ہوگا۔ لہذا اس کے لئے متاثر ہوگا اور یہی طرف یہ تو اسی شخص پر ظہر ہے جس نے اسی کی پرورش کی ہے، آخر اس کا نام ظلم کہے سارا کیا ہوگا کہ یہ شخص اپنی دولت قرآن کر کے کسی کی پرورش پر داخلت کیا ہے، اس نے غنیمت اور رحمت اور شفقت سے پالا ہے اور اس قابل بنایا ہے کہ وہ کدھ ممکن کی زندگی بسر کرے، مگر جیسے ہی عمر بڑھنے لگی یہ پورا دانی اپنے محنت کی جائداد پر معاذ ہول کیا ہے، اس کے بال بچوں اور شیعوں اور اس کا حریف اور "معدن دار" اس کو کھرا ہوا ہے کہ اس کے بچوں اور اس کے ہاتھ جان کے حقوق پر اپنا قبضہ جما رہا ہے۔

شریعت اور دین سے قطع نظر اور سلام سے بہت کرشمہ نہیں سمجھنا کہ خواہ مخواہ کا غنا و فساد بھی اس کی جو زست دے گا۔

تینیت کا اثر دوسرے قوانین پر

اس کے علاوہ دھن کے نزدیک اپنی قربت اور اہمیت کی وجہ سے زندگی کے مختلف شعبوں میں مداخلت ہوتا ہے، یعنی کی باپ کے حق میں اور باپ کی بیٹے کے حق میں شہادت دے گا اسی معتبر نہیں، تو وہ درست ہے کہ ان میں سے کوئی ایسے مفاد میں غرض بنے نہیں جس میں ان میں کا کوئی دوسرا فراق نہ کر آئے، بیٹے کا اس کے ساتھ اور دوسرے عزم و مشورہ و زول کے ساتھ نہ جاسن جاتا ہے، مگر مرشد داروں کے پردہ کے احکام بھی دوسرے لوگوں سے علاوہ ہیں، مفاد و حق پرورش بھی مختلف پوری موراد کی مرشد، وہی کو مختلف حالات میں حاصل ہوتے ہیں، یہ تمام مسائل ہیں، مگر میں

علاوہ عام حالات میں زندگی کو اس نکاح کے رد کر دینے کا حق نہیں ہوگا، یہاں صورت حال یہ ہے کہ "صحفی" کو کسی اولاد کی حیثیت دینے کی صورت میں شریعت نے اس کو ولوغ کے بعد نکاح بائی رکھنے یا رد کر دینے کا جو اختیار یا فہم و سلب ہو جائے گا جو اس لئے حق نہیں بلکہ ناقضی اور شریعت پر زیادتی ہوگی۔

اسی طرح اگر بلا غور و اندیشہ نکاح برابری کے کوئی شخص کرنے کے بجائے کمزور اور کم لوگوں میں کرے تو باپ کو یہ حق ہوتا ہے کہ وہ اس کو مسترد کرے اور انہیں باپ دادا کے علاوہ دوسرے لوگ اس سے متعلق نہیں ہیں مگر انھیں غور و فکر کے تحت اس شخص کو جس نے کمزور کی کو "صحفی" بنالیا ہے اس کی خرابی کے علی الرغم نکاح رد کرنا یا نکاح کو برقرار رکھنا درست نہیں ہے۔

ایسے ہی اگر باپ دادا کے علاوہ کوئی دوسرا پرست کسی باپ دادا کا نکاح اس سے کمزور لوگوں میں کرے تو شریعت کا لازم نہیں ہوگا کہ صحفی کو مصلیٰ نکاح اور فرض کر لینے کا مطلب ہو کہ اس کو وہ نکاح چاہئے نہ چاہئے اور اگر ناپسند ہے۔

تینیت کا اثر قانون وراثت پر

دوسرا مسئلہ "تینیت" سے کافی متاثر ہوتا ہے، "وراثت" ہے وراثت کی تقسیم میں بھی شریعت نے قرابت اور نسب کو ملحوظ رکھا ہے، جس سے جتنا قریب کا رشتہ ہے وہ اتنا زیادہ اس کے ترکہ کا مستحق ہے، اور جس سے جتنی دوری ہے حصہ کی تقسیم میں بھی اس کا برابر کا حصہ ملے گا اور اسی تناسب سے حصہ ملے گا۔

اگر "صحفی" کو مصلیٰ نکاح اور فرض کر لیا جائے تو احوال مرنے والے کے اصل وارثین کی حق تلفی ہوگی، بسا اوقات اس کا صحیح وارث سب سے بڑے حصہ کی سے محروم ہو جائے گا، اس لئے کہ بعض اقرباء کو حصہ کی اس وقت ملتا ہے جب مرنے والے کو کوئی اولاد نہ ہو اور اگر

”نیت“ اثر انداز ہوگی۔

۱) اس مسئلہ میں ہمیں قرآنی اصول وراثت سے رہنمائی

ملتی ہے، لہذا جب یہ ہے کہ وراثت کا حق پورا اہل اس وقت ہوتا ہے کہ جب والد کا مالک مر جائے، جب تک وہ زندہ ہو کوئی اس کا وارث نہیں ہو سکتا۔ پھر اصول قرآن مجید کے اس لفظ سے اخذ ہے کہ اس نے ہر جگہ وراثت کے اس وقت کے لئے ”ترک“ کے الفاظ استعمال کیے ہیں، یعنی ماں کا مالک جو اہل چھوڑ جائے اس کی تقسیم پر عمل کرنے کی اور ”اہل چھوڑ جائے“ اسی وقت ہوگا جب اس کی موت ہو جائے۔

اب یہاں صورت یہ ہے کہ اس خیمہ کے باپ کی موت وراثتی زندگی ہی میں واقع ہوگئی، اس طرح تو یہ ہے کہ اس کا باپ والد کے دل سے وارث نہیں بن سکتا۔ لہذا جب واپس علی وارث نہ بن سکا تو وہ خود جو باپ کے واسطے ہی وارث بن سکا تو آخر کس طرح بنے گا؟

۲) قرآن نے وراثت کے باپ میں دوسرا اصول یہ بتایا ہے کہ قریب ترین رشتہ دار کی موجودگی میں نہایت قریب رشتہ دار وراثت سے محروم ہو جائیں گے، چنانچہ قرآن کہتا ہے:

لَسَّ بِهِنَّ لَعْنَةُ اللَّهِ لَمَّا عَلِينَ
وَالْأَمْوَالُ (۱۔ ۷)

کہ عروہ کو اس مہل میں سے نکلے گا جو اس کے
والدین رشتہ دار چھوڑ کر مر رہیں۔

پھر اسی آیت کے تحت رسالت میں یہ بھی بتایا گیا کہ قریب ترین رشتہ دار ”والدیت“ کے لحاظ سے والد اور والدین کا وراثت ہیں جو براہ راست ان کے ”نقد“ ہیں اور ازواجی حیثیت سے زین و شوہر ہیں کہ یہ سب ہر صورت وراثت کے مستحق ہوں گے اور دوسرے اقرباء اس وقت جب ان کے ”قریب ترین“ رشتہ داروں

ابن الاثیر (پوتا)

۱) خیریت کا حوالہ باپ کے مسئلہ میں جو ہم جیسے کا ہے
وہ کہہ دیتے ہیں۔

۲) پوتے کا نقد واپس کی طرف دوز پر بھی اسی وقت واجب ہے جب کہ پوتے کی اپنی ملاک موجود نہ ہو جس سے اس کی کفالت ہوئے۔

۳) باپ نہ ہو تو والد کو پوتے پر وراثت ہر سال ہوتی ہے۔

۴) پوتے کو بعض صورتوں میں والد کے حق سے حصہ ہے۔

۵) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

پوتے کی وراثت کا مسئلہ

پوتے کو ایک شخص کے چھوڑنے میں خواران میں سے کسی کا باپ کی موجودگی میں انتقال ہوئے تو باپ اس کی مال و دارائے دنیا میں وراثت کی حق پاتی نہیں رہتی اور والد کی موت کے وقت اس کے چھوڑنے والوں کو ہی وراثت کے حقدار ہوتے ہیں۔

قرآنی اصول

بعض مفسرین خود روئے خیال نے اس مسئلہ کو کچھ ہی سمجھ سے چھیڑ کر کہا ہے کہ گویا سب کچھ قرآنی اصولوں کا غور و سائنہ فقہ ہے اور تو قرآن وحدیث یہاں اس ناانصافی کو گوارہ نہ کر سکتا ہے ”اس لئے مناسب ہے کہ اس سلسلہ میں پہلے خود قرآنی اصول پیش کر دیے جائیں۔“

۱) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

خلفہ والی اور ان لوگوں کے مصالح و امراض سے واقف ہے۔
 ان اللہ کان علیہ حکمتاً (نور ۱۱)

حقابی و دروشت کا معیار نہیں

جو نصراۃ "قیم پاتوں" کو دروشت بنا دیا ہے ہیں وہ ہونا
 اس سلسلے میں قیم بچوں کو حقابی اور ضرورت مذہبی کام اور معیہ
 ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ اصول کتاب و سنت کے مطابق
 ہے اور عقل و سلطنت سے ہم آہنگ!

قرآن وحدیث میں نہیں اس کا اشارہ کیا گیا ہے کہ
 محض حقابی اور ضرورت کی بنا پر کسی کو "دروشت" کا لقب دیا
 جائے۔ ایسے لوگوں کو روایات کا مستحق قرار دینے کے بجائے قرآن
 نے صرف اس مسئلے پر اہمیت پر اکتفا کیا ہے کہ ان کو بھی پتہ ہو
 اور ان کو (تسلیم و ادبی کے لئے) کچھ عقلی بات کہنا۔ (نور ۱۸)
 اور خالص عقلی اعتبار سے بھی یہ ایک نہایت نامناسب اصل اور
 ناقابلِ قیم خیال ہے۔ اگر ضرورت و احتیاج کو احتیاجی میراث کے
 لئے معیار بنایا جائے تو سوال پیدا ہوگا کہ ایک چار بہت غریب ہو
 اور دوسرا بہت مالدار، والدین مالدار ہوں اور اولاد محتاج یا مالدار
 مالدار ہو لیکن سبھی اور بھائی بھائی غریب و محتاج ہو کیا ان حالات میں
 دولت و غربت و غناء و احتیاج اور ضرورت و درہم ضرورت کی بنا پر
 حصے قائم کئے جائیں گے؟ یا یہ وارث و درہم وارث اور قرآن و حدیث
 جائیں گے؟ اور کیا اس سلسلے میں کوئی معیار مقرر کرنا ہو گا اسے
 برتنا ممکن بھی ہو سکے گا؟

پھر اگر قول و قیاس کی بنا پر قیم میراث کے اصول وضع
 کئے جائیں تو آخر اسے کیوں کو نظر انداز کیا یہ سنا ہے کہ دروشت
 کی تقسیم و امانت و خدمت کے لحاظ سے ہونی چاہئے اور آخر کسی
 شخص کی اس بات کو رد کرنے کے لئے کیا جواز دے گا کہ میراث

کی جگہ خالی ہو جائے، اختلاف یہ نہ ہو تو دارا کوئی مولاد و غنہ نہ رہی
 ہو اور اس نے وغیرہ ہوں تو دروشت ہوں گے۔

قرآن نے قریب تر دروشت دار ہونے کا یہ اصول ذکر کرنے
 کے بعد یہ بھی بتا دیا ہے کہ:

لَا تَقْرَبُوا أَمْوَالَهُمُ الْغَرِبَ لَكُمْ مَعْنً (النساء: ۱۰)

تمہیں یہ نہیں معلوم کہ یہ قریب کتنے قریب سے آئے ہیں

قریب ترین ہیں؟

اور اسی لئے لیبراً تم قریب رشو داروں کے لئے یہ احتیاجی
 ہریت بھی دینا پڑی کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَالْغَرِبَ وَالنَّسَبَ

وَالْمَعَالِينَ فَإِنَّ زَوْجَهُمْ مَعَهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا

مَعْرُوفًا (نور ۱۶)

جب دروشت کی تقسیم کے وقت اہل قریب و قیم پہنچ
 اور محتاج آجائیں تو تمہیں بھی اس میں سے کچھ دینا
 اور ان کو عقلی بات کہو۔

جب تک ایک شخص کے لئے زکوٰۃ ہوں، ظاہر ہے پوتے نینٹا
 اور کئے رشو دار تو ہر پائیس کے واسطے کہ جو بنے موجود ہیں وہ
 برادرست اس کا غنہ ہیں، درحقیقت میں نے کو اولاد ہاوا۔ اس کا
 غنہ ہے، لہذا اس اصول کا قصہ ہے کہ جہیز پوتا اور اسے بچا کے
 متادیک نہایت اور کارشور دار ہونے کی وجہ سے بچا کی زندگی میں
 دروشت سے محروم ہو جائیں۔

قرآن مجید نے بھی بتا دی اور اصولی مسائل کو جن کا تعلق
 دروشت سے ہے، ذکر کرنے کے بعد یہ سبب بھی کوئی ہے کہ ممکن
 ہے قریب ہی کسی کھانا دوس میں بعض باتیں لاپی، عوامی اور چارہ
 انصاف سے اٹھائی ہوئی محسوس ہوں لیکن یہ غریب و محتاج
 غنی کے مقرر کردہ احکام اور میں اور اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ

اجماع امت

اس سے پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اسلامی امت کا "اجماع" ہے۔ وجماع سے مراد وہ قوانین اور احکام ہیں جن پر کسی عہد کے تمام فقہاء کا اتفاق ہو گیا ہو، جیم پوتے کی وراثت سے عروہی کا مسئلہ ایسا متعلق علیہ ہے کہ اسلام کے چاروں مشہور دبستان فقہ، احناف، شوافع، مالکیہ اور حنبلیہ کے علاوہ صحابہ کے دور میں بھی یہ متعلق علیہ رہا ہے۔ (۱)

وصیت و ہدیٰ کی گنجائش

البتہ شریعت نے ایسے حالات میں "وصیت" کا دروازہ کھلا رکھا ہے، وصیت کا مطلب یہ ہے کہ ادا اپنے اس جیم پوتے کے لئے اپنی موت کے بعد ایک جاتی جائداد تک مختص کر سکتا ہے، اسی طرح اس کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ اپنی زندگی ہی میں اپنے پوتے کو اپنی جائداد کا کچھ حصہ دیدے، اسے فقہی اصطلاح میں "ہبہ" کہتے ہیں، ایسی گنجائشوں کی موجودگی میں وراثت کے اس قانون کو جائد، بے لک اور غیر منصفانہ کہنا تو اور بھی عقل میں نہیں آتا۔

جہائی کی پرورش کا مسئلہ

بحر شریعت نے ایسے جیم پوتوں کو بے سہارا نہیں چھوڑ دیا ہے۔ جیم پوتوں کے لئے حالات کے اعتبار سے شریعت نے کبھی والدہ کو، کبھی دادا کو، کبھی چچا اور صاحب استطاعت بھائی کو اس کی پرورش و پرورش اور کفالت کا "قانونی ذمہ دار ٹھہرایا ہے" عموماً فقہ کے باب میں شریعت کا اصول یہ ہے کہ کسی شخص کی موت پر جو لوگ جس قدر اس کے مال کے وارث بن سکتے ہیں، وہی حضرات اسی نسبت سے اس کے فقہ کے ذمہ دار بھی ہوں گے، اس اصول

فرمان پروردگار اس کو وراثت زیادہ ملے اور کم فرماں بردار یا نافرمان ہوتا ہے کم وراثت کا مستحق یا عروہم سمجھا جائے؟ اگر یہ نسبت "معتول سبب" وراثت کے لئے معیار قرار نہیں پاسکتی تو مختص ضرورت اور احتیاجی کو کیوں کر اس کا معیار قرار دیا جاسکتا ہے؟

وراثت میں قائم مقامی

جیم پوتوں کو وراثت قرار دینے کے لئے دوسری تجویز جو پیش کی جاتی ہے وہ یہ کہ کیوں نہ "پوتے" کو اپنے باپ کے قائم مقام قرار دیا جائے اور وہ اپنے باپ کے مفروضہ حصہ کا مالک ہو؟

یہ اصول بھی اولاً تو خود تراشیدہ ہے اور قرآن وحدیث کی تصریحات کے خلاف اس قسم کے قانونی ضابطے وضع کرنے کا مطلب دوسرے لفظوں میں (اعلیٰ باللہ) یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول جس معاشرتی پیچیدگی کو نہ سمجھ سکے اور ایک بے لک ضابطہ متعین نہ کر سکے اور ہم اپنی "مصلحت سلیم" کے ذریعہ اس گتھی کو سلجھا رہے ہیں۔

دوسرے اس سے قطع نظر یہ اصول عقلاً بھی غلط ہے اور عملاً اس کو برتے جانے کا ناتواں فیصلہ امکان بھی نہیں ہے۔ اگر اس قائم مقامی کے اصول کو صحیح مان لیا جائے تو اس کا تقاضہ یہ ہوگا کہ اس مرحوم بیٹے کی وادہ کو بھی اپنے شوہر کے قائم مقام قرار دیا جائے اگر اس کے مال میں بچے موجود نہ ہوں تو دوسرے بھائی اس کے قائم مقام ہو جائیں اور اپنے بھائی کی جائداد کا باپ سے مطالبہ شروع کر دیں، اس طرح اس قائم مقامی کے اصول کو جتنی وسعت دی جائے گی وہ اتنا ہی کبھیر اور پیچیدہ بنتا جائے گا، حیرت ہے کہ جو لوگ عقلی قوانین کی ایک ایک دفعہ میں ہال کی کھال لٹالنے میں شہرت رکھتے ہیں، وہ آخر اسلامی قوانین اور اس کے اصول کے سلسلہ میں ایسی غلطانہ باتیں کیسے کہہ دیتے ہیں؟

عربی زبان میں اصحاب و قول کو کرنے پر قدرت رکھتا ہوں اس کے لئے عربی زبان میں اصحاب و قول ضروری ہوگا۔ (۵)

کے تحت بھی تھا ایک شخص پر اور بھی ایسی ہی مثالیں سے متحد
انسان پر اس کا غمزدہ اسب ہوگا۔ (۱)

میراث

میری خداداد میں اگر احکام ہیں وہ خدا کوئی غلط نہیں کرتا۔
 میں نے راپیہ بے کلاخ کیا اور وہیں کی خداداد عقدا و طرز فیض کی جو
 کلاخ درست ہو جائے گا۔ البتہ انکی تمام صورتوں میں میری شکل
 واجب ہوگا اور ان کا نور بھی میرا ہوگا۔ (۷)

بجہ یہ عقیدہ ان کا کہ انہوں نے اعلیٰ حق نہیں سمجھا، بلکہ قانونی حق ہیں اور گمراہی کرنے پر آمادہ نہ ہو تو اس کے خلاف قانون کی انکار متبادل کیا جائے گی اور یہی جہاں کا کلمہ پر عبور پایا جائے گا۔

محکم نامہ عرضی کے بیان سے ستر فرج ۱۲۵۶ ہے کہ جس پر عقیدہ کیا (انگلش) مذہب، اور عقیدہ دانہ کرے تو خاص سے قہر جس کی

مذہب کے ۱۶۱

علاقہ میں

علاقہ بنی الخفا سے سوانی جاتی ہے جو دو طرح کے ہیں، صریح اور کنپ، صریح سے دو الفاظ اور آوازیں جو تفسیر کے ساتھ علاقہ کو بتاتے ہیں، الاماوضیہ کے نزدیک علاقہ کے لئے لفظ صریح "صریح" علاقہ ہے، نزد علاقہ کے نزدیک "فراق" اور "صریح" بھی کی وجہ سے الفاظ ہیں۔ (۱۹)

”ابہام“ کے معنی کھمبیا لفظ کے طیر واضح کرنے کے ہیں۔

۴۸

کہ یہ وہ الفاظ ہیں جنہاں میں طلاق سے علاوہ دوسرے معانی کا تصور بھی ہوا۔ ایسے الفاظ سے طلاق اسی وقت واقع ہوگی جب یا خود مرد نے دلدادہ صبح کر دے کہ اس کی نسبت طلاق دینے کی تمہیلا۔
 محقق کا مسلک وہ تھا کہ یہاں طلاق ہی کے معنی مراد ہیں، کسی کو غمخوار اور استرجاع نہ سمجھ کر کہتے ہیں۔ ہاں، ہم الفاظ کے ذریعہ نسبت یا دلالت جانے کی بنا پر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ (۹)
 (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: "طلاق")

الماہ اوجینہ کے لئے ایک نکاح شہسبھا کا نکاح استعمل کافی ہے
بجز دیگر الفاظ ایسے ہوں کہ ان میں زندگی ہی میں بیٹھ کے لئے
ماں کو بتائے جائے گا مگر ہم اپنے جاتا ہو چکا ہو نکاح و ازدواج کے علاوہ
بہر شریک، صدقہ، غرض، منی، عقیقہ اور سلم وغیرہ کے الفاظ سے بھی
نکاح منقطع ہو جائے گا۔ بہر شریک نیت پالی جائے، اور غرض کی دولت
کرتے ہوں کہ جہاں بھی عقیقہ مراء ہے، بجز نکاح کے کوہاں بھی کچھ
لیجئے کہ ان الفاظ سے نکاح ہی منقطع ہے۔ (۳) عام حکم کے نزدیک
صرف تاج اور ازدواج کے الفاظ ہی سے نکاح منقطع ہوگا۔ (۴) اور
الفاظ سے نکاح منقطع ہو سکتا ہے۔ (۵) کچھ کے نزدیک تو کچھ اور کچھ

[illegible]

(٣) الفهرست المصنف ١٩١

የጥንታዊው ሕግ አገልግሎት (፪)

(۵) المصنف: ۷۵۹

(٢) راحة الألف (٢٩)

(ع) د افغانستان شمالي اړخه د سرحدات په مثال: عالمگيري (۱۹۹۱)

(۶) کھانسی سے باوجود نہ اٹھنے

$$P_{\text{L}}(f) = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{f} \right)^2$$

(٧) رخصة الإقامة

کتابت

اگوٹھے کی دیت

ایک مسئلہ دیت کا ہے۔ دیت میں اتمام کے تمام اگیوں کا ایک ہی تخم رکھا ہے، کہ ہر اگی کی دیت جان کی مجموعی دیت کا دھواں حصہ ہوگی۔ وہی کل اصبع من اصابع الید الیٰ سرجل عشر اصبع (۵)۔ — لہذا اگوٹھے کی دیت بھی دس ڈنگی ہوگی۔

اگوٹھا بہ حیثیت وسیلہ ثبوت

انہی اگلی کے قطع انسانوں نے درمیان ایک کوئی نہایت بھی رکھی ہے۔ دریت سے انہی ہر انسان کو ایک نغز ایت اور شخص سے نوازا گیا ہے۔ جن کے ذریعہ ایک انسان عقاب دوسرے انسان کے کیا جاتا ہے۔ ایسے ہی شخصیات میں اگوٹھے کے نشانات ہیں، کہ ہر شخص کا نشان اگوٹھے متاثر اور مشخص ہوا کرتا ہے۔ اسی لئے آج کل جرائم کا حل نہیں کر سکتے، اس کا نشان اہام ملتا جاتا ہے۔ یہاں کہ جتھم اور تھم کا مستند بھی شخصیت کی شناخت ہے اور یہ مستند نشان اگوٹھا سے ہی نہ ہو بلکہ طور پر ہوتا ہے، یہاں کہ انسان اپنا مختلف بدل سکتا ہے اور ہر تبدیلی کی جا سکتی ہے، لیکن نشان اہام تبدیل نہیں کیا جاسکتا، لہذا یہ مستند ترین وہ جزو ہو پر پورا کرتا ہے۔

ہر کسی دتا پر نشان اگوٹھا لے لیا جائے تو یہ نشان سمیتر ہوگا اور یہ قریباً صائبہ نشان کی جگہ جائیگی، یہاں کہ ثبوت کا ایک طریقہ قریب قاعدہ بھی ہے (۶)۔ — اور نشان اہام کم سے کم قرائن قطعہ کے درجہ میں تو ضروری رکھا جاسکتا ہے۔

قریب ذرا دیت سے معلومات میں لینی ہر یکات سے معلوم ہوتا ہے کہ سرخ، ہر رنگ کا ہو، ضروری نہیں ہوگی مگر قطعہ جاکہ مٹانے کے لئے لے جاتے ہوں، اللہ کے انتہا کے لئے کافی ہیں۔

کل لفظون یمنان عن الطلیک عمر حیفہ
العاصی او الحال یصلہ بہما الطبع (۱)

دھواں اور اہام

دھواں میں ضروری ہے کہ مٹی اپنا خاص طرز پر پیش کرے، اہام کے ساتھ دھواں قابل قبول نہیں ہوگا، لا یستعمل الدعویٰ حی یذکر شیئاً ممنوعاً فی جسہ وفردہ (۲)۔ جنات اور اہام افراد کے مٹی ہونے میں رکاوٹ نہیں ہے، اگر کسی مجرم بھی باعظا کا اقرار نہ کرے تو بھی اقرار مزبور ہوگا اور قاضی اس سے بیان وضاحت کا حق لے کرے گا۔

وف الذی لحد الطلیک البالغ یصلیٰ نوحہ فزارہ
محیط لا کنا من العربہ او معلوماً (۳)

یہی رائے دوسرے فقہاء مالکیہ اور شوافعی کی بھی ہے (۴)۔

بہ معنی اگوٹھا

اہام کے ایک معنی اگوٹھے کے بھی ہیں۔ اگوٹھا ہاتھ کا ایک جزو ہے، اس لئے جراحات ہاتھ سے متعلق ہیں وہ اگوٹھے سے بھی متعلق ہوں گے، مثلاً ضرر و فعل میں ہاتھ کا جھوٹ اور تخم میں ہاتھ کا مس کرنا ضروری ہے، تو اگوٹھے کا بھی دھواں اور مس کرنا ضروری ہوگا، اس لئے یہاں اگوٹھے سے متعلق صرف دو مسئلوں کے نقل کر لئے جائیں گے اہام کا ہے۔

(۱) فقہانہ ۸۵/۲، اختلاف البیہقی

(۲) علیحدگی جہہ متبیل لیبوع، فقہانہ الذمیر

(۳) کما یشترع من العینیات القویٰ لکرت اور رخصۃ الاما، کتب الاموال

(۴) حوالہ سابق

(۵) فقہ الرائق ۳۵۵

(۶) لحد لرائق ۸۴

معلوم ہوا۔

چنا جائے۔ (۲۰)

چار چیزیں، جن میں امام کی اقتداء نہ کی جائے

چار امور، ۱۰ میں جن میں امام کی اقتداء ممکن کیا جائے گی:

(۱) امام نماز میں ہجود کا اضافہ کرے۔

(۲) عیدین کی تحفہ رات زائد اضافہ کرے جس قدر اس

جہت میں ان سے کمی نہ ہو، کہنے لگے۔ (۳)

(۳) نماز ہزاروں میں چوتھی تکبیر کے بعد پانچویں تکبیر کہے۔

(۴) چوٹی رکعت میں تھوڑا فیض کر کے کھڑے سے پانچویں

رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔

اہل اگر امام نے پانچویں رکعت کا ہجود کرنا سے پہلے

(جو نماز کرنا تھا) میں بیٹھا اور تمام ہجود تو ہتھی لی بھی اس کے

ساتھ سلام پھیر دے اور اگر اس نے پانچویں رکعت کا ہجود بھی کرنا

اور اس تک اس کو تہہ نہیں ہوا تو ہتھی سلام پھیر دے، اس طرح

ان کی نماز مکمل اور درست ہو جائے گی اور اگر امام تھوڑا فیض کر کے پھر

تھوڑا قیام اور ہتھی کی نماز کا ہجود ہو جائے گی۔ (۵)

نوجو چیزیں کہ امام نہیں نہ کرے تب بھی ہتھی کرے

(۱) امام کا زکوٰۃ کی شرح پوچھنا نہ کرے تب بھی ہتھی

دیکھ لینا کرے۔

(۲) امام نماز میں غیر سورۃ فاتحہ شروع کرے تو ہتھی

نہ نہ کرے۔

(۳) امام زکوٰۃ کی تکبیر پھوڑے تو ہتھی کہے۔

(۴) امام ہجود میں جاتے ہوئے تکبیر نہ کہے تو ہتھی کہے۔

(۵) امام زکوٰۃ اور ہجود میں تسبیح نہ پڑھے تب بھی ہتھی

نقدی کتابوں میں احرام کی بحث خصوصیت سے اقتداء اور

اہم کے چھ نماز ادا کرنے کے مسئلہ میں آئی ہے، چنانچہ اس بات

پر اتفاق ہے کہ عام طور پر امام کی اتباع واجب ہے، یہاں تک کہ

اگر ہتھی رد رو پڑھنے یا اس کے بعد کی اذان پڑھنے سے پہلے امام

سلام پھیرے تو ہتھی کو چاہئے کہ امام کے ساتھ سلام پھیر دے،

اسی طرح اگر امام ہجود کی تسبیحات میں دنوں پڑھ بھی نہ پائی تھی کہ

امام تھوڑا قیام تو ہتھی کو بھی، امام کی تہہ میں اٹھ جانا چاہئے، (۱)

دینے اور تھوڑا قیام میں ہتھی کا تشہیر پڑھنے سے پہلے امام کھڑا

ہو جائے، یا تھوڑا فیض میں تشہیر پڑھا ہوئے سے پہلے سلام

پھیر دے، تو پھر ہے کہ ہتھی تشہیر پڑھا کر کے اٹھے اور سلام

پھیرے۔ (۲)

پانچ امور میں اتباع واجب ہے

پانچ امور ہیں کہ جن میں امام کی اقتداء بہر حال واجب ہے،

جن نماز کے ان اٹھنے اور اگر امام نہ کرے تو ہتھی بھی ان کو پھوڑ

۔

(۱) تکبیرات میں لینا۔

(۲) تھوڑا قیام۔

(۳) ہجود تلاوت۔

(۴) ہجود سلام۔

(۵) زکوٰۃ قیام۔

بشریک روگ کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو، اگر روگ کے

فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو تو نماز کا وقت چوٹی کر کے روگ میں

(۲) حنفیہ، ۴۰۱

(۱) جامعہ کبریٰ: ۱۰۰، خلاصۃ الفتاویٰ: ۱۱۵-۱۲۰

(۳) ہدایہ، ۱۰۰، سورۃ صافات

(۲) خلاصۃ الفتاویٰ: ۱۱۶

(۵) خلاصۃ الفتاویٰ: ۱۱۶، جامعہ کبریٰ: ۱۰۰

پڑھے گا۔ روایت کے کچھ نسخے روایت کے دوسرے سے اخذ اور تفصیل کے

۶) ہم زکریا سے ملے ہوئے صحیح (صحیح بخاری جلد ۱) ۱۰) چنانچہ امام احمد بن حنبل سے روایت کیا گیا کہ پچہ سال حدیث کس عمر میں مستبر ہوگا؟ فرمایا:

۷) امام ترمذی نے پڑھے تب بھی ترمذی تشہد پڑھے۔ (ایضاً علی وسطہ - ۳)

۸) امام سلام مجرباً مجاہد سے جب بھی ترمذی سلام مجرب رہا۔

۹) ایام تشریق میں لوہ مجرب تشریق کہا بھوں جائے اور ناز سے فارغ ہو کر چلا جائے تو ترمذی بخیر و غیور رہے گا۔ (۱۰)

۲-۱ اسلام

”اقتان“ کے معنی مضبوط اور جملہ امور ہونے کے ہیں اور یہ علم حدیث کی اصطلاح ہے۔ پڑھا کہ حدیث قبول حدیث کے معاملہ میں بہت کم اور امتیاز سے کام لینے میں دانی لے لیں انھوں نے مستقل اصول و قواعد جنھیں کہتے ہیں کہ کن لوگوں کی روایت قبول کی جاسکتی ہے اور کن کی نہیں اور وہ کیا مواضع ہیں جن کا راوی کسی پیا چاہ ضروری ہے کہ اگر ان میں سے کوئی وصف راوی میں مفقود ہو تو اس کی حدیث رد کر دی جائے۔

اہل اُصول کی شرطوں کا اُصول ہے کہ چار چیزیں راوی کے لئے بنیادی طور پر ضروری ہیں :

۱- عقل

عقل سے مراد یہ ہے کہ راوی کے اندر کام میں تیز کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ چاہے وہ بالغ ہو یا نابالغ۔ روایت کی ادائیگی اور دوسروں تک اس کو پہنچانے کے لئے بالغ ہونا بھی ضروری ہے، حالتِ نابالگی کی روایت قابل قبول نہیں ہوتی، البتہ

(۲) القلوب، ماہ نامہ من صفحہ روانہ لصعیر

(۳) حوالہ سابق

(۱) خلاصۃ التناوی ۳۸، مشکوٰۃ ج ۱/۹۰

(۲) خلاصۃ الصلاح، النوع الرابع والعشرون ۵۰

لے، پھل کارس بھادے، یا کوئی عمارت گرا دے، خواہ مالک کے قبضہ میں رہے ہوئے، یا زبردستی اس کو اپنے قبضہ میں لے کر، ہر صورت میں تلف کرنے والا اس کا ضامن ہوگا۔ (۳)

تلف شدہ مال کا ضامن ہونے کے لئے چار باتیں ضروری ہیں: اول یہ کہ تلف کی جانے والی مٹی مال ہو، اگر وہ مال ہی نہ ہو، جیسے مردار، خون، مردار کا چمڑا، تو اس کو ضائع کرنے کی وجہ سے ضامن نہیں ہوگا، دوسرے وہ قابل قیمت بھی ہو، اگر شریعت کی نگاہ میں وہ مٹی قیمت نہیں رکھتی ہو، تو ضامن نہیں ہوگا، جیسے مسلمان کی شراب اور سوسو کو ضائع کر دیا جائے، چاہے ضائع کرنے والا مسلمان ہو یا غیر مسلم، غیر مسلموں کے حق میں چوں کہ یہ دونوں چیزیں مال ہیں، اس لئے اگر ان کی نیکی اشیاء کسی مسلمان یا غیر مسلم نے تلف کر دی، تو اسے اس کی مرہبہ قیمت ادا کرنی ہوگی، اس سلسلہ میں ایک قابل ذکر مسئلہ یہ ہے کہ اگر لہو و لعب کا کوئی آلہ جیسے برہد یا ٹبل وغیرہ توڑ دے، تو امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک تو اس کا توڑنے والا ضامن نہیں ہوگا، کیوں کہ آلات لہو و لعب شراب کی طرح قابل قیمت نہیں ہیں، لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس کی صنعت اور بناوٹ کو نظر انداز کر کے اصل مٹی یعنی ٹکڑی وغیرہ کی جو قیمت ہوگی اس کا وہ ضامن ہوگا، اسی طرح اگر کسی دروازہ پر تصویریں کندہ تھیں اور کسی شخص نے انھیں جھاڑ دیا، تو تصویریں نقوش سے قطع نظر اصل دروازہ کی قیمت کا وہ ضامن ہوگا۔ (۴)

تیسری شرط یہ ہے کہ تلف کرنے والا اس لائق ہو کہ اس پر ضمان عائد کیا جاسکے، چنانچہ اگر چانور کسی انسان کا مال تلف کر دے تو بعض خاص صورتوں کے علاوہ چانور کے مالک پر تاوان واجب نہیں — چوتھی شرط یہ ہے کہ یہ ضمان واجب قرار دینا مفید بھی ہو،

از کم خلاف مستحب بھی نہ مانا جائے، چنانچہ امام طحاوی کا خیال ہے کہ محکم اور بیماری وغیرہ کی وجہ سے فیک لگا کر کھایا جائے تو ایسی صورت میں کوئی نفاذ نہیں، اسی ادا کان فی حال اعیاء و لعب بدن او علة لدعوہ الی الاستکاء فلا بأس۔ (۱)

اتلاف

”اتلاف“ کے معنی کسی مٹی کو ضائع اور ہلاک کر دینے کے ہیں، چاہے اصل مٹی ضائع ہو جائے یا اس سے نفع اٹھانے کی صلاحیت فوت ہو جائے۔

لان الاتلاف النسي، اخر اجمه من ان يكون متفعلا به
منفعة مطلوبة منه عادة۔ (۲)

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انسان کو جو بھی نعمتیں دی ہیں وہ قابل احترام اور قدر شناسی کی حقدار ہیں، اس لئے جاسب نہ دوسرے کے سامان کو ضائع کرنا جائز ہے اور شاپے الماک کو، لیکن فرق یہ ہے کہ انسان اگر اپنی الماک کو تلف کرے، تو یہ گناہ ہوگا، کہ اسراف میں داخل ہے، لیکن اس کی وجہ سے کوئی ضمان واجب نہیں ہوگا، کیوں کہ کوئی شخص خواہنے آپ کو تاوان ادا کرے، اس کی کوئی افادیت نہیں ہے، دوسرے کی الماک کو تلف کرتے سے ضمان کا حکم بھی متعلق ہے۔

اس سلسلہ میں تفصیل یہ ہے کہ اتلاف یا تو انسان کا ہوگا، یا انسان کے علاوہ دوسری چیزوں یعنی حیوانات اور نباتات کا، انسانی اتلاف سے قصاص اور دیت کا حکم متعلق ہے، یہ بحث اپنی جگہ کر دی، حیوان اور دوسری اشیاء کے اتلاف کے سلسلہ میں حکم یہ ہے کہ چاہے جس قسم کی بھی حلال مٹی ہو تلف کرنے والا اس کا ضامن ہوگا، چاہے چانور کو مار ڈالے، کچڑے کو جلا دے، درخت کاٹ

(۲) بدائع الصنائع ۱۶۵/۲

(۳) بدائع الصنائع ۱۷۰/۲

(۱) المنتصر من المختصر ۳۷۷/۲

(۳) حوالہ سابق

شہادت

”اہانت“ کے معنی کسی کی چیز کو یا یہ شہوت تک پہنچانے کے ہیں۔
شرعت میں مختلف امور و کتابت کرنے کے لئے دلیل اور ذرائع
اثبت کے الگ الگ احکام ہیں، اس میں چھ اصول بنیادی ہیں:

- (۱) اقرار۔
- (۲) شہادت و گواہی۔
- (۳) یحین یعنی حشر۔
- (۴) کھول دینی حشر خانے سے نکال دینا۔
- (۵) قرآن مجید۔
- (۶) کتابت کی ذاتی اہانت۔
- (۷) عرق و دھات۔
- (۸) شہادت کی ذاتی۔

اس کے علاوہ بھی مختلف بنیادیں ہیں جس کی سہا پر حوضی
فیصلے کرتا ہے، (۱) جس کی تکمیل تعداد اور ذکر و الفاظ کے ذیل
میرا کے کیا۔

شہادت

”فر“ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے، تو کیا اطلاق کسی پر ہوگا؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور تقریرات پر صحابہ
کے اقوال و افعال پر یا تابعین کے اقوال و افعال پر اس دے میں دلیل اصطلاح
کے یہاں کسی حد تک اہانت ہے

- (۱) جو کچھ حضور ﷺ نے فرمایا ہے، اس پر اس کو ”فر“ کہیں گے۔ (۲)

اسی لئے قرآن میں اہانت کرنے کی وجہ سے مسلمان پر غور و ارا غور
میں مسلمان کا جوہل قرآن اہانت کر دے، اس پر طمان نہیں ہوگی کہ
دارالاسلام اور دارالحرب کے درمیان رد و بدلے کے نہ ہونے کی وجہ
سے ضمان کا اور کاروبار وصولی نہ رہا، خبر غلط نہیں ہوگی۔

اگر تا پانچ چھ کی مال تکف کر دے، تو وہ بھی ضامن ہوگا،
یہ طرح جسے کی حالت میں جان بچانے کے لئے دوسرے کو جج
کھا جاتا ہے، لیکن ضامن میں کا بھی لا کر دے گا، ضامن واجب
ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ تکف کرنے والا اس باغ
سے افسد ہو کر دوسرے کا مال ہے، اگر کسی مال کو اپنی حکمت بھر
کر تکف کر دے، اور یہ کو مسئلہ ہو، کہ یہ دوسرے کا مال تھا، عیب بھی
دوسرے میں ہوگا، کیونکہ اگر اس ایک امر واقعی ہے، جو علم و آگاہی
موقوف نہیں ہے، اس لئے وہ ضامن تو ہوگا، مذہب و اہانت کی وجہ
سے نہ کہ نہیں ہوگا۔

ضامن ہونے کا مطلب یہ ہے، کہ اگر تکف کیا جائے تو وہ بھی
مقتل ہو تو اس کا مثل ادا کیا جائے، اگر چاہیے تو اس کی قیمت ادا کی
جائے۔ (۱)

تکف یعنی ایک ہر بھی بھوک کا اثر ہوتا ہے، جیسے، دل
توڑ کا تکف، فاسد معانات میں بھی کا افسانہ، کراہی پر لی ہوئی
فہمی کا کراہی دار کے ہاتھوں افسانہ، اگر دیگر کے ہاتھوں مسلمان کا
اعلاف، غاصب، زمین، عاریت پر لینے والے شخص اور جس کے
پس مال دیکھ کر کھا جائے، ان چیزوں کا اہانت ہے، ہاں احکام ان
میں اہانت کے ذیل میں مذکور ہوں گے۔

(۱) ملخص از: مباحث فہم الفہم، ۱۴۰۶ھ، دارالمنہج مع تحقیق محمد عیسیٰ

(۲) اہانت: منہج التدریس، الفہم، ۱۴۰۶ھ، دارالمنہج مع تحقیق محمد عیسیٰ

(۳) مذہب: ۱۴۰۶ھ، دارالمنہج مع تحقیق محمد عیسیٰ

جارہ جاسنے کے بجائے اس کا مکمل مالک بن جائے تو اسے "بیع" کہتے ہیں اور اگر اس استحقاق کو کوئی معاوضہ وصول نہ کیا جائے تو اسے "ام" "عامہ" یا "مارعہ" ہے۔

ابوہ کے جائز ہونے پر فقہاء ائمہ فقہاء اسلام کا اتفاق ہے، صرف "اسامیل ابن علیہ" نے ہی رد کیا ہے کہ وہ مستثنیٰ سمجھتے تھے۔ (۱)

اجارہ کے لئے ایک ایسے قلم الفاعل استعمال کیے جاسکتے ہیں، جو ایک طرف سے استحقاق کا حق دینے اور دوسرے کی طرف سے اس کا معاوضہ وصول کر۔ نہ کوتاہتے ہوں، بلکہ کی تصفیہ و نیات کو مستند بننے سے یہ اصول معلوم ہوتا ہے۔ (۲)

شرائط

اجارہ کے صحیح ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ ایک فریق قیامی طرف سے منفعت، اور استحقاق کی قیامت اور دوسرے کی طرف سے اجرت اور معاوضہ کی مقدار تعیین ہو جائے، (۳) بلکہ حضرت امام شافعی کی بھی رائے ہے۔ (۴)

مواضع کی تعیین اور خاصیت بھی تو یہ ہے کہ ذریعہ ہوگی، مثلاً یہ کہ زمین یا مکان وغیرہ کرایہ پر لینا جائے، یہاں کرایہ، ارٹھ کی معاوضہ تعیین کر دیا جائے تو کافی ہے اور کبھی اشارہ اور مسافت کا اظہار کر کے منفعت تعیین ہو سکے گی، مثلاً میرا یہ مکان فلاں جگہ تک پہنچاؤ اور کبھی محض معاوضہ کے نام لینے ہی کی وجہ سے منفعت تعیین ہو جائے گی، جیسے کپڑے رنگا دینا وغیرہ۔ (۵)

فرض وقت و مدت، جگہ اور مسافت، یا کام اور منفعت —

(۲) اثر کا اطلاق نہیں ہوگا، چنانچہ امام ابوہ نے اپنی کتاب کو جہاد، بڑے فروغ حد میں پر مشتمل ہے "شرح معانی الآثار" نے ہر لفظ کو ایک کتاب کو جس میں صرف بڑے فروغ حد میں نقل کی گئی ہیں "تہذیب الآثار" سے موسوم کیا ہے، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دعائیں منقول ہیں ان کو "ادویہ و ثروہ" سے کہا جاتا ہے۔

فقہاء و غرضان سے لے کر طراح نے اور دوسرے فقہاء سے ابوہ کا قول روایتی ہے کہ "بڑے فروغ حد میں ہے" "خیر" اور صحابہ کے اقوال و افعال پر "بڑے" کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ (۶)

امام ابوہ نے لکھا ہے کہ "بڑے اللہ تعالیٰ" کے معنی ہیں میں نے اسے روایت کیا (روایت) اس لئے تمام روایات پر اثر کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ (۷)

تاہم تیسری اصطلاح یعنی صحابہ سے منسوب روایات پر اثر کا اطلاق زیادہ معروف اور مروج ہے، (جہاں تک "اجارہ صحابہ" کی شرعی حیثیت ہے، "اجارہ" کے تحت اس پر گفتگو ہو چکی ہے)۔

اجارہ

اجارہ اس معنی کو کہا جاتا ہے جس میں ایک فریق کی طرف سے منفعت کی پیش کش ہو اور دوسرے کی طرف سے معاوضہ اور اجرت کی، (۸) مثلاً ایک شخص کی طرف سے مکان جو جس میں رہنے کے اجارے دیئے جائے اور دوسرے کی طرف سے اس کا کرایہ اور اجارہ "اجارہ" کہلائے گا۔

اگر ایک طرف سے منفعت اور قائمہ حاصل کرنے کا حق

(۱) تعریف حراوی: ۹/۱۰

(۲) الطبرانی المعجم: ۱۰۶/۲

(۳) لہجہ: ۳۰۸، خلاصہ: ۱۶، حواشی: ۱۰۳۳

(۴) منہج النہایة والفرق: ۲۰

(۱) مقدمہ: ص ۱

(۲) لم یسجد للقدوری: ۲۲

(۳) "نکاح" کا حصہ کے لئے تعریف النہایة والفرق: ۲۰

(۴) منہج النہایة والفرق: ۲۳

مکمل تیار ہو چکی ہوتی، اس وقت اس کا استعمال دوسری زمین پر کیا جائے۔ (۱)

اس سے استفادہ نہ کرنا ہوگا۔ (۲)

اجارہ کے معنی سمجھنے کے لئے دونوں فریق کی وضاحت اور صنعت کا نقشہ لکھ دیا گیا ضروری ہے، اگر کسی ایسی چیز پر اجارہ دیا گیا جس کا اصل مالک اجارہ دار ہو تو وہ زمین نہیں ہوگا، مثلاً یہ کہ میں جنگل سے برتن بنانے لگاؤں گا۔ یہ زمینیں اگر یہ پر چلاؤں۔

اسی طرح کسی صنعت پر بھی اجارہ درست نہیں، جو شرعاً ناجائز اور حرام ہو مثلاً گانا، بیانی، قمار وغیرہ۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ جس پر اجارہ کر رہا ہے وہ ایسی ہو کہ عرف اور احادیث میں اس کا حواضہ وصول کیا جاتا ہو، اگر وہ محض پرانے حواضہ سے لیا جاتا ہو تو اجارہ سمجھنے میں نہیں ہوگا، حشر یہ کہ قریب سے درست پر پکڑا نہ تھا، اگر وہ حواضہ اور اگر دے

خیر یہ بھی ضروری ہے کہ اگر حواضہ مستعمل نہ ہو تو یہ ملک سے دور ہو، ملک سے ملے جانتے ہیں اس پر یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ اس کے قبضہ میں ہوں ورنہ بھی کہ صنعت کی اجرت میں بھی "صنعت" ہی نہ ہو جائے، مثلاً یہ کہ تم کو میں اپنے مکان میں خریدتے ہوں اور اس کا خریدنا یہ ہے کہ تم شہر کے مکان میں رہو، اگر ایسی صورت میں اجارہ درست نہیں ہوگا۔ (۱)

اجارہ و فاسدہ

جہاں کی صورت کو سمجھتے ہیں جس میں دونوں فریق کی جانب سے ایسی چیز کو حواضہ اور بدلے دیا جائے جس کو شریعت جائز قرار دیتی ہے، لیکن کسی دوسری بات کے پیش آجائے کی وجہ سے وہ حواضہ فاسد ہو جائے مثلاً اگر یہ دیکھنے والا یہ شہر لگا دے کہ میں ان تو میں آج نہ کوئی دیکھ رہا ہوں، لیکن ابھی ایک جہت میں

اجارہ فاسدہ کا حکم یہ ہے کہ اس میں "اجرت" میں "واجب" ہوتی ہے، یعنی طے شدہ حواضہ سے بہت کر باز، اگر اس کی جو اجرت دیا جائے، یہ بھی اس وقت سے جب دوسرا فریق پہلے فریق کی اس میں ملے۔ نہ فائدہ اٹھائی لے، ورنہ تو واجب ہے کہ اس حواضہ کو فوری ختم کر دیا جائے، اگر فریقین ایسا نہ کریں، تو اس کے حواضہ سے واپس لے لیں۔ (۱)

اجارہ باطلہ

اجارہ کی اس صورت کو سمجھتے ہیں جس میں کسی ایسی چیز کی "اجرت" پر حواضہ مل جائے، جو شرعاً درست نہیں ہو، یا اس پر "اجرت" پر درست نہیں ہو، مثلاً غنہ و سرور، اور قرض و غیرہ پر حواضہ ملے، یا "پارہ خاندوں" کے "کاروانہ" اور "سے" سے جہت کر کے کی قیمت وصول کرنا۔ (۲)

اجارہ باطلہ کا حکم یہ ہے کہ اس میں بھی اجرت واجب نہیں ہوتی۔ (۱)

اجارہ جائزہ

اجارہ کی دو صورت مراد ہے، جس میں "اجرت" اور اس کے "مالے" (مفہوم) کو بخیر اور بھروسے کے بغیر کیا جاتی، طرف سے حواضہ کو کا حکم کرنے کا اختیار باقی نہیں رہے۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب وہ خود اس کی کو دیکھ چکا ہو، وغیرہ، اگر کوئی مہنت نہ لی ہو اور نہ بدلہ کو ملے، اس میں کوئی ایسا عیب ظاہر ہو، جو اس سے "بوجہ دہ" بننے والے کے لئے استفادہ مشکل ہو جائے۔

(۲) الفلوی تہذیب ۵۰: ۵

(۳) التہذیب ۲۵: ۲۵

(۴) التہذیب ۲۵: ۲۵

(۱) حواضہ ۲۵: ۲۵، حواضہ ۲۵: ۲۵

(۲) التہذیب ۲۵: ۲۵

(۳) حواضہ ۲۵: ۲۵، حواضہ ۲۵: ۲۵

اجارہ کی نوعیت

عمومی طور پر اجارہ دو قسم کا ہوتا ہے، پہلی تو اجرت اور مساوات کسی بھی سے استفادہ اور نفع اندوز ہونے کا اور دوسرا ہے، مثلاً مکان، دکان وغیرہ کا اجارہ اور کسی کسی آدمی کے عمل اور اس کی صنعت کا، مثلاً دوزی اور کام وغیرہ کو کپڑا بنانے اور جال تراشنے کی اجرت۔ (۱)

عقد اجارہ کا قیام

”اجارہ“ میں جس سے استفادہ پر معاملہ طے پایا، مگر بعد کو مل کر اس میں کوئی ایسا عیب یا خدشہ ہو کہ اس کے باوجود استفادہ دشوار ہو، تو بلا اتفاق اس شخص کو یہ حق ہوگا کہ وہ اس معاملہ کو ختم اور کاسم کر دے۔ (۲)

اور اگر یہ کوئی عیب نہ ہو لیکن جس مقصد کے تحت کسی کو اجارہ پر لیا تھا، اب وہ اس سے مجبور طور کا صبر ہو گیا ہے تو بھی اسے حق ہوگا کہ ”اجارہ“ کو ختم کر دے۔

مثلاً کسی نے ایک مکان کرایہ پر لیا کہ اس میں دکان لگائے گا اور تجارت کرے گا، اور سودا خان کہ اس کا مراد یہی نتائج ہو گیا تو امام ابو حنیفہؒ کے یہاں یہاں سے حق ہوگا کہ اس معاملہ کو ختم کر دے، امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمدیؒ اس سے مختلف ہے۔ (۳)

دینی کاموں پر اجرت

اجارہ کے سلسلے میں ایک اہم مسئلہ دینی کاموں پر اجرت کا ہے۔ دینی کاموں سے دو خدشات مراد ہیں جو مسلمانوں ہی سے حقیق ہیں، یہ ہمیشہ مسلمان انجام دی جاتی ہیں اور دراصل اس

کے نفع و ضرر اور اس پر اجرو ثواب اور اس سے غفلت و بے اعتنائی پر عذاب و عقاب کا علاقہ بھی آخرت ہی سے ہے، اقسام اور ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ یہ غافل اس کی کوئی قیمت، وصول نہ کیا جائے، اگر ان عذبات کی بھی قیمت نہیں کی جائے گئے تو آخر عذبات کو اس اور تجارت کا ہوگی جس کی فرق یا فرق رہ جائے گا؟ انہیں معاملہ میں قرآن مجید اور علوم دینی کی تعلیم، امامت خلافت وغیرہ داخل ہیں۔

لیکن اس مسئلہ کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ آج کے دور میں اگر آپ ”خلافتنا دینا“ پر یہ ارادہ نہ کریں اور تو کیا عملاً اس پر مجبور کر دیں کہ وہ اپنے حقیقی حق کی ضروریات کی تکمیل اور کسب معاش کے لئے طلب مال کی دس دس میں شریک ہو جائیں جو آج ہر بڑے چھوٹے کو جو مل جائے ہوئی ہے تو اس سے دین کا سخت خسارہ ہوگا، علوم اسلامی کی تعلیم و تعلم، جملہ مسدود ہو کر رہ جائے گا، مساجد میں اوقات نماز کی پابندی اور اہل اور لائق سادہ دینی کی فروانی مشکل ہو کر رہ جائے گی اور اس طرح دین کے ایک بڑے خدائی تکمیل کر کے بہت سی مصیبتیں ہیبت نہ چھو جائیں گی۔

تصور یہ ہے ہر نماز ہیں اور ضروری ہے کہ ان دونوں کو ماننے لکھ کر کوئی فیصلہ کیا جائے۔

پھر اس سلسلے میں انہوں اور کتب و سنت کی ضروریات بھی مختلف ہیں، بعض سے جواز مستصحب ہوتا ہے اور بعض سے نہ پابندی کا اظہار اور اس کا درست ہونا، چنانچہ دینی حامی امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک تعلیم قرآن پر اجرت لی جاسکتی ہے جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کسی کی اطمینان پر اجرت لینا درست نہیں ہوگا اور نہ اس قسم کا اجارہ ہی صحیح ہوگا۔ یعنی اگر کسی شخص نے کسی سے

نے فرمایا:

لن جعلوا ذلک فلا یحسد علی الخلفاء حراً (۱)
اگر وہ مؤمن بنے تو میں پر اجرت نہ لے۔

لیکن یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ مصنف صالحین اور امام
اہل حق کے زمانہ تک ملحد مار باسیہ القادسیہ شراریات کی تکمیل اور
زندگی گزارنے کے لئے بیت المال کی جو سب سے حفاظت،
جاگیریں اور زمینا عاتقین مشرک تھیں جس سے فراخی اور وسعت
کے ساتھ ان کی ضروریات پوری ہوتی تھیں، بعد ازاں شدت کے
انتقام و محنت کی انسانی تعلیمات سے اور انی اور خدا کا دوس
بار شاہوں سے علماء کے استغناء کی بنا پر یہ صورت ختم ہو گئی اور ان
کے لئے بظاہر اپنی معاشی ضروریات کی تکمیل کے لئے کوئی سہارا
باقی نہ رہا۔

ان حالات میں یہ بات ناگزیر ہو گئی کہ بڑی محنتوں کے
تحفظ کے لئے دینی خدمات پر اجرت لینے کی اجازت دی جائے،
چنانچہ فقہ الاہل بیت کا مشہور قول ہے کہ میں تمہیں جزیروں کو ناجائز سمجھتا
تھا اور اس کا کوئی وجہ تھا جس میں۔ ایک تعلیم قرآن پر اجرت
لینے کا مسئلہ بھی ہے مگر ہر تعلیم قرآن کے ضابطہ ہونے کے اندر پیش
سے اس کی اجازت (دے دیا۔ ۲)

مگر اس وقت یہ بجاہت صرف تعلیم قرآن کی حد تک تھی
جیسا کہ صاحب کوز جوسا تیس صدی کے ہیں اور صاحب دایہ جو
جمعیہ صمدی کے ہیں، انی آراء سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مشرک و یہ کے
مصنف نے جن کی دلائل سے مدد لے رہا ہے، تعلیم فقہ پر اجرت کا
یہ نو قرار دیا، بحال تھے کہ خود دقت امامت، اذان اور ہر قسم کی دینی
تعلیم کے لئے اجرت لینے درست اور جائز قرار دیا، علامہ شامی کے

اجرت پر یہ معاملہ ختم کیا کہ وہ ایک دو ان کو قرآن مجید کی تعلیم
کے لئے اور بطور اجرت پچاس روپے لے لے، اول قرآن مجید کی تعلیم
نہیں ہوگا، یعنی ایک لاکھ کے لئے اس کے یہاں جا کر سے
پانچ سو ضروری نہیں، دوسرے اگر کسی نے ایک سو پانچ حاجی دیا
تو اس کی کوئی اجرت پانچ سو روپے پر واجب نہ ہوگی۔

فریقین کے دلائل

جو دو تک تعلیم قرآن کی اجرت کے قائل ہیں ان کی دلیل
مستند ذیل ہے:

(۱) یہ کہ صاحب جلیل کا مذکورہ ایک قبیلہ کے ہنجر کے پاس سے
ہوا، چشمہ دلائل میں سے ایک صاحب نے سوال کیا، کیا آپ میں
کوئی جہاز بھجوا کر لے لے لے، ایک کھانی کھانے اٹھوں نے سوار
تو تھڑا چھڑا اور اجرت میں چند کھربوں کا معاملہ طے کیا اور
بکریوں کے لئے روئے دوسرے سب سے بچھڑے، اس لئے کہ وہ پندرہویں
کی شکر سے دیکھا اور کہتے تھے تم نے آج اب اللہ پر اجرت لے لی،
یہ یہ طریقہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ ﷺ
نے فرمایا:

ان حق ما احلکم علیہ جہز کتاب اللہ (۱)

سب سے زیادہ تم جس چیز پر اجرت لینے کے حقدار
ہو گاتو پانچ ہے۔

جو دو تک تعلیم قرآن پر اجرت کے قائل نہیں ہیں ان کی دلیل
یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

الروا لقرآن ولا تاكلوا (۲)

قرآن پڑھو اور اس سے کھاؤ نہ کھاؤ۔

(۲) حضرت عثمان بن ابی العاصی رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ

(۱) مؤلفہ ص ۱۰

(۲) دلائل اہل حق ص ۱۰

(۱) صحیح ابن ماجہ، حدیث نمبر ۴۳۵۵

(۲) ترمذی حدیث نمبر ۲۶۱۹

رسائل جو ”رسائل ابن ماجہ“ سے معروف ہیں، ایسی ہی موضوع تحصیل سے منگھوئی گئی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں :

انہی علماء ابو حنیفہ، ابو سعید و محمد کی تمام متحول روایتیں اس پر متفق ہیں کہ طاعت پر ابھر دین باطل ہے، لیکن ان حضرات کے بعد جو اہل حق و ترجیح گذرے ہیں، انہوں نے قییم قرآن پر اجرت سے ہ نہ ہونے کا فتویٰ ضرور دیا ہے، وہ یہاں لے کر پہلے معطلوں کو بہت اہل سے معیات تھے تھے جو علم ہو گئے، مگر اگر اجرت دینے اور لینے کو ناجائز کہا جائے تو قرآن کے خالص ہونے کا خفاء ہے، جس میں دین کا خبیث ہے، اسی لئے کہ مصلحتیں بھی تو کھانے کمانے کے محتاج ہیں، اصحاب کو حق و ترجیح ان حضرات کے بعد گذرے، انہوں نے لافان و اکامہ کے بارے میں جو اجرت کا فتویٰ دیا، اس لئے کہ یہ دونوں کھانا دین میں سے ہیں، اس لئے ضرور لافان ناؤں کے بارے میں بھی اجرت لینا جائز قرار دیا، پس یہ ان لوگوں کے فتاویٰ ہیں جو امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے بعد گذرے ہیں اور یہ انہوں نے اس میں نہیں، کے ساتھ دیا کہ اگر وہ حضرات بھی ان کے دور میں ہوتے تو وہ بھی یہی کہتے اور اپنے پیسے فتویٰ سے رجوع کر لیتے، تمام متحول و متروک و فتاویٰ باہمی اس بات کو نقل کرتے ہیں کہ صحابہ اہل حق و ترجیح کے علاوہ اور چندوں پر اجرت لینا جائز نہیں اور اس کی طبع، ضرورت ہو جان کرتے ہیں،

یعنی ”دین خبیث کا خفاء“ اور اس طبع کی ان حضرات نے تصریح کی۔ (۱)

اس کے علاوہ قییم قرآن پر اجرت کے جائز ہونے کی جو منصوص دلیلیں اور نظریں ہیں، وہ بھی بہت قوی ہیں، اس کے برخلاف روایات قییم قرآن پر اجرت کے نادرست ہونے کو عطا کی ہیں وہ عموماً سبب ہیں، اور اس متعدد میں واضح نہیں، ان کی تحقیق کی یہ شکل بہت بخت ہے کہ جس سے جائز دینا مسلم ہوتا ہے، اس کو فتویٰ پر محمول کیا جائے اور یہ حکم ان علماء کے بارے میں ہو یا اس کے ضرورت مند ہوں اور اس سے مستثنیٰ ہوں اور ہمارا باجائز ہے، وہ اور دوسرے فتویٰ ہو اور ان لوگوں کے لئے جو واقعی اس کے ضرورت مند ہیں، جیسا کہ تعلیق کی رعایت میں ہے، چنانچہ دین پر قرآن اجرت لینے ہو ان میں سب سے زیادہ اجرت کا حقدار قرآن مجید ہے، اس کا صلہ علیہ اجر واجب اللہ (۲)

امناف کے یہاں ناجائز ہونے کے باوجود چوں کہ ضرورت اس کی اجازت دیتی ہے، اس میں لئے ایسا ضروری اجرت لینی درست ہوگی، جو ایک طرف تو ایسی ضرورت ہو کہ اس کو نظر انداز کر دینے سے دین کی بانی مصلحتوں کے فوت ہو جائے گا، اور یہ وہ دوسری طرف ہوگا کہ خود دینا ہو کہ اس کے لئے مستقل وقت کار ہو۔

ایصال ثواب کی اجرت

ایصال ثواب پر اجرت بہت درست نہیں، اس لئے کہ ہر نماز اور قییم قرآن کی طرح کوئی ضرورت نہیں، اور فتاویٰ کاغذی میں تو صراحت ہے کہ عبادت قرآن وغیرہ کی اجرت لے لینے کے بعد اس کا کوئی اجر و ثواب دینی نہیں، چنانچہ خود چنے والے کوئے، عباد اس بات کا حقدار ہو کہ کسی زعمہ یا مرد تک پہنچائے، چنانچہ علماء

(۱) مسئلہ ابن ماجہ ص ۸۴

(۲) میزان مشکوٰۃ ص ۱۹۰، انتخاب الاحادیث ص ۱۰۰، وایضاً ابواب قرآنی کا ترجمہ بھی دونوں حدیث میں ملتی دیکھنے کی طرف ہے۔

شہادتیں کرتے ہیں :

وَلَمَّا لَبِثَ الْقَاضِي خَالٍ إِذَا أَحَدُ الْأَجْرَةِ مَقَابِلَهُ
الْمَكْرُوعِ يَمْنَعُ اسْتِغْنَى الْغُيُوبِ وَهَذَا فِي بَيْعِ
الْمُطْبَعِ فِي أَحَدِ الْمَوْضُوعِ الْأَجْرَةِ وَفِي هَذَا لَا
لِغُيُوبٍ لَمْ يَدْلَجْ فَلَمَّا وَاحِدَةً لَمْ يَدْلَجْ وَهُوَ صِلُونَ
أَسَى جَمِيعِ الْحَقِيقَاتِ الْحَصَرِ أَوْ بِسَبِيلَةِ الْمَكْرُوعِ
وَالْقَرَأَنَ وَهَذَا الَّذِي يَحْتَقِرُونَ ذَالِكَ مِنْ أَكْثَرِ
الْمُطْبَعِ وَهُوَ مِنْ أَكْثَرِ الْغُيُوبِ (۱)

قاضی خان نے کہا ہے کہ ذکر کے مقابلہ میں جب
آجرت نامی نے توڑا تو پکا حقائق باقی نہیں رہے گا،
لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں خود کو نامی آجرت کے سلسلہ
میں پیادہ کر (پڑھو) نے وہ نامی کو علم ہو جائے کہ
اس کا ثواب نہیں ہے، ایک چیز نہیں دیں گے، لہذا میری
نوگ ذکر کرتا تو خط نہ کر، نہ حرام بیع کرنے میں
گئے ہوئے ہیں، نوگ اس سے بڑے ثواب کی بات
کہتے ہیں، حالانکہ یہ بدترین کام ہے۔

طاسر شافعی نے جن کو نامی قریب کے فقہاء علماء میں سے
امتیاز شہرہ حاصل ہے، فرماتے ہیں

وَلَمَّا حَبِطَتْ شِعْرُونَ وَالشُّرُوحُ وَالْفُتُوحَاتُ
تُظْهِرُ مَطْلَانَ الْإِسْتِغْنَى عَلَى الْعِدَّةِ الْإِسْمَاءِ
ذِكْرُ عَلَمِهِ ذَالِكَ بِالْمَعْرُوفَةِ وَهِيَ حُوفُ
مِصْبَحِ الدِّينِ وَهِيَ حُوفُ الْمَلِكِ الْفَتَاوَى
يَصْبَحُ أَنْ يَقَالَ أَنْ مِلْحَبَ الْجَاهِلِينَ مِصْبَحُ
الْإِسْتِغْنَى وَهِيَ تِلْكَ الْمَجْمُوعَةُ مَعَ حَمْدِ
الْمَعْرُوفَةِ الْمَدْكُورَةِ وَفَاتَهُ لَوْ مَضَى الْفَتْوَى لَمْ
يَسْتَجِبْ أَحَدٌ أَحَدًا مِنْ ذَالِكِ لَمْ يَحْصِلْ لَهُ
الْمَعْرُوفَةُ بَلَى الْفَتْوَى حَارَ لِي الْإِسْتِغْنَى عَلَيْهِ هَارَ

اسکے آئی مکسا حریفہ پھر بہا و صاف لغاری
سہم لا یفرأ، لا لاجرۃ زہر، واد انحصار فی
ہو دادہ لفضل لغیر اللہ تعالیٰ لمن ین بحصل
لہ ثواب، اسی طلب الصنائع ان ہدیہ (۱۶)

مستون، ٹھہرنا، تواریک آیات پر مشتمل ہیں کہ مذکورہ
چیز ان کے علاوہ طاعت میں انکی کو اہمیت پر رکھا
نہا تا رہے اور اس کی چیزوں نے ضرورت بتائی ہے
یعنی ان کے منافع ہو جانے کا اندیشہ اور ان لوگوں

نے اس چیز کی ضرورت نہ کرنا ہے، بلکہ یہ کہ انکی کر
درست ہوگا کہ حقائق میں کا وہب مذکور ضرورت کے
تغیر بھی ممکن حالات میں نہ آجرت لینے کا جواز ہے؟

اسی لئے کہ اگر ایسا نہ کرنا جائے اور کوئی نہ تو اس
کا کہنے کے لئے آجرت پر بند رکھے تو بھی کوئی نقصان نہ
ہوگا، بلکہ نقصان اس پر آجرت لینے میں ہوگا کہ قرآن

ذریعہ معاش بن جائے گا، اس کے ذریعہ تجارت کیا
جانے لگے گی اور قرآن پڑھنے والا انھیں مشیت سے
جو جو نے گا، وہ نالغائتہ کے لئے بچہ بھی نہ پڑھے گا

بلکہ کھس آجرت کے لئے بچہ گا اور یہ شخص بڑا ہے
جس میں غیر اللہ کے لئے عمل کرنا تصور ہے، بلکہ وہ
خود ہی جہاں وہاں مستحق ہوگا کہ آجرت پر رکھے والا
اس سے اس کا طلب گار ہوگا؟

علامہ ربیع نے اسے بدعت قرار دیا ہے، ہمارے والدین میں
نے یہ یہ شرع ہمارے میں لکھا ہے :

الْأَعْمَدُ الْمَطْحُورُ الْإِمَانُ الْفَاعِلُ انْ مَشَاعُ لِي
وَحَالًا مِنْ لَوْ أَنَّ الْأَجْرَةَ بِالْأَجْرَةِ لَا يَجُوزُ (۳)

(۱) - قال ابن تيمية: (۱) - شرح مقوله رسم لغوي: (۲) - ويخبر والد الفقير: (۳) - بان انصاره انفسه

لیئے اور ایسے دس دنوں تک رہیں، حاصل یہ ہے کہ گناہ سے نہ ناسے اجرت پر قرآن کے پڑھنے کا جو رواج ہو گیا ہے وہ مٹا دیا جائے۔

امام شافعی صاحب مکتبہ طبری کا فتویٰ ہے۔
صورت اول این کہ ثواب قرآن خواندہ خود را بعض مبلغ کذا بدست کئے ہے فرستد، این صورت محل طاعت است، بالا جماع اہل سنت صورت دوم آن کہ بعضی را برای ختم نمودن قرآن مزدوری تجویز و ثواب آبی مختصر بستا جز برسد، و این صورت نادر ضعیف

چنانچہ نیست۔ (۱)

تکلیف صورت خود پڑھنے ہوئے قرآن کا ثواب اتنی رقم کے لئے کسی شخص سے فروخت کرے قطعاً باطل ہے اور اس پر اہل سنت کا اجماع ہے، دوسری صورت یہ ہے کہ کسی اور شخص کو قرآن ختم کرنے کی مزدوری پر رکھے اور اس ختم کا اجر خود دے کر رکھے والے کو پہنچے، یہ صورت اہناف کے نزدیک جائز نہیں ہے۔
اس لئے ایصال ثواب پر اجرت لیا درست نہیں۔

وخط و پند کی اجرت

اسی قسم میں عاقی خط اور تقریر وغیرہ بھی شامل ہیں اور ان پر اجرت نیزہ جائز نہیں، اس لئے کہ اس کی وجہ سے کوئی شاعر و نثر نویس ہوتا، نہ دین کے خالص ہونے کا اندیشہ ہے، ہاں اگر کسی کو خاص اسی کام کے لئے رکھ لیا جائے، اور خط و صنعت تبلیغ و دعوت ہی اس کی مستقل ذمہ داری اور ذمہ داری قرار دے کر پائے ثواب اس پر اجرت لینی جائز ہوگی۔

قرآن کی اجرت اور اس کے جو کہ وہ دم جو کہ کسی صورت میں اسی طرح لازماً ہر روز میں قرآن مجید کے ختم کرنے پر اجرت لیا جائے نہیں ہے، اس لئے کہ نماز قرآن میں ختم قرآن پاک مجہ ضروری نہیں، اہل سنت و جماعت کی نماز ہے اور وہ عام چھوٹی سورتوں میں بھی ادا کی جاسکتی ہے، اس لئے ضرورت نہیں پائی گئی۔
جیسے کہ اہل علم و شہادت کی تصریح کہ رکعت ہے کہ جہاں اہل علم و شہادت ہونے کا اندیشہ نہ ہو، انہیں محض تلاوت قرآن پاک پر اجرت لینا صحیح نہیں ہوگا۔

ہاں اگر حافظ قرآن کی طرف سے کچھ مطالعہ نہ ہو اور نہ ایسا ہو کہ حافظ صاحب ہی توقع پر رکھے ہوں کہ ان کو یا اجرت نہ دی جائے تو وہ قرآن نہ پڑھتے، ایمان کو بگاڑنا، خاطر ہوتا، بھلا لوگوں نے یہ رقم بیب خاطر پیش کی ہو تو امید ہے کہ اس کے لینے میں کوئی مضائقہ نہ ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ میں ہیں کہ کسی کا خیال بہت زیادہ ہو گیا ہے اور حافظ قرآن بھی اپنی معاشی حالت کے اعتبار سے فقیرانہ کے مستحق ہوتے ہیں، اس لئے جو کہ کے لئے یہ خط اختیار کیا جاسکتا ہے کہ قرآن کے ساتھ ان کو ایک روایت کی نماز کے لئے امام مقرر کر دیا جائے اور قرآن میں جو کچھ دینا مقصود ہو اسے نامت کی تحفہ کے بطور دے دیا جائے، مولانا قسطلانی اور مفتی کا جیاد اللہ صاحب نے بھی لکھا ہے۔ (۲)

مدرسین اور ائمہ کی تعطیلات اور خدمتوں کی محنت کا مستحق یہاں ایک مسئلہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ مدرسین اور خادموں و اہل جن کو ہفتہ میں ایک دین تعطیل کا ہوا کرنا ہے یا سال میں بعض طواری تعطیلات دی جائیں چنانچہ ان تعطیلات کی تعداد کی جائے گی یا نہیں؟

نرتی ہے۔ ان دونوں کی خواہش اچھا حال ہے۔ اپنے لئے
اگر خداوند عادت تو میں دوسرے کے لئے
فرست: چنانچہ انکی توجہ دے سکتا ہے۔ موعاے اس
کے کہ وقت کر نہ دے۔ اور نہ صرف انکی توجہ کی
توجہ دینے کی تصریح کر دے۔ جو میں اس نے ہوا
کرے۔ فقیر بدایہ کے تباہ کرنا دیکھنا
تے جسے وہ ان کی اجرت بھی نے جس میں اس نے ہوا
یہ تو سب سے کہ وہ باوجود ہوگا۔

جزو عمل کو اجرت پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجرت کے صلہ میں جو
جہاد میں لے جاتا ہے۔ ان میں ایک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنگ کی اجرت دے
تھی ان سے منع فرمایا ہے۔ ان کو فقیر ان سے کیا مراد ہے؟ اس
سلسلہ میں جو بھی ہو جائے کہ فقیر ایک جہاد میں سے جہاد کی
مقدار تھیں کی جاتی تھی اور ان سے ملتی ہیں کا چاہئے ہاں کے۔
رواج یہ تھا کہ لوگ کا چاہئے والے کو گیارہ سو روپیہ دے دیتے تھے۔
اسی طرح سے تھے فقیر تہ دی اجرت ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسی صورت کو منع فرمایا فقہاء نے اس ممانعت کے باوجود
وہ منع کیا اور اس کا کہ ان کے لئے کے لئے ایک جزو اجرت دینا
درست نہیں۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ان کی روایت اور فقہاء میں کی
ممانعت کے قائل ہیں۔ (۱۶۰۰ م) حنفی و مذاہب اور فقہاء میں
کے جہاد کے قائل ہیں۔ (۱۶۰۰ م) امام مکتب سے وہی طرح نے تو اس
نقل کے لئے ہیں۔ (۱۶۰۰ م) حضرت نے اس روایت کو قبول نہیں کیا

تو اس صلہ میں یہ اصول اتنی میں رکھنا چاہئے کہ
دوسری انکی کیفیت کو اس طرف سے دیکھ اور
نہایت کی ہے۔ اور ان کے واسطے م کے لئے ہوتے
ہیں۔ ان میں صریح ہندو۔ یہ والے نہ لوگ دیکھ سکتے
کے لئے جتنے لوگوں کی رخصت ہاں کہ وہ عام فطرت کی
گوارا کریں تھے۔ ان کے لئے اس کا حق
عام ہے۔ یہی سالیانہ کی جسٹ کا بھی ہے۔

اب ظاہر ہے کہ یہ ہندو اپنے والے سے اس کی تحقیق اور

اس میں سے لینا بہت دشوار ہے۔ ان حالات میں عرف و عادت کا
اعتبار ہوا عرف یہ ہے کہ دوسری ہادی خطبات میں۔ مشہور ہیں
اور باوجود انسانی اور میں کی یہ سہرہ خصوصیت کا نہایت ہی عام ہے۔
ان کے باوجود عام مسلمان دوسرے کا تو نہ کرتے ہیں۔ اور اس میں
انسانی نہیں کرتے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انکی یہ خصوصیت
اور تحصیل کو گوارا ہے۔ ہندو کی خواہش تھی اور ان کی جائز ہوگی۔
علامہ ابن قیم مصری نے "خاوند کلک" کے اصول کے تحت
اسے جائز رکھا ہے اور ان کے لئے فقیر ابوحنیفہ کو بھی اسے اور ان کی
علامہ ان کے لئے انصاف کیا ہے۔ ہاں فقیر اسے میں :

حيث كانت الغنائم في يوم الثلاثاء والجمع والي
وعاشق وسعيد بين الاخذ وكذا لو بغل في
يوم فم عتاد لتحويل درس الا لا لير لوقعه
عطي فقير فدلح باليوم الذي يدوس فيه لال
الغنيمة من حيث ان لا حد الا من من طنة للعلم في
يوم لا درس فيه او من ان يكون حلتوا. (۱)

جہاں ملے اور جو کہ نیز رمضان دیکھیں وہیں میں فقیر

(۱) رد المحتار ۳۵۰/۳

(۲) سنن البیہقی مع الصحیح ۳۳۹/۲ دار فکریہ بیروت الطبعة ۱۴۰۰

(۳) مسند الفقہاء ۱۲۰/۲

(۴) انظر السنن ۳۳۰/۱۰ باب فقیر العلم

(۵) تصحیح نے ۳۳۰/۱۰ باب فقیر العلم

(۳) روزی کو کپڑا دیا کہ وہ اسے پھانٹے اور سٹے پھارے فروخت کرے اور اس پر جو نفع حاصل ہو اس کی محنت کے بدلہ حاصل ہونے والے نفع کے نصف کا وہ حقدار ہوگا۔ یہ صورت بھی امام احمد کے نزدیک جائز ہوگی۔ (۵)

(۴) قصاب سے جانور ذبح کر لیا جائے اور اجرت ملے گی جائے کہ چڑا بطور اجرت دے دیا جائے گا یا گیہوں وغیرہ بیٹے کو دیا اور معاملہ اس طرح ملے پانچ کہ بیوسایا خرد آنے کی ایک مقدار بطور اجرت ادا کی جائے گی۔ (۶)

(۵) روٹی، زیتون وغیرہ کے پھل توڑنے پر حذر رکھا اور اس کے لئے توڑے جانے والے پھل اور روٹی ہی سے کچھ حصہ کو اجرت مقرر کیا۔ (۷) ہمارے زمانہ میں حکیت کی کٹائی اور پھل توڑوائی میں بھی اسی طرح اجرت مقرر کی جاتی ہے۔

(۶) آج کل مختلف تہارتوں میں کمیٹن کا طریقہ مروج ہو گیا ہے، یعنی کمیٹن اپنا مال فروخت کرنے والوں کو بجائے کھواہ متعین کرنے کے فیصد متعین کرواتی ہے، کہ مثلاً یعنی فروخت ہوگی، اس کا دس فیصد اسے بطور اجرت دیا جائے گا، یہ مسئلہ بھی اسی اختلاف رائے پر مبنی ہوگا۔

بہت سے دینی اور عصری اداروں میں جو لوگوں کے تعاون پر چلا کرتے ہیں، اب یہ طریقہ مروج ہوتا جا رہا ہے کہ انھیں متعین کھواہ دینے کے بجائے کچھ فیصد اجرت دے دی جائے، اس میں ہر سوا لے اپنے لئے یہ عافیت سمجھتے ہیں کہ اگر کھواہ مقرر کی جائے تو ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ محنت میں کمی کرے، کیوں کہ اسے بہر حال

ہے، ان کے پیش نظر یہ حدیث پاپے ثبوت کو نہیں پہنچتی، لیکن مجھے نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، (۱) اور عطا سرائین قدس سرہ مقدس نے انہی غلطی سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث احمد لال کوٹلیس پہنچتی حدیث الحدیث لا نعرفہ ولا یثبت عندنا صحیحہ۔ (۲)

اس اختلاف کی وجہ سے جن مسائل میں فقہاء کے درمیان اختلاف رائے پیدا ہوا ہے، ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) ایک شخص اپنا جانور دوسرے کے حوالے کرے کہ وہ اس کی پرورش کرے اور جو بچہ جانور کو پیدا ہو، وہ ان دونوں کے مابین مقررہ تناسب کے مطابق تقسیم ہو جائے، جن حضرات نے "تقسیم مغان" والی صورت کو جائز قرار دیا ہے، ان کے نزدیک یہ صورت بھی جائز ہوگی اور جن حضرات نے اس سے منع کیا ہے وہ اس صورت کو بھی منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جانور کے بچے اور وہ جانور کے اصل مالک کی ملکیت ہیں اور دوسرا شخص جانور کی پرورش کی معروف اجرت کا حقدار ہے۔ (۳)

ہندو پاک کے علاقہ میں جانوروں کے معاملہ میں جس طرح یہ مروج ہے، اس کے تحت عرف کی رعایت کرتے ہوئے اس کی اجازت ہونی چاہئے۔

(۲) اگر بکر کو سوت دیا جائے کہ وہ اس سے کپڑے بن دے اور آدھا کپڑا بطور اجرت لے لے، یہ صورت ماہین کے نزدیک جائز نہیں، مجتہدین کے نزدیک جائز ہے اور احناف میں بھی مشائخ کا طے عرف کی رعایت کرتے ہوئے اس کی اجازت دی ہے۔ (۴)

(۲) المغنی ۵/۱۰

(۳) عقابۃ علی الہدایۃ علی عایش فتح القدیر ۳۸-۳۹

(۴) الفقہ الاسلامی دار الفکر ۵/۳

(۱) الدراریۃ علی عایش الہدایۃ ۳۸/۳

(۲) المغنی ۵/۱۰

(۳) اعلام السنن ۹/۱۶

(۴) عمدۃ القاری ۱۶/۲

تاجپائز کا صوف کی طائر مرست

جس طرح نوحؑ کی جان نر اور خراف شرب کام کرنا درست
 نہیں اسی طرح ایسے کاموں میں حازمت اور حقدان بھی درست
 نہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرب پینے والے کی
 طرح شرب نوحؑ کرنے والے، پینے والے، کھانے والے اور چوسنے
 والے کو گھر سے باہر نکال دیا ہے۔ پلانے، بارود کرنے والے
 کی ہی قیمت گھٹانے والے، خریدنے والے اور دوسرے کے لئے
 خریدی جانے والے۔ اب رب اللہ تعالیٰ فرمائیے۔ (۱۳)

نیکاروہ بیٹ میں ہے کہ جس نے تجھ کو نقص پہنچے ہو تو کہہ دے کہ وہ کسی سید کی اور بیہوشی پائی پالی سے نقص کے ہاتھ سے آئے گا جو ان کے شراب سے تازہ ہو رہا ہے جو جیسے آگ میں ٹھس رہا (۱۳)

اسی لئے ایک دانشور نے شراب خاں کو ایک خط لکھا جس میں شراب خاں کو بتایا کہ اگر وہ شراب خاں کو ایک خط لکھے گا تو وہ اس کی طرف لوگوں کو بلوائے گا۔ شراب خاں نے اس خط کو پھاڑ دیا اور اس کی طرف لوگوں کو بلوائے گا۔ شراب خاں نے اس خط کو پھاڑ دیا اور اس کی طرف لوگوں کو بلوائے گا۔

غیر اسلامی ملک میں کبیدی عہدہ عدلی کی ملازمت ایک اہم منصب ہے۔ جبکہ ایک غیر اسلامی ملک کے عہدوں، عدالت، وزارت تحفظ و دفاع، عدلیہ اور نگہبانی است وغیرہ پر فائز ہونے یا ان کا انکشاف؟ جب کہ ایک دیگر اور غیر ملکی ریاست ہونے کے لحاظ سے اسے اسلامی قانون اور مخصوص احکام کے خلاف فیصلوں میں شریک ہونا اور اس کی تنبیہ کا ذریعہ بننا پڑے گا۔

تھیں اجرت ادا کرتی ہے، یہ تمام اجرت اسے عنت کرتے پر
بھجور کرتی ہے اور وہ کافکون نہیں ہوتا، کام کرنے والوں کے
مقابلہ پر بات ہوئی ہے کہ جتنی عنت کریں گے، اتنی زیادہ انھیں
اجرت ملے گی، اس لئے انھیں عافیت اور عافیت پر اپنے لئے
کافی محنت کریں۔ جو جہنم سے جہنم عافیت پر اپنے لئے
کافی محنت کریں اور خدا تعالیٰ کے لئے ان کی وجہ سے لوگ، یہ تمام
محنتیں کر لیں، جو ان کے لئے عافیت نہیں ہوتا، کام کرنے
کے لئے انھیں دے دیتے ہیں، اس لئے یہ مسئلہ موجود اور میں جا،
نئے لئے یہ فکر اور جو کہ عافیت پر ہیں۔

۴۰ تعلیم کے لئے دیکھئے: راقم الحروف کی تالیف ”اسلام اور جدید معاشی مسائل“ (۳۱۹-۳۲۲)۔

تعمیر و مرمت

تصویر کی مثبت چوڑی کا معیار کی ہے۔ اس لئے فقہاء نے تصویر پر پلہ نہ لگانا اُجرت کو جائز اور صحیح قرار دیا ہے اور اس کے جواز سے لئے اس حدیث کو منکول بنایا گیا ہے۔ جس کا اس سے پہلے ذکر کر چکا ہے۔

ان دھلی کا اعلان غلط ہے اور کتاب اللہ
میزت کے لئے سب سے زیادہ مناسب کتاب ہے۔

نیکو! اہل شہاب زہری اور مصلح فقہاء نے اس کو قلعہ محکم قرار دیا
محمد پر اجازت مصلح کو نہ قرار دیا اور یہ ناجائز تھا۔ چہ (۱) اس لئے
اس سے بچتے بہتر ہے۔

(٥) : يفتح العلم لأحكام القرآن ١٠/١٥٨ أمير اندلس عمير ، ألفه ٦٥٢ هـ / سنوي غزوة ٤٣

(٢) مجلة القضاء، ٥: ١٣٤

(=) اريد بانه: ما رايه الخبر على ما هو عليه في نفسه.

(٣) منبأ في الوسط

وہ شخص زنجیر ہوگا جو عدل کے ساتھ حکیم کا فریضہ انجام دے۔ کہ وہ ہر ایک پر اس کی حاکمیت کے بعد لازم کرے۔ اس لئے اگر وہ اس کی تقسیم کا کام کسی ظالم کو سونپ دے تو یہاں تک وہ بعض لوگوں پر ان کی حاکمیت سے زیادہ لازم کرے گا کہ وہ یہ ظلم بالائے ظلم ہو جائے گا، مثلاً ایسے آدمی کا اس زبرداری کو تو ان کو جواز عدل کے ساتھ تقسیم سے واقف ہو ظلم کم کرے گا اس لئے وہاں جواز ہوگا۔

اجازت

”اجازت“ کے معنی کسی چیز کو درست اور جائز قرار دینے کے ہیں۔

فقہ کی کتابوں میں اس کا استعمال خاص فقہی وغیرہ کے مسائل میں آتا ہے اور وہ یہ کہ اگر ایک غیر شخص خود اپنی رائے سے کسی آدمی کا خارج کر دے اور وہ کوئی کس کو اس کی احکامات سے قوا سے اختیار ہوگا مگر چاہے تو اس کا خارج کی اجازت دے دے اور اس کو بہتر اور نئے اور نہ ستر کر دے۔ (۱۰)

اجبار

”اجبار“ کے معنی مجبور کرنے کے ہیں، بعض حالات میں شریعت حقوق کی گہداشت اور مصداق کی رعایت کی غرض سے بعض افراد کو بعض پر ولی اور مجبور کا درجہ دیتی ہے، یہ ولی ”عام“ فقہاء کے بیان و دفعہ کے ہوتے ہیں، ولی مجبور اور ولی غیر مجبور، ولی مجبور کو ولایت اجبار حاصل ہوتی ہے اور ولی غیر مجبور کو ولایت غیر اجبار اپنے اختیار کو استعمال کرنے میں میں اپنا آپہاں تک ہوتا ہے۔

اصولی طور پر ظاہر ہے یہ امت جائز نہ ہوگی، اس لئے کہ معصیت کی ملازمت سے یہ حکم یہ بات ہے کہ کوئی گنہگار انسان اور خلاف شرع بات کا اور اس کے خلاف و تر دین کا ذریعہ نہ ہو اور ملزمت کیسے الٹی کا احکام کرے۔

مگر اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر مسلمان اپنی ملازمتوں سے غیر زبرداری کش لار سکھ دے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ اسلام کے پیچھے آج ہمارے مسلمانوں کے راجی، تہذیبی اور دینی مفادات کا تحفظ و اشاعت ہو جائے گا اور مسلمان اس حکمت میں سیاسی اعتبار سے مطلوب تہذیبی اور دینی لائق سے مجبور اور بھوت شریعت کی رو کر جائیں گے، اس لئے اس غیر ضرورت صحت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسے مہد ان کو بھی توجہ نہاں نے گا، جہ صحت کے حصول کی سعی کی جائے گی، ولایت ولی میں اس ”غیر اسلامی حکام“ کی طرف سے ایک فہمیں، اس پر ہے اہمیت کی اور اسلام کی بازاری کا اس کا زور دیا جائے اور موجودہ حالات کو ایک ”مجبوری“ کے طور پر گوارا کرتے رہنا چاہئے۔

اس کی دلیل حضرت ابو سلف لفظ: کا فرعون مصر کے فرمانے کی وزارت کی ذمہ داری قبول کرنا، لہذا اس کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے، چنانچہ فقہاء کے بیان بھی ایسی نظریں موجود ہیں، مثلاً یہ کہ کوئی تہذیب کا کام ایسے شخص کو لے لینا یا حق و جواز دیا جو عدل کے ساتھ اس کام کو کر سکا ہو، تاکہ ظلم سے قضا ہو سکے۔

وہو جبر من ظالم یوزعہا بالعدل بان یحمل کل واحد بقدر طاقتہ لاثام لو ترک ترک تو یزعمہا علیہ العلم و بما یحمل یحکمہ مالا یطیق فیصر طلساً علی طلس طلس علی طلس بالادراف یوزعہا بالعدل تقبیل النظم للظالم یوجو۔ (۱۱)

ہے، وہ اس کا جواصف اس کی جامعیت، مسائل زندگی میں
تورج کے ہاں جو درستی اور توازن و احتیاج کے ساتھ ان کا حل
کے، غلط ہو، جوت، ایوان سلطنت اور تمام حکومت ہو یا مجلس کا
خاکہ ہے چارٹا، حاکم ہوں، عقلم دیوانہ تھی کی میراں ہن ہو یا
سب دشمن کی برسر ہو یا حق و باطل کا رزم ہو یا خدا کی ہند کی ہمارا
کے حضور، غم شمی اور دعا و دعا کی ہو یا ہند گان خدا کے حق ہوں
گوں ماسر حل ہے، ہم کو اس نے اپنے نور بہادت سے غم دکھا
ہے، نور زندگی کا کوئی ماسر ہے جس کا جلیقہ شریعت نے ہمیں
کھلا ہے — غنیمت یہ ہے کہ ہند بیک کی جو جلیقہ آج انسانیت
کی آفت پر نظر آتی ہے اور خون و شمشیر کے جو کج مظاہر، ٹھوس کو
ٹھنڈی کرتے ہیں وہ سب ایسے ہیں کے چشمہ صافی کی ادلی ہوئی
بہار اور شیر اسلام کے نوشیدر سالت کی نہ بیاں اور طوطا سامانیاں
ہیں اور انسانی طبع میں جہاں جو، شائشی نظرائی ہے وہی چشمہ
نجس سے محرومی اور بے انتہائی کا نتیجہ ہے۔

لیکن سنیہ کی طرح وہاں دو اس اور پہاڑ کی چوٹ پر اس کی طرح خلیفہ و قزاق کی حالت لگتی ہے جو کہ کثیر غیر انسانی زور و جبر پر چلتا اور ہر مسئلہ میں رہبری و امانت نہیں، اس سے لئے ضروری ہے کہ یہ لائق شیعہ ہائے زور کی جس مقدمہ طے کرے یا چاہے، لیکن اس کی و ذوالع کرم تعین کرنے میں چاہ رکھی جائے اسلام کے بنیادی مآخذ قرآن و حدیث سے بھی کیا ہے۔

تجارت کا پھر انتظام اس بات پر مبنی ہے کہ نکاح عفت و عصمت اور محبت و سکون کا سامان ہو۔ وہ خالق کی تمام صورتوں کا نشا و بار کی ہر صورت و طور پر ہے، بدل و تنگہ کا تمام انتظام کی راہ ہے تصور کا ہر فن، الزم ہو یا طور خالق کا، اخذ ہوتا ہے ہمارے دامن کا مستعمل بدل کا تمام عظیم کام سادہ اور مستانوں کی جیسے دنیا کی حفاظت ہے۔

اولیٰ خیر مجھ کو اپنا مرضی کو نافذ کرنے میں اپنے طاقت سے استخراج کا پابند ہے۔

نکاح میں ولایت اجازت

امام ابوحنیفہؒ کے یہاں "ولایت اجماع" یہ ہے کہ دینی اپنی بات اجماع پر نافذ کرنے کے ساتھ محکم میں جو امور خلاف اولیٰ ہو، مضامین ہو یا نہ ہو، امام ابوحنیفہؒ کے یہاں ہر "ولی" کو "ولایت اجماع" حاصل ہے، یعنی ہر ولی اپنے تمام حقوق، آزادی اور اقتدار کو ادا کرنے کا پابند نہیں، ان ادا کیے کی خبر مستحق جس طرح روپ دانا ہیں، اسی طرح علی الترتیب دوسرے اقرضہ دینا جیسا کہ اخیر میں ہیں، ولایت اور دین کی حاکمیت، تاہم لفظ کے لئے اولیٰ کو ادا ہے مگر دوسرے چاہے باقی ہوں یا نہ ہوں، پر حاصل ہوتا ہے، دینی بن کا قائل ان کی رائے معنی کے بغیر بھی کر سکتا ہے۔

فرق صرف اس قدر ہے کہ اگر باپ دادا نے تباہی میں
معاشرت ہوئی، وہ اس نکاح کو یاد و دل سے پہلے اپنے اہلیات کے خلاف
استعمال میں درج نام نہیں ہے، وہ اب وہ نکاح لازم ہو جائے گا اور
یاغی ہوئے کے بعد وہی نکاح کے باقی رکھنے یا مسترد کر دینے
کے حق دار ہوں گے، اسی کو فقہی اصطلاح میں "خیار بطلان" سے
تعبیر کیا جاتا ہے۔ (۱۱)

المستطاب

اسلامی شریعت ایک ایسی شریعت ہے جو قیامت تک قائم رہے گی۔ اس کے مسائل کا حل ہے اور خدا کی طرف سے آیا ہوا وہ آخری اور دینی ہے کہ اب اس کے بعد کسی نئے دین اور نئی شریعت کی حاجت نہیں رہی۔ ”وَاللّٰهُ عَلٰمُ الْغُیُوْبِ“ (مکھانی، ص ۱۰۷) اور دوام اور برتری نسبت پر محمد مشرقِ قیامت و درجہ برتری کی علامت ہے اس شریعت کا انشاء

(٤) هدایه ١٣٨٤/٢، مقاله على الشاذلي الرابعه ١٢٨٤-١٣٨٤، السليم كورلي

وکلفت کے ہیں اس لئے کسی اپنے کام میں پوری پوری کوشش صرف کرنے کو اجتہاد کہتے ہیں جو کلفت و مشقت کا باعث ہو، رانی کاوان اٹھا کر پیکہ چکر سے دوسری جگہ رکھ جانے تو اہل ملت اس کو "اجتہاد" نہیں کہتے، لیکن بھلے کے قہراخانے کو اجتہاد کہتے ہیں کہ اس میں کلفت و مشقت ہے۔ (۱۱۰)

اصطلاح میں اجتہاد یہ ہے کہ احکام شریعہ کی تحقیق کے لئے وہ آفری و جب کی سعی کی جائے کہ ہر غلطی اس سے زیادہ سنی و کوشش ممکن نہ ہو۔ (۱۱۱) شہداء کی ائمہ، ماب نے اجتہاد کی حقیقت کو نسبتاً تفصیل سے واضح کیا ہے، مذہبی

"اجتہاد" فردی ثمری احکام کو اس کے تفصیلی دلائل

سے اٹھ کرنے میں پوری پوری سعی و کوشش کرنے کا

نام ہے۔ یہ دلائل بیحدی طور پر چار قسم کے ہیں:

"کتاب اللہ، سنت رسول، اجماع اور قیاس" اس

سے معلوم ہوا کہ جو ہے اس مسئلہ پر گذشتہ علماء نے

بھی بحث کی ہو یا نہ کی ہو۔ اب اجتہاد کرنے والا

گذشتہ علماء کی رائے سے اتفاق رکھتا ہو یا اختلاف،

احکام کے مابعد یعنی دلائل اور مابعدی اور مسائل کی

مسئلوں سے آگمی میں کسی اور نے بھی غماز کیا ہو

نہ کیا ہو، جو صورت یہ کوشش "اجتہاد" ہے۔ (۱۱۲)

تاہم اجتہاد کے ذریعہ حرمائے تک پہنچا جاتا ہے اور جو حکم

مقرر کیا جاتا ہے وہ غالباً کما حقہ کا ہے۔ (۱۱۳)

اجتہاد کی اروج

"اجتہاد" کی حقیقت پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ

اجتہاد شارع کی تصور کو سمجھ کر دے اور اپنی رائے اور خواہش کے

شریعت اسلامی کی نیکی اور بدعت، جامعیت اور مساکن و مائع سے متعلق طلب اور پیروی "اجتہاد" کی ضرورت پیدا کرتی ہے،

اجتہاد کے ذریعہ ملے ہوئے حالات اور ادوار میں شریعت کے اصل منشا، مقصد کو سامنے رکھ کر نوبت اور تفسیر پر مروجیات و مسائل

اور ذرائع و مسائل کی بابت رہنمائی کا فرض انجام دینا ہے، مطلقاً شریعت نے کسی معاملہ کو ثابت کرنے کے لئے جوابان کی شہادت کو

ضروری قرار دیا ہے، انصاف کا حصول اس بات پر موقوف ہے کہ جوابان سچے ہوں، انہماک حقیقت نے اس بات کو یقینی بنانے کے لئے

یہ اصول مقرر کیا کہ جو کواہد است میں جوش ہوں، ان کا ذکر کیا جائے، وغیرہ اعلانیہ ہر دو طرح اس بات کی تحقیق کی جائے کہ یہ

گوہان فاسق نہیں ہیں، لیکن بعد و فقہاء نے دیکھا کہ اب فتنہ اس قدر ہو گیا ہے کہ اب ذکر کیا اور گواہوں کے سلسلہ میں یہ اصول

انصاف رسائی میں متاوان ہونے کے بجائے انصاف کے حصول کو اور مشکل بنا دیتا ہے، چنانچہ بعد کے فقہاء نے "ذکر" کی شرط کو

گواہی قبول کرنے کے لئے شرط نہیں دیا ہے، بلکہ کاراجتہاد ہے، شریعت کا اصل منشا انصاف رسائی ہے لیکن یہ مقصد بھی ذکر کے

ذریعہ پر دیا ہوا ہے، کبھی ذکر کے صرف نگر کرنے، مجتہد شریعت کے اصل منشا، روایت نظر رکھ کر ان معاملات میں جن کے متعلق نص

کی صریح بیانات موجود نہیں، طریق کار کی بابت احکام مقرر کرتا ہے — اس سے اجتہاد کی اہمیت و ضرورت کا اندازہ لگایا

جاسکتا ہے۔

اجتہاد وقت و اصطلاح میں

"اجتہاد" کا لفظ "جہد" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی مشقت

(۱) الإحكام، ج ۱، ص ۲۸۶، مصدر الروضة ۵۰۹

(۲) الإحكام، ج ۱، ص ۲۸۶

(۱) الإحكام، ج ۱، ص ۲۸۶

(۲) الإحكام، ج ۱، ص ۲۸۶

بھی اس کے پاس تھے۔ (۱)۔ کسی کو علامہ آمدی نے اختیار کیا ہے اور امام شافعی کی طرف بھی اس کی نسبت کی ہے۔ (۲)۔ لیکن خط نظر یہاں غلط ہے۔ دینی (۱۱۰۲) کا نسخہ چند دینی (۵) کا بھی ہے۔

امام نووی کے قول میں وہ قاضی مسطور ہوتا ہے اور ایسا کہ ہے کہ اس مسئلہ میں فقہ اختیار کرنے کی طرف تکیہ میں (۱۱۰۱) لیکن جی بھلی دوسری تقریر میں انھوں نے اس خیال کا مضمر نہیں ہے کہ آپ تو اہل میں رہتے تھے لیکن فروغ میں اجتہاد فرماتے تھے۔ (۱)۔

میں نے اسے عام طور پر مانتا ہی نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ائمہ و قدس و مسائل کے بارے میں ہونا ہی کا خطہ رکھنے پر مامور تھے لیکن اگر خطہ کے بعد بھی وہی نازل نہ ہوئی تو آپ کو اجتہاد روا کرنے کی اجازت تھی۔ اگر آپ کا اجتہاد درست ہے تو اسے برقرار رکھا جائے اور اگر لغزش ہوئی تو سب فرما دیا جائے (۱۱۰۲)۔ اس طرح آپ ﷺ کا اجتہاد بھی انھیں نے اور میں ہے لیکن اسے تب دینی ہے کہ آپ سے اجتہاد میں خطہ بھی ہو سکتی تھی لیکن آپ کو کسی ظلمی پر قائم نہیں رکھا جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مشہور فرمایا و یا مہ (۱۱۰۱)۔

دوسرا نقطہ نظر

دوسرے گروہ کی رائے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتہاد نہیں فرماتے تھے۔ اجتہاد پر مامور نہیں تھے۔ انشا و انظر معزز اور شہسب کی یہی رائے ہے۔ (۱)۔ لیکن یہ تصور تاریخی

ادارہ کو صحیح کرنے کا نام نہیں۔ بلکہ اجتہاد کے ذریعہ انھیں شائع کی جو بین و تعلیمات کے اخلاقی واسطہ کیا جاتا ہے اور ان صورتوں کو بھی آیات و روایات کے ذریں میں لے آیا جاتا ہے جن کا انھیں میں حدیث کے مالہ ذکر نہیں آتا ہے خطہ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے روزہ کی حالت میں دینی سے جراح کر لیا تو اسے کفارہ دانا کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث میں مرثا صرف روزہ میں جراح کرنے کی وجہ سے کفارہ واجب ہو، مضمون (۱۱۰۲) ہے، لیکن فقہاء نے اپنے اجتہاد کے ذریعہ اس حکم کے ادارہ کو ان لوگوں تک بھی وسیع کیا جو قصہ آخر، انوش کے ذریعہ روزہ توڑ دیں، اجتہاد کی رو سے وہ ان کی فعل اس پر ثابت نہیں ہے کہ کسی کے ذریعہ انھیں کی مرثا اور جراحات کے ذریعہ عمل و ان مسائل تک بڑھا دیا جائے جن کی بات مرثا ایک مہمور نہیں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجتہاد

اجتہاد کے سلسلہ میں، مولانا نے اگر بات پر بھی بحث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اجتہاد فرمایا ہی نہیں —

نشیئت محمدی ان مسئلہ میں نہیں نہ ناظر ہے جاتے ہیں۔

پہلا نقطہ نظر

ایک گروہ کی رائے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شرعی احکام اور اتلافی مساللات میں اجتہاد کے متکف یا کم سے کم اس کے مجاز تھے۔ چنانچہ امام اکبر، امام شافعی، امام احمد، امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ کی صورت میں، رائے مطوبہ (۱) امام حنفی شیرازی

(۱) دیکھئے التبصیر، ص ۱۰۱، اصول الفقہ، ص ۲۴، فتح الباری، ص ۱۰۱

(۲) التمهید، ص ۱۰۱، فتح الباری، ص ۱۰۱، التمهید، ص ۱۰۱

(۳) التمهید، ص ۱۰۱

(۴) دیکھئے اصول الفقہ، ص ۱۰۱، التمهید، ص ۱۰۱

(۵) دیکھئے التمهید، ص ۱۰۱، التمهید، ص ۱۰۱

(۱) جبر النعمان، ص ۱۰۱، کشف الاحقاف، ص ۱۰۱

(۲) الاجتہاد، ص ۱۰۱، الاحکام، ص ۱۰۱

(۳) ص ۱۰۱، اصول الفقہ، ص ۱۰۱، التمهید، ص ۱۰۱

(۴) دیکھئے التمهید، ص ۱۰۱، التمهید، ص ۱۰۱

(۵) التمهید، ص ۱۰۱، الاحکام، ص ۱۰۱

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر معمولی سزا کے واقعات کے بارے میں اجتہاد ہی کی طرف سے اجتہاد کے مجاز تھے اور آپ نے اجتہاد فرمایا بھی ہے۔ ان حضرات کے دلائل کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ان انزلنا الیک الکتاب بالحق لعلکم تعقلون

الغاص بعد ازاں آگ آٹھ (البقرہ: ۱۲۹)

ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی

ہے تاکہ آپ قوموں کے درمیان اس کے مطابق

قیلہ کریں، جو انصاف کو سمجھیں۔

یہاں ”آپ کو سمجھائے“ میں اجتہاد کی طرف واضح اشارہ

ہے، یعنی احکام خداوندی کی روشنی میں اجتہاد کے ذریعہ آپ کی جو

سامنے ہے ۱۱۔ احکام قرآنی نے بھی ”بسا اراک اللہ“ میں قیاس

کو شامل رکھا ہے۔ (۱۵)

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ارشاد فرمایا

اذا نزل الوحي فليامر بما هو صواب

آپ ان سے امر و نہی میں طور و فرما سیتے۔

امر سے مراد اہم معاملات ہیں جس میں احکام شرعی بھی

داخل ہیں اور شرع ظاہر ہے کہ ان میں امور میں لایا جاسکتا ہے، جن

کے بارے میں نہیں موجود ہو، جن امور کی بابت نص میں موجود

ہوں ان میں مشورہ لینے کو کوئی حق نہیں۔ (۱۶)

(۳) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

واذروه الى الشورى والى الامر مهم

(۲) احکام لاس ہرم مع حنفی شیخ محمد سعد شمس ۱۳۷۵ھ

(۳) احکام القرآن للعصا ص ۲۹۶

(۱۰) دین المعانی لآلہ ص ۱۳۱

نے ترجیح دی ہے، (۱) احکام لاس ہرم اپنے حواشی خاص کے مطابق بڑی شدت کا مظاہرہ کیا ہے کہ انبیاء کے بارے میں یہ خیال کرنا کہ وہ اجتہاد سے بھی کام لیا کرتے تھے، کفر عظیم ہے ”ان من عن ان

لاصفہا بحوزہ لہم فی شرع شرعہ لہم بوح الہم لہا لہم

کفر عظیم۔ (۲)

ان حضرات کے پیش نظر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وما یسلط علی غیر الہوی ان ھو الا وھب

قومی البقرہ: ۱۲۰

آپ اپنے خواہش سے کوئی دہت نہیں کرتے آپ کا

تکرم و ق ہے ہر آپ ہر تادی جاتی ہے۔

اس لئے اجتہاد جو امر ہے یہی ہوتا ہے نہ کہ وہی ہے، لیکن اگر

آپ سے شواہد ہو سکتا ہے؟ بلکہ یہی کہ کوئی علم کا مجموعہ اور یہ ہے اور

”بتہا میں خد کا احمل موجود ہے، یہ لیکن اگر درست ہو سکتا ہے کہ

جس کے پاس مجموعہ اور یہی علم موجود ہو، غیر معصوم اور یہ سے

استفادہ کرے۔

تیسرا نقطہ نظر

تیسرا نقطہ یہ ہے جس نے اس میں توقف اختیار کیا ہے،

قاضی شوکانی نے علامہ میر فی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی

کو بھی اس مسئلہ میں توقف تھا: لیکن انہوں نے اس مسئلہ میں

توقف اتوارا نقل کیے ہیں اور کسی کو ترجیح نہیں دی، یہی رائے قاضی

ابو بکر و قتالی اور ابن خزیما کی بھی ہے۔ (۱۷)

ترجیح

اس مسئلہ میں صحیح نقطہ نظر وہی معلوم ہوتا ہے جو ہم پر کار ہے

(۱) دین المعانی لآلہ ص ۱۳۱

(۲) دین المعانی لآلہ ص ۱۳۱

(۵) الملح لآلہ ص ۲۶۶

علیہ السلام یسئلہ فیہ (۱)۔ (۸۰)

اگر وہ اس معاملہ کو رسول کی طرف اور اپنے میں

سے ذمہ داروں کی طرف بانٹ دیتے ہوتے تو ان میں

سے جڑ لوگ اشتباہ کر سکتے ہیں اور اسے سمجھ لیتے۔

غور کیجئے کہ اس میں اشتباہ کی نسبت کوئی لاکھ کی طرف بھی کی گئی ہے اور رسول کی طرف بھی، اگر یا اشتباہ کا حکم دونوں ہی سے متعلق ہے (۱) اور اشتباہ اجتہاد ہی سے عبارت ہے۔

(۲) ایک غافل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

ورایت کیا کہ وہ اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتی ہے؟ آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے باپ پر زینۃمیں تم سے (۱)

کرتی بانگی (۲) اس نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کا

رہنہ یاد رکھو، (۳) لیکن اہل حق بالفناء (۴)۔

صاف ظاہر ہے کہ کس مسئلہ میں آپ ﷺ نے قیاس و اجتہاد سے

کام لیا ہے (۵)۔

(۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ورایت کیا کہ روزہ دام کا سورہ

لیا یا نہیں سورہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم نے پانی سے کلی کیا اور

اسے صوم میں حرکت دینی تو کیا تم پانی پینے والے سمجھے جاؤ گے؟ (۱)

— یعنی جیسے تمہیں پانی ڈالنا پانی پینے کا ابتدائی عمل ہے لیکن

اسے پانی چاہئیں سمجھو تاہی صریح سورہ خارج کے تفسیری قول میں

سے ہے لیکن یہ خود حجاج کے صریح میں بھی ہے، یہی بھی آپ ﷺ

نے قیاس سے کام لیا ہے۔

(۲) خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

انہا النبی بسکم لیسنا نہ یرون علی فیہ (۱)

میں تم لوگوں کے درمیان انکی چیزوں کے بارے

میں خود فیصلہ کرنا ہوں، میں کی بابت کچھ پروپی ہمارا

نکس ہوئی۔

اس لئے کچھ کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اجتہاد

فرمایا کرتے تھے اور آپ کا اجتہاد ان کے پاس ہوتا۔ کہ میں فی نہیں ہے

کہ آپ اپنی فراہمی سے ہند نہیں، جو کچھ کہتے ہیں وہی الہی سے

کہتے ہیں، لیکن اگر جب آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتداد کے مجاز

تھے تو یہ اشتباہ کی منہ جانت اللہ ہوا اور جب آپ کا اشتباہی القولی یا

تو تم نہیں دکھاتا تھا تو آپ کا اشتباہی طرح کا صحیح ہی اور یہی

اور وہی الہی کے حکم میں ہے، جس میں غلطی کا احتمال نہیں۔

عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں صحابہ کا اجتہاد

یہ بات تو ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا

میں ایک ہی شخص ان حضرات کی قسم جو تمام اجتہاد پر فائز تھے،

اس سلسلے میں تھا، صحابہ کی بابت علامہ ابن قیم کا بیان اور تلامذہ کی

تکثیف اکثریت کے اجتہاد سے سبب اصحاب تلامذہ کی وجہ بتدی لائق

مطالعہ ہے اور اصحاب تفرک کے بھی نہیں ہے، لیکن سوال یہ ہے

کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی اجتہاد یہ

ہے اور کیا ہے؟ آپ کی موجودگی میں اس وقت سب وہ آپ کے

پاس نہیں تھے؟ — علامہ موصول نے اس پر بھی بحث کی اور بحیثیت

جمہوری اس حوالہ میں چار جملہ لفظ ہیں۔

چلی رائے

ہوئی یہ کہ صحابہ نے عہد نبوی میں اجتہاد کیا ہے، اجتہاد آپ

سے سامنے بھی کیا ہے اور آپ کے پیچھے بھی، بلکہ رائے ام کوئی

(۱) ترمذی، ص ۱۲۷، ۱۲۸

(۲) ابی نعیم، اللہ فیہ، ص ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲

کہ خود رسول اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجتہاد کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔
— حضور ﷺ کی عدم موجودگی میں صحابہ کے اجتہاد کے چند
واقعات اس طرح ہیں :

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ
بن جبلؓ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو ان سے یہ یافت فرمایا کہ
جب کوئی معاملہ پیش آئے گا تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ حضرت معاذ
نے عرض کیا: کتاب اللہ کے ذریعہ، آپ نے فرمایا: اگر کتاب اللہ
میں نہیں ملے تو؟ حضرت معاذ عرض کتاں ہوئے سنت رسول کے
ذریعہ، آپ نے استدعا فرمایا: اگر سنت میں بھی نہ ملے؟ حضرت
معاذ عرض گزار ہوئے: کہ اجتہاد کروں گا اور اپنی طرف سے کوئی
کوئی نیا نہ کروں گا، اجتہاد والسی ولا ابو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے خوش ہو کر ان کے سینہ کو تھپتھپایا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ
اس نے آپ کے قاصد کو بھی وہی فکر عنایت فرمائی جو آپ ﷺ کے
غشاء کے مطابق تھی، (۲) — اس حدیث میں بالکل صاف ذکر
ہے کہ حضرت معاذ کے مذکورہ اجتہاد پر آپ کو بڑی مسرت ہوئی،
گویا آپ نے انھیں اجتہاد کرنے کی ترغیب دی۔

(۲) مشہور واقعہ ہے کہ ایک سفر میں حضرت عمرؓ اور
حضرت عمار بن یاسرؓ دونوں ساتھ تھے، دونوں کو غسل کی
ضرورت پیش آئی، پانی میسر نہیں تھا، حضرت عمرؓ نے غیم کو منسو
کا بدل نہیں سمجھا اور فجر کی نماز ادا نہ ہونے دی، بعد کو جب پانی ملا تو
نماز کی قضا فرمائی، حضرت عمار بن یاسرؓ ریت میں لوٹ گئے،

ہے، (۱) اسی کے قائل قاضی یشاقی، امام خزان، علامہ آمدنی اور امام
رازی ہیں، (۲) اور بھی نقطہ نظر علامہ ابن عاصم مابکی کا ہے۔ (۳)

دوسری رائے

دوسری رائے یہ ہے کہ حضور ﷺ کے سامنے تو صحابہ اجتہاد نہیں
کرتے تھے، لیکن آپ کی عدم موجودگی میں کیا کرتے تھے، یہ رائے
امام جوینی کی ہے، (۴) بعض اور اہل علم کی طرف یہ رائے منسوب
ہے، (۵) اور بھی محترمہ میں قاضی مہدیا لہار کا نقطہ نظر ہے۔ (۶)

تیسری رائے

تیسری رائے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں صرف قاضیوں اور والیوں کو اجتہاد کی اجازت تھی دوسروں کو
نہیں۔ (۷)

چوتھی رائے

چوتھا نقطہ نظر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہد
میں صحابہ کے لئے اجتہاد کی گنجائش ہی نہیں تھی، اگر معتزلی علماء جیسے
قاضی ابوبلی جہانی اور ابو ہاشم وغیرہ اسی کے قائل ہیں۔ (۸)

ترجیح

حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے پہلا نقطہ نظری زیادہ درست
ہے، صحابہ کا رسول اللہ ﷺ کی عدم موجودگی میں اجتہاد کرنا بھی
قائم ہے اور آپ کی موجودگی میں بھی اور یہ بات بھی ثابت ہے

(۱) دیکھئے التقریر والتجہیر ۳۰۱/۳، تبصیر التحرير ۱۹۲/۳

(۲) دیکھئے منہاج الوصول ۷۲، المستصفیٰ ۲۵۴/۲، الاحکام ۲۳۹/۲، المحصول ۲۵/۲

(۳) منہاج الوصول ۲۱۰ (۴) دیکھئے البرہان ۱۳۵/۲

(۵) دیکھئے التقریر والتجہیر ۳۰۲/۳، منہاج السؤل للاسوی ۲۱۸/۳

(۶) دیکھئے تبصیر التحرير ۱۹۲/۳، الاحکام للأمدی ۲۳۵/۳

(۷) دیکھئے مسلم الشوہ مع اللوائح مزیل المستصفیٰ ۲۵۵/۳

(۸) المغلغل لابی الحسین بصری ۲۱۴/۲، الاحکام للأمدی ۲۳۹/۲

(۹) ابوداؤد، حدیث نمبر ۳۵۹۲، سنن ترمذی، حدیث نمبر ۱۳۲۱

محکم دلائل ۲۰۱۰ء - آپ ﷺ نے اسے اللہ کا فیصلہ نہیں ہے نہ
مردی نہ عیادت ۲۲ کے مطابق قرآن میں جو کسی حضرت سعد بن
سازر ﷺ نے غزوہ کربلا میں پہنچا کر فرمایا۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کے پاس آؤ آپ نے مقدمہ اسے
آپ نے حضرت عمرو بن العاص ﷺ سے فرمایا کہ: "وہ کسی کا فیصلہ
کرے، حضرت عمرو بن العاص ﷺ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ
کی آپ کی موجودگی میں ہم فیصلہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں!
حضرت عمرو بن العاص ﷺ نے عرض کیا میں کس خیال پر فیصلہ کرنا چاہتا
ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "چاہا کہ اگر قرآن مجید میں کوئی
تہد کے لئے وہی ہے اور اگر اجتہاد میں کسی کو تو ایک اور
ہے۔" (۳)

(۳) غزوہ کربلا کے موقع سے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ
احزاب کے ساتھ ہی اعلان فرمایا کہ: "ب لوگ غزوہ کربلا میں نارا
معرکہ ہو کر رہیں، اب بعض حضرات نے تو نارا میں تو فیر ہونے کے
باوجود غزوہ کربلا کر رہی نارا اور انہی نے اور بعض نے ارشاد فرمایا کہ: "وہ
پر نظر رکھتے ہوئے سوچا کہ اصل مقصود یہ ہے کہ اسے فیر کر دیا جائے،
اس نے انہوں نے راستہ میں نارا دھار کر دیا ہے جو بے جا
بچنے کی کوشش کی۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر آیا، لیکن آپ نے
انہوں میں سے کسی کے روپ پر بھی پسند نہ کی کا اظہار نہیں فرمایا۔

(۴) جب غزوہ کے موقع پر حضرت ابوہریرہؓ نے ایک
کا ترہ کوئی کر دیا اور اس شخص کے سر پر ہاتھ دیا، عربی زبان
میں "سلب" سمجھے جاتا ہے، ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ: "اللہ کے رسول
ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، حضرت ابوہریرہؓ نے ان سے اس

انہوں نے اس کا ترہ لیا اور ہاتھ کا ترہ سے تو نہیں کا ترہ
پورے جسم کا ترہ ہو چکا ہے، ہاتھ اسے کے جو آپ ﷺ کے
ساتھ مسلح نہیں کیا گیا، آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی کہ ترہ کی جو
نکیت ترہ میں جاتا تھا ہے، وہ بھی وقت ضرورت وضو کا
اور مساجد میں ترہ نہیں لیا گیا، ترہ کا ترہ مساجد میں ہے۔" (۱)

اس واقعہ میں حضرت عمر بن الخطابؓ اور زید بن ثابتؓ نے اجتہاد کیا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اجتہاد پر کوئی تکریم نہیں فرمائی۔

(۳) حضرت عمر بن الخطابؓ نے غزوہ کربلا کے موقع میں
کئی کئی ایک رات کوئی شیعہ شخص کو بھی انہوں نے نہیں کر دیا
کی ہاں نے تکریم کر دیا، رات کوئی شیعہ شخص کو بھی تکریم کر دیا
تھا، انہوں نے وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔
آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن العاصؓ سے اجتہاد فرمایا کہ ترہ
ہے۔ یہ قبول و حالت جنابت میں نماز پڑھائی، حضرت عمرو بن
العاصؓ نے عرض کیا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ہے آپ کو بلاست میں نہ اور
و لا تعلموا العسکرم" اللہ اس لئے میں نے تکریم کر دیا
پڑھائی، آپ ﷺ اسے اس کے لئے نہیں فرمایا، (۱)۔ یہاں اس شخص کو
حضرت عمرو بن العاصؓ نے اجتہاد سے کام لیا اور حضور ﷺ
نے اس پر تکریم نہیں فرمائی۔

رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں کسی بھی چیز کا اجتہاد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کسی بھی چیز کا
اجتہاد کرنے کے بعد وہاں اقامت ہو جاتی ہے۔

(۱) واقعہ غزوہ میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن
سازرؓ کو حکم دیا اور ان کے فیصلہ کو اپنا اور ارشاد فرمایا: "العصب

(۱) بخاری، ۱۰/۲۲۰، ۱۰/۲۲۱، ۱۰/۲۲۲، ۱۰/۲۲۳، ۱۰/۲۲۴، ۱۰/۲۲۵، ۱۰/۲۲۶، ۱۰/۲۲۷، ۱۰/۲۲۸، ۱۰/۲۲۹، ۱۰/۲۳۰، ۱۰/۲۳۱، ۱۰/۲۳۲، ۱۰/۲۳۳، ۱۰/۲۳۴، ۱۰/۲۳۵، ۱۰/۲۳۶، ۱۰/۲۳۷، ۱۰/۲۳۸، ۱۰/۲۳۹، ۱۰/۲۴۰، ۱۰/۲۴۱، ۱۰/۲۴۲، ۱۰/۲۴۳، ۱۰/۲۴۴، ۱۰/۲۴۵، ۱۰/۲۴۶، ۱۰/۲۴۷، ۱۰/۲۴۸، ۱۰/۲۴۹، ۱۰/۲۵۰، ۱۰/۲۵۱، ۱۰/۲۵۲، ۱۰/۲۵۳، ۱۰/۲۵۴، ۱۰/۲۵۵، ۱۰/۲۵۶، ۱۰/۲۵۷، ۱۰/۲۵۸، ۱۰/۲۵۹، ۱۰/۲۶۰، ۱۰/۲۶۱، ۱۰/۲۶۲، ۱۰/۲۶۳، ۱۰/۲۶۴، ۱۰/۲۶۵، ۱۰/۲۶۶، ۱۰/۲۶۷، ۱۰/۲۶۸، ۱۰/۲۶۹، ۱۰/۲۷۰، ۱۰/۲۷۱، ۱۰/۲۷۲، ۱۰/۲۷۳، ۱۰/۲۷۴، ۱۰/۲۷۵، ۱۰/۲۷۶، ۱۰/۲۷۷، ۱۰/۲۷۸، ۱۰/۲۷۹، ۱۰/۲۸۰، ۱۰/۲۸۱، ۱۰/۲۸۲، ۱۰/۲۸۳، ۱۰/۲۸۴، ۱۰/۲۸۵، ۱۰/۲۸۶، ۱۰/۲۸۷، ۱۰/۲۸۸، ۱۰/۲۸۹، ۱۰/۲۹۰، ۱۰/۲۹۱، ۱۰/۲۹۲، ۱۰/۲۹۳، ۱۰/۲۹۴، ۱۰/۲۹۵، ۱۰/۲۹۶، ۱۰/۲۹۷، ۱۰/۲۹۸، ۱۰/۲۹۹، ۱۰/۳۰۰، ۱۰/۳۰۱، ۱۰/۳۰۲، ۱۰/۳۰۳، ۱۰/۳۰۴، ۱۰/۳۰۵، ۱۰/۳۰۶، ۱۰/۳۰۷، ۱۰/۳۰۸، ۱۰/۳۰۹، ۱۰/۳۱۰، ۱۰/۳۱۱، ۱۰/۳۱۲، ۱۰/۳۱۳، ۱۰/۳۱۴، ۱۰/۳۱۵، ۱۰/۳۱۶، ۱۰/۳۱۷، ۱۰/۳۱۸، ۱۰/۳۱۹، ۱۰/۳۲۰، ۱۰/۳۲۱، ۱۰/۳۲۲، ۱۰/۳۲۳، ۱۰/۳۲۴، ۱۰/۳۲۵، ۱۰/۳۲۶، ۱۰/۳۲۷، ۱۰/۳۲۸، ۱۰/۳۲۹، ۱۰/۳۳۰، ۱۰/۳۳۱، ۱۰/۳۳۲، ۱۰/۳۳۳، ۱۰/۳۳۴، ۱۰/۳۳۵، ۱۰/۳۳۶، ۱۰/۳۳۷، ۱۰/۳۳۸، ۱۰/۳۳۹، ۱۰/۳۴۰، ۱۰/۳۴۱، ۱۰/۳۴۲، ۱۰/۳۴۳، ۱۰/۳۴۴، ۱۰/۳۴۵، ۱۰/۳۴۶، ۱۰/۳۴۷، ۱۰/۳۴۸، ۱۰/۳۴۹، ۱۰/۳۵۰، ۱۰/۳۵۱، ۱۰/۳۵۲، ۱۰/۳۵۳، ۱۰/۳۵۴، ۱۰/۳۵۵، ۱۰/۳۵۶، ۱۰/۳۵۷، ۱۰/۳۵۸، ۱۰/۳۵۹، ۱۰/۳۶۰، ۱۰/۳۶۱، ۱۰/۳۶۲، ۱۰/۳۶۳، ۱۰/۳۶۴، ۱۰/۳۶۵، ۱۰/۳۶۶، ۱۰/۳۶۷، ۱۰/۳۶۸، ۱۰/۳۶۹، ۱۰/۳۷۰، ۱۰/۳۷۱، ۱۰/۳۷۲، ۱۰/۳۷۳، ۱۰/۳۷۴، ۱۰/۳۷۵، ۱۰/۳۷۶، ۱۰/۳۷۷، ۱۰/۳۷۸، ۱۰/۳۷۹، ۱۰/۳۸۰، ۱۰/۳۸۱، ۱۰/۳۸۲، ۱۰/۳۸۳، ۱۰/۳۸۴، ۱۰/۳۸۵، ۱۰/۳۸۶، ۱۰/۳۸۷، ۱۰/۳۸۸، ۱۰/۳۸۹، ۱۰/۳۹۰، ۱۰/۳۹۱، ۱۰/۳۹۲، ۱۰/۳۹۳، ۱۰/۳۹۴، ۱۰/۳۹۵، ۱۰/۳۹۶، ۱۰/۳۹۷، ۱۰/۳۹۸، ۱۰/۳۹۹، ۱۰/۴۰۰، ۱۰/۴۰۱، ۱۰/۴۰۲، ۱۰/۴۰۳، ۱۰/۴۰۴، ۱۰/۴۰۵، ۱۰/۴۰۶، ۱۰/۴۰۷، ۱۰/۴۰۸، ۱۰/۴۰۹، ۱۰/۴۱۰، ۱۰/۴۱۱، ۱۰/۴۱۲، ۱۰/۴۱۳، ۱۰/۴۱۴، ۱۰/۴۱۵، ۱۰/۴۱۶، ۱۰/۴۱۷، ۱۰/۴۱۸، ۱۰/۴۱۹، ۱۰/۴۲۰، ۱۰/۴۲۱، ۱۰/۴۲۲، ۱۰/۴۲۳، ۱۰/۴۲۴، ۱۰/۴۲۵، ۱۰/۴۲۶، ۱۰/۴۲۷، ۱۰/۴۲۸، ۱۰/۴۲۹، ۱۰/۴۳۰، ۱۰/۴۳۱، ۱۰/۴۳۲، ۱۰/۴۳۳، ۱۰/۴۳۴، ۱۰/۴۳۵، ۱۰/۴۳۶، ۱۰/۴۳۷، ۱۰/۴۳۸، ۱۰/۴۳۹، ۱۰/۴۴۰، ۱۰/۴۴۱، ۱۰/۴۴۲، ۱۰/۴۴۳، ۱۰/۴۴۴، ۱۰/۴۴۵، ۱۰/۴۴۶، ۱۰/۴۴۷، ۱۰/۴۴۸، ۱۰/۴۴۹، ۱۰/۴۵۰، ۱۰/۴۵۱، ۱۰/۴۵۲، ۱۰/۴۵۳، ۱۰/۴۵۴، ۱۰/۴۵۵، ۱۰/۴۵۶، ۱۰/۴۵۷، ۱۰/۴۵۸، ۱۰/۴۵۹، ۱۰/۴۶۰، ۱۰/۴۶۱، ۱۰/۴۶۲، ۱۰/۴۶۳، ۱۰/۴۶۴، ۱۰/۴۶۵، ۱۰/۴۶۶، ۱۰/۴۶۷، ۱۰/۴۶۸، ۱۰/۴۶۹، ۱۰/۴۷۰، ۱۰/۴۷۱، ۱۰/۴۷۲، ۱۰/۴۷۳، ۱۰/۴۷۴، ۱۰/۴۷۵، ۱۰/۴۷۶، ۱۰/۴۷۷، ۱۰/۴۷۸، ۱۰/۴۷۹، ۱۰/۴۸۰، ۱۰/۴۸۱، ۱۰/۴۸۲، ۱۰/۴۸۳، ۱۰/۴۸۴، ۱۰/۴۸۵، ۱۰/۴۸۶، ۱۰/۴۸۷، ۱۰/۴۸۸، ۱۰/۴۸۹، ۱۰/۴۹۰، ۱۰/۴۹۱، ۱۰/۴۹۲، ۱۰/۴۹۳، ۱۰/۴۹۴، ۱۰/۴۹۵، ۱۰/۴۹۶، ۱۰/۴۹۷، ۱۰/۴۹۸، ۱۰/۴۹۹، ۱۰/۵۰۰، ۱۰/۵۰۱، ۱۰/۵۰۲، ۱۰/۵۰۳، ۱۰/۵۰۴، ۱۰/۵۰۵، ۱۰/۵۰۶، ۱۰/۵۰۷، ۱۰/۵۰۸، ۱۰/۵۰۹، ۱۰/۵۱۰، ۱۰/۵۱۱، ۱۰/۵۱۲، ۱۰/۵۱۳، ۱۰/۵۱۴، ۱۰/۵۱۵، ۱۰/۵۱۶، ۱۰/۵۱۷، ۱۰/۵۱۸، ۱۰/۵۱۹، ۱۰/۵۲۰، ۱۰/۵۲۱، ۱۰/۵۲۲، ۱۰/۵۲۳، ۱۰/۵۲۴، ۱۰/۵۲۵، ۱۰/۵۲۶، ۱۰/۵۲۷، ۱۰/۵۲۸، ۱۰/۵۲۹، ۱۰/۵۳۰، ۱۰/۵۳۱، ۱۰/۵۳۲، ۱۰/۵۳۳، ۱۰/۵۳۴، ۱۰/۵۳۵، ۱۰/۵۳۶، ۱۰/۵۳۷، ۱۰/۵۳۸، ۱۰/۵۳۹، ۱۰/۵۴۰، ۱۰/۵۴۱، ۱۰/۵۴۲، ۱۰/۵۴۳، ۱۰/۵۴۴، ۱۰/۵۴۵، ۱۰/۵۴۶، ۱۰/۵۴۷، ۱۰/۵۴۸، ۱۰/۵۴۹، ۱۰/۵۵۰، ۱۰/۵۵۱، ۱۰/۵۵۲، ۱۰/۵۵۳، ۱۰/۵۵۴، ۱۰/۵۵۵، ۱۰/۵۵۶، ۱۰/۵۵۷، ۱۰/۵۵۸، ۱۰/۵۵۹، ۱۰/۵۶۰، ۱۰/۵۶۱، ۱۰/۵۶۲، ۱۰/۵۶۳، ۱۰/۵۶۴، ۱۰/۵۶۵، ۱۰/۵۶۶، ۱۰/۵۶۷، ۱۰/۵۶۸، ۱۰/۵۶۹، ۱۰/۵۷۰، ۱۰/۵۷۱، ۱۰/۵۷۲، ۱۰/۵۷۳، ۱۰/۵۷۴، ۱۰/۵۷۵، ۱۰/۵۷۶، ۱۰/۵۷۷، ۱۰/۵۷۸، ۱۰/۵۷۹، ۱۰/۵۸۰، ۱۰/۵۸۱، ۱۰/۵۸۲، ۱۰/۵۸۳، ۱۰/۵۸۴، ۱۰/۵۸۵، ۱۰/۵۸۶، ۱۰/۵۸۷، ۱۰/۵۸۸، ۱۰/۵۸۹، ۱۰/۵۹۰، ۱۰/۵۹۱، ۱۰/۵۹۲، ۱۰/۵۹۳، ۱۰/۵۹۴، ۱۰/۵۹۵، ۱۰/۵۹۶، ۱۰/۵۹۷، ۱۰/۵۹۸، ۱۰/۵۹۹، ۱۰/۶۰۰، ۱۰/۶۰۱، ۱۰/۶۰۲، ۱۰/۶۰۳، ۱۰/۶۰۴، ۱۰/۶۰۵، ۱۰/۶۰۶، ۱۰/۶۰۷، ۱۰/۶۰۸، ۱۰/۶۰۹، ۱۰/۶۱۰، ۱۰/۶۱۱، ۱۰/۶۱۲، ۱۰/۶۱۳، ۱۰/۶۱۴، ۱۰/۶۱۵، ۱۰/۶۱۶، ۱۰/۶۱۷، ۱۰/۶۱۸، ۱۰/۶۱۹، ۱۰/۶۲۰، ۱۰/۶۲۱، ۱۰/۶۲۲، ۱۰/۶۲۳، ۱۰/۶۲۴، ۱۰/۶۲۵، ۱۰/۶۲۶، ۱۰/۶۲۷، ۱۰/۶۲۸، ۱۰/۶۲۹، ۱۰/۶۳۰، ۱۰/۶۳۱، ۱۰/۶۳۲، ۱۰/۶۳۳، ۱۰/۶۳۴، ۱۰/۶۳۵، ۱۰/۶۳۶، ۱۰/۶۳۷، ۱۰/۶۳۸، ۱۰/۶۳۹، ۱۰/۶۴۰، ۱۰/۶۴۱، ۱۰/۶۴۲، ۱۰/۶۴۳، ۱۰/۶۴۴، ۱۰/۶۴۵، ۱۰/۶۴۶، ۱۰/۶۴۷، ۱۰/۶۴۸، ۱۰/۶۴۹، ۱۰/۶۵۰، ۱۰/۶۵۱، ۱۰/۶۵۲، ۱۰/۶۵۳، ۱۰/۶۵۴، ۱۰/۶۵۵، ۱۰/۶۵۶، ۱۰/۶۵۷، ۱۰/۶۵۸، ۱۰/۶۵۹، ۱۰/۶۶۰، ۱۰/۶۶۱، ۱۰/۶۶۲، ۱۰/۶۶۳، ۱۰/۶۶۴، ۱۰/۶۶۵، ۱۰/۶۶۶، ۱۰/۶۶۷، ۱۰/۶۶۸، ۱۰/۶۶۹، ۱۰/۶۷۰، ۱۰/۶۷۱، ۱۰/۶۷۲، ۱۰/۶۷۳، ۱۰/۶۷۴، ۱۰/۶۷۵، ۱۰/۶۷۶، ۱۰/۶۷۷، ۱۰/۶۷۸، ۱۰/۶۷۹، ۱۰/۶۸۰، ۱۰/۶۸۱، ۱۰/۶۸۲، ۱۰/۶۸۳، ۱۰/۶۸۴، ۱۰/۶۸۵، ۱۰/۶۸۶، ۱۰/۶۸۷، ۱۰/۶۸۸، ۱۰/۶۸۹، ۱۰/۶۹۰، ۱۰/۶۹۱، ۱۰/۶۹۲، ۱۰/۶۹۳، ۱۰/۶۹۴، ۱۰/۶۹۵، ۱۰/۶۹۶، ۱۰/۶۹۷، ۱۰/۶۹۸، ۱۰/۶۹۹، ۱۰/۷۰۰، ۱۰/۷۰۱، ۱۰/۷۰۲، ۱۰/۷۰۳، ۱۰/۷۰۴، ۱۰/۷۰۵، ۱۰/۷۰۶، ۱۰/۷۰۷، ۱۰/۷۰۸، ۱۰/۷۰۹، ۱۰/۷۱۰، ۱۰/۷۱۱، ۱۰/۷۱۲، ۱۰/۷۱۳، ۱۰/۷۱۴، ۱۰/۷۱۵، ۱۰/۷۱۶، ۱۰/۷۱۷، ۱۰/۷۱۸، ۱۰/۷۱۹، ۱۰/۷۲۰، ۱۰/۷۲۱، ۱۰/۷۲۲، ۱۰/۷۲۳، ۱۰/۷۲۴، ۱۰/۷۲۵، ۱۰/۷۲۶، ۱۰/۷۲۷، ۱۰/۷۲۸، ۱۰/۷۲۹، ۱۰/۷۳۰، ۱۰/۷۳۱، ۱۰/۷۳۲، ۱۰/۷۳۳، ۱۰/۷۳۴، ۱۰/۷۳۵، ۱۰/۷۳۶، ۱۰/۷۳۷، ۱۰/۷۳۸، ۱۰/۷۳۹، ۱۰/۷۴۰، ۱۰/۷۴۱، ۱۰/۷۴۲، ۱۰/۷۴۳، ۱۰/۷۴۴، ۱۰/۷۴۵، ۱۰/۷۴۶، ۱۰/۷۴۷، ۱۰/۷۴۸، ۱۰/۷۴۹، ۱۰/۷۵۰، ۱۰/۷۵۱، ۱۰/۷۵۲، ۱۰/۷۵۳، ۱۰/۷۵۴، ۱۰/۷۵۵، ۱۰/۷۵۶، ۱۰/۷۵۷، ۱۰/۷۵۸، ۱۰/۷۵۹، ۱۰/۷۶۰، ۱۰/۷۶۱، ۱۰/۷۶۲، ۱۰/۷۶۳، ۱۰/۷۶۴، ۱۰/۷۶۵، ۱۰/۷۶۶، ۱۰/۷۶۷، ۱۰/۷۶۸، ۱۰/۷۶۹، ۱۰/۷۷۰، ۱۰/۷۷۱، ۱۰/۷۷۲، ۱۰/۷۷۳، ۱۰/۷۷۴، ۱۰/۷۷۵، ۱۰/۷۷۶، ۱۰/۷۷۷، ۱۰/۷۷۸، ۱۰/۷۷۹، ۱۰/۷۸۰، ۱۰/۷۸۱، ۱۰/۷۸۲، ۱۰/۷۸۳، ۱۰/۷۸۴، ۱۰/۷۸۵، ۱۰/۷۸۶، ۱۰/۷۸۷، ۱۰/۷۸۸، ۱۰/۷۸۹، ۱۰/۷۹۰، ۱۰/۷۹۱، ۱۰/۷۹۲، ۱۰/۷۹۳، ۱۰/۷۹۴، ۱۰/۷۹۵، ۱۰/۷۹۶، ۱۰/۷۹۷، ۱۰/۷۹۸، ۱۰/۷۹۹، ۱۰/۸۰۰، ۱۰/۸۰۱، ۱۰/۸۰۲، ۱۰/۸۰۳، ۱۰/۸۰۴، ۱۰/۸۰۵، ۱۰/۸۰۶، ۱۰/۸۰۷، ۱۰/۸۰۸، ۱۰/۸۰۹، ۱۰/۸۱۰، ۱۰/۸۱۱، ۱۰/۸۱۲، ۱۰/۸۱۳، ۱۰/۸۱۴، ۱۰/۸۱۵، ۱۰/۸۱۶، ۱۰/۸۱۷، ۱۰/۸۱۸، ۱۰/۸۱۹، ۱۰/۸۲۰، ۱۰/۸۲۱، ۱۰/۸۲۲، ۱۰/۸۲۳، ۱۰/۸۲۴، ۱۰/۸۲۵، ۱۰/۸۲۶، ۱۰/۸۲۷، ۱۰/۸۲۸، ۱۰/۸۲۹، ۱۰/۸۳۰، ۱۰/۸۳۱، ۱۰/۸۳۲، ۱۰/۸۳۳، ۱۰/۸۳۴، ۱۰/۸۳۵، ۱۰/۸۳۶، ۱۰/۸۳۷، ۱۰/۸۳۸، ۱۰/۸۳۹، ۱۰/۸۴۰، ۱۰/۸۴۱، ۱۰/۸۴۲، ۱۰/۸۴۳، ۱۰/۸۴۴، ۱۰/۸۴۵، ۱۰/۸۴۶، ۱۰/۸۴۷، ۱۰/۸۴۸، ۱۰/۸۴۹، ۱۰/۸۵۰، ۱۰/۸۵۱، ۱۰/۸۵۲، ۱۰/۸۵۳، ۱۰/۸۵۴، ۱۰/۸۵۵، ۱۰/۸۵۶، ۱۰/۸۵۷، ۱۰/۸۵۸، ۱۰/۸۵۹، ۱۰/۸۶۰، ۱۰/۸۶۱، ۱۰/۸۶۲، ۱۰/۸۶۳، ۱۰/۸۶۴، ۱۰/۸۶۵، ۱۰/۸۶۶، ۱۰/۸۶۷، ۱۰/۸۶۸، ۱۰/۸۶۹، ۱۰/۸۷۰، ۱۰/۸۷۱، ۱۰/۸۷۲، ۱۰/۸۷۳، ۱۰/۸۷۴، ۱۰/۸۷۵، ۱۰/۸۷۶، ۱۰/۸۷۷، ۱۰/۸۷۸، ۱۰/۸۷۹، ۱۰/۸۸۰، ۱۰/۸۸۱، ۱۰/۸۸۲، ۱۰/۸۸۳، ۱۰/۸۸۴، ۱۰/۸۸۵، ۱۰/۸۸۶، ۱۰/۸۸۷، ۱۰/۸۸۸، ۱۰/۸۸۹، ۱۰/۸۹۰، ۱۰/۸۹۱، ۱۰/۸۹۲، ۱۰/۸۹۳، ۱۰/۸۹۴، ۱۰/۸۹۵، ۱۰/۸۹۶، ۱۰/۸۹۷، ۱۰/۸۹۸، ۱۰/۸۹۹، ۱۰/۹۰۰، ۱۰/۹۰۱، ۱۰/۹۰۲، ۱۰/۹۰۳، ۱۰/۹۰۴، ۱۰/۹۰۵، ۱۰/۹۰۶، ۱۰/۹۰۷، ۱۰/۹۰۸، ۱۰/۹۰۹، ۱۰/۹۱۰، ۱۰/۹۱۱، ۱۰/۹۱۲، ۱۰/۹۱۳، ۱۰/۹۱۴، ۱۰/۹۱۵، ۱۰/۹۱۶، ۱۰/۹۱۷، ۱۰/۹۱۸، ۱۰/۹۱۹، ۱۰/۹۲۰، ۱۰/۹۲۱، ۱۰/۹۲۲، ۱۰/۹۲۳، ۱۰/۹۲۴، ۱۰/۹۲۵، ۱۰/۹۲۶، ۱۰/۹۲۷، ۱۰/۹۲۸، ۱۰/۹۲۹، ۱۰/۹۳۰، ۱۰/۹۳۱، ۱۰/۹۳۲، ۱۰/۹۳۳، ۱۰/۹۳۴، ۱۰/۹۳۵، ۱۰/۹۳۶، ۱۰/۹۳۷، ۱۰/۹۳۸، ۱۰/۹۳۹، ۱۰/۹۴۰، ۱۰/۹۴۱، ۱۰/۹۴۲، ۱۰/۹۴۳، ۱۰/۹۴۴، ۱۰/۹۴۵، ۱۰/۹۴۶، ۱۰/۹۴۷، ۱۰/۹۴۸، ۱۰/۹۴۹، ۱۰/۹۵۰، ۱۰/۹۵۱، ۱۰/۹۵۲، ۱۰/۹۵۳، ۱۰/۹۵۴، ۱۰/۹۵۵، ۱۰/۹۵۶، ۱۰/۹۵۷، ۱۰/۹۵۸، ۱۰/۹۵۹، ۱۰/۹۶۰، ۱۰/۹۶۱، ۱۰/۹۶۲، ۱۰/۹۶۳، ۱۰/۹۶۴، ۱۰/۹۶۵، ۱۰/۹۶۶، ۱۰/۹۶۷، ۱۰/۹۶۸، ۱۰/۹۶۹، ۱۰/۹۷۰، ۱۰/۹۷۱، ۱۰/۹۷۲، ۱۰/۹۷۳، ۱۰/۹۷۴، ۱۰/۹۷۵، ۱۰/۹۷۶، ۱۰/۹۷۷، ۱۰/۹۷۸، ۱۰/۹۷۹، ۱۰/۹۸۰، ۱۰/۹۸۱، ۱۰/۹۸۲، ۱۰/۹۸۳، ۱۰/۹۸۴، ۱۰/۹۸۵، ۱۰/۹۸۶، ۱۰/۹۸۷، ۱۰/۹۸۸، ۱۰/۹۸۹، ۱۰/۹۹۰، ۱۰/۹۹۱، ۱۰/۹۹۲، ۱۰/۹۹۳، ۱۰/۹۹۴، ۱۰/۹۹۵، ۱۰/۹۹۶، ۱۰/۹۹۷، ۱۰/۹۹۸، ۱۰/۹۹۹، ۱۰/۱۰۰۰، ۱۰/۱۰۰۱، ۱۰/۱۰۰۲، ۱۰/۱۰۰۳، ۱۰/۱۰۰۴، ۱۰/۱۰۰۵، ۱۰/۱۰۰۶، ۱۰/۱۰۰۷، ۱۰/۱۰۰۸، ۱۰/۱۰۰۹، ۱۰/۱۰۱۰، ۱۰/۱۰۱۱، ۱۰/۱۰۱۲، ۱۰/۱۰۱۳، ۱۰/۱۰۱۴، ۱۰/۱۰۱۵، ۱۰/۱۰۱۶، ۱۰/۱۰۱۷، ۱۰/۱۰۱۸، ۱۰/۱۰۱۹، ۱۰/۱۰۲۰، ۱۰/۱۰۲۱، ۱۰/۱۰۲۲، ۱۰/۱۰۲۳، ۱۰/۱۰۲۴، ۱۰/۱۰۲۵، ۱۰/۱۰۲۶، ۱۰/۱۰۲۷، ۱۰/۱۰۲۸، ۱۰/۱۰۲۹، ۱۰/۱۰۳۰، ۱۰/۱۰۳۱، ۱۰/۱۰۳۲، ۱۰/۱۰۳۳، ۱۰/۱۰۳۴، ۱۰/۱۰۳۵، ۱۰/۱۰۳۶، ۱۰/۱۰۳۷، ۱۰/۱۰۳۸، ۱۰/۱۰۳۹،

خصوصی طور پر ہے اور معین کرنے کی ایک شش کی ہے۔ مجھے تو کئی
اوساف کا حال پتا ہے؟ امام فزونی نے لکھا ہے کہ وہ ملی اعتبار
سے احکام شریعت کے مروج قرآن، حدیث، اہل علم اور قیام
(حق) کا حامی رہا۔ ۱۰۰ امام بخاری نے یہ چار کے علاوہ عراقی
نہن کا بھی ذکر کیا ہے۔ — منسوب ایک کن میں ہے۔ ہر
ایک کا طرہ و کار کیا جائے تو ان سے حلقہ ضروری وضاحت کی
جائے۔

قرآن کا علم

کتاب، غلامی ان کی ت سے واقفیت نہ ہونے کے برابر ہے جو احکام سے متعلق ہوں۔ نہ موطا پر مصنفین نے لکھ ہے کہ انکی آیات کی تفسیر وہ بخیر سے ہے۔ (۱) جو تفسیر کا خیال ہے کہ تفسیر صحیح نہیں ہے۔ انہیں قرآن میں لکھا ہوئی ہے، امر خواہی میں نہیں ہیں، (۲) واقعات اور مواظی میں بھی تفسیر احکام کو نقل آئے ہیں، (۳) راویوں کی کہ یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے کہ اگر تفسیر صحیحہ ہو تو اس سے کام نہ لیا جائے گا، (۴) کی چند آیات احکام کو انہیں از کتب اجماع، (۵) مسائل کے مضامین بھی احکام سے نکلنا ہوگا۔ (۶)

چنان کہ قرآن مجید کے بعض احکام مطہرینِ حیدر، اس لئے ہیں
مطہرین کے طے سے بھی درست ہو چکے ہیں، اور انکسار کے لئے
قرآنِ مطہر اور باقی آیات و روایات کا مطالعہ ضروری نہیں، اگرچہ ان
مات کافی ہے کہ جس آیت یا حدیث سے وہ استدلال کر رہے ہیں وہ
مطہرین نہیں ہے، بقول امام غزالی رحمہ اللہ: فاعلم ان ذلك ضلالت

کا کھٹ کر لے کر، تاکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ خود کا ایسے بندہ خدا ہی راہ میں حج کرے تاکہ اسے جہنم میں لے جائیں۔ کئی کئی سالوں تک اس کا "سبب" جس کا ارتقاء ہے قرآن ۱۷، یہ تو ایسا فقر و اجرت اور بیکاروں کا اجتہاد، حضور اکرم ﷺ نے مانا اور ان حضرات اہل بیت (علیہم السلام) نے

فرض یہ تھا کہ آپ کی وجوہات میں بھی اگر عدم وجہ کی بنا
 بھی اچھا نہ کہہ سکتے تھے، چنانچہ وہ قسم لیا کہ تم لوگ جس کے
 حضرت اذکرہ و عہدہ، حشر و علی علیہ السلام کی باتیں سن رہے
 تھے، اور اس میں کوئی غلطی نہ ہو، اور میں نے اپنے ہاتھ کی
 میں نہیں ہرچہ میں حضرت عمر حضرت عثمان اور حضرت علی علیہ السلام اور
 عقیل انصار حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت
 زید بن ثابت علیہم السلام کی باتیں سن رہے تھے۔

اسا میں یہاں اُمت کے لئے اجتہاد کے جو ذوقِ با مقصود تھے وہیں یہ باقی حکومتِ قلمی کا اس طریقہ پر مقابلہ کرتے رہا کرتے تھے۔ اور اگر انگریزوں کا رجحانیتِ مادی بھی طوقِ قلمی کیوں کر آپ بظاہر اس بات پر ظہور فرماتا رہتا ہے۔ تھے کہ یوں کے برعکس ان مشاعرہ و تباد میں اور انیسویں صدی کا مضمون غلامِ چہرہ ہو۔

اجتہاد کی شرطیں

خدا ہے کہ ان تمام اور ذات و وسوادی ہر کسی کو خوش
 حالی و برکتی دے گا۔ اس کے افاضی و اعلیٰ و جلی و غفرانی اور
 جزا و عقاب و دفع بھی معلوم ہے اور جلیق علم و حکمت و
 فراست و سنجیدگی و عزت و آسائش بھی، چنانچہ اہل علم نے اس طرف

1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 26

تصنيف (°)

(9) $\sigma_{\theta} = \frac{1}{2} \sigma_{\theta}^0$

(A) عدم الفهم ٢٥

$$r_{\frac{1}{2}}^{\frac{1}{2}} = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{r_{\frac{1}{2}}^{\frac{1}{2}}} + \frac{1}{r_{\frac{1}{2}}^{\frac{1}{2}}} \right)$$

۱-۱: مکے میں اس مسجد کا ۱۸۹۱ء سے ۱۹۲۲ء تک

(3) في العلم:

وَلَا يَخَافُ الْعَذَابَ

(۹) احمص

وَلَنُفَكِّ الْآيَةَ لِبَيِّنَةٍ مِنْ حُدُودِ الْمَسْخُوحِ "محمد بن یوسف طوفی کا بیان ہے"

يَكْفِيهِ مِنْ مَعْرِفَةِ النَّاسِ أَنْ يَعْرِفَ لَنْ لَطِيلِ هَذَا الْحُكْمِ غَيْرَ مَسْخُوحٍ وَلَا يَنْتَهِي عَنْ عَرَفِ صَمِغِ الْأَحَادِيثِ الْمَصْرُوحَةِ مِنَ الْمَلْفَةِ (۱۰)
تاریخ مسوغ کے نظم میں اس کے لئے یہ کافی ہے کہ جو چون لے کر اس حکم کی کسی مسوغ نہیں ہے اور نہ یہ شرط ہے کہ تمام مسوغ احادیث سے یہ مقابلہ تاریخ احادیث کے واقف ہو۔

ہاں مجتہد کے لئے پورے قرآن مجید یا ان آیات کا حافظ ہونا بھی ضروری نہیں جن سے احکام متعلق ہیں۔ (۱۱)
حدیث کا علم

مجتہد کے لئے ان احادیث سے واقف ہونا ضروری ہے جن سے فقہی احکام مستنبط ہوتے ہوں، مواظبات اور اُختراعات وغیرہ سے متعلق روایات پر جو ضروری نہیں، ایسی حدیثیں کو بدروہ کی تعداد میں ہیں لیکن یہ قول غزالی، رازی وغیرہ درجی نہیں ہیں (۱۲)۔ بعضوں کا کہنا ہے کہ ایسی احادیث کی تعداد بارہ سو ہے (۱۳) لیکن اس کا تھوڑے سے متعلق مشکل ہے۔

حدیث سے واقفیت کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کے صحیح و معتبر ہونے سے واقف ہو، خواہ یہ واقفیت براہ راست اپنی تحقیق پیکر ہو یا کسی ایسے مجتہد حدیث سے روایت نقل کی گئی ہو جس کی روایت کو

مجتہد نے قبول کیا ہے، (۱۴) یہ بھی معلوم ہو کہ حدیث متواتر ہے یا مشہور یا غیر واحد؟ اور روای کے حال سے بھی آگاہی ہو، (۱۵) اب چوتھوں روایات میں وسائط کا بہت بڑا حصہ ہے، (۱۶) روای کو طویل حدت گذر چکی ہے اور ان کے بارے میں تحقیق دشوار ہے، اس لئے بخلاف مسلمان جیسے ائمہ نے جن روایوں کی توسل کی ہے، ان پر بھی احتیاط کیا جائے گا، (۱۷) کسی طرح جن روایات کو بعض اہل علم نے قبول نہیں کیا ہے، ان کے روایوں کی تو تحقیق کی جائے گی، لیکن جن احادیث کو اُمت میں قبول حاصل ہو چکا ہے، ان کی استناد پر جو دھڑکی ضرورت نہیں۔ (۱۸)

البتہ مجتہد کے لئے یہ ضروری نہ ہو گا کہ وہ تمام احادیث احکام کا حافظ بھی ہو، مگر اس کے پاس احکام سے متعلق احادیث کا کوئی مجموعہ ہو اور اس سے استفادہ کرے تو یہ بھی کافی ہے، اہل علم نے اس میں طور پر اس مسئلہ میں "مسنن ابی داؤد" کا ذکر کیا ہے۔ (۱۹)

اجماعی احکام کا علم

جن مسائل میں کسی رائے پر اُمت کے مجتہدین کا اتفاق ہو جائے تو اس سے اختلاف درست نہیں، اس لئے مجتہد کے لئے ضروری ہے کہ اجماعی احکام سے بھی واقف ہو، البتہ تمام اجماعی اور اختلافی مسائل کا احاطہ ضروری نہیں، (۲۰) بلکہ جس مسئلہ میں اجماعی رائے و عدم ہوا اس کے بارے میں اسے واقف ہونا چاہئے (۲۱)۔ یہ جاننا بھی ضروری نہیں کہ اس پر اجماع کیوں ہے؟ بلکہ اس قدر معلوم ہو کہ اس مسئلہ میں اتفاق ہے یا نہیں (۲۲) یا غالب کون

(۱۰) المستعصر ۲: ۳۵۰، المجموع ۲: ۹۸

(۱۱) نوانج الرحموت ۲: ۳۹۳

(۱۲) نوانج الرحموت ۲: ۳۹۴

(۱۳) المستعصر ۲: ۳۵۳

(۱۴) المستعصر ۲: ۳۵۱

(۱۵) مختصر الروضة ۲: ۵۵

(۱۰) شرح مختصر الروضة ۲: ۹۰

(۱۱) المستعصر ۲: ۳۵۱، المجموع ۲: ۹۸

(۱۲) مختصر الروضة ۲: ۵۵

(۱۳) المجموع ۲: ۹۸

(۱۴) المستعصر ۲: ۳۵۰، المجموع ۲: ۹۸

(۱۵) الاہلک ۲: ۵۵

جو کہ یہ مسئلہ اسی دور کو پیدا ہوا ہے اس کی کوئی راہ حل اب تک ملنے لگی ہے۔ نہیں ہے۔ ۱۶۱

مسئلہ حل نہیں ہے، جو پہلے واقعہ مرتبہ ہے

قیاس سے اصول و طریق کا علم

بعضی چیزیں حاکم امور

مجموعہ کلام اور کتب فقہ میں جو جزیات مذکور ہیں، (۷۷) ان سے آگیا عہدہ کے لئے ضروری نہیں کیوں کہ یہ جزیات ہیں جو قوت اجتماع کے نتیجہ میں وجود میں آئی ہیں اس لئے یہ ضروری اجتماع سے ذکر کرنا مستلزم (۷۸)

ان امور میں مبادرت و اجور باندہ اور تفصیل کے متعلق "تجربہ حلقہ" کے لئے ضروری ہے، جو تمام مسائل و حکام میں رائے دیتا ہے، وہاں تک کہ کسی ایسے اعتبار سے کسی کے مسائل و احکام میں اجتہاد کرنا چاہیں، ان کے لئے اس نے مسیوہ عالمی علم کی ضرورت ہوگی، مثلاً آپائی میں موجود عربی میں مبادرت و مسیوہ نہ ہوگی، اس کی طرف سے "تجربہ حلقہ" سے حکم درود کے تحید کے لئے بھی اصرار کے لئے ضروری موسم میں ہی درجہ و معیار کی مبادرت و جدت و کاروائی ہوگی، جس کا کوہر کرنا ہے۔

مقام صلیب شریعت کے آئینہ

جنتھ کے لئے ایک اسم اور ضروری شرط مقدمہ شریعت
 سے واقفیت ہے اور یہ واقفیت ہر اورچ کوکل و تمام مطلوب نظام
 طور پر اہل طریقت اس کا مستحق اور حادہ کو کسب میرے لیکن امام
 ابو حنیفہ حلال شیطانی نے اس کی طرف قصور بھی تو جی ہے اور استہوا
 کے لئے از غیازی و صف کو ضروری قرار دیتے ہیں، مقدمہ شریعت
 سے مکمل یعنی "فہمہ الحدیث الشرعہ علی کمالہا"۔

پھر کہ ان کا مشرعت کا بہت بڑا حصہ قیاس پر مبنی ہے اور
 سمجھنے کی صلاحیت، اجتہاد کا بھی مجلسِ فقہ پر مبنی ہے، بلکہ حدیث میں
 اجتہاد حق کا لفظ آیا ہے۔ اور انہیں سے فقہاء نے قیاس پر امتداد
 کیا ہے، اس لیے قیاس کی نسبت انھوں نے اور شرکاء و طریقہ کلام
 سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ اس لیے قیاس اجتہاد کے لئے بہت
 اہم اور ضروری شرط ہے۔ ۱۲ — یہ بخوانی ہے قیاس کی بجائے
 "مقتل" کا لفظ استعمال کیا ہے، جس میں عربیہ معنی ہے اور قیاس بھی
 کی میں داخل ہے۔ (۲۱)

عربی زبان کا علم

ایک مشرکیت کے دو اہم معیار قرآن کو وحدہ یثرت کی زبان
عربی ہے۔ اس لئے کہ ہر عربی زبان سے واقف نہایت
ضرورت ہے اور مکرر انتہاء کے لئے بنیاد اس کی کاروبار محسوس ہے
عربی زبان کے لئے عربی لغت اور قواعد سے واقف ہونا ہے
حق و حقیقت ہر ایک انسان کے اعتبار سے معنی نہیں کرتے، صرف
وہ ہم میں فرق کر سکتے، مثلاً اور مجازی انسان سمجھتے ہیں لغت
و نحو و صرف میں کمال ضرورت نہیں، اس لئے وہ حقیقت ہونی چاہئے
کہ قرآن وحدہ یثرت کی مشعلات سمجھ لیں، (۱) یہ قول ہم
ان کی اس کائنات میں، ہمیں اور جو ہمیں سپرد غفلت ہوا مطلوب ہے

TRN 1-1000 1.

2. *U. f. f.* (2)

۲۹۳۱۰۰۰۰ (۳۲)

1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 26

FAF 1 1 1

225-4 247 17

تاریخ: ۱۴۰۲/۰۵/۰۵

2422 KUMAR ET AL.

527. *Chamaecrista* (A)

استنباط کی صوابیت (۱)۔ میرا خیال ہے کہ مقاصد شریعت سے پوری پوری واقفیت نہایت اہم شرط ہے۔ وغیرہ کیا جانے تو فقہاء کے یہاں استنباط واجتہاد کے خاص کچ۔ اقسام، مصالح، مصلحت۔ سد زنا، وغیرہ اور اصل ای لئے ہیں کہ اجتہاد کو احکام شریعت کے مومنین مقاصد سے ہم آہنگ رکھا جائے اور اجتہاد کا اصل کام یہی ہے کہ وہ مقاصد شریعت کو یقیناً ماننے والے کے اور ان کو پورا کرنے والے وسائل و ذرائع کو ان کے نظر سے دیکھے کہ وہ موجودہ حالات میں شریعت کے بنیادی مقاصد و مصالح کو پورا کرتے ہیں یا نہیں؟

زمانہ آگاہی

اجتہاد کے لئے ایک نہایت اہم اور ضروری شرط نہیں کا عام طور پر مسموعہ کر نہیں تھا جس سے یہ ہے کہ مجتہد اپنے زمانہ و حالات سے بخوبی واقف ہو، عرفی، عادت، اصطلاح کی مرہبہ موردوں اور لوگوں کی اخلاقی کیفیات سے آگاہ ہو کہ کسی نے غیر اس کے لئے احکام شریعت کا کبھی انطباق ممکن نہیں رہا ہے۔ بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ اور عہد کے لوگوں سے یعنی ان کے دراجات، مسموعہ، اور عادات و عریض سے خبر نہ ہو وہ جہاں کے (۲) میں ہے۔ مگر ہم یہ صرف اہم زمانہ ماننا چاہئے۔ (۳)

مجتہد کے لئے زمانہ آگاہی اور دور سے ضروری ہے مگر ان مسائل کی تحقیق کے لئے جو پیشے نہیں تھے، اب پیدا ہوئے ہیں: کیونکہ کسی کو انسانی یا انسانی طور پر نہیں اس کی فطرتی صورت کو کہہ کر کوئی ظن کا کچھ نہیں اور جب تک اس کی ایجاد اور رواج کا جن مفسر معلوم نہ ہو اور وہ مقاصد معلوم نہ ہوں جو اس کا

میں محرک ہیں، اس قدر وہ اس کے اثرات و نتائج کا علم نہ ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس میں جس حد تک ان کا ضرورت سے نہ ہے، کوئی بھی مجتہد اپنی رائے میں کچھ نتیجہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

دوسرے بعض ایسے مسائل میں بھی جو کوئی شخصیت کے اقتدار سے پیدا نہیں ہیں، لیکن جو علم ہو، ان کے احکامات میں ان کے نتائج میں فرق واقع ہو گیا ہے، اور ضروری ضرورت ہوتی ہے، یہ ایک نہایت اہم چیز ہے۔ فقہ اسلامی کو زمانہ اور اس کے تقاضوں سے ہم آہنگ رکھنا ہے، اگر اسی علم کے اس نقطہ پر روشنی ڈالیں ہے، حاکم راجی نے لکھا ہے کہ تقاضات پر مجبور! میں مگر اس اور عہد اور مصلحت مدھن کے قہر سے واقفیت ہے۔ (۴) ہم لکھنا چاہتے ہیں

نئے انسانی معروضات اور مابہ از بانیہ "اعلام الترقی" میں اس موضوع پر ایک مستقل باب قائم کیا ہے، (۵) اس قدر نئے عرف و عادت میں تقریر پر ایک مستقل زمانہ نافذ کی ہے، اس زمانہ سے حاکم موصوف کی ایک مٹم نظام مہارت نہیں کی جاتی ہے

بہرے سے احکام ہیں جو انسانی تہذیب کے ساتھ بدل جاتے ہیں، اس لئے کہ انسانی زمانہ کا عرف بدل جاتا ہے، نئی ضرورتیں پیدا ہو جاتی ہیں، انسانی زمانہ میں فساد (اخلاقی) پیدا ہو جاتا ہے، اب اگر تہذیبی پیلے کی طرح بدلتی رہا جائے تو یہ مشقت اور لوگوں کے لئے ضرر کا باعث ہو جائے گا اور ان شرعی اصول و قواعد کے خلاف ہو جائے گا، جو سمجھت اور آسانی پیدا کرتے اور انسانی کائنات کو یکجا اور متحدہ پر رکھتے کے لئے ضرور وفادار کے (۶) (۷) (۸)

(۱) الفاضل: ۱۰۷

(۲) علام الترقی: ۱۰۷

(۳) کتاب الترقی: ۱۰۷

(۴) رسائل بن حامد: ۳۰

اجتہاد کرنے اور اٹھ کر اٹھنے یا قانون سے دور میں مجتہد ہو اور سے
 اباب میں اجتہاد کرنا کرنا ہو (۱۱) — جزوی اجتہاد کا پامال
 نہایت مفید اصول ہے اور ان کی ضرورت پوری کرنے اور ہر
 کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ان کو ہوتا ہے کہ مختلف شعبوں میں
 فقہی بصیرت اور فنی علم و آگہی رکھنے والے افراد یا افراد کا ایک مجموعہ
 مقرر کیا جائے، مثلاً ایک عالم جو اسلامی معاشیات سے پوری طرح
 واقف ہو اور اپنے عہد کے معاشی نظریات اور افکار پر مبنی ہو
 "عالمین مسلمین" میں اجتہاد کی ضرورت کو چاروں سے جو معاشیات
 سے متعلق ہیں، ان میں سے ایک اور سے اجتہاد کی کامیابی ہے۔

جن مسائل میں اجتہاد کیا جاسکتا ہے

اجتہاد کا ایک رکن ان مسائل کی تعیین ہے جن میں اجتہاد کیا
 جاسکتا ہے، ایسے مسائل کو "مجتہد فیہ" کہا جاتا ہے، مجتہد فیہ مسائل
 میں اگر کوئی فقہی اجتہاد کی تعلیم کرے تو وہ بھی صحیح نہیں ہوگا (۱۲)
 یہ ممکن اور فہمی احکام میں جن میں کوئی فقہی دلیل موجود نہ ہو (۱۳)
 عقائدی مسائل میں اجتہاد کی گنجائش نہیں، اور اس میں غلطی و غلط
 گناہ ہے (۱۴) جن مسائل میں فقہی دلیل موجود ہو، مثلاً نماز کا گناہ
 اور زکوٰۃ کی فرصت وغیرہ ان میں گنجائش نہیں (۱۵) ایسی
 نئے بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ "مجتہد فیہ" وہ مسائل ہیں جن میں
 فقہاء کے درمیان اختلاف رائے ہو (۱۶) اس کا منشا بھی یہی ہے،

اعتبار کرنے اور معنی ہند کرنے اور فنی علم سے نقل کیا ہے کہ وہ
 اجتہاد میں تحریری اور فہمی شعبوں میں اجتہاد اور بعض میں اجتہاد کے
 قائل تھے (۱۷) ایک اور اصطلاحی معنی کے یہ ہے (۱۸) اس سے
 قائل امامزنی ہیں (۱۹) ان میں نے بھی اسی کو فہمی قرار دیا ہے (۲۰)
 امام زنی کا فہمی معنی یہ ہے اور امام زنی جیسے اہل فہم علماء میں
 فہمی اجتہاد کی رائے رکھتے ہیں۔ (۲۱)

چنانچہ اجتہاد میں تحریری کے قائل ہیں ان کا فہمی معنی یہ ہے
 کہ اگر مجتہد کے لئے تمام مسائل و احکام میں اجتہاد اور بصیرت
 ضروری ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسے "علم النکاح" "علم النکاح"
 بلکہ مجتہد کو کاہن جوئی ملے، نہ بے گارگیوں کہ یہ غایب یا ممکنات
 میں سے ہے کوئی شخص دین و شریعت کے معاملہ میں "عالم النکاح"
 (۲۲) — دوسرے جن اہل علم کہہ رہے ہیں کہ اجتہاد پر تنہا
 ہے، ان سے بھی ایسی حراشیں متناول ہیں کہ انھوں نے بعض
 مسائل میں اجتہاد کرنے سے باز کیا یا ان کی کٹھن اور یا امام
 مامور سے ان میں مشورہ ہے، لیکن یہ جو اہل مسائل اور بافت
 کے لئے جو صرف چند کاجواب مرحمت فرمایا اور ۳۶ مسائل میں اپنی
 یہ کیفیت ظاہر کرنے پر اکتفا کرے (۲۳)۔

پسے جزائی اجتہاد کے لئے نام میں مسئلہ اور جس کے
 ضروری حقائق سے واقفیت کافی ہے (۲۴) ایسی مسئلہ ہو تو قیاس
 سے وقف ہو (۲۵) ایسی بھی ہو سکتا ہے کہ کسی خاص شعبے زندگی میں

(۱۲) عنوان الرجوع ۲۱۴

(۱۳) نپس لہذا، ۲۱۴

(۱۴) عنوان الرجوع ۲۱۴

(۱۵) الاھک و شہد

(۱۶) اعلام الموقعین ۲۱۴

(۱۷) اصول ۲۱۴

(۱۸) السنن ۲۱۴

(۱۹) انشاء العمل ۲۱۴

(۲۰) سنن ۲۱۴

(۲۱) نکتہ المسائل ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲

طلاق اور حدود و قصاص وغیرہ جیسے قطعی احکام سے انحراف کی راہ اختیار کر رہے ہیں، وہ اجتہاد نہیں بلکہ بدعت ہیں اور بدعت سے کھٹواڑ اور تصحیب کے خواہاں ہیں اور اسلام کے نام پر وہ کچھ کرنا چاہتے ہیں جن کے لئے اسلام میں کوئی جبر نہیں، سوائے اللہ الصمدی۔

کلمہ اجتہاد

اب دیکھا جا چکے کہ کلمہ اجتہاد ہے کیا؟ اور اجتہاد کو کئی تفسیریں پہنچنے کے لئے کئی شرطوں سے گزرنا پڑتا ہے؟ — ان کو فقہاء نے مختصص مناہل، تفریع مناہل اور تنقیح مناہل سے تعبیر کیا ہے۔ "مناہل" اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز نکالی جائے، "ذات الفاہ" زمانہ جاہلیت میں ایسے دور میں نکالنا جاتا تھا جس سے اسطو نکالے جاتے تھے، اس کے لئے "مناہل" طلعہ کو کہتے ہیں، کیونکہ طلعہ ہی سے احکام حقیق ہوتے ہیں، (۱) طلعہ کے سلسلہ میں مجتہد کو دو بنیادی کام کرنے ہوتے ہیں، ایک اس بات کی تحقیق کہ شریعت کے کئی حکم کی طلعہ کیا ہے؟ دوسرے یہ کہ یہ طلعہ کہاں ہو کر کئی صورتوں میں پائی جاتی ہے؟ ان دونوں کاموں کے لئے جو طریق کار اختیار کیا جاتا ہے، اس کو تنقیح، تفریع اور تحقیق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

تنقیح مناہل

شریعت میں ایک حکم دیا گیا ہو یا یہ حکم کس صورت میں ہوگا؟ اس کو بھی جان کر دیا جائے، جو جن صورتوں میں پائی گئی ہو، اس میں مختلف اوصاف پائے جاتے ہوں، مثلاً میں نے اس خاص وصف کی صراحت نہیں کی ہے، جو اس صورت میں مذکورہ حکم کی وجہ بنائے، اس کو تنقیح مناہل کہتے ہیں، اسی کو شافعی نے تکفہ سے کہہ کر تنقیح مناہل میں وصف منبر کو وصف بائعہ (مطلق) سے منسوخ کیا جاتا ہے۔ (۲)

کہیں کہ جو احکام قطعی اور یقینی دلیلوں سے اخذ کئے جائیں، وہ عام طور پر اُمت کے درمیان "مسلمات" کا درجہ رکھتے ہیں اور ان پر اعتبار و اتفاق پایا جاتا ہے، ایسے مسائل میں اجتہاد و اختلاف کا موقع نہیں۔

دراصل احکام شریعت کے استنباط میں دو بنیادی حاسر ہیں، ایک نصوص کا ذریعہ ثبوت، قرآن و حدیث، دوسرے نصوص اور یقینی دلائل سے یہ تک یہ پہنچا ہے، حدیث منورہ بھی قطعی غیر مطکوک ذریعہ سے مجتہد کی تک تکلی ہے، اس کے علاوہ جو حدیثیں ہیں ان کا ذریعہ نقل و روایت اس درجہ تک نہیں، ان کو "قطعی ثبوت" کہا جاتا ہے دوسرے نصوص کی اپنے معنی پر ولادت — بعض نصوص اپنے معنی پر ہیں، دوسرے مراد و وقاحت کے ساتھ ولادت کرتے ہیں کہ ان میں کوئی ایجا نہیں ہوتا، یہ "قطعی الدلیلہ" ہیں، بعض الفاظ اور عبارتیں جس معنی میں گھڑائی ہیں ان میں ایک سے زیادہ معنوں کا احتمال رہتا ہے، مثلاً "پ" ایک سے زیادہ معنی رکھنے والے مطرک الفاظ، تعبیر میں کتاب و استعارہ اور اصل معنی کی بجائے کسی اور اشتقاقی معنی کی طرف عدول، ان کو "قطعی الدلیلہ" کہا جاتا ہے، میں انکی تمام نصوص پر اپنے ذریعہ ثبوت یا متعدد حوالہ پر ولادت کے اعتبار سے "قطعی" ہوں اور وہ احکام جو تقاضا سے ثابت ہوں "قطعی" ہیں، ان نصوص اور تقاضا سے جو مسائل حقیقی ہوں وہ مجتہد نہیں ہیں اور یہی مجتہدین کے خود تہمید اور سعی و جہد کا میدان ہیں۔

اس طرح سے اعجازہ کیا جاسکتا ہے کہ جو لوگ اجتہاد کے نام پر شریعت کے مسلمات اور اُمت کی حلقہ باتوں ہی پر کھانچا مجتہد بننے لگے وہ پہلے ہیں، اور خود اولاد، مردوں کے لئے حق

موتوں کو یہ ایک علاج میں جمع کرنا ہے، لہذا کسی بھی دوا کو
روشنی اور غور سے یہ ایک وقت علاج میں جمع کرنا حرام قرار دیا۔ لہذا
تخریج سنا ہے۔

میر خیال ہے کہ تخریج ملاح اور متخیر ملاح میں کوئی جرح و جہد
فرق نہیں ہے، دونوں ہی کا مقناطیسوں میں نہ رکنی کی حکم کی طاعت
و اطاعت کرنا ہے۔ مرقع عالمی صرف اس قدر ہے کہ متخیر ملاح میں
مختلف موقوفوں میں سے ایک کی تعلیم دینی ہے، جیسے رازد کے
کفارہ میں طاعت روزہ کی حالت میں حجاج بھی ہو سکتے ہیں اور تقوا
روزہ تو رانہ بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً شیخ نے امارت و طاعت کے بارے میں
نے مطلقاً مسکرا کر فرمایا ہے کہ طاعت کھانا ہے اور خلیفہ نے فرمایا
ہوئے اور انھوں نے مرکب ہوئے تو، جب کہ تخریج ملاح میں ایسے
مصلحت و طاعت بنایا جائے کہ جس کا کوئی حکم کے لئے نہ ہو اور نہ اس
پے غبار ہو اور اس میں متخیر و جہد کی ضرورت نہ چلی نہ آئے۔

تعمیم، مقام

”حقیقۂ منہ“ کی دھوئیں میں مزم (ایک بڑی بڑی سفلیق) پانی یا نسی سے منہ نہ ڈالت نہ کھانڈا نہ پانی سوزا، وہ، مجھ کی خاص رائیجہ مگر دیکھتا ہے کہ اس کی سیاحانہ موجودہ تہہ جس کا منہ ٹھہرے لے کر کھینچا عید نے یہ کھانڈا مقرر کر دیا ہے کہ اگر وہ کھانڈا کرے تو اسی کے منہ سے پھوٹتا ہوا کرے (سائنہ ۵۵) اب مجھ میں نہ ہے کہ کھانڈے کا منہ کھانڈا رہے؟ بھئی تو ہے کہ کھانڈا کرے یا نہ کرے۔

اور جی صداقت یہ ہے کہ نفس میں کوئی عقیم بہرہ استقامت
 و زکیم چاہے پاس ٹھہرے جسے کسی خاص بات کے صحت ہونے پر

عام طور پر اس سلسلہ میں مثل کا ذکر کیا جوتا ہے کہ ایک دیہاتی شخص جس نے رمضان کے روزہ میں اپنی بیوی سے محبت کر لی تھی، آپ ﷺ نے اسی کو نکاح دار کرنے کا حکم فرمایا، اب اس صورت میں کیا بات صحیح ہے، یہ شخص کا ارہلق ہونا بیوی سے صحبت کرنا، خالص اس ماسا کے رمضان میں اس واقعہ کا پیش آنا یہ ایسا ہی نہیں ہے بلکہ وہ واجب ہونے کا سبب بنیں، لہذا اگر رمضان المبارک میں قصد روزہ کا توڑ دیا تو اس شخص کی اساسا ہی نکتہ ہے، ایسی "صحیح ملاح" ہے، اس طرحی قرآن مجید نے "فخرانو" امر قرار دیا ہے، فخر انکو ہی ثواب دے سکتے ہیں، اس میں مختلف خصوصیات موجود ہیں، اس کا انکو ہی ہونا مضاہدہ کسی خاص رنگ کا ہونا اور نہ اور ہونا، مجتہد ان قسم و صاف میں نظر آور ہونے کی کیفیت کو فخر کے حرام ہونے کی ملاح قرار دیتے ہیں، و باقی دوسرے اوصاف کو اس کے لئے مراد نہیں، سچے و غرض مختلف اوصاف میں سے اس ضمن و صاف کے ذمہ ٹالنے کو "صحیح ملاح" کہتے ہیں، و جو کسی شخص کو حکم سے نبی و رسول سے منہ نکلتے ہیں۔

خروج من المناط

فہم نے ایک حکم دیا کہ ہر ایک کو اپنی خدمت پر آمادہ رہنا ہے۔
 مجسمہ ملت : یہاں کہتا ہے کہ اس حکم کی نطقت کیہ ہے ؟ اس عمل کا
 ہم کو کون سا مندرجہ ہے (۱)۔ مثلاً : شادمانہ انداز کی کہ بہ ہر ہفتوں
 کو کھانا کھا کر بیٹھا جائے (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔
 (۱۱)۔ (۱۲)۔ (۱۳)۔ (۱۴)۔ (۱۵)۔ (۱۶)۔ (۱۷)۔ (۱۸)۔ (۱۹)۔ (۲۰)۔
 (۲۱)۔ (۲۲)۔ (۲۳)۔ (۲۴)۔ (۲۵)۔ (۲۶)۔ (۲۷)۔ (۲۸)۔ (۲۹)۔ (۳۰)۔
 (۳۱)۔ (۳۲)۔ (۳۳)۔ (۳۴)۔ (۳۵)۔ (۳۶)۔ (۳۷)۔ (۳۸)۔ (۳۹)۔ (۴۰)۔
 (۴۱)۔ (۴۲)۔ (۴۳)۔ (۴۴)۔ (۴۵)۔ (۴۶)۔ (۴۷)۔ (۴۸)۔ (۴۹)۔ (۵۰)۔
 (۵۱)۔ (۵۲)۔ (۵۳)۔ (۵۴)۔ (۵۵)۔ (۵۶)۔ (۵۷)۔ (۵۸)۔ (۵۹)۔ (۶۰)۔
 (۶۱)۔ (۶۲)۔ (۶۳)۔ (۶۴)۔ (۶۵)۔ (۶۶)۔ (۶۷)۔ (۶۸)۔ (۶۹)۔ (۷۰)۔
 (۷۱)۔ (۷۲)۔ (۷۳)۔ (۷۴)۔ (۷۵)۔ (۷۶)۔ (۷۷)۔ (۷۸)۔ (۷۹)۔ (۸۰)۔
 (۸۱)۔ (۸۲)۔ (۸۳)۔ (۸۴)۔ (۸۵)۔ (۸۶)۔ (۸۷)۔ (۸۸)۔ (۸۹)۔ (۹۰)۔
 (۹۱)۔ (۹۲)۔ (۹۳)۔ (۹۴)۔ (۹۵)۔ (۹۶)۔ (۹۷)۔ (۹۸)۔ (۹۹)۔ (۱۰۰)۔

$$P^{\mu\nu} = \frac{1}{2}(\delta^{\mu\nu} + \epsilon^{\mu\nu})$$

(٢) بصمم بعلك، جاز: تحريم الجهر بين المرأة وعمتها أو خالتها، في النكاح - رقم الحديث ١٣٨٤

(٢٠) في غنم الرواح ٢٥ ٢١

نہایت وسیع ہے، مجمل مضمون کی مراد کو پہنچے اور مشترک اُلمعی افکار کے حصول کی تسہیل بھی اس کی ذمہ داری ہے، عربوں کے استعمال اور عادات کے مطابق شارع کی تعمیرات سے معنی اخذ کیا بھی اس کا فریضہ ہے، محدثوں کے مستزاد، مستحضر ہونے کی تحقیق بھی اسے کرنی ہے، متعارض دلیلوں میں ترجیح و تحقیق سے بھی اس کو مہد، برآمد ہے، اس کے علاوہ غنہ و استیلا اور بحث و تحقیق کے نئے نئے کونچوں سے اسے گزرا ہے اور آبلہ پائی کرنی ہے۔

کیا کوئی عہدہ مجتہد سے خالی ہو سکتا ہے؟

اجتہاد سے تحقیق ایک اسمِ مستلزم ہے کہ کوئی عہدہ مجتہد سے خالی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ — حاکم، شوافع میں اور اسحاق، ابو لریٰ، یزید ابن ابی نقیل، مالک کے نزدیک کوئی زمانہ مجتہد سے خالی نہیں ہو سکتا، (۲۰) لیکن علاج نے لکھا ہے کہ اگرچہ فقہاء کی کتابوں کو رد کیا کرایا نہ ہوتا ہے کہ ”مجتہد مطلق“ کے بغیر اجتہاد کا فرض نکال دیا نہ ہو سکے گا، (۲۱) مگر فقہاء کی رائے ہے کہ بعض احوال مجتہدین سے خالی ہو سکتے ہیں، اسی کو آدی نے صحیح قرار دیا ہے، (۲۲) لیکن رائے ابن ہمام اور ابن ماجہ کی ہے، (۲۳) امام غزالی، رافعی، دواؤنی وغیرہ بھی اپنے اپنے عہد کو مجتہد سے خالی مانتے تھے، (۲۴) علامہ آدی نے تفصیل سے اس مسئلہ میں حاکم اور جمہور کے نقطہ نظر کو واضح فرمایا ہے اور دونوں کے دلائل ذکر کئے ہیں، نیز ان لوگوں کا رد کیا ہے، جو مجتہد کے وجود کو ہر دور میں ضروری مانتے ہیں، (۲۵) تاہم شوافعی کا خیال ہے کہ کوئی زمانہ ایسے علاوہ سے خالی نہیں رہا ہے جو مقامِ اجتہاد پر فائز نہ ہو، چنانچہ ابن عبد السلام، ابن ابی شیبہ، علیہما السلام

اجماع ہے، مجتہد کسی غیر مضمون صورت یا اس صورت میں جس کے متعلق صریحاً فقہاء کا اجماع موجود نہیں، دیکھتا ہے کہ یہ عدت یہاں پائی جاتی ہے یا نہیں؟ جیسے آپ ﷺ نے لکھا ہے کہ جو غلے کو فرمایا کہ: ”پاک نہیں ہے، اس لئے کہ یہ ان میں سے ہے جن کی قوم بہت زبردست اور دشمن کا مسلط، ہمارے ہاں ہمارے غلے میں غلہ نہیں، علیکم والصلوٰۃ والسلام“ مجتہد نور کرتا ہے کہ جو ہے زبردست میں بھی کیا علت پائی جاتی ہے؟ اور کیا کچھ بھی ای زبردست میں آتے ہیں؟ عام فقہاء جو ہے اور اس حجر کے دوں میں رہنے والے یا اوروں کو دہاں نظم میں، کچھ ہیں، کون کون نہیں دیکھتے، مالک کا خیال ہے کہ یہ علت کون میں بھی ہے، اس لئے اس کا جو غلہ بھی پاک ہے اور اس کے جو غلے بر عین کو جوئے کا حکم کیا اس کے خلاف ہے۔

فرض افراہ و بھلا کے چرے میں یہ تحقیق کہ ان میں وہ طوطا میں پئی جاتی ہے یا نہیں؟ تحقیق مناسبت ہے، چھوٹی کی سزا ہاتھ کا کاٹنا جانا ہے، لیکن کیا جیب کھرا اور کلن چور پر بھی چور کا اطلاق ہو سکتا ہے؟ کوہ کے لئے عادل ہوا ضروری ہے، لیکن غلام اور غلام مضمون مال کے زمرہ میں آتا ہے یا نہیں؟ نشر حرام ہے، لیکن غلام و ظلم مشروبات کیا نشر اور افشاء کے زمرہ میں داخل ہیں؟ — یہ تحقیق و اطمینان تحقیق مناسبت سے عبارت ہے۔ (۱)

مجتہد کے دوسرے کام

انکام کی غلوں کو رد یا ثابت کرنا اور ان کو چیلز آمدہ مسائل پر منطبق کرنا مجتہد کا بنیادی کام ہے، لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اس کو صرف اتنا ہی کرنا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس کا دائرہ کار

(۲) نوہمیر الشریعہ، ۳۹/۳

(۳) الاصل، ۱۰/۱

(۴) ارشاد الغلوں، ۳۲

(۱) اصول الفقہ، ۱/۱، زہد، ۲۲۸، ارشاد الغلوں، ۳۳

(۲) ارشاد الغلوں، ۳۳

(۳) تیسیر التفسیر، ۳۲/۳

(۴) الاصل، ۱۰/۱، ۲۲۸-۲۲۹

سے شریعت کا خطاب منتقل نہ ہو جائے اور یہ قیامت
فائر کے جانے کے خاتمہ سے پہلے فطر ہونا ممکن ہے،
یعنی قوم وہ اجتہاد ہے جو تحقیق مناسط سے حلق ہے اور
امت میں اس کے استیصال ہونے میں کوئی اختلاف
نہیں۔

”تحقیق مناسط“ کیا ہے؟ اس کا ذکر پہلے آچکا ہے اور اس کا
عالم یہ ہے کہ سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کی ساری نے گو
کتاب و سنت کے احکام کے فرما دیاں اور توضیح کا کام ہدی حد
تک مکمل کر دیا ہے، لیکن ہر جہد کے کمالات پر نہ کی تحقیق کا کام آتی
ہے اور یہ کام اس جہد کے لئے ہو کر سکتے ہیں مثلاً وہ دائرہ ہوا ہے
اور نہ اس کا بند کیا جائے ممکن ہے، آج کی دنیا میں بیٹنگر ان کو پیدا
مسائل کا حل سامنے ہیں، خصوصیت کے ساتھ طب دینیہ، نیکل،
سائنس، معاشیات اور بین الاقوامی تعلقات کے شعبوں میں ایسے بے
شمار مسائل موجود ہیں، جو اعلیٰ علم کی توجہ کا مرکز ہیں اور اولین توجہ
کے حقدار ہیں۔

مجتہد فی المذہب

جو لوگ ملاحچہ چھٹی صدی ہجری کے بعد دو دائرہ اجتہاد کو بند
قرار دیتے ہیں، دو جہاں اجتہاد کی ایک خاص صورت کو بانی آتے
ہیں جس کا تعلق احکام کی تحقیق و تفسیر سے ہے۔ وہ ہیں مجتہد کی بھی
تخت صورتیں اور درجات آتے ہیں، مجتہد کے تین درجات ہیں،
مجتہد مستقل، مجتہد فی المذہب اور مجتہد فی المسائل، (۱) — مجتہد
مطلق یا مجتہد مستقلاً سے دو فقہاء مراد ہیں جو خود استنباط احکام کے
اصول و قواعد مقرر کریں، چاہے احکام سب سے اعلیٰ درجہ کے اور ان کے
ابعد اکی مقام پر جائز ہیں۔

مجتہد فی المذہب وہ فقہاء ہیں جو مجتہد مطلق کے سطر کے
ہوئے اصول و قواعد کی روشنی میں احکام کے استنباط کی صلاحیت
رکھتے ہیں۔ یہ فردی اور کئی ایک صورتیں ہو سکتی ہیں۔ لیکن
اصول استنباط میں مجتہد مطلق کے مقدمہ اور قیاسی، عام طور پر امام
ابو یوسف اور امام مالک کو اسی درجہ میں دکھایا جاتا ہے، مگر واقعہ یہ ہے کہ
امام ابو یوسف اور امام محمد کو اصول میں امام ابو حنیفہ کا مقدمہ قرار دینا
قرین انصاف نہیں، یعنی تحقیق کو چھوڑ کر کرب معنی مجاہدین مراد الہاب کے
کا ۱۲ اس امر واضح نہیں کہ امام صاحب سے اختلاف معارف ہے،
نباست کے ”فائدہ“ قرار دے جاتے کا معیار فقہاء کے درمیان
اس کے بارے میں اختلاف رائے ہے یا اصول کا تخریض؟ یہ بھی
مشہور ہے، امام صاحب اور صالحین کے درمیان فردی احکام میں
بسی کثرت کے ساتھ اختلاف ہوا ہے، وہ اسی وقت ہو سکتا ہے
جب کہ اصول میں بھی ان کے درمیان اختلاف پایا جائے، اصول
میں اتفاق کے بعد اسی کثرت سے اختلاف پایا جاتا ہے ناقصی تصور
ہے۔

مجتہد فی المذہب کو کئی اوصاف کا حامل ہونا چاہئے ۱۲ اس
سلسلہ میں حضرت شافعی المذہب کا صاحب قرار دیتے ہیں :

مجتہد فی المذہب وہ عالم ہے اور آقا و سنت اس وجہ
وافقت ہونا چاہئے کہ وہ حد تک صحیح اور سلف صالحین
کی اتفاق آراء سے اختلاف نہ کرے کہ اس وجہ سے جو، نیز
اسے بعضی دلائل سے بھی اس حد تک آگاہ ہونا چاہئے
کہ اپنے فقہاء کے اقوال کے ساتھ دیکھ سکے، لہذا اسی
مراجم کی سبب است کا کہ ”اس شخص کے لئے کوئی
دیجا جائز نہیں جو امام کی ارادہ ان کے دلائل و ماخذ
اور لوگوں کے معاملات سے واقف نہ ہو“ کہ خطہ

تھا ہے۔ (۱)

صحیح نہیں ہے ان حضرات نے بہت سے مسائل میں امام ابو حنیفہؒ کی رائے سے اختلاف کیا ہے اور ان میں کئی نے تو بعض اصولی احکام میں بھی امام صاحب سے اختلاف کیا ہے مثلاً امام ابو حنیفہؒ کا یہ موقف تھا کہ نظر ہے کہ عام کے بعض افراد کی تکفیر میں کرنا جائز ہے، پھر بھی وہ حجت باقی رہتا ہے، امام کرنا کا خیال تھا کہ اب وہ حجت علی باقی نہیں رہتا، (۲) — شیعہوں نے امام صاحبؒ نے مجتہد فی امامت کے بعد "شعری امامت" کا ذکر کیا ہے، جو تحصیل کسی ہے اس سے امامت شروع ہے کہ وہ اپنے علمی و فنی حتم کے اعتبار سے مجتہد فی المسائل سے ضرورت پڑتا ہے، اگر اس کے باوجود اس کو یہ حق دیتے ہیں کہ اگر امام کی رائے کو حدیث کے خلاف پائے تو حدیث پر عمل کرے، امام کے قول کو ترک کر دے تو ہے (۳) اس لئے مجتہد فی المسائل کو اپنے امام کی رائے کا اس وجہ مقلد اور پیروی نہیں کرنا چاہیے۔

میرے خیال میں تشبہ کے بارے میں شوافع کی اصطلاح زیادہ درست ہے کہ یہ اصول و فروع کی بھی نام کے مقدم نہیں ہوتے، البتہ اجتہاد و تنسیخ کا کچھ کسی صاحب نے جب امام کے مطابق جوتے ہے، (۴) فقہ شوافع میں عراقی، ابوداؤد اور دیگرین نے فقہ و فہم کا شعور ان طبقہ میں کیا گیا ہے اور اسی اصطلاح کے اعتبار سے امام ابو حنیفہؒ، احمد، زفر رحمہ اللہ وغیرہ کو مجتہد متب قرار دیا جاسکتا ہے۔

مجتہد فی المسائل کو اگر مسائل میں مقدم ہوتا ہے، لیکن پھر ضروری نہیں رہتا کہ کسی بھی مسئلہ میں امام کی رائے سے خلاف و اختلاف کو روکا جائے، شیعہ صاحب کی ضرورت کا منہ دیکھ کر بھی

کے تمام صاحب کے کھانے سے جس مسئلہ میں امام ابو حنیفہؒ اور صاحبین نے دوسرا اختلاف ہو اس میں مجتہد فی امامت کو چاہئے کہ عقیدہ سے قوی تر میں قیاس اور لوگوں کے لئے سکوت بخش دے گا عقیدہ دکر، (۵) اسی لئے بہت سے فقہاء اختلاف نے امام حنفی کے قول کے مطابق مستقل پالی کے پاک ہوئے اور صاحبین کے قول کے مطابق علیٰ ذی بائز ہوئے کی رائے اختیار کر لی ہے، نیز ظہر و بینہ کے احکامات کے مسئلہ میں بھی صاحبین کی رائے پر فرائض دیا گیا ہے، اسی طرح فقہ شوافع میں امام زفرؒ نے فی زمانہ فرائض و زکوٰۃ دینے کا فتویٰ دیا ہے، لیکن غنیمت نے زکوٰۃ کے تین مسائل میں امام شافعی کی رائے کے خلاف رائے اختیار کی ہے (۶) — شیعہ صاحبین نے ان تصدیقات سے انکار کیا ہے مگر یہ کہ مجتہد فی امامت اب کی زبرداریں کسی وجہ امام ہیں اور ان کا دائرہ عمل کسی قدر وسیع ہے؟

مجتہد فی المسائل

میرا ادب "مجتہدین فی المسائل" کا ہے دلائل و ثبوت کے یہ قول یہ دلائل ہیں جو نہ اصول میں مجتہد متعلق سے اختلاف کر سکتے ہیں اور نہ فروع میں؛ البتہ جن مسائل و احکامات میں صاحب مذہب امام سے کوئی رائے متغیر نہ ہو، ان میں رہنما کرنے کا حق رکھتے ہیں، امام طبقہ میں خالص امام مجتہد علیٰ کفری، عراقی، ہر شخص، یا دینی اور فاضل ناں، فقیر، (۷) اور امام اللہ ہے کہ ان فقہاء کے بارے میں یہ خیال — کہ یہ اصول و فروع میں اپنے امام کی رائے سے سرچھوڑ کر کئے اور خالص کو کچھ صوبہ میں جتے تھے

(۱) حوالہ سبق ۲۰۵۰

(۲) عقد ۳۰۳۵

(۳) اصول فقہ خمس، ۲۷۱، مصلحہ: حکم القاد، مصر، معاشین

(۴) شرح معرود رسم خمس، ۲۰۱۸

(۵) فقہ الفقہ، ۴۴

(۶) عقد ۳۰۳۳

داقتہ لہذا کی جماعت کے لئے اعلان کا طریقہ کار ہے، نیز باقیہ
 "اذان" کے شروع ہونے کا باعث ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جس مسئلہ
 میں قرآن مجید کی صراحت موجود نہ ہو اس میں کیا کیا جائے؟ آپ
 رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایسے مواقع پر امت کے "فقہاء فاضلین" کو
 جمع کیا جائے اور مشورہ کیا جائے، تب تک ایک شخص کی رائے پر فیصلہ
 نہیں کیا جائے :

قال: «أشاوروا فيه الفضلاء والعلماء ولا تعصروا»

لہوہ راہی حسانہ (۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اجتماعی اجتہاد کو خاص اہمیت دی
 جاتی تھی، مہد فاروقی میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، شراب
 نوشی کی سزا، سزا دہری کی اقدار، عراق کی مختار دارمی کو بیت المال
 کی ملکیت میں رکھنا، افراترین کی گنجائش، شریٰ نوزمان میں غلبہ
 نوزمان موجود، درہم میں ایک خاص مقدار کی قصین وغیرہ، حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ بعض اوقات اجتماعی طور پر کوئی رائے کا کام کرنے کے لئے
 ایک مسئلہ پر ایک ایک شخص کو غور و بحث کرتے، (۴) — تاہم
 کے بعد میں دینے کے فقہاء نے اجتماعی اجتہاد کی اسی روایت کو
 آگے بڑھایا اور بحولِ مضامین مبادک اسی سات کی تکلیف کے
 اجتماعی غور و فکر اور اعتہاد رائے کے نظریہ کاغذی کسی سے مسئلہ میں فیصلے
 صادر نہیں کرتا۔ (۵)

اس امر پر میں امام ابوحنیفہ کا یہ خاص دلچسپی تھا، وہ اس طرز
 اجتہاد کے ذریعہ دستِ مقرب تھے، امام صاحب کے اکثر تذکرہ
 نگاروں نے آپ کے اس ذوق اور طریق کا ذکر کیا ہے، اس سلسلہ

ہے، مجتہد فی المسائل کو "مجتہد فروع" (۶) اور شواہح و حلالہ
 "صحابہ مجدد" (۷) کہتے ہیں۔

پس جن فقہاء نے چوتھی صدی ہجری کے بعد عملاً سلسلہ
 اجتہاد کو مدد دیا ہے، ان کے ہاں صرف "مجتہد مطلق" ہی کا
 سلسلہ بند ہے، نہ کہ مجتہد فی المسائل اور مجتہد فی المسائل کا اور
 حقیقت وہ ہے کہ اس درجہ کا اجتہاد بھی مختلف ادارہ کے لوگوں مسائل
 کے حل کے لئے کافی ہے۔

شورائی اور اجتماعی اجتہاد

اجتہاد کے لئے ایک طرف اعلیٰ درجہ کی ذہانت، وسعتِ دماغی،
 دوسری طرف زمانہ آگہی اور وقت کے مربوط نظام حیات اور عرف و
 معاملات پر غور اور تیسری طرف روحِ نقوی اور اقدار و اعتقاد کے
 لحاظ سے درجہ کمالِ مطلوب ہے، انھیں وغیرہ میں یہ یک وقت
 ان تین باتوں کا اجتماع مشکل سے ہو پاتا ہے اور جو قوم و ملت
 میں اس کو پایہ اختیار بہت کم حاصل ہو پاتا ہے، اس لئے موجودہ
 مملکت اور خلافتی اخطا کی لحاظ میں یہ بات زیادہ مناسب ہے کہ
 ایسی مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد انھیں کے مجموعہ ضروری
 مسائل میں "اجتہاد" کی ذمہ داری سونپی جائے اور اجتماعی طور
 شورائی طریقہ پر نئے مسائل سمجھے جائیں۔

قرآن مجید نے اہم معاملات میں مشورہ کا حکم دیا ہے،
 "وفاوہم فی الامر" (آل عمران ۱۵۹)، "انکم مطاعون" (۸)
 کا یہ ہے کہ اس طرح کے فقہی اور شرعی احکام بھی داخل ہیں، رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدِ حق ہونے کے باوجود ایسے بعض
 مسائل میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا ہے اور اس سلسلہ کا مشہور

(۲) مقدمة المجموع ۲۳، العدة فی السؤل للک ۳۳-۳۴

(۳) قمر الاسلام ۳۳۰، باب ۴، فصل ۳

(۱) صفحہ ۱۵۴ زہود ۵۴

(۳) مجمع الزوائد، باب فی الإجماع، رقم المسئلہ ۸۳۳۰

(۵) تہذیب التہذیب ۲/۲۴۷، ترجمہ مسلم بن عبد اللہ

میں اسلامی تاریخ کے بانی پر محقق علامہ فاضل کا ایک اقتباس نقل کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

پہچند مین سے خطا کا مسئلہ

اجتہاد کے ذیل میں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ کیا کوئی جتہ "عاطلی" اور "غلط تہجد" کرنے والا بھی کہلا سکتا ہے؟ یا ہر ایک و "صاحب" اور اپنے اجتہاد میں "درست" کہا جائے گا؟ اس میں علماء اصول کی رائے یکمختلف ہیں۔

مفتوحہ اور کرام اور بعض دیگر حضرات کا خیال ہے کہ ہر جتہ "عصب" ہے گوان کی رائے میں کتاب بھی قصہ اور حقہ دینی (۱۰)۔ (۱۱) بعض حضرات نے اس رائے کی نسبت امام ابوحنیفہ اشعری و حاکمی ابو بکر نقاشی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد کی طرف سے (۱۲) اور بعض نے امام مالک کے اصحاب ابن شریح اور امام غزالی کی طرف سے بھی اسی رائے کا استنباط کیا ہے (۱۳) اور بعض مفسرین نے تو انرا رد سے بھی سبکی رائے نقل کی ہے (۱۴) مثلاً مولی اللہ و مولی بھی اس کے قائل ہیں اور انھوں نے اس پر بہت زور دیا ہے کہ اختلافی مسائل میں کوئی ایک ہی جتہ "عصب" ہوگا وہ وہاں پارے میں فرماتے ہیں کہ یہ ان کی مرضعہ رائے نہیں ہے، بلکہ ان کی بعض تصریحات کی روشنی میں انھوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے، مثلاً صاحب کا نقطہ نظر ہے کہ ان دونوں کا اختلاف ایسا ہی ہے کہ جیسے ایک لٹا حرف کے لئے لائق قرآن میں سے کسی کو اختیار کرنے میں اختلاف کے باوجود ہر ایک کو "عصب" تصور کیا جاتا ہے (۱۵)۔

دوسری رائے ہے کہ ان میں سے کوئی ایک ہی عصب اور صحیح نتیجہ تک پہنچنے والا اور دوسرا "عاطلی" اور غلط نتیجہ تک پہنچنے والا تصور

بھون میں صبران سے متحمل ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق کے سامنے جب مقدمہ آتے تو کتاب غلط پر نظر کرتے، ان میں فیصلہ کی بنیادیں جاتی تو اس سے فیصلہ فرماتے، کتاب اللہ میں نہ تھا پاتا اور رسول اللہ ﷺ سے کچھ مردی اور انھوں کے مطابق فیصلہ کرتے۔ سنت رسول نہ پاتے تو سربراہ اور وہ اور ممتاز لوگوں کو جمع فرماتے، "صبر رؤس العیسیٰ و عیوہم" کہ ان سے مشورہ کرتے، دائرہ کی بات پر متفق ہو جاتے تو اس کے مطابق فیصلہ کرتے۔۔۔ فرضی کی بسط میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باوجود خود فقیر ہونے کے صاحب سے مشورہ کرتے، جب کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو کئی کئی خطبہ اور دن بھر خطبہ اور غلامان کو میرے پاس بلاؤ۔۔۔ چنانچہ ان سے مشورہ کرتے اور جس بات پر اتفاق ہو جاتا اس کے مطابق فیصلہ فرماتے، فقہی سے متحمل ہے کہ حالات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ہوتے تو بعض اوقات ایک ایک امام اس میں غور کرتے اور اپنے ماحیوں سے مشورہ فرماتے اور کئی ایک ہی مجلس میں سو فیصلے فرماتے (۱۶)۔

واللہ ہے کہ فی زمانہ سے مہر پر غور کا سب سے بخوبی اور مناسب فریہ ہو گیا ہے کہ جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بعد کے کئی اور

(۱) الاحکام فی اصول الاعمال

(۲) سیرت النعمان: ۵۴-۵۵

(۳) شرح حالیہ الجوامع لمختل علیٰ حلش الفقہ، التبت، لاہور، دار الفکر، ۱۴۰۶ھ

(۴) معقول القیاد فی اصول الشرائع: ۱۴

(۵) معقول القیاد: ۱۶

(۶) عقد العید: ۲-۵

نیا جائے گا۔ کفر فہم، کما جی مسکت ہے، آدمی نے انکار ہونے کے
 طے ہوا لیکن اشعری، ابی ثور، ابی اسحاق، سرائکی سے ملے لیکن
 نقل کیا ہے (۱) اور ابن حکم علیا لطیف اور ابن عقیلی زین الدین
 (شارحین مدار) نے اس پر اجماع امت کا دعویٰ کیا ہے (۲)۔
 احناف میں سے اکثر نے ابو حنیفہ کی جگہ مالک کی ہے (۳)۔
 قاضی بیضاوی نے لیکن رائے امام شافعی سے نقل کی ہے (۴)۔
 صاحب نے تفسیری بیضاوی کی اس روایت پر تنقید کی ہے اور قوام
 شافعی کی تصنیف ”کتاب الامم“ کے نوائل سے ایک عبارت نقل
 کرتے ہیں کہ یہ ہے کہ خود امام شافعی نے اس سے مختلف تھی،
 مگر حقیقت یہ ہے کہ نہ وہ صاحب ”امام شافعی“ کے لفظ ہے اور نہ
 سے اس کے خلاف منہ ہانڈ کرنے کی بھی گواہی موجود ہے۔

امام بخاری کی رائے میں دیگر جہ عام تھا وہ مجتہدین اور
 صحابہ کرام کی مسائل میں کسی ایک ہی کو ”مصلوب“ سمجھنے والوں کے
 بارے میں شدید و بلیغ بھی اختیار کر لیتے تھے وہ کسی انسانیت
 پر مبنی نہیں ہوا تھا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے لوگوں کے
 قول نہ تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 ان کی تالیف کی اور ان میں بھی ان مسئلہ پر اسے حاشیہ تھا کہ
 اپنے کا لفظ ”مصلوب“ کی جگہ روایت ہے تھے، مزید یہ ثابت ہے
 کہ ایک فقہی مسئلہ پر ان کے پاس تھا کہ کیا ان کو اس کا خوف
 نہیں ہے (۵) حضرت عسکری نے کسی فقہی اختلاف کی بنا پر یہ بن
 وقرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کیا اگر وہ صاحب نہ ہوئے تو نہ قتلی

ان کے معراج اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد، باطل
 کروے گا، امام شافعی نے فقہاء احناف و مالکیہ کی ایک لکھی اصل
 ”احتمال“ کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایک شرعی موضوع کرنے
 کے مراد ہے (۶) بعض معاصرہ فقہوں کے ایک فیصلہ کو امام
 ابو حنیفہ نے جو وہ علم قرار دیا (۷) اس طرح کے اور بھی بہت۔
 آثار و آثار میں موجود ہیں۔

نیز احادیث و آثار صحابہ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔
 چنانچہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قاضی اجتہاد
 کرے تو مجھ کی تائید بھی بخیرے پر دراز کرے۔ ”کرنا صورت میں
 ایک اثر ہے۔ (۸)“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ”کلال“ کے بارے میں اپنا فیصلہ
 صادر کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ میری رائے ہے اگر وہ سنت ہو تو اللہ
 کی قسم اس سے ہے اور خدا ہوتا میری اور شیطان کی طرف سے ہے،
 خدا اور دونوں اس سے بڑی ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سند پر چلا
 رائے لکھانے کے بعد کھاتے تھے، یہ عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ہے، اگر خدا
 ہوتا اس کا خدا اور اللہ تھا، یہ اور سنت ہو تو نہ اس کی طرف سے ہے،
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار کسی عورت کی تادیب کی، جس کو جب سے
 اس کا صبر ساقط ہو گیا، انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن
 عوف رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا، ان دونوں حضرات نے کہا کہ
 میرے ذیل میں آپ پر کچھ، جب نہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس
 رائے سے اختلاف کیا، ”دیت“ وہ جب قرار دی اور تم کہ ان
 دونوں سے اجتہاد کی تعلیم ہو گئی ہے۔ (۹)

(۱) شرح مدار لابی اللہ.

(۲) لا حکم فی اصول الاحکام ۳۷

(۳) ابوہریرہ، اسلام، جزوی۔ لا اصول عنی و فی کشف الامور ۹۹، ابن عیینہ، شمس، سمات، (معنا) عنی شرح، جامعۃ الاحوال علی

(۴) غنیۃ الجیدۃ ۳

(۵) مسائل الدائع من اصول کتب الامم ۲۲

(۶) لا حکم فی اصول الاحکام ۳۷

(۷) ترمذی ۱۲۷

(۸) مسائل الدائع من اصول اشواق ۳۷

(۹) الاصل فی اصول الاحکام ۳۷

ظہر اسم کی وہ حدیث بھی اچھی مذکور ہوئی کہ مصیبت کے لئے روئے اور عقل کے لئے ایک اجر ہے۔

لیکن اگر کسی مسئلہ میں یہ تحقیق و جستجو کو مادی فہمت اور پردہائی سے علاوہ قائم کر لی تو ایسی عقلی حدیث اللہ کا وہ اور مواخذہ کا باعث ہوگی (۱)۔ اور اگر کوئی شخص عقل اپنی ایک سائے کا ثابت کرنے کی غرض سے کتاب و سنت پر نظر ڈالے اور زور زدگار کی سے متبادلاً کرنے کی کوشش کرے تو ظاہر ہے کہ یہ دین کے ساتھ کھوکڑ کرنے کے مترادف ہوگا مگر وہ بھی بھڑی السبیل احمد حاضر میں جس طرح بعض "معدیان اجتہاد" راہیں قائم کرتے ہیں اور محدث و مقلد مطالعہ کی راہ میں فقہاء سلف پر غصہ تنبیہ کی شروع کر دیتے ہیں، ان کو یہ پہلو ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے۔

جہاں تک "اعتقادات" اور ایمان کے باب میں "اجتہاد" عقلی "پرمانہ کی بات ہے تو وہ اس لئے کہ کتاب و سنت میں ایسے احکام یا عقل صریح اور قائل تاویل ہیں، اس لئے وہاں "عقلی" کو مادی اور کی رویہ کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہے اس کے برخلاف فقہی احکام سے متعلق بہت سی مادیات و آیات میں موبہ احتمال اور ایک سے زیادہ منہجیات اٹھانے کی گنجائش ہے اور شاید یہی شریعت کا منہج بھی ہے (۲) ایسی طرح صحابہ کا شدید لب و لہجہ ان کی محبت ایمانی اور ایمان کے جوہر اعلیٰ کا نتیجہ تھا اور ایمان کے وہ ماحلے تھا "اپنے کمان کے مطابق" فریق مخالف کو تحقیق و تلاش میں کوتاہی سے کام لینے والا تصور کرتے تھے۔

○ ○ ○ ○

مثلاً صاحب نے ہر جہت کو مصیبت قرار دینے پر دلائل سے زیادہ تمثیلات سے سمجھانے کی کوشش کی ہے مگر کلمہ جہان کے پیش کر وہ حواہ ان کے استدلال کے لئے کافی ہیں، بلکہ بعض تو شریعت کے مخالف نظر و نظر و دلالت کرتے ہیں، بہر حال فی الجملہ اس پر کسی کا یہ شمول نہ صاحب اتفاق ہے کہ جہاں اختلاف اس لئے ہوا کہ کسی نتیجہ تک حدیث عقلی یا حدیث مادی ہو وہاں عقیدہ "جمہور عالمی کہنا" کا دور دورہ مصیبت (۱)۔

اجتہاد کی عقلی کا حکم

بشرط فیاض، تحریر، ایچ کریم، مابین ظہر، اصحاب نوادر، لاسی اور بعض دیگر حضرات کا خیال ہے کہ جمہور سے اگر اجتہاد میں عقلی ہو جائے تو تنہا ہوگا اور مواخذہ اس کا مواخذہ ہوگا (۲)۔ جب کہ دینی کی اس میں تعلیمات اور عقائد میں عقلی قائل ہو نہیں ہے اور اس لئے بھی کہ صحابہ نے بہت سے مسائل میں اختلاف کیا۔ کچھ مادیوں کے حق میں سخت سب و لہجہ استعمال کیا ہے۔

اہل سنت و الجماعت اور مقرر یا تمام اہل فقہاء اور محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ اجتہاد عقلی نہ صرف یہ کہ خدا اللہ مخالف ہے بلکہ اس کی کوشش کا اجر بھی اس کو مل کر ہی رہے گا۔ بشرطیکہ اس نے اپنی حد تک اجتہاد و مادی اٹھانے اور اس کی تحقیق کرنے میں کوئی کوتاہی روا نہ رکھی ہو۔

اس بات پر کرا عوامی جہد کے جوہر "اجتہاد" تھا "مورہ" مخالف ہے، متعدد حدیث و آراء و دلالت کرتے ہیں، چنانچہ اگر آپکا ہے کہ آپ نے محمد بن العباس علیہ السلام سے فرمایا اگر تم نے مجھ سے فیصلہ کیا تو وہ اور نہ ایک کلمے کے مستحق ہو، ایسی طرح حضور صلی اللہ

(۲) مصدول، المادۃ ۳۳، ۳۴، احکام فی اصول الاہکام ۳۳۳

(۱) عقد المبدأ ۸

(۴) مصدول، المادۃ ۳۳، ۳۴، احکام فی اصول الاہکام ۳۳۳

(۳) مصدول، المادۃ ۳۳، ۳۴، احکام فی اصول الاہکام ۳۳۳

اور مالک کا مسلک اس معاملہ میں زیادہ قابلِ تکرار ہے۔
 ("ابرمی" کے تحت اس پر منظر ہو چکی ہے)

أجرت

کسی بھی چیز سے استفادہ یا صنعت و کارگیری کی جو قیمت ان کی جائے جس کو "أجرت" کہتے ہیں، مثلاً مکان کا کرایہ یا زرعی کی سلائی کا معاوضہ و شریعت نے اسے جو نرخ قرار دیا ہے، البتہ یہ ضروری ہے کہ جس کام کا معاوضہ ادا کیا جائے، وہ سہج اور درست ہونا چاہئے ہو۔ (۱)

بمگر وہ تمام چیزیں جو خرید و فروخت کے معاملے میں "قیمت" بن سکتی ہیں، "أجرت" بھی بن سکتی ہیں، (۲) مثلاً عیسائی مساعدا میں درج کی گئی ہے کہ ضروری ہے کہ "أجرت" معلوم اور متعین ہو، مثلاً یہ سدا کی کام کی "أجرت" اتنے دے رہے ہوگی۔ (۳)
 "أجرت" کو یہ جو عادت ہوئی ہے، یعنی فرض نیچے کر کے کرنا جو محنت کے لئے حدود پر نہ رکھا اس کی "أجرت" جو دے ستر ہوئی تو وقت کے لحاظ سے اس کی "أجرت" تقسیم ہو جائے گی، مگر اس نے ایک ہی محنت کا کام کیا تو اس لحاظ سے رقم کا مستحق ہوگا۔ (۴)

ادائیگی میں محنت

جو محنت ملحق آدمی اپنا کام کر لے اس کی "أجرت" کی ادائیگی واجب ہو جاتی ہے، حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے حضور ﷺ سے روایت کی ہے کہ حذر، نوکس کی "أجرت" پینہ منگھ ہونے سے پہلے دس درہم (۵) اور اگر پہلے چہ شرط لگائی ہو کہ "أجرت" پہلے لے لوں گا

اجزاء

"بِذَام" کو "ذو کہ کہتے ہیں، اس کے سر میں کو "بِذَام" کہا

جاتا ہے

بِذَام کو پڑتین اور شہید میں حب تصور کیا گیا ہے، (۶) وهو طلعن السعوب، (۷) چنانچہ غلام اور باندی اس مرض میں مبتلا ہوا ہر فریضے کے لئے کہ پہلے سے اس کا علم نہ رہا ہو تو چاہئے کہ طریقہ نماز کو اپنی کردے، (۸) اس لئے کہ یہ ایک عیب ہے، جس سے اس کو کج واقف اور غلط رکھا گیا ہے۔

بِذَام کی بنا پر فتح نکاح

اسی طرح اگر شرط ہو کہ بِذَام ہو تو یہ نکاح سے پہلے سے ہو یا بعد میں ہو اور عورت کو نام مالک اور نام اہل "أجرت" کے نزدیکی ہو کہ کہانہ نکاح صحیح کرے، امام شافعی کے نزدیک یہ حق صرف اس وقت ہے جب یہ عرض نکاح کے بعد ہو، اور اگر نکاح سے پہلے عرض تھا مگر اس حال میں نکاح کیا تو اب مباح کی اور فتح نکاح کا حق نہ ہوگا، مگر نام اہل "أجرت" کے نزدیک چنانچہ کی طرح شرط بھی حق ہوگا کہ چاہے تو نکاح کا عہد کر دے اور نام مالک اور نام اہل "أجرت" کے یہاں یہ حق صرف عورت کو حاصل ہوتا ہے، مردوں کو نہیں، مرد اگر چاہے تو طلاق اسے سکتا ہے، امام شافعی کے یہاں یہ لیا عیب نکاح ہے جس کی وجہ سے طریق میں سے کسی کو بھی فتح نکاح کا دعویٰ کرنے کا حق حاصل ہو۔ (۹)

مخرج من کتاب صاحب کی رائے چہ محل اشور، یہ اس لئے

(۱) الفتاویٰ الہنمہ ۲/۴۶۰، حاشیہ التفسیر فی خذل العیسیٰ، الفصل الاول

(۲) الصغیر، فقہ ۱۳۷/۸، ص ۱۳۷، الفصل فی الفساح والرد بکعب رکاب لکھ علی الذخیر، الاقرع ۲، لصیوب اشی یسین، بہا النکاح

(۳) درمستقل ۲۱، (۴) الہدایہ ۳/۳۵۶، درمستقل ۱/۲۸۵، درمستقل ۲/۳۵۶

(۵) نہادہ ۱۳/۳۵۶، (۶) درمستقل ۱۳۳، عسر حلی فی رد المحتار (۷) اہر مباحہ ۱۰ کلاب ۱۱۰ حکام

ترہیگی، بڑت اور کرنی واجب ہوگی۔ (۱)

(حرہ فضیل کے لئے دیکھئے "اجز")

اجل

اگر کے معنی "دلت" کے ہیں۔

فصل کار بار میں اگر فریقین فیض میں شریک ہوتے ہیں، مثلاً اگر صاحب سرمایہ ایک مدت متعین آمدے تو یہ فیض بھی ہوگی اور مدت کے گزرتے ہی ان دونوں کا معاملہ ختم ہو جائے گا، جائز نہ ہوگا کہ دوسرے فصل اب اس سرمایہ میں کوئی تصرف کرے، یہی حل وکالت کا بھی ہے، یعنی اگر کسی شخص نے کسی کام کے لئے آدمی کو اپنے نمائندہ اور وکیل بنایا اور اس کے لئے ایک مدت متعین کر دی تو جو یہی مدت ختم ہوگی، وہ کالت اور نمائندگی کا حق ختم ہو جائے گا۔

عاریت میں

عاریت میں درحقیقت کوئی مدت متعین نہیں ہوتی، عاریت پر دینے والا ذمہ بھی چاہے اپنے سامان کی واپسی کا مطالبہ کر سکا ہے، ایت اگر، تک مدت نہ لے کر کوئی سامان اپنے امانت کے لئے زمین دی، اس لئے اس میں قہر نہ کرنا یا پوسے لگا دینے، یا ماریچہ پر دینے والا اس مدت کے پوری ہونے سے پہلے یہ چیز واپس لینا مجتہد سے قریب ہے کہ واپس لے لے اور دوسرے شخص کو اس مدت یا وقت کے اکھاڑنے کا پابند کرے، البتہ جس از وقت واپسی کی وجہ سے اسے جو نقصان ہوا ہے، اس کی تلافی اسے کرنی ہوگی اور مکان یا دولت کو اکھاڑنے کی وجہ سے اس کی قدر میں جو کمی واقع ہوئی، وہ صاحب زمین کو واپس کرنی ہوگی۔

محرر عت میں

محرر عت، یعنی تالی کے معاملے میں بھی صاحبین — جو اس کو جائز قرار دیتے ہیں — ضروری سمجھتے ہیں کہ حرارت کی مدت بھی متعین کر دی جائے، مثلاً دو ماہ، دو سال، دو غیرہ، یہ کہہ چاہئے کہ کسی اختلاف کا باعث نہ بنے، یہی حکم "مساقات" یعنی پھلوں کی بیانی داد کی کا ہے کہ ایک شخص کی زمین ہو اور دوسرا

فلان کی زمین اسکی ہیں، ان کا تعلق اجل اور مدت سے ہے، ایک لفظ جس میں کوئی معنی ہوا افتادہ کر دیا گیا اور قیمت اوجہا ہوا سے کچھ سائل یا مبالغہ افراط نہیں ہیں، بلکہ اگر قیمت تو فی الغرہ ادا نہ کی جائے مگر بھی بدو کو ادا کی جائے تو اسے کچھ مسلم کہتے ہیں۔

ان دونوں صورتوں میں ایسی مدت متعین کی جانی ضروری ہے، جو متعین بھی ہو اور فریقین کو مستعمل بھی ہو، اس لئے اگر مدت متعین نہ لگائی جائے، یا مدت متعین تو کی جائے مگر فریقین کو اس کا مستعمل نہ ہو، جو مستعمل نہیں ہوگا، مثلاً لکھا جائے "یہ سامان کی خرید کے دن اہم قضا یا چیز ادا کروں گے اور غرض میں سے کسی ایک کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ سامان کی خرید کب ہوتی ہے، ایسی نہیں (مدت) کا مقرر کرنا صحیح نہیں ہوگا، مدت کے بارے میں یہ حکم ان تمام ای معاملات کے لئے ہے جن میں مدت مقرر کی جائے۔

اجارہ میں

اجارہ میں بھی بخش اسکا مستعمل ہیں کہ ان میں مدت ہی کے زیرِ اجارہ کی مقدار متعین ہوتا ہے، مثلاً اگر مکان کو ماہ پر پر کیا جائے تو مدت متعین کر کے اس بات کو متعین کیا جاسکتا ہے کہ کرایہ دار کس مقدار میں مکان سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔

مضابہت میں

ای طرح مگر مضابہت پر (جس میں ایک آدمی کا سرمایہ دوسرا

اجل کی دو قسمیں

دست اگر باطل قسمیں ہوں تو "اجل معلوم" کہتے ہیں، ایسی دست کو جس میں تھوڑا بہت فرق ہو سکتا ہے "اجل متعارف" کہتے ہیں مثلاً، "تھیت کانے تک یا رے" اور یہی تک کی دست۔ اس لئے کہ کھیت کانے اور رے سے الٹی میں تھوڑا بہت فرق ہو سکتا ہے۔ لیکن غیر معمولی فرق نہیں ہوتا اور اگر دست غیر قسمیں اور انہی کو مہیوم ہوتا ہے "اجل متعارف" کہتے ہیں مثلاً ہوا پلے تک۔ (۵) بعض مقامات میں صرف "اجل معلوم" ہی مستحکم ہے بعض میں "اجل متعارف" بھی، "اجل متعارف" کسی معاملہ میں بہار تک کہ "تھیر موٹا" کے معاملے میں بھی مستحکم ہے۔ (مختلف اداہم میں "اجل" کی فقہی حیثیت جاننے کے لئے دیکھئے: "اسم، مبر، بیع، معاہدہ")

اجزاء

"جماء" کسی کو اس کے وطن، اس کے شہر اور اس کے مقام قیام سے لگانا، اپنے کو کہتے ہیں، یہی کو اردو زبان میں جلا وطن کرنا، شہر بدر کرنے سے تعبیر کرتے ہیں، نام سرائی اور بعض دیگر فقہاء کو تارے قری کے زنا کر لینے کی صورت میں ۱۰ اکڑوں کے علاقہ ایک ماں کے لئے چار فسی کی سزا تجویز کرتے ہیں، (۳) حدیث میں اس کو "متریب عام" سے تعبیر کیا گیا ہے، (۴) باسی طرح راجہ رتی کی سزا کا ذکر کرتے ہوئے قرآن میں "نفس من ۱۹" جو "کا قتل" وارد ہوا ہے، ان حضرات کے نزدیک اس سے بھی جلا وطنی ہی مراد ہے۔ (۵)

دست لگائے، اس کے بھی ہونے کے لئے بھی ضروری ہے کہ طرفین نے کوئی دست نہیں کر لی ہو، نیز اگر اس دست میں پرچھٹن چارہ نہ ہو سکے تو کھیت زمین میں لگی، بے دی جانے کی، اس لئے کہ اسی شرط میں کا نام دے۔

البتہ باقی کار پر اس نام نہ دست کا کرنا نہ زمین ادا کرنا واجب ہوگا اور اسی دست میں کھیت پر جو چھوڑا ہوگا، اس کی ذمہ داری ملک اور مالی دار دونوں پر نصف نصف ہوگی۔

نام و شہر

اگر شہر نام نہ ہو، یعنی بخشی کزادی کی وجہ سے بھوک سے مباشرت پر قائم نہ ہو، یا فسی یعنی آندہ بھوک فسی کو طالع کے لئے ایک سال کی مہلت دے گا، اگر اس ایک سال میں وہ مصدقہ نہ ہو گیا تو اس کا طالع باقی رہے گا اور نہ مہلت کے مطالب پر طالع ختم کر دیا جائے گا اور اگر وہ مجبوب ہو، یعنی اس کا مصدقہ عمل نہ ہوا ہو، یا اس کی بیوی طالع ختم کے لئے فرزند نہ ہو تو اس کا طالع باقی اور ختم نہ ہو جائے گا اس لئے کہ اس طرف سے صحت ممکن نہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھو: "معتن")

شہر و محل

شہر بھی دو قسم کا ہے، ایک وہ جس کی آبادی کئی فی الفور واجب ہوگی اور اسے شہر منقول کہتے ہیں، (۱) دوسرے وہ جس کا مصدقہ آبادی کا دودھ ہو، شہر منقول ہے، لیکن قسم کے شہر میں صورت کو قیام حاصل ہوگا کہ وہ شہر کو شہر کی آبادی تک نہیں پہنچتا قدرت نہ دے اور اگر شہر منقول ہو تو صورت اس بات کی حقدار نہ ہوگی۔ (۲)

(۲) المستصحب للفقہ ہری: باب التبیح للعائد

(۳) مسلم: ۱۹/۵

(۱) فقہانیہ: ۳۳۴، باب العبر

(۲) کتاب الفقہ علی المذہب الاربعہ: ۶۳۵

(۵) درمستور: ۶۸/۴

اجماع کی حیثیت پر قرنِ احاطہ سے استدلال کیا جاتا ہے۔
ان میں سے چند یہ ہیں:

۱) ان الله لا يجمع شئين في كتاب الا يصحح صني

المصنف (۱)

۲) ان الله لا يجمع على صلالة (۲)

اس سلسلہ میں سب سے صریح کلام، اشعرا، روایت دے رہے ہیں
طبرانی نے کچھ اوپر کے حوالہ سے یہ: حضرت علیؓ سے
روایت کیا ہے

قلت يا رسول الله الامر ينزلنا، ثم يروى

فيه قول، ولم يجمع فيه مكسة، قال

هو روا اليه العلقم، وانما ليس ولا لم يجمع فيه

دعي خاصة (۳)

اس سلسلہ میں علامہ حنفی نے ”مجمع الزوائد“ میں ”تاجبني
الاجماع“ کے تحت اور روایتیں بھی نقل کی ہیں۔

سکھ کے آج بھی سچے چرچہ ہیں، چنانچہ حضرت حرار
نعت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے:

الان لم يجمع الامر في كتاب الله ولا من انبه

لالمطر ما يجمع عليه الدس وما اجمع عليه

المفسر (۴)

بہشتی قرآنی بات کو کہ جب اللہ اور سنت رسولؐ میں نہ

پیدا تو کوئی چیز کو دیکھو جس پر لوگ: لکھتے ہوں اور

مسئلہ تو اس سے بالاتر اتفاق کر رہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا مشہور قول یہ ہے کہ وہ رسولؐ
ہے کہ مسلمان جسے پیڑ پیچھیں وہ پیڑ سے ادا رہے، یا انھیں دو ہمارا
ہے، ہمارا کہ مسجون، ہمارا کہ عذاب، ہمارا کہ حسن، ہمارا کہ اسفا

امت کا شتم ہونا ہے، کیونکہ آپ ﷺ کی بات میں تو وحی کا
سلسلہ جاری تھا، جو ہم کا مصمم ذریعہ ہے، اس لئے امت کے
اجماع کی ضرورت نہیں۔

۱) ”کسی بھی ذریعہ“ سے تصور یہ ہے کہ اگر جہاں مہم ہو وہ
”کسی عامل“ دو کے ساتھ مخصوص نہیں، ہر کسی بھی جہ میں اجماع
مشہور ہو سکتا ہے۔

۲) اجماع بڑا ہی طور پر عملی ذریعہ، کام سے متعلق ہے،
لیکن امتدادی مسائل میں بھی اجماع ممکن ہے، چنانچہ حضرت ابو بکر
ؓ کی انصافیت اور خلافتِ اولیٰ کا اشتقاق غناخت وغیرہ کا ثبوت
اجماع سے ہے، اسی طرح بعض عقائد جن پر صرف خبر واحد ہی
دیکھیں، اجماع ہی کی بناء پر ان کو ہم قسماً کو درجہ حاصل ہوا ہے۔

اجماع کی حیثیت

”اجماع“ پر بعض حضرات نے قیاس اور غرض اجماع سے
استدلال کیا ہے، مگر غلطی اور غلطی حیثیت سے وہ بہت ترور ہیں، اس
سبب میں متحدہ بات اور روایات بھی پیش کی جاتی ہیں، جن میں
سے اربع ذیل آیت اور روایت شاہد اجماع کو ثابت کرنے کے
لئے سنبھلنا اور واضح ہے

۱) من يشأ الله يرسل الى كل امة رسولا من عندنا نزلنا

ووضع لهم من سبل الذم من نوله ما تولي ونفله

حکم

جہاں جہاں واضح ہو جائے کہ، دین اور رسولؐ نہ

تفاوت کر کے، علامہ مفسر کے علاوہ دوسروں کی اراد

چلے گا، ہم اس کو اس کی راہ پر بھیج دیتے۔

(۱) ابن ماجہ ۱۳۳

(۲) غریبی، باب الفتن، باب لزوم الصلوة

(۳) مجمع الزوائد، باب فی الاحصاء، یعنی من انزلہ اللہ من عندہ، اور من انزلہ اللہ من عندہ

(۴) سنن الدارمی، ص ۱۵۵

الفصل الثاني عشر (12)

بعض اہل علم کا خیال ہے کہ اس اُمت کے ظلمی پر مشفق نہ ہونے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معنوی طور پر فاصلہ ہے۔ اُمت ہے، وہاں اس کے ساتھ خود بخود کچھ نہ کی گئی۔ دوسرے تمام فقہاء مجتہدین جو مسلم اور عجم اور صحابی و بدعتی پر درجہ اعتبار سے اپنے عہد کے ممتاز ترین لوگ ہیں، انکی ناقابلِ انکار دلیل شرعی ہونا قابلِ سرفخر معصیت ہے بغیر ایک اے پر مشفق کہہ سکتے ہیں۔ اسی لئے اہل علم کا تواضعی بھیجی ہے کہ زمانہ کو جیت ہونا چاہئے۔

اجماع دلیل قطعی ہے یا ظنی؟

اجماع کے تحت جو نے کچھ بھی یہ بحث باقی رہ جاتی ہے، کہ یہ بحث قطعی ہے یا ظنی؟ اگر اجماع ہی سے یہ ثابت مطلق ہے کہ جو شخص کسی اجماع کا انکار کر دے وہ کافر ہو، تو اسلام میں باقی رہتا ہے یا کافر ہو؟ ہے؟ — ایک خطہ نظر یہ ہے کہ جو بحث قطعی ہے، اس لئے اجماع تمام اندہ شروع پر مقدم ہوگا، اس سے اختلاف کرنے والا کافر ہوگا، پھر اسے کفر اور بدعتی قرار دیا جائے گا میری نیت یہ نہ تھی کہ اختلاف میں دو قسمی اجزاء ہو جائیں اور شخص ایک اور غیر وہی کے کوئی چیز ہو، بلکہ اختلاف یہ ہے کہ اجماع کی حیثیت اصل قطعی کی ہے، لہذا اجماع، لازمی اور ملحد آدمی اور غیر کا مسلمان اس قول کی طرف ہے، بلکہ اختلاف نظر یہ ہے کہ جن صورتوں کے اجماع ہونے پر اصل علم نے اتفاق کیا ہے، وہ وہ اصل قطعی ہے، اور جس کے اجماع ہونے میں اختلاف ہے، جیسے اصناف مسکونی، یا جماعی اصل علم کے قول کے مطابق ایسا اجماع جس سے ایک دوجہد اختلاف رکھتے ہوں، اصل قطعی ہے۔ (۳)

یہ قسم اختلاف نظر ہی زیادہ درست معلوم ہوتا ہے۔ اسی لئے علامہ بزرگ بھٹو مجلس شریف نے اجماع کے کئی درجہ تائیں کیے ہیں۔ جن امور میں صحابہ کا اجماع ہو، وہ کتاب اللہ، حدیث متواتر کے درجہ میں ہیں۔ چوتھی تو کوس نے اتفاق کیا اور دوسرے میں شکار کے درجہ میں ہے اور جس مسئلہ میں پہلے اختلاف رہا اور بعد میں کسی ایک مائے پر اتفاق ہو گیا، سو درجہ واحد کے حکم میں ہے (۴) — یہی بات درست معلوم ہوتی ہے کہ ہم ہمیشہ اجماع مستتر ہونے میں اتفاق و اختلاف اور درجہ اولیٰ (۱) کے اعتبار سے جماع کے مختلف درجہ تائیں جائیں اور اسی لحاظ سے ان کا حکم ہو۔

کیا ہر اجماعی حکم کا انکار کفر ہے؟

ہمیں سے یہ بات واضح ہو چکی کہ سید جمال علیؒ کے مشرک و کفر
قرنیں اور اب تک انکا عذر و شکار کیا نہ تو ایک قوم یہ نہیں کرے کہ
انصار صرف مزہب میں سے نہ کہ حسب علم، استعداد و بصیرت میں
ملکی اندوہ و غیب العیون و غیظہ - (۵)

۱۔ ہم غزالی کی یہ بات درست سمجھتی ہے کہ اگر عبادت کی
مکمل قفل جیسے قرآن و غیرہ سے رہتی ہو، جب ہی اسی کے منکر کو کافر
کہا جائے گا، پناہ بخور مانتے ہیں :

وأنفسهم، إذا أطلقوا الكعبين فخافوا الإجماع.

أرادوا به ما نريد إلى أهل القطر من

فصل في معرفة فتاوى (١)

خلاصہ آدمی نے بھی کہا ہے کہ اجسامِ ظنی کا انکار سورج بہ بغیر نہیں ہے، ان کے نزدیک تقبیل یہ ہے کہ اگر ۱۱: ۱۲ بجے وہ مسک اسام کے مفہوم اور اس کی حقیقت میں داخل ہو، جیسے وحید و

1944 (1944-1945)

LA-2003-01, 10/20/03

(د) حوالہ: ۱۰

(۲) مکمل ہو گیا ہے۔

$$L^p(\mathbb{R}^n; d\mu) = L^p(\mathbb{R}^n; dx)$$

(٦) الشغل ٢٠٩

بھی منسوب ہے، جوہر کے نزدیک صحابہ کے اجماع کا معتبر ہونا تو متعلق علیہ ہے، لیکن اجماع کا انعقاد صحابہ پر منحصر نہیں، اس لئے کہ جن آیات اور احادیث سے اجماع کو ثابت کیا جاتا ہے، ان میں "امت" میں شامل ہیں، اس لئے صحابہ کے ساتھ اجماع کو مخصوص نہیں کیا جاسکتا۔ (۵)

تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ زیادہ تر اجماعی احکام وہی ہیں جن پر عہد صحابہ اور خاص کر عہد فاروقی میں اتفاق ہوا ہے۔

○ اس سلسلہ میں ایک سوال یہ ہے کہ اگر کوئی تابعی عہد صحابہ میں مقام اجتہاد کو پہنچ گیا ہو، صحابہ کسی مسئلہ میں متفق ہوں، لیکن وہ تابعی اس سے اختلاف رکھتا ہو تو کیا اس اختلاف کا اعتبار ہوگا، یا وہ اختلاف غیر معتبر ہوگا اور اس مسئلہ کو ایمانی تصور کیا جائے گا؟ — امام علی بن علیہ، بن ہان اور بعض اہل علم کے نزدیک اس تابعی کا اختلاف معتبر نہیں ہوگا اور جوہر فقہاء کے نزدیک یہ اختلاف معتبر ہوگا اور اس مسئلہ کو ایمانی نہیں سمجھا جائے گا، اسی بنیاد پر امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ ہدی کے جانور کا "اشعار" ایمانی مسئلہ نہیں ہے، کیوں کہ ابراہیم نخعی اس کو مکروہ قرار دیتے تھے، ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ اکابر صحابہ نے بعض مسائل میں تابعین سے رجوع کیا ہے اور ان کی رائے کی اتباع کی ہے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کوئی بات کوئی بات دریافت کی جاتی تو حسن بصری سے رجوع ہونے کا مشورہ دیتے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بعض باتیں دریافت کی گئیں تو مسروق کی طرف اشارہ کر دیا کہ ان سے دریافت کر لو، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تابعین میں سے اہل علم اور اصحابِ نظر کو خود صحابہ تکلیف امت دیتے

برسات اور عبادات، جسے تو اس کا انکار کرنے والا کہہ کر ہوگا اور اگر وہ حقیقی اسلام میں داخل نہ ہوں، جیسے خرید و فروخت کا معاملہ ہونا، اجارہ کا درست ہونا وغیرہ تو اس کا انکار کر نہیں ہوگا، (۱) — بہر حال قول راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ اجماع ہوتے یا نہ ہوتے میں اختلاف ہو، اس کے انکار پر کفر کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ واللہ اعلم

کن لوگوں کا اجماع معتبر ہے؟

جیسا کہ اجماع کی تعریف میں ذکر کیا گیا، اجماع کسی بھی عہد کے مجتہدین کے اتفاق سے عبارت ہے، اس سلسلہ میں علماء اصول کے درمیان کسی قدر اختلاف رائے پایا جاتا ہے، یہاں اس کا تذکرہ مناسب ہوگا

○ بعض حضرات اجماع میں عام کے اتفاق و اختلاف کا بھی اعتبار کرتے ہیں، لیکن یہ قول مرجوح ہے۔ (۲)

○ اگر بعض مجتہدین بدعت کے قائل اور قیاحوں تو کیا ان کا اختلاف اجماع کے ثابت ہونے میں حارج ہوگا؟ — اگر اس کی بدعت موجب کفر ہو تو اس کے اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں اور اگر کفر کے وجہ تک نہ پہنچی ہو، بلکہ جس بدعت کا ارتکاب کرتا ہے، وہ موجب تفسیق ہو تو اس کا اختلاف بھی اجماع کے منقطع ہونے میں مانع ہوگا، (۳) بعض حضرات نے یوں فرق کیا ہے کہ اگر وہ بدعت کی طرف داعی بھی ہو تو اس کا اختلاف کرنا معتبر نہیں، اگر بدعت کی بدعت نہیں دیتا ہو تو اس کا اختلاف معتبر ہوگا۔ (۴)

○ ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ صحابہ کا اجماع ہی معتبر ہے، یہ رائے اصحابِ خواہر کی ہے، شاکانی نے ابن حبان کو بھی اسی نقطہ نظر کا حامل قرار دیا ہے اور اسی طرح کا قول امام احمد بن حنبل کی طرف

(۱) الإحكام للأمدی / ۳۳۲

(۲) دیکھئے إرشاد الفحول / ۸۰

(۳) السنن للبخاری / ۳۰، الإحكام للأمدی / ۳۸

(۴) الإحكام للأمدی / ۳۸۸، إرشاد الفحول / ۸۱

انہو نقل سے متعلق ہیں، انہو نقل ہو گئے آئے ہیں ان میں قابل
 مہینہ کا شمار محبت ہے، جیسے سرِ نور۔ مئی جان کی حقدار،
 افواہ و آواز صحت کے کلمات، وغیرہ، یہی خطہ نظر علامہ باہلی کا
 بھی ہے۔ (۷)

امامیہ اور نویدیہ کے نزدیک اہل بیت کا جہاد علی الصلح
 اور جہاد ہے لیکن یہ درست نہیں۔ اہل بیت کا جہاد ہے۔ نہ صرف
 اہل بیت کا جہاد نہیں۔ (۱۰)

شیوہ حضرات "افس بیت" کے ایسے مرقعہ جنت فرما رہے تھے۔

انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت

وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ

لفظ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے معنی الم: بیت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (اور کرے) اور حق و انجیل میں پاک کرے۔

نہیں یہ استدلال اور جوہ سے غلط ہے :

دل۔ تو آیت کا پیشرو سابق تھا ہے کہ یہاں اس بیت سے
ازواج مطہرات مراد ہیں اپنا خودی آیت حسب ذیل ہے :

وقرن لی بیوٹیکن ولائبرجن بیرجہ المعتمدی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَالْحَقُّ الصَّلَاةُ وَتَمِينَ الزَّكَاةَ وَالْحَقُّ الصَّلَاةُ

ووسولك (أحمد، ١٩٩٧)

دوسرے "رزمیہ" کا منہم یہ ہے کہ سوشلزم کو ان کی سے محفوظ رکھیں گے، نہ یہ کہ جمہوری خطا اور غلطی بھی ان سے سرزد نہ ہوگی۔

سی طرح بعضی حضرات نے غنیمہ راشدین و حضرات

تھے۔ اس لئے ان کے اختلاف کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا ان کے اختلاف رائے کے ساتھ اجماع کا تحقق نہیں ہو سکتا۔ [۱]

۱) امام کاغذ کی طرف یہ بات منسوب ہے کہ وہ صرف علی
ہدیہ کے اہل خانہ کو امام کاغذ قرار دینے سے منع اور صرف اسی کو امام کاغذ
منصف ہونے کے لئے کافی سمجھتے تھے، تاہم بعض حضرات نے نقل کیا
ہے کہ امام نے کئی بار فرمایا: — سید بن سید، عمر و بن زید،
قاسم بن محمد بن ابی بکر، عابد بن زید، ابی ثابت، داؤد بن عبد الرحمن
بن عاص، حارث بن ابی ربیع، عابد بن عبد بن عتبہ بن مسعود، قاسم بن
— کے اہل خانہ کو امام کاغذ کے اختلاف کو ظاہر کر کے، ایسے
تھے۔ (۲)

لیکن امام باکیت کی طرف اس نسبت کو حقیق یا غلط نہ مانے کے لئے فراموش ہے۔ چنانچہ جو کچھ ابو یوسف اور یوسف رازی، قاضی ابو یوسف اور قاضی جو کچھ جو کچھ کہے ہیں۔

اُنکی بناء نے امام مالکؒ کے اس قول کی مختلف توجیہات کیا ہیں، بعض حضرات کا نقطہ نظر یہ ہے کہ اس کا مقصد صرف اہل قدر ہے کہ اہل حدیث کی روایت کو اوروں کی روایت پر ترجیح حاصل ہوگی، بعض حضرات کہتے ہیں کہ ہمارا اہل حدیث سے اندھا سحاب مر د ہے، ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ اہل حدیث سے احباب کلماء مر د ہے، ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ اہل حدیث کے افعال پر عمل کرنا بھتر ہے لیکن ان کی کمال اللہ ابھی ممنوع نہیں (۵۰)۔ — قاضی صاحب اب مانگتی رائے یہ ہے کہ خواص و استدلال سے متعلق ہیں جن میں نہ مانگنا اجازت اہل حدیث کو بحث جس سامنے، لیکن جو

(١) إرشاد الفضل، ص ٨١. الإحكام لم يردى ٢٠٠٢

(۳) مکے السبعون للعزائم

(٥) الإحصاء الأموي

٨٣

(۶) حکام الامم علیہم السلام

(٢) مانتبه المعمول للدكتور منصف حسن فيروز *

(4) ١٥٠٠ الفصحى ١٥٠٠

فقہین کے اتفاق کو اجماع کے لئے کافی سمجھا ہے، امام احمد اور حنبلی میں قاضی ابو ہازم کی طرف اس کی نسبت کی گئی ہے، لیکن اکثر اہل علم کے نزدیک اجماع کے لئے یہ کافی نہیں، بلکہ کسی صحابی کو اس رائے سے اختلاف ہو تو اجماع منقطع نہیں ہوگا۔ (۱)

کیا اکثریت کا قطع نظر اجماع ہے؟

اگر کسی مسئلہ میں اکثریت کی رائے ایک ہواد پر کوئیوں کی رائے اس کے خلاف تو اس اختلاف کا اعتبار ہوگا یا نہیں اور اس مسئلہ کو اجماعی سمجھا جائے گا یا اختلافی؟ اس میں بھی مختلف نقطہ نظر پائے جاتے ہیں، ابی جریر طبری، ابو بکر رازی، معتزلہ میں امام حسین طیلو اور ایک روایت کے مطابق امام احمد میں جمل کے نزدیک کچھ لوگوں کا اختلاف اجماع کے منقطع ہونے میں مانع نہیں ہوگا، اور جمہور کے نزدیک اجماع کے لئے ایک حد کے قیام مجتہدین کا اتفاق ضروری ہے، اس لئے اگر ایک دو شخص کو بھی اختلاف ہو تو اجماع منقطع نہیں ہوگا، (۲)۔ یعنی امام غزالی اگر ایک طرف تین اشخاص ہوں اور دوسری طرف تین برابر، شب بھی اجماع منقطع نہیں ہوگا، (۳)۔ جمہور کی رائے قوی ہے، لیکن اگر اجماع کو اس ارشاد نبوی ﷺ کی بنیاد پر دلیل شرعی مانا گیا ہے کہ ”مجھ کی امت غلطی پر مشفق نہیں ہوتی“ اور امت کا لفظ پوری امت کو شامل ہے نہ کہ امت کے بعض افراد کو۔

کیا اجماع کے لئے کوئی تعداد متعین ہے؟

اجماع کے لئے کیا کوئی تعداد بھی متعین ہے؟ اس مسئلہ میں اہل علم کے درمیان اختلاف رائے ہے، ایک قطع نظر یہ ہے کہ ہر دور کے مجتہدین کا کسی بات پر متفق ہونا اجماع کے منقطع ہونے

کے لئے کافی ہے، یہی جمہور فقہاء کا قطع نظر ہے، دوسرا قطع نظر یہ ہے کہ اس رائے سے اتفاق کرنے والوں کی تعداد اتنی کثیر ہو کہ وہ سب کا غلطی پر اتفاق کر لینا ناقابل تصور ہو، یہ امام غزالی کی رائے ہے، (۴) امام غزالی کا رجحان بھی اسی طرف ہے، (۵)۔ جمہور کی رائے قوی ہے کہ کسی کہ برادر میں اسے مجتہدین کا فراہم ہونا کہ ان کی تعداد درجہ و ترازو پہنچے مستبعد ہے، لہذا ہر جہ کے ادارہ میں اجماع کا قیام ضرور ہونا چاہیے۔

کیا مجتہدین کے لئے ان کے عہد کا گذر جانا ضروری ہے؟

انسان کی آراء میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور مجتہدین بہت سے مسائل میں ایک رائے قائم کر کے بعد دوسری رائے کی طرف رجوع کرتے ہیں، اسی وجہ پر یہ سوال پیدا ہوا کہ اگر کسی دور میں مجتہدین نے ایک رائے پر اتفاق کر لیا ہو تو چوں کہ رائے سے رجوع کرنے کا امکان باقی ہے، اس لئے ان مجتہدین کا عہد گزر نہ گئے کے بعد اس کا اجماع سمجھا جائے یہ ابھی سے اسے اجماع تصور کیا جائے؟۔ اس مسئلہ میں تین اقوال ذکر کئے جاتے ہیں:

پہلی یہ کہ اس عہد کا گزر جانا، (افترض مصر) ضروری نہیں، — رائے جمہور فقہ و اکثر خلیفہ و شوافع، اشاعرہ اور معتزلی ہے۔

دوسری رائے یہ ہے کہ اس زمانہ کا گزر جانا ضروری ہے یہ رائے امام احمد بن حنبل اور ابی بکر بن فہم کی طرف منسوب ہے۔ تیسری رائے یہ ہے کہ اگر اجماع قائم مجتہدین کی مصراحت سے منقطع ہوا تو اس عہد کا گزر جانا ضروری نہیں اور اگر کچھ لوگوں

(۱) الاحکام لأحمدی ۱/۲۱۶

(۲) الاحکام لأحمدی ۱/۲۱۷

(۳) الاحکام لأحمدی ۱/۲۱۸۔۲۱۹۔۲۲۰

(۴) المسعودی ۱/۲۱۸

(۵) المنقول ۱/۲۱۸

ہے۔ ۱۱۔

یہ ۱۱ فرقہ نظر نہ آیا، تو قیام معلوم ہوتا ہے جیسا کہ امامت
ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے میں پہلے اختلاف تھا، پھر حضرت علی رضی اللہ
عنه کے بعد اختلاف ہو گیا، امام ولید رضی اللہ عنہ کے فروخت کے مسئلہ
میں صحابہ جہت کے درمیان اختلاف تھا، تاہم ان کے درمیان میں
کے نام نہ ہونے پر اتفاق ہو گیا۔ ملندہ رقم

ایک رائے پر اتفاق کے بعد اختلاف رائے پر اتفاق

اس رائے سے متعلق اس رائے پر بھی اصولی بحث ہے کہ
ایک رائے پر اتفاق ہونے کے بعد بھی ایمان کی تکلیف رائے پر
بھی اور حاکم معتقد ہو سکتا ہے؟ اس کی دو صورتیں ممکن ہیں، ایک یہ
کہ جن لوگوں نے پہلے از حد یہ رائے قبول کر لی تھی حضرت نے بعد میں
پر اتفاق رائے اور یہ قرار دیا کہ وہ جن حضرات کے نزدیک ایمان کی
تعمیم کے لئے اتفاق کرنے والوں کی وفات ضروری ہے، ان
کے نزدیک یہ بھی اتفاق ہو گیا، اتفاق کی یہی بات ہے، ان کے
کے انھیں رائے پر اتفاق کو لیتے ہوئے ہر آدمی اور جن حضرات نے
نزدیک ایمان کے لئے ان حضرات کی وفات (توقیع مصر) ضروری نہیں
تھی، ان کے نزدیک آپ اس لئے ہر شخص رائے پر اتفاق
کرنے کا اعتبار نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ پہلی رائے پر اتفاق کرنے والے
ایک عہد کے ہوں اور دوسری رائے پر اتفاق کرنے والے
دوسرے عہد کے ہوں، اور اتفاق درست نہیں، جب پہلی رائے
پر اتفاق ہو چکا ہے تو دوسری عہد کا تسلیم ہو گیا، بلکہ وہ اس
الوجہ سے اتفاق ہو گیا کہ اختلاف تو اس کا کیا کرے۔ ۱۲۔

نئے صورتوں میں رائے کا ہر کسی کو اور نہ حضرت نے کوئی اختیار
کیا ہو تو اس عہد کا ختم ہونا ضروری ہے، اس کو قطعاً حدیث نے ترجیح
دی ہے۔ ۱۱۔

ایک فرقہ نظر امام جوینی کا تقاضا کیا کہ ہے کہ اگر ایمان کی
مندانہ اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے تو حضرت نے وفات پانچ
کے بعد ہی اسے ایمان قرار دیا، اگر کسی کی جیسا کہ پہلے
تصدیق ہوئے بعد کا لازم تھا، تو ضروری نہیں، لیکن یہ ضروری ہے
کہ اس پر ایک طویل عرصہ گزار جائے۔ ۱۲۔

اختلاف کے بعد اتفاق

اگر کسی مسئلہ میں اہل علم کے درمیان پہلے اختلاف رہا ہو
پھر اس مسئلہ میں رائے پائی جاتی ہو، بعد کے عہد میں مجتہدین
کے ایک رائے پر متفق ہو جائیں تو کیا اختلاف رائے کے بعد
اتفاق ہو جانے سے جہاں متفق ہو جائے گا؟ — اس میں
اختلاف ہے، جتنا صحابہ کے درمیان کسی مسئلہ میں اختلاف تھا،
تاہم ان کے ایک رائے پر اتفاق کر لیا تو ایسی صورت میں کہ یہ بھی
کا متفق ہو جانا اتفاق کہلاتا ہے، اگر اس میں دونوں طرف سے اتفاق
ہو جائے، امام محمد بن حنفیہ، ابو حنیفہ وغیرہ، امام
خوافی، ابو بکر میر فی، رحمہم اللہ، اصول کیسے ہیں کہ اس سے اتفاق
معتقد نہیں ہو گا اور اختلاف رائے کے بعد جن لوگوں میں سے
نہیں بھی رائے کو اختیار کرنے کی گنجائش ہوگی، وہ جب کہ بہت
سے فقہاء و موافقی، فقہائے معتزلہ کے نزدیک ایمان معتقد ہو جائے
گا، ۱۳۔ اور انہیں ہماری رائے کو لوگوں کا قول قرار دیتے
دعا جہاد اکثر الناس رائے اور ایک فرقہ نظر، فقہائے اراکین کا

۱۱) المستدرک ۱۲۱

۱۲) الإجماع ۱۲۱

۱۳) الإجماع للأئمة ۱۲۱

۱۴) الإجماع ۱۲۱

۱۵) إجماع الفقہ ۱۲۱

۱۶) إجماع الفقہ ۱۲۱

۱۷) إجماع ۱۲۱

اجماع سکونی

اجماع کسی طریقہ پر منفق ہوتا ہے؟ اس اعتبار سے اس کی دو صورتیں ہیں۔ اجماع سرحدی اور اجماع سکونی۔ اجماع سرحدی یہ ہے کہ تمام مجتہدین تحریری طور پر یا ذہنی صریح عبارت میں یا شرعاً کسی رائے کی سرحدت کر دیں، جو لوگ اجماع کو جنت مانتے ہیں ان کے نزدیک اجماع سرحدی کے جنت ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔

اجماع سکونی سے مراد یہ ہے کہ بعض مجتہدین تو قول یا فعل کے اربعہ احوال کا مکمل رد کریں اور بقیہ حضرات جس سے واقف ہوئے اور خود فکر کی مناسب جہت سے ملنے کے باوجود حکمت اختیار کریں (۱)۔ اجماع سکونی کے مستحکم ہونے یا نہ ہونے میں اہل علم کے دو بیان اختلاف ہے، علامہ شافعی نے اس سلسلہ میں بارہ اقوال ذکر کیے ہیں (۲) اور قول زیادہ مشہور اور اہم ہیں، ایک یہ کہ اس سے اجماع منقطع نہیں ہوگا اور نہ اس طرح کا اتفاق جنت شرعی سمجھا جائے گا، بقول امام غزالی، امام رافعی، علامہ آملی یہ امام شافعی کا قول جدید ہے، علامہ جرجانی نے اسے فقہ شافعی کا قول ظاہر قرار دیا ہے، اسی کے قائل اصحاب نقاہر بھی ہیں اور بعض احناف کا بھی یہی نقطہ نظر ہے۔ (۳)

دوسرا قول یہ ہے کہ یہ بھی اجماع ہے اور جنت شرعی کا وجہ رکھتا ہے، اس کے چھل اکثر احناف، بعض شافعی اور امام احمد بن حنبل ہیں (۴) امام غزالی کا رجحان یہ ہے کہ اگر کوئی قریب اس بات پر مجبور ہو کہ جن فروع میں سے امر احسن اچھا رائے ظاہر نہیں کی

جس وہ بھی مانے یا نہ مانے، تب یہ اجماع تصور ہوگا۔ (۵) حنفیہ کے یہاں بھی اجماع سکونی کے مستحکم ہونے کے لئے چار شرطیں ہیں، اول یہ کہ جن لوگوں نے حکمت اعتبار کیا ہے، ان سے صراحت یا اشارت اس رائے کی موافقت یا مخالفت ثابت نہ ہو، دوسرے انھوں نے اسی رائے سے واقف ہونے اور خود فکر کی مناسب مدت خود چارنے کے باوجود خاموشی اختیار کی ہو، تیسرے وہ مسئلہ اجتہاد کی نوعیت کا ہو اور اسی میں اجتہاد کی گنجائش ہو، چوتھے جن لوگوں نے شکوت اختیار کیا ہے، دوسرے اجتہاد کو پہلے ہوئے لوگ ہوں۔ (۶)

حنفیہ کے نزدیک اگر اجماع سکونی کے ساتھ کوئی قریب موجود ہو جس سے معلوم ہو کہ بقیہ حضرات کا خاموش رہنا اس سے اتفاق کی بناء پر ہے تو ان کا وجہ اجماع سرحدی کا سامنا ہوگا، جیسے کہ حضرت ابو بکر کھٹھنے نے انھیں مذکور سے جہاد کیا، اور تمام کھٹھنے نے اسی پر سکوت اختیار کیا اور اگر یہ قریب موجود نہ ہوتا تو اجماع کا وجہ اجماع سرحدی سے نہ ہوگا۔ (۷)

کیا پہلوؤں کے مقابلہ کسی نئی رائے کا اعتبار اجماع کی خلاف ورزی ہے؟

اجماع سے متعلق ایک اہم مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں پہلے وہ قول روایے ہوں تو اب بعد میں آنے والوں کے لئے انھیں دونوں میں سے کسی ایک کی اتباع ضروری ہوگی، یا ان کے لئے گنجائش ہوگی کہ ان دو کے علاوہ کوئی اور رائے قائم کریں؟ — اس سلسلہ میں تین نقطہ نظر پائے جاتے ہیں :

(۲) دیکھئے ارشاد ہندول ۸۵ ۸۶

(۳) الإجماع للأملی ۳۱۲

(۴) دیکھئے مواہج الرشد ۳۳۲/۲

(۱) المدخل إلى علم أصول الفقه لادو البیسی ۳۵

(۲) ارشاد ہندول ۸۳، الإجماع للأملی ۳۱۲

(۳) دیکھئے النعمول ۳۱۸

(۴) دیکھئے مواہج الرشد ۳۳۲/۲

ضروری قرار دیا جائے اور بعض میں نیت کو ضروری قرار نہیں دیا تو یہ
حکلی دونوں سزا کے مکمل طور پر معافی نہیں ہے، لہذا اس میں ایک
حد تک نیت ضروری قرار دینا سببہ الناس کی تائید ہے اور ایک حد تک
نیت ضروری قرار نہ دینا ائمہ کی اس رائے پر صورت درست
ہوگی، علامہ مدنی نے اسی کو ترجیح دیا ہے (۱)۔ ائمہ حنفیہ کا یہ موقف
مستحسن کی آیت پر صورت درست قرار دینا شریعت کا یہ موقف اسی طرف
ہے، ————— دیکھ کر قرآنی مسنون ہوتی ہے، کیونکہ جب کسی عہد
شرعیہ اور ادارہ پر اتفاق ہو گیا، اب اس کی حیثیت "سکین لموتین"
(موتین کے طریقہ) کی ہو گئی، لہذا آئندہ اس کی مخالفت کو اس
ساتھ سے انکار کرنے کے مترادف ہوگا، لہذا اس میں ہماری معتزلی
(ستوی ۱۶۷ھ) اسے اس میں تمسک سے بھٹک کر کہے۔ (۱)

نیا اجماع کا تحقق صرف احکام سے ہے یا دلائل سے بھی؟
اجماع نے اہل مشائخہ بحث پر بھی کیا گئی ہے کہ اگر کسی
عہد میں کسی آیت کی ایک تفسیر کی گئی ہو، کسی حد تک کا ایک منہج
ضمین کیا گیا ہو، کسی شخص کی کوئی خاص صفت قرار دی گئی ہو تو کیا
آئندہ اسے اسے اہل مجتہد کو اس آیت کی دوسری تفسیر اس حد تک کی
دوسری تفسیر پاس کھم کو کوئی اور صفت ہمیں کرنا درست ہوگا؟ —
اس مسئلہ میں تفصیل یہ ہے کہ بعد از مجتہد نے جو تفسیر وضع کی ہے،
اگر پیوستہ اسے اسے لازمہ اور درست قرار دیا ہو تو یہ ہمارے
نا درست و معتبر ہوگا، اگر اس رائے کو بھی صحیح قرار دیا گیا ہو تو وہ
اجتہاد درست ہوگا، اور اگر کسی سے حکومت اختیار کیا گیا ہو اس
صورت کے بارے میں آئینہ نظر نگریہ ہے کہ اب بھی تفسیر
قرآنی یا تفسیر نبوی صحت ضمیمہ کرنا درست نہیں (۲)۔ لیکن مجتہد کے

اولیٰ یہ کہ تفسیر کے واسطے قائم کرنا درست نہیں ہوگا، کیوں کہ
گویا ان دو مختلف آدمیوں کی اختلاف اجماع ہو چکا ہے، علامہ مدنی نے
لکھا ہے کہ یہ مجتہد کا قول ہے، (۱)۔ اجماع ان کی گنجائی کو اختیار
کیا ہے اور لکھا ہے کہ تفسیر کے واسطے قائم کرنا فرق اجماع ہے، لیکن
اجماع فقہی کا اظہار ہے، (۲)۔ اجماع اہل طیبہ و طہریں اور اہل
عمران اور دوسرے مسلمانین کی بھی ہو سکتا ہے اسے اور امت مسلمہ
نے اسی کو مجتہد کا قول قرار دیا ہے۔ (۳)

دوسرا قول جو اجماع ہے اس کے واسطے کہ اس کی حیثیت اجماع
کی نہیں ہے، لیکن یہ بیان اور اس واسطے کہ بعض مسائل میں یہ صواب
خواہر ہے یہ رائے قوی ہے، خاص طور پر اس رائے کو اہل طہریں کی
طرف اس کی نسبت کی ہے، لیکن اس پر لازم کو اس نسبت سے
اختلاف ہے۔ (۴)

تیسرا فقرہ نگریہ ہے کہ اگر یہ تیسرا قول ان دونوں کے مکمل
طور پر معافی نہ ہو بلکہ ایک حد تک یہ قول، ایک حد تک دوسرے
قول سے موافقت رکھتا ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، مثلاً آیت
قول یہ ہے کہ مجتہد صحت رکھتا ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، مثلاً آیت
قول یہ ہے کہ مجتہد کی تمام صورتوں میں نیت ضروری ہے، اور
قول یہ ہے کہ بعض صورتوں میں ضروری ہے اور بعض صورتوں میں
ضروری نہیں تو یہ درست نہیں ہوگا، اور اسے اجماع کی مخالفت دینی
(خرقی اجماع) تصور کیا جائے گا، لیکن اگر کسی عہد کے مجتہدین میں
سے بعض طہریں کی تمام صورتوں میں نیت ضروری قرار دینے
ہیں اور بعض کی صورت میں بھی نیت ضروری ہونے کے مکمل نہیں
ہیں، اب اس عہد کے بعد کوئی مجتہد بعض صورتوں میں نیت کر

(۱) آئینہ نظر نگریہ ۲۱۰

(۲) لہذا، الفصل ۸۰

(۳) دیکھ کر کتاب التفسیر فی سبوا، صفحہ ۵۵۰، ص ۵۵۱، ص ۵۵۲، ص ۵۵۳

(۱) آئینہ نظر نگریہ ۲۱۰

(۲) ارسا، الفصل ۸۰

(۳) آئینہ نظر نگریہ ۲۱۰

(۴) ارشاد، الفصل ۸۰

دور میں امام و اہل باندگی کی خرید و فروخت کے ناجائز ہونے پر اجماع، اس کے جوت ہونے میں اختلاف ہے، عام طور پر حنفی، شافعی اور حنبلیہ خبر واحد کو بھی اجماع کے ثبوت کے لئے کافی سمجھتے ہیں، (۲) ابو حنین بصری معتزلی نے بھی اسی کو ترجیح دیا ہے، (۵۱) قاضی ابوالحسن نادر دینی اور امام الحرمین کا بھی یہی نقطہ نظر ہے، (۵۰) بعض حنفیہ و شوافع اور امام غزالی اسے خبر واحد کے درجہ میں رکھتے ہوئے دلیل عقلی کا درجہ دیتے ہیں۔

احتیاطی تعبیر

بعض اہل علم احتیاطاً اس طرح کی تعبیر اختیار کرتے ہیں کہ مجھے غلام مسئلہ میں کسی اختلاف کا علم نہیں، لا علم فیہ علوہا، یوں تو اس طرح کی تعبیر مختلف اہل علم کے یہاں ملتی ہے، لیکن خاص طور پر امام احمدؒ کے یہاں اس طرح کی عبارت کثرت سے پائی جاتی ہے، بعض حضرات کی رائے ہے کہ اگر کوئی مجتہد جو اجماع یا اختلافی احکام سے واقف ہے، ایسا کہے تو یہ اجماع سمجھا جائے گا، لیکن تحقیق کے نزدیک یہ درست نہیں، اب دیکھئے کہ امام مالک نے مدعی علیہ کے قسم سے انکار کے بعد مدعی پر قسم لوٹانے کا ذکر کرتے ہوئے متواتر میں لکھا ہے کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، حالانکہ صحابہ میں حضرت عثمانؓ، حضرت ابن عباسؓ اور بعد کے لوگوں میں امام ابو حنیفہؒ اور ابن ابی لیلیٰ وغیرہ کو اس سے اختلاف ہے، اور ان کے نزدیک اگر مدعی علیہ قسم کھانے سے انکار کر جائے تو مدعی پر قسم نہیں لوٹائی جائے گی، اسی طرح امام شافعیؒ نے فرمایا کہ کم سے کم تین گواہوں میں زکوٰۃ ہے، میں اس بار سے میں کسی اختلاف سے واقف نہیں، حالانکہ بعض فقہاء ماوراء النہر پر قیاس

نزدیک اس میں کچھ حرج نہیں، کیوں کہ اجماع کا تعلق احکام سے ہے نہ کہ دلائل سے اور آیات و احادیث کی تفسیر و توضیح نیز علموں کے استخراج و استنباط کا تعلق دلائل سے ہے۔ (۱)

نقل کے اعتبار سے اجماع کی قسمیں

اجماعی احکام کی نقل و روایت کے اعتبار سے فقہاء نے دو قسمیں کی ہیں: (۱)

اول اجماع پہ نقل متواتر، یعنی جس عہد میں اجماع ہوا ہے، اس عہد سے آج تک اتنی بڑی جماعت اس کی نقل ہو کہ یہ ظاہر محسوس پران کا اتفاق ممکن نہ ہو، اس کے ثابت و معتبر ہونے پر وہ تمام لوگ متفق ہیں، جو اجماع کو دلیل شرعی مانتے ہیں، جیسے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت اور عائشہؓ زکوٰۃ سے جہاد کے درست ہونے پر اجماع۔

اس سلسلہ میں ایک اصطلاحی اختلاف یہ ہے کہ اگر صحابہ کے دور میں اجماع ہوا ہو اور تو اتر سے ثابت ہو تو اسے "اجماع متواتر" کہتے ہیں اور اگر عہد صحابہ کے بعد کوئی اجماع منقطع ہو اور تو اتر کے ساتھ متصل ہو، تو اسے حنفیہ "اجماع مشہور" کا نام دیتے ہیں، اجماع متواتر واجب العمل بھی ہے، اور واجب الاعتقاد بھی، گویا وہ حکم قرآنی کے درجہ میں ہے، اس لئے اس کا انکار کفر ہے اور اجماع مشہور حدیث مشہور کے درجہ میں ہے، اس سے علم طہارت حاصل ہوتا ہے، اس پر عمل کرنا واجب ہے، جو انکار کرتا ہو، اسے مگر اور قرار دیا جائے گا، لیکن عظیم نہیں کی جائے گی، (۳) لیکن اس طرح کے اجماع کی شایہ ہی کوئی عملی مثال مل سکے۔

تیسری صورت اجماع اہل خبر واحد کی ہے، مثلاً تابعین کے

(۲) کتاب المعتد فی اصول الفقہ ۵۳۲/۲

(۳) الاحکام للامامی ۳۶/۳۱

(۶) ارشاد العمول ۸۹

(۱) دیکھئے کتاب المعتد ۱۶۲/۲-۱۶۳-۱۶۴ الاحکام للامامی ۳۶/۳۱

(۳) فوائد الرحموت ۲۶۶/۲-۲۶۷-۲۶۸ سور الانوار ۲۲۲-۲۲۳

(۵) کتاب المعتد ۵۳۲/۲

یہ جہد کا قطع نظر ہے۔ شہداء الامم کو خود برائی اور نیک جہد
پہننے کے یہاں قیاس مندرجہ بالا نہیں ہو سکتا۔ (۱۰)

ایمان سے موجود اور ورہیں

یہ بات گذر چکی ہے کہ ایمان امر محمدی کا مستتر ہے۔ وہ
سال یہ ہے کہ یہ ۱۰۰۰ سال میں ایمان جیسے نام داخل شری سے
مستفاد کی کیا صورت ہے؟ — اس سلسلہ میں رقم الخروف
اجتہاد کے ذیل میں یہ بات لکھ دیا ہے کہ مجتہدین مطلق کے علاوہ
مجتہد کے محض وہ رہ چکے ہیں، جیسے مجتہدین امر رسد اور مجتہدین
الہامی، اس نوع کے مجتہدین ہزاروں میں پیدا ہوئے ہیں اور یہ
ہوئے و ہوتے۔ اسی طرح اجتہاد کی ایک خاص شرح تحقیق مندرجہ
یعنی احکام شرعی کی تحقیق کا سلسلہ قیاس تک جاری رہے گا جیسا کہ
اس دائرہ میں رہتے ہوئے آج بھی ایمان کا تحقیق ہو سکتا ہے۔ دیگر
مواضعات اور جاری کے ذریعہ کی کثرت اور امت سے آج
پوری دنیا کو ایک گاؤں میں تہہ پہلی کر کے رکھ دیا جائے گا جیسا کہ
تحقیق مکمل اور علاقوں میں فقہی تنظیمیں اور ادارہ ان کے قیام
نے اہل علم کو ایک دور سے اختلاف کو مٹا کر ایمان ہے۔ وہ
ایک دور سے کے نظریہ سے واقف ہوئے لیکن آسمان ہو گیا ہے۔
اس لئے موجودہ حالات میں ایمان جیسی ہم اہل شری سے
استفادہ کر رہے ہیں جیسا کہ اور دور میں بھی تھا۔ وہ عالم اسلام کے
اہل علم و فہم کو نہ پروردگار کا ہے۔

اجماعی اور اختلافی مسائل پر اہم کتابیں

اہل علم نے کام چھوڑا ہے جس سے جیسا کہ علم فقہ ہے کہ ان
مسائل پر فقہاء کا اتفاق ہے اور ان مسائل میں فقہاء نے درمیان
اختلاف جواب دہ کیا ہے۔ اہل علم کو یہ بات کہانی ہم جی

کرنے سے گئے ہیں۔ ان کو وہ سب ہوئے کاغذ یا کتب
قرآن میں ہیں۔ ان کے لئے جیسا کہ "لا حول ولا قوت الا باللہ" (۱۱)
(ہمیں اس بارے میں کوئی اختلاف ہے واقف نہیں) کی تعبیر سے
ایمان ثابت نہیں ہوتا۔ (۱۲)

مسند اجماع

یہ بات ظاہر ہے کہ پوری امت کا کسی رائے پر متفق ہونا
ایک غیر معمولی واقعہ ہے۔ اس سے ضرور ہے کہ کسی دلیل عقلی کے
ان سب کو ایک رائے پر متفق کیا ہو گا۔ خواہ یہ دلیل قرآن کی کوئی
آیت ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد ہو یا کوئی اور شے؟
اسی کو سند دینا شروع کیا ہے۔ لیکن لوگوں کو یہاں سے کہ احادیث کے
لئے کسی حد تک ضرورت نہیں۔ لیکن جیسے سے نزدیک اجماع کے
لئے کسی حد تک ضرورت ضروری ہے۔ مسند زہری و کتاب
امہدوکی یا سند رجال یا ان دونوں سے لکھا گیا ہو قیاسی مثلاً
"بدھ" (یعنی اور کوئی) کے علاج میں ہے۔ اور ان کی بنیاد قرآن
کی آیت حرمت علیکم مہلکم ہے۔ انہوں نے جدت ہی
انہما کی دلیل ہے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تقریر سے پہلے کھانے کی چیز کو فروغ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ
مطرحین مختلف راہنمون میں آیا ہے۔ دینا ہی تقریر سے پہلے دینا۔ میں
خود ان کی مخالفت پر امت کا اجماع ہو چکا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ
عزیز علیہ وسلم نے جو چیزیں میں سزا دینے فرمائی ہیں۔ ان میں شہر میں
چال گاڑ کر نہیں ہے۔ لیکن ان میں وہ شہر یا قیاس کرتے ہوئے
چال میں ہو گا۔ سزا دینے پر کتا۔ کتا کا تعلق ہے۔ لیکن مسند
میں مسند میں جیسا کہ ہے۔ یہ تہہ چھ مسند ہی کی بنیاد پر مسند نے جی
قرآن کے مسند پر اجماع و اتفاق کیا تھا۔

- ۱۔ رحمة الامة على اختلاف الامة
ابو عبد الله محمد باقر
۲۔ السبل الجوار
علامہ محمد بن علی شافعی (متوفی ۳۲۵ھ)
۳۔ کتاب الفقہ علی المذاهب الاربعہ
شیخ عبد الرحمن ابویونی (متوفی ۱۸۰۱ھ)
۴۔ الفقہ الاسلامی وادلہ
شیخ ابوہریرہ زحیلی مدظلہ اللہ
۵۔ العیون الکبریٰ
امام عبد الوہاب شہرانی (متوفی ۸۵۱ھ)

اجتہاد

- ”اجتہاد“ معنی کسی فنی کے ایسے مجاہد ہونے سے ہیں کہ اس میں یکساں طور پر دو مختلف معنوں کا احتمال اور اس میں سے ایک معنی کو ترجیح دینی جائے۔ اس کا علم یہ ہے کہ جب غمہ کسی دلیل اور قریب سے اس کا ہی معلوم مضمین اور واضح نہ ہو جائے۔ اس پر عمل کرنے میں توقف اور انتظار سے کام لیا جائے۔ ۱۔
مجلس کی وضاحت اور بیان کے مختلف ذرائع ہیں۔
عسائی نے اس کی چھ صورتیں ذکر کی ہیں۔
(۱) قول کے ذریعہ: چند فقرات کے بعد کے آخر میں احکام کی تصریح آپ ﷺ نے اپنی زبان میں قرآن سے نہ کی ہے۔
(۲) دوسرے افعال جیسے قرآن کا منہ نماز مجلس سے۔
”الطہم طعنوا“ آپ ﷺ کاٹنے اچھے محل کے ذریعہ اس کو اس فرمایا: ”صلوا کما وابتعوا اسلی“۔
(۳) تیسرے قریب اور نوشتوں کے ذریعہ جیسے رکوع کا تم

کہ کون سے احکام جماعی اور اتفاق ہیں اور اختلافی احکام میں جوقت عدلی کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ کیوں کہ جن فقہاء مجتہدین کی اتباع و امت کے سوا مطلقہ کا اتفاق رہا ہے ان کی قراءت سے باہر نکل جانا فقہاء کے خلاف نہیں ہے اور اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ یہ غروہ و انہ میں اس شخص اور ان کے شیعاں کے ذمہ نہیں آتا ہے۔
اللہ تعالیٰ اور انسانی احکام سے مطابقت میں وہ جن میں غامض طور پر قیاس نہیں

- ۱۔ کتاب الاحصاء
علامہ ابوہریرہ مدنی (متوفی ۳۲۸ھ)
۲۔ موصوۃ الاحصاء
امام ابوہریرہ مدنی (متوفی ۳۲۸ھ)
۳۔ معنی او صیغہ
مجلس کیوں میں فقہاء کے متعلق یہ اور مختلف لفظوں میں لکھے گئے ہیں اور لکھنے کا اہتمام کیا ہے ان میں سے چند اہم علیہ نہ لکھیں اس طرح ہیں
۴۔ اختلاف الفقہاء
امام ابوہریرہ مدنی مدنی (متوفی ۳۲۸ھ)
۵۔ اختلاف الفقہاء
امام ابوہریرہ مدنی مدنی (متوفی ۳۲۸ھ)
۶۔ المعنی
علامہ ابوہریرہ مدنی مدنی (متوفی ۳۲۸ھ)
۷۔ حلیۃ العلماء
علامہ سیف الدین شافعی (متوفی ۵۰۵ھ)
۸۔ الإصحاح عن معانی الصحاح
علامہ ابوہریرہ مدنی مدنی (متوفی ۵۰۵ھ)
۹۔ ہدایۃ المصنف
علامہ محمد بن احمد بن رشد مدنی (متوفی ۵۰۵ھ)

ساری بہار و فصل ان ہی کے نام سے ہے، بلند عمارت عمارتیں ہوں، صاف ستھری سڑکیں ہوں، یادیں بات کے سبز و زار کھیتیں اور بل کھاتی ہوئی نیویں، سب کو ان ہی کے غول دہین اور قوت بازو سے نڈالتی ہے، یہ بھی عجیب قسم غریبی ہے کہ موٹی ترٹی اور خوشحالی میں سب سے کم حصہ مزدوروں کو ملتا ہے، حالانکہ وہ سب سے زیادہ دھان کے حقدار تھے، یہاں اس بات کی دعادت کر دی کہ من سب ہوئی کہ جب ہم مزدور کا لٹکا پونے ہیں تو اس سے صرف دو پٹاٹیں ملتی ہیں، اس میں ۵۰ روپے جو سامان کھنوں اور مشینوں کے کام کرتا ہے، بلکہ وہ ملازمین بھی مراد ہوتے ہیں جو کھیت پر مٹنے یا دوسرے مقامی کے کام کرتے ہیں۔

اسلام نے دوسرے شعبہ بنے زندگی کی طرف اس باب میں بھی تفصیل اور واضح ہدایت دی، جن میں آج اور مزدوروں کی کے حقوق کی رہنمائی ہے اور امتثال و تہذیب ہے۔

مزدوروں کی اہمیت

سب سے پہلے تو اسلام نے مزدوروں کو ایک بلند مقام اور منصب کا درجہ قرار دیا، جو عام طور پر اس طبقہ کو کمتر اور خیر مراد مانا جاتا تھا۔ جواب تک باقی ہے — کیا ان کی آپ ﷺ نے فرمایا

ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے — تمہارا دل اور ماہر تک حضرت شعیب علیہ السلام کی مزدوری کی۔ (۱)

یہ حدیث روزی کی حدیث میں مذکور ہے، کاوش کو محمد اللہ پر ہے ایک سال امام ہنادان کے ساتھ جہاد سے افضل قرار دیا (۲)

یہاں چھوڑ کر بیچے، اس باب اور خود واقعی حکایت کے لئے دو دھوپ (سہی) کو آپ ﷺ نے لکھی، اسی حدیث میں (۳)۔

کتاب اللہ میں اہل ہے، اس کی تعداد و شرط کا تعین آپ ﷺ کے ان حکایت و خطوط سے ہوتا ہے جو آپ ﷺ نے بعض گورنروں کو تحریر فرمائے تھے۔

(۴) چوتھے اشارہ کے ذریعہ اچھے آپ ﷺ نے فرمایا: میری زندگی میں ۱۹ یا ۲۰ سال کے قریب میں اس سے زیادہ لوگوں کے نہیں ہوئے، آپ ﷺ نے ان لوگوں کے اشارہ سے اس کو واضح فرمایا۔

(۵) پانچویں اشارہ میں آپ ﷺ نے کسی عزم کی طے اور سب واضح فرمایا۔

(۶) پہلا مرتبہ "کذا" ہے، بعض حضرت نے بیان کیا کہ ایک اور صورت "تو کہ نہیں" قرار دیا ہے کہ آپ ﷺ کا کسی کام کو ترک کر دینا اور نہ کرنا، بعض سوچ پر عمل کر کے جان ہوتا ہے، چنانچہ آگ میں پکی ہوئی اشیاء کے کھانے سے وضو نہ کرنا، کیا نہیں؟ اس مسئلہ میں، دانشمندی مختلف ہیں اور متدین بھی، لیکن یہ ہر دین ہے آپ ﷺ کا آخری عزم، ان اشیاء کے کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کا حکم، "عسر لیسوسن سوک الوضوء محاسن اللہ" نے اس عزم کو واضح کر دیا ہے۔ (۱)

(۲) انہما سے متعلق فقہ پہلوؤں کے مکتبہ کے لئے "جمن" اور "بیان" کے لفظ کا حوالہ دے سکتا ہے۔

انجیر

مزدوروں کا مسئلہ ان مسائل میں سے ہے جس کو کراہت عفو صدق کے اہم ترین مسائل میں شمار کیا جاسکتا ہے، دینی کی

(۱) موشافہ القدوسی ۱۲۳۰ھ، شریعت کے عمل اور اس کے متعلق مسائل پر تفصیل کے لئے لکھا ہے، دیکھئے کتاب مسائل ۲۰۷ ص ۲۰۷

(۲) ابن ماجہ، ابن عساکر، سنن، ۱/۲۶۱ ص ۱۶۱

(۳) مطبوعہ ۱۳۰۰ھ، مطبوعہ ابن کعب بن صبرۃ

لا خوراء جزئیں حکام و جرت سے دے پا حرا اور نے شخصی حراوری
 دینے کی شرط لگا دی ہو، اب جب کسی کو کام سے پہلے ہی حراوری
 دینی ہوگی، وہ حراور اپنے کام کی تکمیل کروے تو کام کی تکمیل نے
 ساتھ اجرت ادا کر لی ہوگی۔ ۱۰۱

کاموں کی مقدار

حراور سے کتنا کام لیا جائے؟ غلام نے س کی بھی
 وضاحت کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: غلاموں سے کوئی ایسا کام نہ کرو
 جو ان کی طاقت و اندوت سے باہر ہو۔ ۱۰۲

یہ ایک اصول ہے، جس کی روشنی میں کام کی نوعیت، مقدار،
 اوقات، طریقے وغیرہ کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے، مثلاً اصول صحت کی رو سے
 جن کاموں کو روزانہ چھ گھنٹے کیا جاسکتا ہے، ان طرز میں کے لئے
 یہی اوقات کار ہیں، اور جو کام آٹھ گھنٹے کئے جاسکتے ہیں، ان
 کے لئے روزانہ آٹھ گھنٹے کی ڈھائی ہوگی۔

عموماً پھل لوگ کم مہربان یا دروازہ دروازوں سے واقف کام
 لینا چاہتے ہیں۔ مگر جو ان اور تو ان آدمیوں سے، اسلامی تعلیم کے
 تحت یہ لفظ اور ظالمانہ حرکت ہے، جس پر قانون کے ذریعہ پابندی
 بھی عائد کی جاسکتی ہے، یہی طریقہ جو مستحق مازاجین ہیں، ضروری
 ہے کہ ان کے لئے ہفتہ میں ایک دن آرام کے لئے رکھا جائے۔
 اپنے اقرباء اور شیوخ اور اس سے ملنے کے لئے تعلیم لازمی ہے اور
 بنیادوں سے لئے خصوصی رخصتیں اور، نقدی ادائیگیوں میں آپ کی
 ضرورت موجود ہے۔ ۱۰۳

حسن سلوک

حراوروں کے ساتھ بائین اور دروازوں کا کیا سلوک ہونا

حضرت سیوطیؒ فرمود ہیں: ایک نے خلیفہ مخبہؒ کو اپنے
 بعد لایا، میرا یہ معائنہ میرے پاس ویران کے لئے کافی تھا،
 اب میں مسدودوں کے کام میں مشغول کروا دیا ہوں، اس لئے
 اس کے خیال اسی سرکاری مال میں سے کما نہیں گئے اور اگر
 روزانہ اس کے لئے کما رہے تھے۔ ۱۰۴

اجرت کی ادائیگی

اجرت نے سند میں اس اصولی ہدایت کے بعد کہ ان کی
 ادائیگی وقت و مکان کی تکمیل کی جائے، اسلام نے یہی حکم دیا ہے
 کہ اس کے مقدار پہلے واضح کر دی جائے اور کم نہ کی جائے۔

ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں استعترۃ

الاحمر حتی یصلہ لہ امرہ ۱۰۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی حراور سے کام

پہلے سے منع فرمایا تا آنکہ اس کی اجرت واضح کر دی

۱۰۶

نہج آپ ﷺ کا اصول تھا کہ کسی کو اس کی ضرورتی کم نہ دیتے
 تھے۔ ۱۰۷ آپ ﷺ نے فرمایا: میں شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن
 کہہ جائے گا: کیا ان کا ان میں سے ایک ہے جو کسی حراور کو اجرت
 نہ دے، جنہوں نے اس کو اجرت دینا شروع کیا، وہم علیہ امرہ ۱۰۸

حراوری کی اجرت بعد سے عطا دلا کر دی جانی چاہئے۔ آپ ﷺ

۱۰۹ ہاں حراوری کی اجرت پہنچنے پہنچنے سے پہلے دے دو

اعطوا الاحمر امرہ قبل ان یجف عرقہ ۱۱۰

فقہاء نے لکھا ہے کہ اجرت ادا کرنے کی جگہ ضرورتیں ہیں، یا

(۱) حسن التکویٰ للنبہان، مجمع الزوائد ۴۰۲

(۱) مختار، ج ۱، ۲۹۰

(۳) مملیٰ عمر ابو عمرو ۲۰۲

(۴) ابن ماجہ، ۲۰۲

(۱۰) مختار، ۲۰۳

(۱۱) ابن ماجہ، ۲۰۳

(۱۲) مختار، ۲۰۳

(۱۳) مختار، ۲۰۳

محنت، پھر اس سے جو نفع حاصل ہو اس کو ہام متعین قاسب مثلاً
پچاس فیصد وغیرہ کے حساب سے تقسیم کر دیا جائے، یہاں دوسرے
فریق کو جو کچھ نفع مل رہا ہے وہ حامل ہی کی حیثیت سے ہوگا۔
اس کی طرف اس حدیث میں بھی اشارہ موجود ہے، جس میں آپ
ﷺ نے کھانا پکانے والے خادم کو کھانے میں سے کم از کم ایک دو
لقرہ کھلانے کی تلقین کی ہے۔ (۱۵)

حقوق کا تحفظ

مزدوروں کے حقوق کے سلسلے میں اسلام نے صرف اخلاقی
ہدایات ہی سے کام نہیں لیا ہے، بلکہ اس کو قانونی تحفظ بھی بخشنا ہے
اور حکومت کے لئے مداخلت کی گنجائش رکھی ہے، چنانچہ قاضی
ابو الحسن مارووی (م: ۳۵۵ھ) "مغتب" کے فرائض پر روشنی ڈالتے
ہوئے لکھتے ہیں:

اگر کوئی شخص مزدور و ملازم (اجیر) پر زیادتی کرے،
مثلاً اجرت کم دے یا کام زیادہ لے تو مغتب ایسا
کرنے سے روکے اور حسب وجہات دھمکائے اور
اگر زیادتی اجیر کی طرف سے ہو، مثلاً کام کم کرے اور
اجرت زیادہ مانگے تو اس کو بھی روکے اور دھمکائے اور
اگر ایک دوسرے کی بات کا انکار کریں تو فیصلے کا حق
حاکم کو ہے۔ (۱۶)

تقصانات کی ذمہ داری

سوال یہ ہے کہ مزدور یا ملازم سے کوئی چیز ضائع ہو جانے تو
اس کا خا من کون ہوگا؟ — اس سلسلہ میں تصویبی تفصیل ہے،
مزدور اور ملازمت کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ معاملہ کی بنیاد کام ہو،

چاہئے اس سلسلہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ
تمہارے بھائی ہیں، اللہم اعدوا لکم (۱۷) یعنی ان سے سلوک
معاکدانہ نہیں بلکہ برادرانہ ہونا چاہئے، قرآن پاک میں حضرت
شعیب علیہ السلام کی بحیثیت آجر یہ مشین بیان کی گئی ہیں:

مَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ مَسْجِدِي أَنْ شَاءَ اللَّهُ
مَنْ الصَّالِحِينَ (الفصل ۷۷)

میں تم کو تکلیف دینا نہیں چاہتا، انشاء اللہ تم مجھے صالح
ونیک پاؤ گے۔

گویا آجر کا سلوک مزدوروں کے ساتھ ایسا ہو کہ اس کو
تکلیف اور کسی بھی طرح کی ذلتی، جسمانی یا معنوی مشقت نہ دے اور
اس کے ساتھ نیک سلوک روا رکھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
حیات طیبہ میں ہمیں اس کا عملی نمونہ ملتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ
ﷺ کے خاص خدام میں تھے اور بچپن سے جوانی تک آپ ﷺ کے
ساتھ رہے، مگر بھی اس کی قربت نہیں آئی کہ آپ ﷺ نے انہیں
"آف" بھی کہا ہو، یا پوچھا ہو کہ یہ کیوں کیا، اور یہ کیوں نہیں
کیا؟ (۱۸) آپ ﷺ کے خادموں میں ایک یہودی لڑکا تھا، وہ بیمار
پڑا تو آپ ﷺ اس کی عیادت کو تشریف لے گئے، (۱۹) اسی حسن
سلوک کا ایک حصہ یہ ہے کہ اگر کوئی مشکل کام اس کو سونپا جائے تو
اس کی انجام دہی میں بذات خود بھی مدد کرے۔ (۲۰)

منافع میں شرکت

اسلام اس بات کو بھی پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے کہ مزدور
کاروباری نفع میں شریک ہوں، "مضاربت" کی اصل یہی ہے،
مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص کا سرمایہ ہو اور دوسرے آدمی کا عمل اور

(۱۶) شہائل ترمذی: عن النسخ ۱۳۳، مسلم ۲۵۳/۲

(۱۷) مسلم ۵۲/۲، بخاری ۹/۱

(۱۸) الاحکام السلطانیہ للسلوروی (جز ۲) ۳۹۹، باب ۴

(۱۹) ابو داؤد ۴۱۰۷، ترمذی ۴۱۰۷، بخاری ۲۰۴۸، مسلم ۵۲/۲

(۲۰) بخاری، کتاب الصلوٰۃ

(۲۱) ابو داؤد ۵۲۸۴، ترمذی ۴۱۰۷، بخاری ۲۰۴۸، مسلم ۵۲/۲

اگر ایک عورت سے دوسری چلتے آدھ روشت کی آرزو حاصل ہے اور یہ اس کا خالصہ و اقربا غرضی مسئلہ ہے، دو جہوں اور جس شہ و خلاق ملک چاہر و درویش اور ماہر دست نہ چاہے اور نہ ملتا ہے۔

من بهامر لى سبلى الله بحد لى الارض عراحمنا
كبير وسعة (الحمد ")

حد دروں کی ذمہ داریاں

جہاں مرد اور عورتوں کے یہ حقوق ہیں اور میں ان کی ذمہ داریاں اور فرائض بھی ہیں، جن کی طرف تو ان مجھے نے دو مختصر فقروں میں اشارہ کر دیا ہے۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ نے حضرت مولیٰ المصطفیٰ کو جس بیاد پر اچانک دم نصیب کیا، وہ ان کی صاحبزادیوں کی یہ اطلاع تھی کہ :

١٢٤

ابو جہان! ان کو تو رک لےجے، پھر جن کو مرنے
پر بھیجیں گے، ان کا خط تو روزِ مانت دار ہے۔

یہاں اچھے مزدوروں کی دستخطوں کی کمی تھی تو ایک تودہ
صلاخیتدار دوسرے نائنٹ واٹس نامی سے خطروں کی اہمیت کے
بجائے کسی کام کی ضرورت نہ تھی، اسی لئے انہوں نے طاقتور اعلیٰ طبقہ
(الطبہ العالی) کو بلانے سے انکار دے دیا تھا۔ (۲)

دوسرے یہ کردہ امپٹیا کا سوال، ذمہ داروں اور سرگنٹا
 بنیاد کے معاملہ میں اٹھانے اور دلائل اور مواد کو محفوظہ کام میں وہ
 قصداً کوئی نقص: ہے۔ اے باعزتہ وقت کا چلنا ذمہ داروں کے
 لئے پرانہ اور استعمل نہ کرے تو یہ بات نہ انت کے خلاف ہوگی،
 چنانچہ وہ نے لکھا ہے کہ عدالت کے ساتھ دوازیہ کرو گیا ہے بلکہ رائل

١٠٠ رَأْمَا رُكْبَانًا لِلْجَبِّ فِي الْقُبُورِ الْعَدْوَى اِهْدِي ١٠١

دوسرے یہ کہ سکاھل کی ملائی دانت ہو، پہلے کی مٹاں سٹوٹی وغیرہ
 پہ تو آپ کبھی کوئلہ دیتے کوئیں، یہاں اور وقت کا بداندیشی ہے بلکہ
 کار کا پتہ ہے، کہ کچھ بھی کر دے اور بے مثال اس طرح ہے
 کہ کسی کو آپ وہ حق قرار نہ دے اور وہ اپنے کچھ کھائے تعلیم ہے
 یہاں اور وقت کا پتہ ہے اور اسی میں کہ ضرر کا سلف ہے، چاہے
 طلبہ ہوں یا جوئل اور یہ حال کے کی نوید آئے ہیں اسی طرح
 اور ان کے لئے کسی حرد کو کہ مکان کی قبر کے لئے رکھا جائے یہاں
 اور اسی وقت کا پتہ ہے کہ اور ان میں پتا وقت ہے۔

پہلے حضرت علامہ مولانا محمد شفیع صاحب دہلوی نے فرماتے ہیں کہ:

بندھوا عورتوں

یہ صواب اور سچ کی خاطر ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اسلام میں اس
نئے لئے کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ اسلام اس وقت انسان کا خالق نہیں ہے، مسئلہ تصور
کرنے ہے۔ دیکھو! کوئی کام کر رہے ہیں نہ کر رہے۔ انہ صرف اپنے فرد
اور گروہ کے لئے حکومت نہیں کرتے۔ اور بشری قوانین پر مجبور نہیں کرتے۔
سو اس لئے کہ انہیں اپنے غیر متولی حالات پر اصرار کیا کہ حکومتی
درجہ کی مصلحت کے تحت ان کو کوئی عمل پر مجبور نہ رہا ہے۔

ملکی اچھے رفقہ، نے نکاح اربعہ اور وصیت وغیرہ اور دوسرے معاملات کی طرح اس میں بھی مہر، ضمانتی اور تہہ و گما کو ضروری قرار دیا ہے، (۱۰) کی طرح اصل میں ہر شخص کا عقل و درست

∴ مزدی بملغری "الذوالحقار" ۷۵۶

$\mu = \frac{1}{n} \sum_{j=1}^n x_j$

تکلیف کے پابند ہوں، اس حکمت کو اختیار ہوا کہ وہ اس
معاوضہ کرے اور اس ملازم کو حق ہو گا کہ باجبر اور حکمت کی
مدد سے اس کے بغیر اس کام سے سب کو ہٹا دے، چنانچہ فقہاء
مذہب نے کہا کہ یہ حکم ان الفاظ میں لکھا گیا ہے

لما قال احرمک ما اذن الله ورسوله منک وجہ
بشرک حرام - لا یمنع - فلا یمنع احدھما
الفتح للبدیع السامع عبد

نو کوئی شخص میں سے کہ جس نے تم کو یہ منع کیا ہے
اس کے لئے کہ یہ نہ دے نہ دے، اور اس کے جز
کیلئے کہ تم توہم آقا کی ہے، ہے اور بغیر اس سے
کوئی ایک مال کی تکلیف تک یہ خدا اس کے لئے کو تو
نہیں ہے۔

اس آیت کوئی غرض نہیں ہے کہ یہ صرف اہم کو یہ حکم
ہے، مثلاً ملازم کی غیر حق تولی، اور اگر ملازم کو یہ قسمت معزول
کر رکھتا ہے، اور ملازم اپنی کامیابی محنت وغیرہ کی بنا پر کام پھرنا
چاہتا ہے پھر اس کے لئے یہ حکم جس طرح سرکاری حکم کا ہے، ایسے
کی پراگش اور اس کا شکر ہے۔

بچہ حردی

یہ ایک اہم مسئلہ ہے، جو صبر و حالات میں بڑی اہمیت
رکھتا ہے، اگر کیا ہے، اس مسئلہ میں اسلاف فقہاء نے یہ کہا ہے
بچہ کو کسب میں نہ بھرتی نہ کیا جاسکتا، البتہ اگر اس کو نہ بھرتی
تو وہ تو اس کے پاس کا غرض ہوتا ہے کہ اگر اس کے پاس نہ ہو
قرض لے کر فقہاء نے کہا کہ اس کے پاس نہ ہو، اگر اس کے پاس نہ ہو

چنانچہ فقہاء نے یہ ہے

اگر جب دست فقیہ فایز کا ہوا اور اس کے پاس نہ ہو
پر کار ہوا تو اس پر واجب ہے کہ کسب میں نہ بھرتی نہ کرے
اور بچہ کی ضرورت پڑے تو بچہ کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے پاس نہ ہو
بچہ کی ضرورت پڑے تو بچہ کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے پاس نہ ہو
اسے اس پر بچہ کیا جائے گا یا فقہاء نے کہا کہ اگر
نہ اس کے پاس نہ ہو تو اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو
اور اس کو کسب میں نہ بھرتی نہ کرے، البتہ اس کے پاس نہ ہو
اور بعد میں اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو

اسی طرح فایز نے اسے بعد میں اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو
میں مشغول رہیں اور کسب میں نہ بھرتی نہ کرے، البتہ اس کے پاس نہ ہو
اور اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو
فقہاء نے کہا کہ اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو
نہیں ہیں کہ اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو
شریعت میں مطلوب ہے، پند یہ ہیں، اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو
یہ کہ اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو
بہند اور اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو
بہند اور اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو
فہم نے اس کے خلاف ہے کہ بچہ کو کسب میں نہ بھرتی نہ کرے، البتہ اس کے پاس نہ ہو
حردی میں لگا جائے کہ اس طرح اس کے مستقبل کو خراب
کر کے رکھ دیا جائے، البتہ اس کے پاس نہ ہو، البتہ اس کے پاس نہ ہو

(۱) (۲) (۳) (۴)

(۱) "تہذیب الفقہاء" ج ۱، ص ۱۰۰، (۲) "تہذیب الفقہاء" ج ۱، ص ۱۰۰، (۳) "تہذیب الفقہاء" ج ۱، ص ۱۰۰، (۴) "تہذیب الفقہاء" ج ۱، ص ۱۰۰

(۱) "تہذیب الفقہاء" ج ۱، ص ۱۰۰، (۲) "تہذیب الفقہاء" ج ۱، ص ۱۰۰، (۳) "تہذیب الفقہاء" ج ۱، ص ۱۰۰، (۴) "تہذیب الفقہاء" ج ۱، ص ۱۰۰

(۱) "تہذیب الفقہاء" ج ۱، ص ۱۰۰، (۲) "تہذیب الفقہاء" ج ۱، ص ۱۰۰، (۳) "تہذیب الفقہاء" ج ۱، ص ۱۰۰، (۴) "تہذیب الفقہاء" ج ۱، ص ۱۰۰

ضروری یادداشت